LC FT. MEADE
0 019 206 754 6

THE LIBRARY OF CONGRESS
1800

Ghalib, Mirza Asadullah Khan
"Kitāb Urdū-e muʿallá

کتاب اردوی معلی

تصنیف

میرزا اسد الله خان غالب

بحکم سرکار باهتمام سکریٹری بورڈ آف اکزامینرس

مطبع

اُردو گائیڈ واقع شهر

کلکته

مین بذریعهٔ بندهٔ درگاه صمد

کبیر الدین احمد

چھپا

سنه ۱۸۸۳ع

1883

LIBRARY OF CONGRESS
7
OCT 29 1979
COPY
OVERSEAS OPERATIONS DIV.

89-939546

بسم اللہ الرحمن الرحیم

رقعہ بنام نواب میر غلام بابا خان بہادر

نواب صاحب جمیل المناقب عمیم الاحسان سلامت فقیر اسداللہ عرض کرتا ہی کہ آپ کے خط کے آنے نے میری آبرو بڑھائی حق تعالی تمہین سلامت رکھے - ۳۶ درفش کاویانی کی رسید پہنچی بموجب ارشاد کے اب اور نہ بھیجونگا - قبلہ عرض شہرت ہی - اس قلمرو مین مینے جلدین تقسیم کی ہین اوس ملک مین آپ بانٹ دین - اتنی میری عرض قبول ہو کہ بڑودہ گجرات مین سید احمد حسن صاحب مودودی اور میر ابراهیم علی خان صاحب اور میر عالم علی خان صاحب کو ایک ایک جلد بھیجوا دیجئیگا اور چھہ جلدین مولانا سیف الحق کو عطا کیجئیگا کہ وہ اپنے دوستون کو بھیجوا دین - خواجہ بدرالدین خان میرے بھتیجے نے بوستان خیال کو اردو مین لکھا ہی اوسکا ایک اشتہار اور یہان ایک اخبار نیا جاری ہونیوالا ہی اوسکے دو اشتہار اس خط کے ساتھہ بھیجتا ہون آپ یا آپکے احباب مین سے کوئی صاحب کتاب کے یا اخبار کے خریدار ہون تو اشتہار کے مضمون کے مطابق

عمل میں لائین - و السلام مع الاکرام * میان سیف الحق سیاح کو سلام - ۲۲ مارچ سنه ۱۸۶۶ع * (۱)

ایضا رقعۂ ثانی

سبحان الله تعالی شانه ما اعظم برهانه - جناب مستطاب نواب میر غلام بابا خان بهادر سے بتوسط منشي میان داد خان صاحب شناسائي بهم پهنچي لیکن واه - اول ساغر و دردي - کیا جگر خون کن اتفاق هی - پهلا عنایت نامه جو حضرت کا مجهکو آیا اوسمین خبر مرگ - اب مین جو اوسکا جواب لکهون اور یهه میرا پهلا خط هوگا لا محاله مضامین اندوه انگیز هونگے نه نامۂ شوق نه محبت نامه - صرف تعزیت نامه - صریر قلم ماتمیون کے شیون کا خروش هی - جو لفظ نکلا وه سیاه پوش هی - هی هی نواب میر جعفر علي خان جیسا امیر روشن گهر نام آور روشناس اعیان هند و انگلند وسط جواني یعنے ۴۶ برس کي عمر مین یون مرجائے * (ع)

نخل چمن سروری افتاد زپا هاے

سچ تو یون هی که یهه دهر آشوب غم هی - مجموع اهل هند ماتمدار و سوگوار هون توبهي کم هی - اگرچه مین کیا اور میري دعا کیا - مگر اسکے سوا که مغفرت کي دعا کرون اور کیا کرون - قطعۂ سال رحلت نواب غفران مآب جب دل خار خار غم سے پرخون هوا هی - یون موزون هوا هی * (قطعه)

گردید نهان مهر جهان تاب دریغ * شد تیره جهان بچشم احباب دریغ

این واقعه را ز روي زاري غالب * تاریخ رقم کرد که نواب دریغ

(ازروي زاري زای هوز کے عدد بڑهاے جائین تو سنه ۱۲۸۰ پیدا

هوتے هین فهذا المطلوب) * شریک بزم ماتم منشي میان داد خان صاحب کو سلام - یکشنبه بیست و یکم ربیع الاول سنه ۱۲۸۰ مطابق ششم سپتمبر ۱۸۶۳ع * (۲)

ایضا

نواب صاحب جمیل المناقب عمیم الاحسان عنایت فرماي مخلصان زادمجده - شکر یاد آوري و روان پروري بجا لاتا هون - پہلے اس سے آپکا مودت نامه پہنچا هی وه میرے خط کے جواب مین تها اوسکا جواب نہین لکها گیا - پرسون میان سیف الحق کا خط پہنچا - خط کیا تها خوان دعوت تها - مین نے کهانے بهي کهائے میوے بهي کهائے ناچ بهي دیکها گانا بهي سنا - خدا تمکو سلامت رکهے که اس نالایق درویش گوشه نشین پر اتني عنایت کرتے هو - صاحب - ریاست و امارت مین ایسے ایسے جهگڑے بہت رهتے هین مین بسبب فرط محبت اخبار مین تمهاري افزائش عز و جاه دیکهکر خوش هوا اور تمکو تهنیت دي - ظفر نامهٔ ابد - بہت مبارک لفظ هی انشاء الله العلي العظیم همیشه مظفر و منصور رهوگے

(ع) کارت بجهان جمله چنان باد که خواهي

نجات کا طالب غالب - سه شنبه ۳ اپریل سنه ۱۸۶۷ع * (۳)

ایضا

جناب سید صاحب و قبله بعد بندگي عرض کرتا هون که عنایت نامه آپکا پہنچا آپ جو فرماتے هین که تو اپني خیر و عافیت کبهي کبهي لکهاکر - اگر اتني طاقت باقي تهي که لیٹے لیٹے کچهه لکهتا تها - اب وه طاقت بهي زایل هوگئي - هاتهه مین رعشه

پیدا ہوگیا - بینائي ضعیف ہوگئي - متصدي نوکر رکھنیکا مقدور
نہین - عزیزون اور دوستون مین سے کوئي صاحب وقت پر آگئے تو
مین مطلب کہتا گیا وہ لکھتے گئے - یہہ حسن اتفاق ہی کہ کل آپکا
خط آیا - آج ہی ایک دوست میرا آگیا کہ یہہ چند سطرین لکھوادین -
اور یہہ آپ کبھي نہ فرمائین کہ منشي میان داد خان سے تیمے قطع
محبت ہوگیا ہی - منشي صاحب کي محبت اور اونکي توسط
سے آپکي محبت دل و جان مین اسقدر سما گئي ہی جیسا اہل
اسلام مین ملکہ ایمان کا - پس ایسي محبت کا موقوف ہونا کبھي
ممکن نہین - امراض جسماني کا بیان اور اخلاص ہمدگر کي شرح
کے بعد ہجوم غمہای نہانی کا ذکر کیا کرون - جیسا ابر سیاہ چھاجاتا
ہی یا ٹدي دَلْ آتا ہی - بس اللہ ہي اللہ ہی - سیف الحق
منشي میان داد خان کو سلام کہئیگا - اور یہہ خط پڑھا دیجئیگا *
نجات کا طالب غالب - روز چہارشنبہ ۶ اپریل سنہ ۱۸۶۸ع * (۴)

ایضا

بخدمت نواب صاحب جمیل المناقب عمیم الاحسان نواب
میر غلام بابا خان بہادر زاد مجدہ عرض کیا جاتا ہی کہ آپکا
عنایت نامہ اور مولانا سیف الحق کا مہرباني نامہ یہہ دونون لفافے
ایک دن پہنچے - سیف الحق کے خط سے معلوم ہوا کہ رجب کے
مہینے مین شادیان قرار پائي ہین - مبارک ہو اور مبارک ہو - نظارۂ
بزم جمشیدي سے محروم رہونگا مگر میرا حصہ مجھکو پہنچ رہیگا
خاطر جمع ہي - کیون حضرت صاحب زادہ کا اسم تاریخي پسند
آگیا یا نہین - نام تاریخي اور پھر سید بھي اور خان بھي (سید

مهابت علي خان سنه ۱۲۸۳) عجب هی اگر پسند نه آئے -
اور بہت عجب هی که اس امرکي آپکے خط مین توضیح نه
میان داد خان کے خط مین - خیر یهه مین نہین کہتا که خواهي
نخواهي یهي نام رکهئے - پسند آنے نه آنیکي تو فقیر کو اطلاع
هوجاے - جواب کا طالب غالب - ۹ ماه اگست سنه ۱۸۶۶ع * (۵)

ایضا

ستوده بهر زبان و نامور بهر دیار - نواب صاحب شفیق کرم گستر
مرتضوي تبار - نواب میر غلام بابا خان بهادر کو مسرت بعد مسرت
و جشن بعد جشن مبارک و همایون هو - رقعۂ گلگون نے بهار کي
سیر دکہلائي - بسواري ریل روانه هونیکي لہر دل مین ائي - پانؤن
سے اپاهج کانون سے بہرا ضعف بصارت ضعف دماغ ضعف دل
ضعف معده ان سب ضعفون پر ضعف طالع - کیونکر قصد سفر
کرون - تین چار شبانه روز قفس مین کسطرح بسر کرون * * *
ایک هفته دو هفتے کے بعد ناگاه قولنج کے دوریکي شدت هوتي
هی - طاقت جسم مین حالت جان مین نہین - آنا میرا سورت تک
کسی صورت خیز امکان مین نہین - خط لکہتے لکہتے خیال مین آیا
که جیسا سید صاحب کی ولادت کي تاریخ لکهي سیداني صاحب
کي بسم الله کي بهي تاریخ لکها چاهئے مادۂ (خجسته بهار)
ذهن مین آیا سات عدد کم پائے (خجسته بهار) پر (ادبا) کے
اعداد بڑهائے شمار مین ۱۲۸۳ نظر مین آئے - دوسرے ورق پر
قطعه مرقوم هی - بڑهونیکي فکر کي طاقت معلوم هی - صرف
جوش محبت سے چار مصرعے موزون هوئے هین - (ع) گر قبول افتد

زہے عز و شرف * راقم اسد اللہ غالب - ۱۵ نومبر سنہ۱۸۶۶ع (۷)

سیف الحق صاحب کو سلام * ایک میرے دوست مصور خاکسار کا خاکا اوتار کر دربار کا نقشہ اوتارنیکو اکبر آباد گئے ہین وہ آجائین تو شغل تصویر تمام ہوکر آپکے پاس پہنچ جاے - خط از راہ احتیاط بیرنگ بھیجا ہی * قطعہ *

خجستہ جشن دبستان نشینی بیگم * بفیض ہمت نواب ویمن اقبالش
چوا پیء ادب آموز بست خرش باشد * اگر خجستہ بہار ادب بود سالش

ایضا

نواب صاحب جمیل المناقب عمیم الاحسان - عالیشان والا دودمان - زاد مجدکم - سلام مسنون الاسلام و دعاے دوام دولت و اقبال کے بعد عرض کیا جاتا ہی کہ اِن ایام میمنت فرجام مین جو از روے اخبار بمبئی آپکي افزایش عز و جاہ کے حالات معلوم ہوئے متواتر شکر الہي بجا لایا - اور اس ترقي کو اپني دعا کا نتیجہ جانکر زیادہ خوش ہوا - خصوصا عدالت العالیہ مین فتح پانا - اور حق حقیقي کا ظہور مین آنا - کیا کہون کیا مسرت و شادماني کا موجب - اور کسطرح کي نشاط و انبساط کا سبب ہوا ہی * حق تعالی یہہ فتح مبارک و ہمایون کرے * قطعہ *

فتح سید غلام بابا خان * خود نشان دوام اقبالست
ہم ازین رو بود کہ غالب گفت * کہ ظفر نامۂ ابد سالست
بہار باغ جاہ و جل جاودان باد - اسد اللہ خان * (۶)

ایضا

جناب نواب صاحب مین آپکے اخلاق کا شاکر - اور آپکي یاد

آوری کا ممنون - اور آپکي دوام دولت کا دعا گو هون - اگر بوڑها اور اپاهج نهوتا تو ریل کي سواري مین مقرر آپ تک پهنچتا اور آپکي دیدار سے مسرت اندوز هوتا - آپ میرے شفیق اور میرے محسن هین خدا آپکو همیشه سلامت با کرامت رکهے - خط کے دیر دیر لکهنے کا سبب ضعف و نقاهت هی - اگر میري اوقات شبا روزي اور میري حالات آپ دیکهین تو عجب کرینگے که یهه شخص جیتا کیونکر هی - صبح سے شام تک پلنگ پر پڑا رهنا اور پهر دمبدم ضرورت انساني کو اٹهنا - اون مجموع مصائب مین سے ایک ادنا مصیبت یهه هی که سنه ۱۲۸۲ هجري شروع هوئي سنه ۱۲۱۲ کي میري ولادت هی ابکي رجب کے مهینے سے ستروان سال شروع هوگا - ستر بهترا بهرا بوڑها اپاهج آدمي هون جو عنایت تم میرے حال پر فرماتے هو صرف تمهاري خوبي هی مین کسي لایق نهین* نجات کا طالب غالب - چارشنبه ۳۱ مئي سنه ۱۸۶۷ع * (۸)

ایضا

بجناب نواب صاحب جمیل المناقب عمیم الاحسان سلمه الله تعالی - بعد سلام مسنون الاسلام و دعای دوام دولت و اقبال که همیشه ورد زبان هی گهڑي کے عطیه کا شکر هر گهڑي اور هر ساعت بجا لاتا هون - پهلے تو آپ دوست اور پهر امیر اور پهر سید - نظر ان تین امور پر اس ارمغان کو مین نے بهت عزیز سمجها اور اپنے سر اور آنکهون پر رکها - خدای عالم آرای آپکو سلامت رکهے اور هر گهڑي آپکا ممد و مددگار رهے - ظاهرا بوقت روانگي کنجي کا رکهنا سهو هوگیا - خیر یهان بن جائیگي - و السلام بالوف الاحترام * خوشنودي

احباب کا طالب غالب - شنبه سوم دسمبر سنه ۱۸۶۴ع * (۹)

ایضا

نواب صاحب جمیل المناقب عمیم الاحسان امیدگاه درویشان زاد افضالکم - آپکا بندۂ منت پزیر - غالب خونین صفیر - یون نواسنج هوتا هی که عنایت نامه عز ورود لایا اور مژدۂ قبول سے میرا رتبه بڑهایا - جو کچهه میرے حق مین ارشاد هوا هی اگر آسکو قدردانی کهون تو لازم آتا هی که اپنے کو ایک طرح کے کمال کا مالک سمجهه لون - البته آپ نے از راه حق پسندی سخن کی قدردانی اور میری قدر افزائی کی هی - جو اغلاط فارسی دانان هند کے ذهن مین راسخ هوگئے تهے اونکو دفع کیا هی تو کیا برائی کی هی - بات یهه هی که اوچهی پونجی والے گمنام لوگ اپنی شهرت کے لئے مجهسے لڑتے هین - واه واه اپنے نامور بنانے کو ناحق احمق بگڑتے هین - عطیۂ حضرت بتوسط جناب سیف الحق پهنچا - اور مینے اوسکو بے تکلف عطیۂ مرتضوی سمجها - علی مرتضی علیه التحیة و الثنا آپکا دادا اور میرا آقا - خدا کا احسان هی که مین احسانمند بهی هوا تو اپنے خداوند کے پوتے کا - آج سے کاپی لکهی جانے لگی اور تصحیح کو میرے پاس آنے لگی - چهاپے کے واسطے برسات کا موسم اچها هی - بس اب اسکے چهپ جانے مین دیر کیا هی * نجات کا طالب غالب - صبح یکشنبه ۱۷ دسمبر سنه ۱۸۶۰ع * (۱۰)

بنام منشی میان داد خان المخاطب به سیف الحق المتخلص بسیاح

سعادت و اقبال نشان منشی میان داد خان سے مین بهت

شرمندہ ہوں کہ اونکے خطوط کا جواب نہین لکھا - غزلونکے مسودے گم ہو گئے اس شرمندگی سے پاسخ نگار نہوا - اب یہہ سطرین جو لکھتا ہون اوس خط کے جواب مین ہین جو بنارس سے آیا ہی - بھائی بنارس خوب شہر ہی اور میرے پسند ہی - ایک مثنوی مینے اوسکی تعریف مین لکھی ہی اور چراغ دیر اوسکا نام رکھا ہی - وہ فارسی دیوان مین موجود ہی اوسکو دیکھنا - اشرف حسین خان صاحب میرے دوست ہین - فتنہ و فساد کے زمانے سے بہت پہلے اونکا خط اور کچھہ اونکا کلام میرے پاس آیا ہی - تم اونکو میرا سلام کہنا - اور مین تمسے یہہ توقع رکھتا ہون کہ جسطرح تمنے لکھنؤ سے بنارس تک کے سفر کی سرگذشت لکھی ہی اسیطرح آیندہ بھی لکھتے رہوگے - مین سیر و سیاحت کو بہت دوست رکھتا ہون - بیت *

اگر بدل نخلد ہرچہ از نظر گزرد * زہی روانی عمری کہ در سفر گزرد

خیر اگر سیر و سیاحت میسر نہین نہ سہی - ذکر العیش نصف العیش پر قناعت کی - میان داد خان سیاح کی سرگذشت سیر و سفر ہی سنی - غزل تمہاری رہنے دیتا ہون اسکے دیکھنے کی ابھی فرصت نہین ہی - جیسا تمنے وعدہ کیا ہی جب اور غزلین بھیجوگے اونکے ساتھہ اسکو بھی دیکھہ لونگا - بلکہ احتیاط مقتضی اسکا ہی کہ اون غزلون کے ساتھہ اس غزل کو بھی لکھہ بھیجنا - ناتوانی زور پر ہی بڑھاپے نے نکما کردیا ہی - ضعف سستی کاہلی گران جانی سے رکاب مین پاؤن ہی - باگ پر ہاتھہ ہی - بڑا سفر دور دراز درپیش ہی زاد راہ موجود نہین خالی ہاتھہ جاتا

هون - اگر نا پرسیدہ بخشدیا تو خیر اور اگر بازپرس ہوئي تو سقر مقر هي - اور هاویہ زاویہ هي - دوزخ جاوید هي اور هم هين -

هاے کسي کا کیا اچھا شعر هي

ابتو گھبرا کے یہہ کہتے هين کہ مرجائینگے
مر کے بھي چین نپایا تو کدھر جائینگے

الله الله - نجات کا طالب غالب - صبح دوشنبہ ۳۱ دسمبر سنہ ۱۸۶۰ع * (۱۱)

ایضا

صاحب یہہ سر پیٹنے کی جگہہ هی کہ تمھارا کوئی خط ڈاک مین ضایع نہین هوتا اور میرا کوئی خط تمکو نہین پہنچتا- سنو چھوٹے صاحب کا خط آیا اوسمین قطعہ کا شکر اور اجزاي کتاب کے بھیجنے کی تاکید هی- مین نے اوسکے جواب مین لکھا کہ اوس کتاب کا چھاپا یہان هی شروع هوگیا - انشاءالله تعالی بعد انطباع ایک مجلد آپکے واسطے اور ایک مجلد منشي میان داد خان کے واسطے بسبیل ڈاک پارسل بھیجونگا - اب تم نواب صاحب سے میرا سلام کہو اور یہہ اپنے نام کا خط اونکو پڑھاؤ اور ایک پتا تمکو دیتا هون نواب صاحب کا جو خط طلب کتاب کے بابمین آیا تھا اوسمین مندرج تھا کہ اب مین سورت کو جاتا هون تم اجزاے کتاب کا پارسل اس پتے سے سورتکو بھیجنا - بھائي مین نے اوسي پتے سے خط بھیجا تھا نہ پہنچے تو میرا کیا گناہ - بیدڈ خط گاہ گاہ تلف بھی هوجاتا هی نظر اس بات پر یہہ خط تمکو بیرنگ بھیجتا هون تاکہ ضایع نہونیکا احتمال قوي رهے - صبح

شنبه ۱۴ ربیع الثاني مطابق ۱۷ سپتمبر سال حال - غالب *(۱۲)

ایضا

منشي صاحب سعادت و اقبال نشان سیف الحق میان داد خان سلمکم الله تعالی - فقیر کی طرف سے سلام و دعا قبول کرین - چھوٹے صاحب کي تصویر کي رسید مین بھائي محمد حسین خان سے کہا گیا تھا کہ تم تصویر کے پہنچنے کی اطلاع دے دینا سواب تمھاری تحریر سے معلوم ہوا کہ اونھون نے اطلاع دي ھی حال تصویر کا یہہ کہ مینے اوسے سر پر رکھا آنکھونسے لگایا گویا چھوٹے صاحب کو دیکھا لیکن اسکا سبب نہ معلوم ھوا کہ نواب صاحب نے ھمسے بات نکي - خیر دیدار تو میسر ھوا گفتار بھي اگر خدا چاھیگا تو سن لینگے - دیکھو منشي صاحب آئینہ کي تصویر کي صنعت کو سب پسند کرتے ھین مگر فقیر اُسکا معتقد نہین اب دیکھو حضرت کی تصویر مین کہنیون تک ھاتھہ کي تصویر ھی آگے پہنچے اور پنجے کا پتا نہین مکالمہ یکطرف مصافحہ کی بھی حسرت رهگئي - اسوقت جداگانہ خط لکھنے کی فرصت نہین نواب صاحب سے میرا بہت بہت سلام اور اشتیاق کہنا بلکہ یہہ خط اونکو ضرور دینا کہ وہ پڑہ لین - مین سادات کا نیازمند اور علی کا غلام ھون - (ع)

بندۂ شاہ شمائیم و ثناخوان شما

نجات کا طالب غالب * ۱۷ ذیقعدہ سنہ ۱۲۸۱ ھجري * (۱۳)

ایضا

برخوردار کامگار سعادت نشان منشي میان داد خان سیاح طال عمرہ درویش گوشہ نشین غالب حزین کی دعای درویشانہ

سے کامیاب و بہرہ مند ہون - لکھنؤ کی ویرانی پر دل جلتا ہے مگر تمکو یاد رہے کہ وہان بعد فساد کے ایک کون ہوگا یعنی راہین وسیع ہو جائینگے بازار اچھے نکل آئینگے جو دیکھیگا وہ داد دیگا - اور دلی کے فساد کے بعد کون نہین ہی یہان فساد در فساد چلا جائیگا شہر کی صورت سوائے اس بازار کے جو قلعہ کے لاہوری دروازہ سے شہر کے لاہوری دروازہ تک ہی سراسر بگڑ گئی اور بگڑتی جاتی ہی - دیوان کا چھاپا کیسا وہ شخص نا آشنا موسوم بہ عظیم الدین جسنے مجھسے دیوان منگا بھیجا - آدمی نہین ہی بھوت ہے پلید ہے غول ہے - قصہ مختصر سخت نا معقول ہے - مجکو اوسکے طور پر انطباع دیوان نا مطبوع ہے - اب مین اوس سے دیوان مانگ رہا ہون اور وہ نہین دیتا خدا کرے ہاتھ آجائے تم دعا مانگو زیادہ کیا لکھون * دوشنبہ ۱۱ جون سنہ ۱۸۶۰ع - غالب * (۱۴)

ایضاً

صاحب تمہارا مہربانی نامہ کہ گویا الفاظ اوسکے سراسر نواب میر غلام بابا خان صاحب کی زبانی تھی پہنچا جواب لکھتا ہون اور پرسش کا شکر بجالاتا ہون- ایک قرن ۱۲ برس سے فردوس مکان نواب یوسف علی خان والی رامپور اپنے اشعار میرے پاس بھیجتے تھے اور سو روپیہ مہینا ماہ بماہ بسبیل ہنڈوی بھجواتے تھے - اوس مغفور کی اندازہ دانی دیکھئے کہ مجھسے کبھی اوس روپیہ کی رسید نہین لی - اپنے خط مین ہنڈوی بھیجا کرتے - مین خط کا جواب لکھ بھیجتا - اس ماہانہ کے علاوہ کبھی دو سو کبھی ڈھائی سو بھیجتے رہتے - فتنہ و فساد کے دنون مین قلعہ کی آمد مفقود -

انگریزي پنشن مسدود - یهه بزرگوار وجه مقرري ماه بماه اور فتوح گاه گاه بهیجتا رها - تب میري اور میرے متوسلونکي زیست هوئي - رئیس حال کو خدا بدولت و اقبال ابدا موبدا سلامت رکهے - وجه مقرری کي هنڈوي هر مهینے بحسب دستور قدیم اپنے خط مین بهیجے جاتا هی - فتوح کي رسم دیکهئے جاري رهے یا نهین - میرے پاس روپیه کهان جو قاطع برهان کو دوباره چهپواون - پهلے بهي نواب مغفور نے دو سو روپیه بهجدئے تهے تب پهلا مسوده صاف هوکر چهپوایا گیا تها - اب بهی وعده کیا تها که اپریل کی وجه مقرری کے ساتهه ما (دوسو روپیه) پهنچینگے * وه آخر اپریل سنه ۱۸۶۵ ع حال مین مرگئے - اپریل کا روپیه رئیس حال سے مینے پایا - مصرف کتاب کا روپیه نه آیا - یاد دلاؤنگا مگر اوس مرحوم کا وعده سرشته دفتر سے نتها جو از روئے دفتر اوسکي تصدیق هو - بهر حال فکر مین هون اگر اسباب نے مساعدت کی فهو المراد ورنه (ع)

آنچه ما درکار داریم اکثرے درکار نیست

منشي صاحب اس خط کو ضروري جانکر بیرنگ بهیجتا هون - نجات کا طالب غالب - ۳۰ جولائی سنه ۱۸۶۵ع * (۱۵)

ایضا

منشي صاحب شفیق بدل مهربان عزیز تر از جان سیف الحق میان داد خان کو فقیر غالب علي شاه کي دعا پهنچے - پرسون نواب صاحب کا خط اور کل تمهارا خط آیا - صاحب ټوپیون کي حقیقت یهه هی که تمنے لطائف غیبي کي ۱۵ جلدین معه ۸ے (سات روپیه آٹهه آنه) دام بهیجکر منگوائین پهر دو روپیه کے ٹکٹ

بھیجکر ٹوپیان منگائین - مین نے تمھارے بھیجے ھوئے روپیون کی ٹوپیان خرید کرکے تمکو بھیج دین - چاھو تم پہنو چاھو چھوٹے صاحب کی نذر کرو - یہہ جو مین نے سیف الحق خطاب دیا ھی اپنی فوج کا سپہسالار مقرر کیا ھی - تم میرے ھاتھہ ھو تم میرے بازو ھو میرے نطق کی تلوار تمھارے ھاتھہ سے چلتی رھیگی - لطائف غیبی نے اعدا کی دھجیان اوڑا دین - ایک نئی بات سنو محمد مرزا خان میرے سببی بھائیکا نواسا ھی - اوسنے ایک اخبار نکالا ھی مسمی بہ اشرف الاخبار - اوسکا ایک لفافہ تمکو بھیجتا ھون اسکو پڑہ کر معلوم کرلوگے کہ تمھارا ایک اعتراض قتیل کے کلام پر چھاپا گیا ھی - اس ارسال و اعلام سے صرف اطلاع منظور ھی - ھان ایک بات یہہ بھی ھی کہ چھوٹے صاحب کی بھی نظر سے گزر جائے اور اوس سرکار مین یہہ اخبار خرید کیا جاے اور تم اونکی طرف سے حکم خریداری ابتداے جنوری سنہ ۱۸۶۷ع سے بنام محمد مرزا خان لکھو اور وہ خط اوس پتہ سے دلی کو روانہ کرو جو اونکے اخبار کے آخر مین لکھا ھی - حیران ھون کہ چھوٹے صاحب کے خط کا کیا جواب لکھون - اونھون نے مجھے شرمندہ کیا اپنے کو چھوٹا اور مجھکو بزرگ لکھا - سید تو سب مسلمانونکے بزرگ ھوتے ھین - مین تو مسلمانون مین بھی ایک ذلیل علیل فقیر حقیر آدمی ھون - یہہ اونکی بزرگی اونکی خوبی اونکی مھربانی - حق تعالی اونکو سلامت رکھے اور اون مقدمات مین مِنْ کُلِّ الوُجُوہ اونکو فتح و ظفر نصیب ھو - میرا سلام کھنا اور یہہ عبارت پڑھا دینا - ھان صاحب برادر صاحب بجان برابر

میرزا معین الدین حسین خان بہادر کو میرا سلام کہنا اور کہنا کہ بھائی میرا جی دیکھنے کو بہت چاہتا ہی۔ پہلے برخوردار شہاب الدین خان سے صلاح پوچھو وہ اجازت دے تو فورا ریل پیدل کرتے چلے آؤ۔ دیدار کا طالب غالب - سہ شنبہ ۷ شوال سنہ ۱۲۸۳ ھجري ۱۲ فبروري سنہ ۱۸۶۷ع * (۱۶)

ایضا

صاحب - کل آپکا خط آیا - میرا دھیان لگا ہوا تھا کہ ایا میان سیاح کہان ہین اور مجھکو کیون بھول گئے ہین - پہلا خط تمہارا جسکا حوالہ اس خط مین دیتے ہو مین نہین پایا - ورنہ کیا امکان تھا کہ جواب نہ لکھتا - جناب منشي میر امیرعلی صاحب سے مجھسے شاید ملاقات نہین لیکن اونکے محامد و مکارم سنتا ہون - جناب مولوي اظہار حسین صاحب سے البتہ اسي شہر مین دو ملاقاتین ہوئي ہین لیکن مین نے اونکو فقیر دوست اور درویش نواز نہ پایا اغنیاکے واسطے اچھے ہین - ہاے مولوي محمد محسن اور مولوي عبد الکریم - اس عہد مین اگر اون بزرگون مین سے ایک بھي ہوتا تو مین کیون اپني قسمت کو روتا - وقت گذر جاتا ہی بات رہجاتي ہی - ہان خان صاحب آپ جو کلکتہ پہنچے ہو اور سب صاحبون سے ملے ہو تو مولوي فضل حق کا حال اچھي طرح دریافت کرکے مجھکو لکھو کہ اوس نے رہائي کیون نہ پائي اور وہان جزیرہ مین اسکا کیا حال ہی - گزارا کسطرح ہوتا ہی - غالب *

جمعہ ۴ ماہ اکتوبر سنہ ۱۸۶۱ع * (۱۷)

ایضاً

آیدی مولانا سیاح سلام علیکم - مزاج مبارک - سورت کا پہنچنا بہرصورت مبارک ہو - بھائي میرا دل بہت خوش ہوا کہ تم اپنے وطن پہنچے لیکن تمکو چین کہان - خدا جانے کئي ہفتہ یا کئي مہینے ٹھہروگے اور پھر سیاحت کو نکلوگے - جیمن کہوگے آؤ اب دکن کي سیر کرین - حیدرآباد اورنگ آباد دونون شہر اچھے ہین اونکو دیکھین * میرزا معین الدین حسین‌خان اور میرزا محمد حسین خان یہہ دونون بیٹے ہین نواب قدرت اللہ بیگ خان کے اور نواب قدرت اللہ بیگ خان ابن عم تھے نواب احمد بخش خان کے اور معین الدین حسین خان کي بہن منسوب ھی بھائي ضیاء الدین خان سے - یہان کوئي امر نیا نہین واقع ہوا وہي حالات و اطوار ہین جو دیکھہ گئے ہو * جامع مسجد کے باب مین کچھہ پرسشین لاہور سے آئي تھین - یہان سے اونکے جواب گئے ہین - یقین ھی کہ واگزار کا حکم آئے اور وہ مسلمانون کو ملجائے - ہنوز بدستور پہرا بیٹھا ہوا ھی اور کوئي جانے نہین پاتا - والسلام مع الاکرام -

صبح سہ شنبہ ۲ ذیقعدہ و مئي ۶۰ - غالب * (۱۸)

ایضاً

نور چشم اقبال نشان سیف الحق میان داد خان سیاح کو غالب نیم جان‌کي دعا پہنچے - واقعي - تمہارے دو خط آئے ہین - آگے مین لیٹے لیٹے کچھہ لکھتا تھا اب وہ بھي نہین ہوسکتا ہاتھہ مین رعشہ آنکھون مین‌ضعف بصر - کوئي متصدي‌میرا نوکر نہین - درست آشنا کوئي آجاتا ھی تو اوس سے جواب لکھوا دیتا ہون -

بهائي مين تو اب کوئي دنکا مہمان هون اور اخبار والے ميرا حال کيا جانين هان اکمل الاخبار اور اشرف الاخبار والے که يهه يهان کے رهنے والےهين اور مجهسے ملتے رهتے هين سو اونکے اخبار مين مين نے اپنا حال مفصل چهپوا ديا هی اور اوس مين ميںنے عذر چاها خطونکے جواب سے اور اشعارکي اصلاح سے - اوسپر کسيںنے عمل نکيا - ابتک هر طرف سے خطون کے جواب کا تقاضا اور اشعار اصلاحونکے واسطے چلے آتے هين اور مين شرمنده هوتا هون - بوڑها اپاهج پورا بهرا آدها اندها دن رات پڑا رهتا هون * * * * * * *

تصوير کهيچنےوالا جو هندوستاني ايک دوست تها وه شهر سے چلا گيا - ايک انگريز هي وه کهينچتا هي - مجهه مين اتنا دم کهان که کوٹهے پر سے اوترون پالکي مين بيٹهون اور اوسکے گهر جاؤن اور گهنٹه دو گهنٹه کرسي پر بيٹهون اور تصوير کهنچواکر جيتا جاگتا اپنے گهر پهر آؤن - اب تم از راه مهرباني مير ابراهيم علي خان بهادر اور حکيم سيد احمد حسن صاحب کو اور جب بنبئي سے آجائين تو نواب غلام بابا خان کو يهه خط پڑهوا دينا - تمهارے هان لڑکے کا پيدا هونا اور اوسکا مرجانا معلوم هوکر مجکو بڑا غم هوا بهائي اس داغ کي حقيقت مجهسے پوچهو که ۷۴ برس کي عمر مين سات بچے پيدا هوئے لڑکے بهي اور لڑکيان بهي اور کسی کي عمر پندره مهينے سے زياده نهين هوئي - تم ابهي جوان هو حق تعالی تمهين صبر اور نعم البدل دے - والسلام - ۲۵ اگست سنه ۱۸۶۷ع * (۱۹)

ایضا

خان صاحب سعادت و اقبال نشان میان داد خان سیاح کو
فقیر گوشہ نشین کا سلام پہنچے - تمہارا کوئی خط سواے اس خط
کے جسکا مین جواب لکھتا ہون ہرگز نہین پہنچا - بہت دن سے
مجکو خیال تھا کہ مولانا سیاح نے مجکو یاد نہین کیا - کل ناگاہ تمہارا
خط پہنچا آج اوسکا جواب لکھتا ہون - مہر مین تو کھودنیکا نہین
جو اسقدر عذر چاہتے ہو - کھدوادینے مین کیا تکلیف اور کیا زحمت
مین احباب کا خادم ہون - میر غلام بابا خان صاحب سے میرا
سلام کہئے اور وہ نگین مع نقشہ بے تکلف بھیجدیجئے - آپکے حکم
کی تعمیل اور اوس نگین کی درستی ہو جاویگی - خاطر عاطر
جمع رہے زیادہ کیا لکھون - اجی سیاح صاحب ہمارا دھیان تم مین
لگا رہتا ہی کبھی کبھی خط لکھتے رہاکرو - مین ایسا گمان کرتا
ہون کہ اگر میر غلام بابا خان صاحب کو مہر کھدوانی نہ ہوتی
اور وہ تمسے نہ کہتے تو تم ہرگز مجکو خط نہ لکھتے - یہہ تمہارا خط گویا
میر غلام بابا خان کا حسب الحکم تھا - جی مین آیا تھا کہ اونہین کو
اسکا جواب لکھون اور اونکے نام کا خط بھیجون مگر پھر سونچا کہ
تم آزردہ ہوجاؤگے تمہین کو خط لکھا - بھائی یہہ طریقہ فراموشکاری
کا اچھا نہین گاہ گاہ خط لکھاکرو - و السلام - نجات کا طالب غالب *
سہ شنبہ یکم مارچ سنہ ۱۸۶۶ ع * (۲۰)

ایضا

منشی صاحب - یہہ کیا اتفاق ہی کہ میری بات کوئی نہین سمجھتا
کس زبان مرا نمی فہمد * بعزیزان چہ التماس کنم

یاد کرو اصل مقدمہ یہہ تھا کہ مین قاطع برہان کو دوبارہ چھاپا چاہتا ہون- نواب صاحب مدد دین یعني سو دوسو جلدین خرید لین - حضرت نے ایک گھڑي عنایت فرمائي بھلا یہہ میرے کس کام کي - چاردن سونچا کیا کہ پھیردون - پھر سونچا کہ برا مانینگے- آخر کو گھڑي رکھہ لی اور یہہ خیال کیا کہ کتاب کے انطباع کے بعد سو ڈیڑہ سو جلدین بھیجدونگا - اسي خط کے ساتھہ نواب صاحب کے نام کا خط گھڑي کي رسید کا پہنچتا هی - اور یہہ بھي تمکو معلوم رہے کہ گھڑي کي کنجي نہین آئي ظاهرا سہو سے وهین رہگئي هوگي - هان صاحب تیس جلدین لطائف غیبي کي دو پارسلون مین آگے بھیجی هین جسکي قیمت دس روپیہ مجکو پہنچے فی الحال ایک جلد اور اپنی طرف سے بھیجي هی رسید جلد لکھو - غالب * ۳ دسمبر سنہ ۱۸۶۴ع * (۲۱)

ایضا

سعادت و اقبال نشان سیف الحق منشی میان داد خان سیاح کو فقیر غالب کي دعا پہنچے - خط مین آپنے بہت سے مطالب لکھے مگر تیس کتابونکي دو پارسلونکي رسید نہین لکھي - یہہ ایک پارسل جو بعد دو پارسلون کے بھیجا گیا هی اسمین وهي لطائف غیبي هي جسکو مین نے اپنے مطالعہ مین رکھہ کر صحیح کیا هي - اسکے بھیجنے سے مدعا یہہ کہ تم اون ۳۰ تیس رسالونکو اسکے مطابق صحیح کرلو - اگر چھوتے صاحب نے رکھہ لیا هي تو اونسے مستعار لیکر اپني سب کتابین صحیح کرلو اور وہ نسخہ اونکی نذر کردو - صاحب مینے اپنے صرف زر سے

لطائف غیبي کي جلدین نهین چهپوائین - مالک مطبع نے اپني بکري کو چهاپین - ۲۰ بیس میٹے مول لین ۳۰ تیس تمکو دلوادین ۲۰ بیس بهائي ضیاء الدین خان نے لین ۱۰ دس مصطفی خان صاحب نے لین باقي کا حال مجهے نهین معلوم - دیکهو سیف الحق شیخ سعدي کا قول کیا سچا هي * بیت *

اگر دنیا نباشد دردمندم * وگر باشد بمهرش پاي بندم

بلای زین جهان آشوب ترنیست * که رنج خاطر است ار هست ور نیست

جهان دولت نهین رهان مصیبت هي جهان دولت هي وهان خصومت هي - مین تو میر غلام بابا خان کا دوست هون اونکی فتح کي دعا مانگتا هون - آپ اِتنی مهرباني کرین که یه حالات جو واقع هوا کرین وہ مجهکو لکها کرین * غربیله کي هندی نخره هی فارسي مین غربیله بولتے هین - نجات کا طالب غالب * پنجم شعبان سنه ۱۲۸۱ هجري * (۲۲)

ایضا

بهائي سیف الحق تمهارا خط پهنچا - قاضي صاحب بروده کو معاف رکهو اگر کوئی وجه اپنے پر اُنکے عتاب کي پاتا تو اونسے عذر کرتا ارر اپنا گناه معاف کرواتا - جب بسبب ملال کا ظاهر نهین تو مین کیا کرون تم برا نمانو کسواسطے که اگر مین برا هون تو اوسنے سچ کہا اور اگر مین اچها هون اور اوسنے برا کہا تو اوسکو خدا کے حواله کرو * شعر *

غالب برا نمان جو دشمن برا کہے
ایسا بهي کوئی هی که سب اچها کہین جسے

صاحب کیون اس بڑھاپے مین تصویر کے پردے مین کھپا کھپا پھرون گوشہ نشین آدمي عکس کي تصویر اوتارنیوالے کو کہان ڈھونڈون دیکھو ایک جگہہ میري تصویر بادشاہ کے دربار مین کھچي ہوئي هی اگر هات آ جاویگی تو وہ ورق بھیج دونگا - اچھي وہ تو مین نے نواب صاحب کو هنسي سے ایک بات لکھي تھي دوستانہ اختلاط تھا کہ بھئي مین بہرا هون گانا کیا سنونگا بوڑھا هون ناچ کیا دیکھون غذا چھہ ماشہ آٹا کہانا کیا کھاؤن - بذبئي سورت مین انگریزي شرابین اچھي هوتي هین اگر وهان آتا اور شریک محفل هوتا تو پي لیتا - نجات کا طالب غالب * ۵ ستمبر سنہ ۱۸۶۶ ع * (۲۳)

ایضا

صاحب تمھارے خط کے پہنچنے سے کمال خوشي هوئي ٹوپیان اگرچہ تمھارے سر پر ٹھیک نہ آئین لیکن ضائع نہ گئین میرے شفیق اور تمھارے مربي کے صرف مین آئین تمکو اور ٹوپیان بھیجونگا - مصور سے سخت عاجز هون وعدہ هي وعدہ هی وفا کا نام نہین - کلیات میر تقي کا انتخاب تمھارے خط کے پہنچنے سے دو دن پہلے میر فخرالدین نے ارسال کردیا ٹکٹ اونکے حوالے کردئے - حضرت بہتان لگانیکي خو کس سے سیکھی هو - میرے پاس کوئي غزل تمھاري نہین هی - نواب صاحب کو سلام کہنا اور میري زباني کہنا کہ ٹوپیونکو میرا ارمغان سمجھنا سیف الحق کي نذر تصور نکرنا - نجات کا طالب غالب * ۲۵ جنوري سنہ ۱۸۶۷ ع * (۲۴)

ایضا

اقبال نشان سیف الحق کو دعا پہنچے - پانچ اشتہار اخبار کی خریداریکے اور تین اشتہار کتابکی خریداریکے آپکے پاس پہنچتے ہیں چھوٹے صاحب کو ملاحظہ کروائیے اور اطراف و جوانب دور و نزدیک بھیجئے جو صاحب کتاب اور اخبار دونوں کے خریدار ہوں وہ دونونکی خریداریکی اطلاع کا خط میر فخرالدین مہتمم اکمل المطابع کے نام لکھیں اور وہ خط میرے پاس بھیجدیں جو صاحب فقط اخبار کے خریدار ہوں وہ اوسکی خریدنیکی اطلاع کا خط جو صاحب فقط کتاب کے خریدار ہوں وہ اوسکی اطلاع کا خط لکھیں - غالب * ۲۲ مارچ سنہ ۱۸۶۶ع * (۲۵)

ایضا

مولانا سیف الحق اب تو کوئی خط تمہارا نوٹ اور ہنڈوی اور نکٹ سے خالی نہیں ہوتا * بھلا یہہ تو فرمائیے کہ یہہ ڈھائی روپیہ کس بابت کے اورکس جنس کی قیمت کے ہیں اگلے پانچ روپیہ پر میں بیمزہ ہوا تہا یہہ ڈھائی اور طرہ ہوے بہرحال انکا حال لکھو کہ کیسے ہیں اور کاہیکے ہیں اس رقعہ کا جواب جلد لکھو - ٹوپیاں بعد عید بھیجی جائینگی - عنایت کا طالب غالب * ۲۳ اپریل سنہ ۱۸۶۶ع * (۲۶)

ایضا

منشی صاحب سعادت و اقبال نشان سیف الحق میاں داد خان کو فقیر اسد الله کا سلام - کل سہ شنبہ ۲۰ فروری صبح کے وقت چھہ پارسل ۳۶ درفش کاویانی کے نواب میر غلام بابا خان

صاحب کي خدمت مين ارسال کئے کل هي شام کے وقت آپکا عنايت نامه پهنچا حال معلوم هوا خير اب اور نه بهيجونگا - صاحب يهه تمنے پانچ روپيه کے ٹکٹ کيون بهيجي مين نه کتاب فروش نه دلال يهه حرکت مجهے پسند نه آئي اور تمنے بهت برا کيا - حضرت ١٦ جلدين لطايف غيبي کي بهيجکر اوسکے پان سات دنکے بعد بيس نامهٔ غالب کا پارسل ارسال کيا هی لطايف کی رسيد تمنے بهيجدي يقين هی که نامهٔ غالب کا پارسل بهی پهنچ جائيگا گهبراو نهين - نواب صاحب کی خدمت مين ميرا سلام اور اشتياق ملاقات عرض کرنا - نجات کا طالب غالب *

٢١ فروري سنه ١٨٦٦ع * (٢٧)

ايضاً

منشي صاحب وهي جهان وهي زمين وهي آسمان وهي سورت بندگي وهی دلي وهی نواب مير غلام بابا خان وهی سيف الحق سياح وهي غالب نيمجان - انگريزي ڈاک جاري - هرکارونکو ريل کي سواري - ربيع الاول مين تمهارا خط آيا ربيع الثاني جمادي الاول جمادي الثاني رجب آج شعبان کی ٢٦ هی صبح کے وقت يهه خط لکهه رها هون ٨ بج گئے هين اسوقت تک نه کوئي تمهارا خط آيا نه کوئی نواب صاحب کا عنايت نامه - واسطے خدا کے ميرے اس خط کا جواب جلد لکهو اور اوس خط مين ترک نامه و پيام کا سبب لکهو - آج هي کے دن ايک پارسل چهه ٹوپيونکا ارسال کرتا هون خداکرے پارسل پهنچ جاے اور ٹوپيان تمهارے پسند آئين - نواب صاحب کی خدمت مين ميرا سلام

پہنچانا اور عذاب کي وجه دريافت کرکے لکھنا - نجات کا طالب غالب* ۳ جنوري سنه۱۸۶۷ ع- خط بيرنگ هي اور پارسل پيڈ * (۲۸)

ايضا

برخوردار تمهارا خط پہنچا - لکھنؤ کا کيا کہنا هي وه هندوستان کا بغداد تها الله الله وه سرکار امير گر تهي جو بے سروپا وهان پہنچا امير بن گيا اوس باغ کي يهه فصل خزان هي - مين بهت خوشي سے تمکو اطلاع ديتا هون که اردو کا ديوان غاصب ناانصاف سے هات آگيا اور مين نے نور چشم منشي شيونراين کو بهيجديا يقين کلي هی که وه چهاپينگے جهان تم هوگے ايک نسخه تمکو پہنچ جائيگا - طريقۀ سعادتمندي يهه هی که همکو اپني خير و عافيت کا طالب جانکر جهان جاؤ وهانسے خط لکهتے رهو اور اپنے مسکن کا پتا همپر ظاهر کرتے رهو هم تمسے راضي هين اور چونکه تمهاري خدمت اچهي طرح نهين کي شرمنده بهي هين - راقم اسد الله خان * مرقومۀ شنبه روزعيد مطابق ۳۰ جون سنه۱۸۶۰ ع * (۲۹)

ايضا

منشي صاحب سعادت و اقبالنشان سيف الحق ميان داد خان - تم سلامت رهو تمهارے خط کے صفحۀ ساده پر يهه سطرين رقم کرتا هون تاکه تم اپنے خط کے پہنچنے پر اطلاع پاؤ - نامۀ غالب صاحب مطبع نے اپني بکري کے واسطے نهين چهاپي جو مين مول ليکر بهيجون اور تمسے اوسکي قيمت مانگ لون مين آپ تين سو جلد چهپوائي دوستونکو دور و نزديک بانٹ دي آج يکشنبه هي پارسل روانه نهوگا جتنے يهه نسخے اب ميرے پاس

باقي هين کل تمهين بهیجدونگا - هان صاحب سو روپیه کا نوٹ
پهنچا اور روپیه وصول هوا کاپي آج شروع هوگئي جسدن نوٹ
پهنچا اوسکے دوسرے دن روپیه ملگیا تیسرے دن مین نے تمکو
تمهارے رجسٹري دار خط کا جواب لکهه بهیجا یقین هي که میرا
خط پهنچگیا هوگا اور تمنے بموجب میري خواهش کے نواب
صاحب کو دکهادیا هوگا - کل حضرت کا بهی ایک خط آیا هی
اوسکا جواب آج تمهارے خط کے ساتهه ارسال هوتا هي - بنده
پرور سچ کهتے هو رحیم بیگ کا وطن اصلی سردهنه اور فی الحال
میرٹ مین مقیم اور معلمی اوسکا پیشه هی اور آتهه دس برس
سے اندها نظم و نثر مین مولوي امام بخش صهبائي کا شاگرد اور
فارسي شعر کهتا هی - راقم غالب علیشاه * یکشنبه ۱۷ ستمبر
سنه ۱۸۶۵ع * (۳۰)

ایضا

صاحب آج تمهارے کئي خطونکا جواب لکهتا هون - مولوي
کرامت علی صاحب میرے شفیق هین جس زمانے مین وه دلی
آئے تهے میري اونکی ملاقاتین هوئي تهین وه میرے دوست هین
شاگرد نهین اور هرگز قصیده اونهون نے میري مدح مین نهین
لکها - آغا عبد الرزاق شیرازي نے گویا میري خستگي اور تهمت
زدگي کا انتقام لیا - بهرحال مین تمهارا احسانمند هون اگر تم
وهان نهوتے تو میري اور میر منشي کي صفائي نهوتي - اندنون
ضعف دماغ دوران سر مین ایسا مبتلا هون که والي رامپور کا بهي
بهت سا کلام یون هي دهرا هوا هی دیکهنے کي بهي نوبت

نهین آئي - تمهاري بهیجي هوئي غزلین سب محفوظ دهري هوئي هین خاطر جمع رکهو جب نواب صاحب کي غزلین دیکهونگا تو یهه بهي دیکهي جائینگي - جب حال یهه هو که اصلاح ندیسکون تو فکر تاریخ کیا کرون اگر میرا حال درست هوتا تو جناب مولوي عبد الغفور خانصاحب فساخ کے دیوان کي تاریخ ضرور لکهتا اور اِس خدمت گذاري کو اپني سعادت سمجهتا - آپ جناب مولوي صاحب سے میرا سلام کهین اور یهه میرا رقعه اونکو دکهادین - نجات کا طالب غالب * چارشنبه ۲۰ نومبر سنه ۱۸۶۱ عیسوي * (۳۱)

ایضا

جناب منشي صاحب آپکا خط مع خط مهري لفتنذت گورنر آگره که وه میرا بهیجا هوا تها پهنچا اوسکے بهیجنے کي کچهه ضرورت نتهي جب گورنمنٹ اعلی نے مجهکو خط لکهنا موقوف کیا تو لفٹنذت گورنرونکے اگلے زمانے کے خطوط سے میرا کیا دل خوش هوگا ایسے ایسے پچاس ساٹهه خط میرے پاس موجود هین مجهکو تو چهه آنیکے پیسونکا افسوس هي جو تمنے بابت محصول دئے - راقم اسد الله * مرقومهٔ ۱۰ فروري سنه ۱۸۶۲ع * (۳۲)

ایضا

صاحب میرا سلام - تمهارا خط پهنچا دونو غزلین دیکهین خوش هوا فقیر کا شیوه خوشامد نهین - اور فن شعر مین اگر اس شیوه کي رعایت کي جارے تو شاگرد ناقص ره جاتا هی - یاد کرو کبهي کوئي غزل تمهاري اسطرحکي نهین هوئي که جسمین

اصلاح نہوئي هو - خصوصا روزمرۂ اردو مین دونو غزلین لفظا و معنا بے عیب هین کہین اصلاح کي حاجت نہین آفرین صد آفرین هزار آفرین - میر غلام بابا صاحب واقعي ایسے هي هین جیسا تم لکھتے هو سیاحت مین دس هزار آدمي تمهاري نظر سے گزرا هوگا اوس گروہ کثیر مین جو تم ایک شخص کے مداح هو تو بیشک وہ شخص هزارون مین ایک هي لاریب فیه - کیا فرمایش کرون اور کیا تمسے منگاؤن وهان کون سي چیز هی که یهان نہین آم مجھکو بہت مرغوب هین انگور سے کم عزیز نہین لیکن بنبئي اور سورت سے یہان پہنچنیکي کیا صورت - مالدے کا آم یہان پیوندي اور ولایتي کرکے مشہور هی - اچھا هوتا هی کمال یهه که وهان بہت اچھا هوگا - سورت سے دلي آم بهیجني محض تکلف هی - روپیه کے آم اور چار روپیه محصول ڈاک اور پهر سو مین سے شاید دس پہنچین - میرے سرکي قسم کبھي ایسا اراده نکرنا یہان دیسي آم انواع و اقسام کے بہت پاکیزه اور لذیذ اور خوشبو افراط سے هین پیوندي آم بهي بہت هین - رامپور سے نواب صاحب اپنے باغ کے آمون مین سے اکثر بسبیل ارمغان بهیجتے رهتے هین - اي لو آج بریلي سے ایک بهنگي ایک دوست کي بهیجي هوئي آئي دو ٹوکرے هر ٹوکرے مین سو آم کلو داروغه نے میرے سامنے وہ ٹوکرے کھولے دو سو مین سے تراسي آم اچھے نکلے اور ایک سو ستره آم بالکل سڑے هوئے - اوایل جون ماه حال مین ایک هفته مینه برسکر پهر اب وهي آگ برس رهي هی اور لو چل رهي هی - ۱۷ جون

شنبه سنه ۱۸۶۲ع * (۳۳)

ایضا

صاحب مین تمسے شرمندہ - پہلا خط تمہارا مع قصیدہ پہنچا مین قصیدہ کسي کتاب مین رکھکر بھول گیا اب دوسرا خط دیکھکر قصیدہ یاد آیا ہرچند ڈھونڈا نہ پایا - بڑي بات یہہ ہی کہ اسقدر مجھکو یاد ہی کہ اوسي وقت مینے اون اشعار کو سراسر دیکھہ لیا تھا اشعار سب ہموار تھے تم اندیشہ نکرو اور قصیدہ نذر گزرانو اور مع الخیر وطن کو جاؤ لیکن بھائي وطن پہنچکر ضرور مجھکو خط لکھنا اور اپنے گھر کا پتا لکھنا تاکہ مین اوس نشان سے تمکو خط بھیجون - نواب میر غلام بابا خانصاحب کو فقیر کي طرفسے سلام کہنا فقط - صبح سہ شنبہ ۱۸ نومبر سنہ ۱۸۶۲ع * (۳۴)

ایضا

منشي صاحب سعادت و اقبالنشان - شکوہ تمہارا میرے سر آنکھونپر مگر کوئي خط تمہارا جواب طلب نتھا - اشعار کي اصلاح سے مین نے ہات اوٹھایا کیا کرون ایک برس سے عوارض فساد خون مین مبتلا ہون بدن پھوڑونکي کثرت سے سرو چراغان ہوگیا ہي طاقت نے جواب دیا دن رات لیٹا رہتا ہون کہانا کہانیکے وقت پلنگ پر سے اوتر بیٹھتا ہون کہانا کہاکر ہات دھوکر پھر پڑ رہتا ہون * * * * * * * *

ایک کم ستر برسکي عمر ہوئي اب نجات چاہتا ہون بہت جیا کہانتک جیونگا (اب تم دوسرے صفحہ کو پڑھو) جناب نواب سید غلام بابا صاحب کي خدمت مین میرا سلام کہنا اور ولادت

فرزند کي مبارک باد دينا اور يهه قطعهٔ تاريخ نذر کرنا * قطعه *

میر بابا یافت فرزندے که ماه چارده

بر فراز لوح گردون گردهٔ تمثال اوست

فرخي بيني و يابي بهره از ناز و طرب

از سر ناز و طرب فرزند فرخ سال اوست

سنه ١٢٨٥- ناز کے نون کے پچاس اور طرب کے طوے کے نو فرزند فرخ پر بڑھانے هونگے - غالب * روز پنجشنبه ٦ اگست سنه ١٨٦٣ع * (٣٥)

ايضا

منشي صاحب سعادت و اقبال نشان منشي ميان داد خان سياح سيف الحق سلمکم الله تعالى - دعا اور سلام اور شکر و سپاس تمهارا خط مرقومهٔ ٣٠ اگست پرسون بروز جمعه ٨ ستمبر سنه ١٨٦٥ع کو پهنچا کل دسوين ستمبر ماه حال کو سو روپيه مندرجه اوسکے ايک صراف سے وصول هوگئے - چهوٹے صاحب نے بڑي جوانمردي اور بڑي همت کي اس صرف مين ميرا کام هوا اور اونکا نام هوا - الله الله اب بهي هندوستان مين ايسے لوگ هين که نه مين نے اونکو ديکها نه اونهون نے مجهکو ديکها نه ميرا کوئي حق انپر ثابت نه اونکو کوئي خدمت مجهسے ليني منظور - خير فقير هون جبتک جيونگا دعا دونگا تمام عمر ممنون اور شرمنده رهونگا تمهارا بهي احسان مانونگا - اب دو ايک دن مين کاغذ آجاے تو اوسکا انطباع شروع هوجائے - تم نواب صاحب کو ميرا سلام کهو اور يهه خط دکها دو اور عرض کرو که آجتک کسي بهائي يا کسي دوست کا روپيه پيسے کا احسانمند نهين هوا تها اب احسان

بھي اوٹھایا تو اپنے آقا یعنے علی مرتضی علیہ السلام کے فرزند کا - وہ جو ایک اور کتاب کا تمنے ذکر لکھا ھی وہ ایک لڑکے پڑھانے والے ملاي مکتب دار کا خبط ھی رحیم بیگ اوسکا نام میرٹھ کا رھنےوالا کئي برس سے اندھا ھوگیا ھی باوجود نابینائي کے احمق بھي ھی اوسکي تحریر مین نے دیکھي تمکوبھي بھیجونگا - مگر ایک بڑے مزے کي بات ھی کہ اوسمین بیشتر وہ باتین ھین جنکو لطائف غیبي مین رد کرچکے ھو بهر حال اب اوسکے جواب کي فکر نکرنا - و السلام و الاکرام - نجات کا طالب غالب * دو شنبہ ۱۱ ستمبر سنہ ۱۸۶۵ع * (۳۶)

ایضا

صاحب مین خدا کا شکر بجالاتا ھون کہ تم اپنے وطن گئے اور عزیزان وطن کو دیکھکر خوش ھوئے اور مع الخیرو عافیت اپنے محسن و مربي کي خدمت مین پھر آپہنچے - نواب صاحب سے میرا بہت بہت سلام کہنا اور کہنا کہ اس خط مین سلام صرف وفور اشتیاق سے لکھا ھی محبت نامہ جدا گانہ جلد بھیجونگا -

آجي ھان میان سیف الحق رامپور سے آکر تین سو جلدین درفش کاویاني کي تیار پائین نواب میر غلام بابا خانصاحب سے حصہ برادرانہ کیا ڈیرہ سو جلد کا پشتارہ بنایا اوسپر ٹاٹ لپٹوایا ڈاک گھر بھیجوایا مسترد آیا سرکاري ڈاک والون نے ھرگز اوسکا بھیجنا نہ قبول کیا ٹھیکے والے ہم فلٹ پاکٹ والے ریل والے متفق اللفظ اوسکے ارسال سے انکار کرتے ھین - تم یہہ رقعہ حضرت کو پڑھواؤ اور اس باب مین جو وہ فرمائین وہ مجھکو لکھو مدعا یہہ ھی

که کسیطرح یهه پشتاره وهان پهنچ جاے - اس خط کا جواب جسقدر جلد لکھوگے مجھپر زیاده احسان کروگے - نجاتکا طالب غالب *

سه شنبه ۲۳ جنوري سنه ۱۸۶۶ع * (۳۷)

ایضا

بهائي تم جیتے رهو اور مراتب عالي کو پهنچو- لو ایک هنسي کي بات سنو تمهارا خط منشي کنهیالال کے نام کا میرے پاس آیا هرچند مین نے خیال کیا اس نام کا کوئي آشنا مجھے یاد نه آیا یهه ناداني اونکي که مجھسے کهه ندیا که مرے نام کا خط آئے تو میرے پاس بهیج دینا بیخبري مین جو خط آیا مین نه نام سے واقف نه مقام سے واقف خط پهیر ندون تو کیا کرون - خط واپس کرنیکے بعد ایکدن آپ بهائي میرزا حسین خان کے ساتهه میرے پاس آئے اور تعارف قدیم یاد دلایا - دیکهنا میان کیا خوب بیان هی - فرماتے هین که مین غدر سے پہلے دو تین بار تیرے پاس حاضر هوا هون - انصاف کرو دو تین ملاقاتین اور دس گیاره برس کي بات - مین نسیان کا پتلا میرا قصور کیا - بهرحال یهه شریف هین اور عمده روزگار کئے هوئے هین - صاحب مین نے اوده اخبار مین دیکها که چهوتے صاحب مقدمه جیتے اور بذبذي کے صاحبون مین انکي افزایش جاه و جلال و تعظیم و توقیر کمال هوئي - مین تو تهنیت مین خط لکهونگا مگر رشک آتا هی که بحوالهٔ اوده اخبار لکهون اور بحوالهٔ سیف الحق نلکهون - زیاده زیاده - اسد الله خان غالب * ۳۱ مارچ سنه ۱۸۶۷ع * (۳۸)

ایضا

منشي صاحب سعادت و اقبال نشان عزیز تر از جان سیف الحق میان داد خان سیاح کو غالب کي دعاء پہنچے - پرسون ایک خط تمہارا اور ایک خط چھوٹے صاحب کا پہنچا تمہارے خط مین پچاس پچاس روپیہ کے دو نوٹ پہنچے سو روپئے وصول ہوگئے آج تمکو اطلاع اور نواب صاحب کو شکریہ لکھکر روانہ کرتا ہون - بھائي تمنے اخبار اطراف و جوانب مین میرا حال دیکھا ہوگا مین اب محض نکما ہوگیا خدا جھوت نہ بلوائے پچاس جگہہ سے اشعار واسطے اصلاح کے آئے ہوئے بکس مین دھرے ہین ازانجملہ تین صاحبونکے نام تمکو لکھتا ہون - میر ابراهیم علي خان صاحب - میر عالم علي خان صاحب - نواب عباس علي خان رئیس حال رامپور کے حقیقي ماموں - غرضکہ اونہین اوراق مین تمہارے کاغذ بھي دھرے ہوئے ہین جسدن زرا افاقت پاؤنگا تو اون سب کواغذ کو دیکھونگا * ۲۳ اپریل سنہ ۱۸۶۷ع * (۳۹)

ایضا

منشي صاحب سعادت و اقبال نشان سیف الحق منشي میان داد خان سیاح کو غالب ناتوان نیمجان کي دعا پہنچے - بھائي میرا حال اسي سے جانو کہ اب مین خط نہین لکھہ سکتا آگے لیٹے لیٹے لکھتا تھا اب رعشہ و ضعف بصارت کے سبب سے وہ بھي نہین ہوسکتا جب حال یہہ هي تو کہو صاحب مین اشعار کو اصلاح کیونکر دون اور پھر اس موسم مین کہ گرمي سے سر کا بھیجا پگلا جاتا هي دھوپ کے دیکھنے کي تاب نہین راتکو صحن

مین سوتا هون صبح کو دو آدمي هاتون پر لیکر دالان مین لے آتے هین اور ایک کوٹھري هے اندهیري اوسمین ڈال دیتے هین تمام دن اوس گوشۂ تاریک مین پڑا رهتا هون شام کو پهر دو آدمي بدستور لیجاکر پلنگ پر صحن مین ڈال دیتے هین - تمهاري غزلین میر ابراهیم علیخان بهادرکي غزلین میر عالم علیخانکي غزلین حکیم میر احمد حسن صاحب کي غزلین اور کیا کهون کس کس کي غزلین یهه سب ایک جگهه دهري هوئي هین اگر کوئي دن زندگي اور هي اور یهه گرمي خیر سے گزر گئي تو سب غزلونکو دیکهونگا - تصویر کا حال یهه هے که ایک مصور صاحب میرے دوست میرے چهرے کي تصویر اوتار کر لیگئے اسکو تین تین مهینے هوئے آجتک بدن کا نقشه کهینچنے کو نهین آے مین نے گوارا کیا آئینه پر نقشه اوتروانا بهي - ایک دوست اس کام کو کرتے هین عید کے دن وه آئے تهے مین نے اونسے کها که بهائي میري شبیهه کهینچ دو وعده کیا تها که کل تو نهین پرسون اسباب کهینچنے کا لیکر آونگا - شوال ذیقعده ذي الحجه محرم صفر یهه پانچوان مهینا هے آج تک نهین آئے - آغا غلام حسین خانصاحب کا قطعه پهنچا اوسمین کچهه تو اصلاح طلب بهي تهے اب اصلاح دے کون مین تو اپني مصیبت مین گرفتار بارے ایک میرا شاگرد رشید منشي هرگوپال تفته بسواري ریل میرے دیکهنے کو آیا تها اسکو موقع و محل بتا دیا جو مین کهتا گیا اوسطرح وه بناتا گیا وه قطعه کاغذ بعد اصلاح کے اکمل المطابع مین بهیجدیا هفتۂ آینده مین تم بهي دیکهه لوگے - مرگ ناگهاني

کا طالب غالب * ۱۱ جون سنه ۱۸۶۷ع * (۴۰)

بنام مولوی منشی حبیب الله خان المتخلص به ذکا

صبح جمعه دهم شوال سنه ۱۲۸۳ - ۱۵ فروري سنه ۱۸۶۷ع - بهائي مین نهین جانتا که تمکو مجهسے اتني ارادت اور مجهکو تمسے اتني محبت کیون هي ظاهرا معاملهٔ عالم ارواح هی اسباب ظاهري کو اسمین دخل نهین تمهارے خط کا جواب مع اوراق مسودہ روانه هوچکا هی وقت پر پهنچیگا - ستر ا بهترا اردو مین ترجمهٔ پیر خرف هی میري تهتر برسکي عمر هی پس مین اخرف هوا - حافظه گویا کبهي تها هی نهین - سامعه باطل بهت دنسے تها رفته رفته وه بهي حافظه کے مانند معدوم هوگیا - اب مهینا بهرسے یهه حال هی که جو دوست آتے هین رسمي پرسش مزاج سے بڑه کر جو بات هوتي هی وه کاغذ پر لکهه دیتے هین - غذا مفقود هی صبحکو قند اور شیرهٔ بادام مقشر دوپهر کو گوشت کا پاني سر شام تلے هوئے چار کباب سوتے وقت پانچ روپیه بهر شراب اور اسیقدر گلاب - خرف هون پوچ هون هیچ هون عاصي هون فاسق هون روسیاه هون یهه شعر میر تقي کا حسب حال هی

* شعر *

مشهور هین عالم مین مگر هون بهي کهین هم
القصه نه در پے هو همارے که نهین هم

آج اس وقت کچهه افاقت تهي ایک اور خط ضروري لکهنا تها بکس کهولا تو پهلے تمهارا خط نظر پڑا مکرر پڑهنے سے معلوم

هوا کہ بعض مطالب کے جواب لکھے نہین گئے ناچار اب کتابت
جداگانہ مین لکھتا ہون تا کہ خلعت کا حال اور میرے اور
حالات تمکو معلوم ہوجائین کہ مین قوم کا ترک سلجوقي ہون
دادا میرا ماورالنہر سے شاہ عالم کے وقت مین ہندوستان مین آیا
سلطنت ضعیف ہوگئي تھي صرف پچاس گھوڑے نقارہ نشان
سے شاہ عالم کا نوکر ہوا ایک پرگنہ سیرحاصل ذات کي تنخواہ اور
رسالے کي تنخواہ مین پایا بعد انتقال اوسکے جو طوایف الملوک کا
ہنگامہ گرم تھا وہ علاقہ نرہا - باپ میرا عبد اللہ بیگ خان بہادر
لکھنؤ جاکر نواب آصف الدولہ کا نوکر رہا بعد چند روز حیدر آباد
جاکر نواب نظام علی خان کا نوکر ہوا تین سو سوار کي جمعیت سے
ملازم رہا کئي برس وہان رہا وہ نوکري ایک خانہ جنگي کے
بکھیڑے مین جاتي رہي والد نے گھبرا کر الور کا قصد کیا راو راجہ
بختاور سنگھہ کا نوکر ہوا وہان کسي لڑائي مین مارا گیا - نصر اللہ
بیگ خان بہادر میرا حقیقي چچا مرہٹونکي طرفسے اکبرآباد کا
صوبہ دار تھا اوسنے مجھے پالا سنہ ۱۸۰۶ع مین جب جرنیل لیک
صاحب کا عمل ہوا صوبہ داري کمشنري ہوگئي اور صاحب
کمشنر ایک انگریز مقرر ہوا میرے چچا کو جرنیل لیک
صاحب نے سوارونکي بھرتي کا حکم دیا چارسو سوار جمع کئے
چارسو سوار کا برگیڈیر ہوا ایک ہزار سات سو روپیہ درماہہ
ذات کا اور لاکھہ ڈیڑہ لاکھہ روپیہ سال کي جاگیر حین حیات
علاوہ - سال بھر مرزباني کیا تھی کہ ناگاہ مرگیا رسالہ
برطرف ہوگیا ملک کے عوض نقدي مقرر ہوگئي وہ ابتلک

پاتا هون - پانچ برس کا تها جو باپ مرگیا آٹهه برس کا تها جو
چچا مرگیا سنه ۱۸۳۰ع مین کلکتے گیا نواب گورنر سے ملنے کي
درخواست کي دفتر دیکها گیا میري ریاست کا حال معلوم کیاگیا
ملازمت هوئي سات پارچے اور جیغه سرپیچ مالاے مروارید یهه تین
رقم خلعت ملا - ازان بعد جب جب دلي مین دربار هوا مجهکو
یهي خلعت ملتا رها - بعد غدر بجرم مصاحبت بهادر شاه دربار
و خلعت دونون بند هوگئے میري بریت کي درخواست گزري
تحقیقات هوتي رهي تین برس کے بعد پنشن چهٹا اب خلعت
معمولي ملا - غرضکه یهه خلعت ریاست کا هی عوض خدمت
نهین انعامي نهین - معوج الذهن نهین هون غلط فهم نهین هون
بدگمان نهین هون جو جسکو سمجهه لیا اوسمین فرق نهین آتا
دوست سے راز نهین چهپاتا کسي صاحب نے حیدر آباد سے
گمنام خط ڈاک مین بهیجا بند بري طرح کیا تها کهولنے مین
ایک سطر کٹ گئي بارے مطلب هات سے نهین جاتا بهیجنے
والیکي غرض یهه تهي که مجکو تمسے رنج و ملال هو قدرت
خدا کي میري محبت اور بڑه گئي اور مین نے جانا که تم
مجهے دلسے چاهتے هو وه خط بجنسه تمهارے پاس اس خط مین
ملفوف کرکے بهیجتا هون زنهار دستخط کو پهچانکر کاتب سے
جهگڑا نکرنا - مدعا اس خط کے بهیجنے سے یهه هی که تمهاري
ترقي منصب اور افزوني مشاهره مجهے معلوم هوئي تهي * (۱۴)

ایضاً

بندهٔ پرور - تمهارے دونون خط پهنچے غالب گسسته دم کوته قلم

نہ لگے تو یہہ اور بات ہی دونوں خط آپکے اور ایک پارسل آپکا اور ایک پارسل محمد نجیب خان کا بہ تقدیم و تاخیر دو سہ روز موصول ہوئے آپکا پارسل بعد مشاعرہ آپکو بھیجا جائیگا خانصاحب کے پارسل میں ایک کتاب ارمغان اور کچھہ اوراق اصلاح طلب ہیں ارمغان بسرو چشم قبول اوراق اشعار بعد جک و اصلاح بھیجے جاینگے - اہا ہا ہا محرق قاطع کا تمہارے پاس پہنچا * ع *

کامی کہ خواستم ز خدا شد میسرم

میں اوس خرافات کا جواب کیا لکھتا مگر ہاں سخن فہم دوستونکو غصہ آگیا ایک صاحب نے فارسی عبارت میں اوسکے عیوب ظاہر کئے دو طالب علموں نے اردو زبان میں دو رسالے جدا جدا لکھے دانا ہو اور منصف ہو محرق کو دیکھکر جانوگے کہ مؤلف اسکا احمق ہی اور جب وہ احمق دافع ہذیان و سوالات عبد الکریم اور لطایف غیبی کو پڑھکر متنبہ نہوا اور محرق کو دھو نڈالا تو معلوم ہوا کہ بیحیا بھی ہی - دافع ہذیان - سوالات - لطائف غیبی تینوں نسخے ایک پارسل میں اس خط کے ساتھہ روانہ ہوئے ہیں یقین ہی کہ بتقدیم و تاخیر یکدو روز نظر انور سے گزریں فی الحال اس پارسل کی رسید بفور ورود لکھدیگا جب آپکا بھیجا ہوا نسخہ مسترد پہنچے تو اوسکی رسید رقم کیجئیگا - چار نسخے پارسل میں ہیں دو آپ لیجئے اور دو محمد نجیب خانصاحب کو دیجئے * دوشنبہ ۲۸ نومبر سنہ ۱۸۶۴ع

غالب * (۴۲)

ایضا

میرے مشفق میرے شفیق مجھسے ہیچ و پوچ کے ماننے والے مجھسے برے کو اچھا جاننے والے میرے محب میرے محبوب تمکو میری خبر بھي ھی آگے ناتوان تھا اب نیم جان ھون آگے بھرہ تھا اب اندھا ھوا چاھتا ھون - رامپور کے سفر کا رہآورد ھی رعشہ و ضعف بصر- جھان چار سطرین لکھین انگلیان تیرھي ھوگئین حرف سوجھنے سے رہ گئے - اکھتر برس جیا بہت جیا اب زندگي برسون کي نہین مہینونکي نہین اور دنونکي ھی - پہلا خط تمھارا پہنچا اوس سے تمھارا مریض ھونا معلوم ھوا متواتر دوسرا خط مع غزل آیا غزل کو دیکھا سب شعر اچھے اور لطیف تھے حافظہ کا یہہ حال ھی کہ غزل زمین یاد نہین اتنا یاد ھی کہ ایک شعر مین کوئي لفظ بدلاگیا تھا غرضکہ وہ غزل بعد مشاھدہ تمکو بھیجي گئي اور لکھا گیا کہ نوید حصول صحت جلد بھیجو - کل ایک خط رجسٹري دار آیا گویا ستارہ دنبالہ دار آیا حیران کہ ماجرا کیا ھی بارے کھولا اور دیکھا خط نوید رفع مرض و حصول صحت سے خالي اورشکوہھاي بیجا سے لبریز- صاحب میرے نام کا خط جھان سے روانہ ھو وھین رھجاے تو رھجاے ورنہ دلي کے ڈاکخانہ مین پہنچکر کیا مجال ھی جو مجھہ تک نہ پہنچے اسیطرح میرا خط یہانکے ڈاکخانے سے نہ روانہ ھو کیا معنے جھان پہنچے وھان کے ڈاک کے کارپردازونکو اختیار ھی مکتوب الیہ کو دین یا ندین - آپ مرزا صابر کا تذکرہ مانگتے ھین اوسکا یہہ حال ھی کہ غدر سے پہلے چھپا اور غدر مین تاراج ھوگیا اب ایک جلد اوسکا کہین نظر نہین آتا بس اب مجھے

اتنا لکھنا باقي هی که اس خط کي رسيد اور اپني خير و عافيت جلد لکھو - جواب خط کا طالب غالب * صبح جمعه ۲۵ ذي الحجه سنه ۱۲۸۲ - ۱۲ مي سنه ۱۸۶۶ع * (۴۳)

ايضا

مولانا - ايک تفقد نامه پہلے بھيجا تھا اوسکے جواب مين يہان سے خط جواب طلب لکھا گيا تھا پھر ايک اور مهرباني نامه آيا اوسمين مين نے اپنے خط کا جواب نپايا ناچار اس خط کے جواب کي نگارش اپنے خط جواب طلب کے پاسخ آنے پر موقوف اور همت آزادانه نه فطرت کيادانه اوس تحرير کے آنے پر مصروف رکھي گئي بارے وه کل نظر فروز اور طبيعت اوسکي مشاهده سے طرب اندوز هوئي اب درنگ وزني کي تقصير معاف کيجئے اور اپنے دونون نگارشونکا جواب ليجئے - صاحب تاريخ انطباع کليات خوب لکھي هی مگر هزار هزار حيف که بعد از اتمام انطباع پہنچي اور کتاب کي رونق افزا نهوئي - بنده پرور تم چراغ دودمان مهر و وفا اور منجمله اخوان الصفا هو مجھسے تمھين محبت روحاني هی گويا يهه جمله تمهاري زباني هی دوست کي بھلائي کے طالب هو اس شيوه مين شريک غالب هو ايک خواهش ميري قبول هو تاکه مجھکو راحت حصول هو مبادي کا ذکر نهين کرتا هون واقعه حال دلنشين کرتا هون - جناب مولوي مويدالدين خان صاحب کے بزرگون مين اور فقير کے بزرگونمين باهم وه خلت و صفوت مرعي تھي که وه مقتضي اسکي هوئي که هم مين اور انمين برادرانه ارتباط و اختلاط باهم هی اور هميشه يون بلکه روز افزون

رهیگا - خط مین خط ملفوف کرنا جانب حکام سے ممنوع هی اگر یون نہوتا تو مین ارنکے نام کا خط تمہارے خط مین ملفوف کرکے بھیجتا ناچار اب آپ سے یہہ چاهتا هون که آپ مولویصاحب سے ملین اور اونکو یہہ خط اپنے نام کا دکھائین - اور میري طرفسے بعد سلام میرے کلیات کے پارسل کا اونکے پاس اور اونکے ذریعه عنایت سے اوس مجلد کا حضرت فلک رفعت نواب مختارالملک بہادر کي نظر سے گزرنا اور جوکچھہ اوسکے گزرنے کے بعد واقع هو دریافت کرکے مجھکو مطلع فرمائین * جمعه ۱۰ ربیع الثاني سنه ۱۲۸۱ - ۲۵ ستمبر سنه ۱۸۶۴ع * (۴۴)

ایضا

منشي صاحب الطاف نشان سعادت و اقبال توامان منشي حبیب الله خان کو غالب سوخته اختر کي دعا پہنچے - تمہارا خط پہنچا پڑھکر دل خوش هوا تم میري بات پوچھتے هو مگر مین کیا لکھون هاتھه مین رعشه انگلیان کہنے مین نہین ایک آنکھه کي بینائي زایل جب کوئي دوست آجاتا هی تو اوس سے خطوط کا جواب لکھوا دیتا هون - مشهور هی یہہ بات که جوکوئي کسي اپنے عزیز کي فاتحه دلاتا هی مرتے کي روح کو اوسکي بو پہنچتی هی ایسے هي مین سونگھه لیتا هون غذا کو پہلے مقدار غذا کي تولونپر منحصر تھي اب ماشونپر هی زندگي کي توقع آگے مہینون پر تھي اب دنون پر هي بھائي اسمین کچھه مبالغه نہین هی بالکل میرا یہي حال هی - انا لله و انا الیه راجعون - اپني مرگ کا طالب غالب * دوم شوال سنه ۱۲۸۴ هجري * (۴۵)

ایضا

جان غالب - تمنے بہت دنسے مجھکو یاد نہین کیا - ایک خط میرا ضروري جواب طلب گیا هوا هی اور آمد و رفت ڈاک کي مدت گزر گئي اوسکا جواب تو سو کام چھوڑ کے لکھنا تھا - موید برهان میرے پاس بھي آگئي هی اور مین اوسکے خرافات کا حال بقید شمار صفحه و سطر لکھه رها هون وه تمهارے پاس بھیجونگا شرط مودت بشرط آن که جاتي نرهي هو اور باقي هو یهه هی که مین هون یا نهون تم اسکا جواب لکھو میرے بھیجے هوئے اقوال جهان جهان مناسب جانو درج کردو مین اب قریب مرگ هون غذا بالکل مفقود اور امراض مستولي بهتربرس کي عمر- انا لله و انا الیه راجعون - میان محمد میران کو دعا - جواب کا طالب غالب *

۱۴ مارچ سنه ۱۸۶۷ ع * (۱۴۶)

ایضا

بنده پرور- آج تمهارا عنایت نامه آیا اور آج هي مین نے اوسکا جواب ڈاک مین بھجوایا اور اس خط کے ساتھه پارسل کلیات کا بھي ارسال کیا دسوین بارهوین دن خط اور مهینا بیس دنمین پارسل پهنچیگا خط کا جواب ضروري الارسال نهین لیکن پارسل کي رسید ضرور لکھئیگا - آپکے خط کي عبارت تو مین سمجھا لیکن مدعا سجھپر نه کھلا مین نے پارسل کب آپکے پاس بھیجا اور کب آپکو لکھا که آپ یهه پارسل مولوي موید الدین خان کو دیدیجئیگا پارسل کا لفافه مولوي صاحب کے نام کا اور آپکو اوسکے ارسال کي اطلاع اور آپسے یهه خواهش که مولوي موید الدین خانصاحب سے ملئے

اور میرا خط جو آپکے نام کا هی اونهین دکهائے اور اونسے پارسل کا حال دریافت فرمائے - آپ ولایتي بهي نهین جو مین یهه تصور کرون که اردو عبارت سے استنباط مطالب اچهي طرح نکرسکے بهرحال اب مدعا سمجهه لیجئے اور مولوي صاحب سے ملنے کا ارادہ فرمائے اور پارسل کا حال معلوم کرکے لکهئے - داد کا طالب غالب * ۵ جمادي الاول و نوزدهم اکتوبر روز ورود نامي نامه * (۴۷)

ایضا

بندہ پرور - کل آپکا تفقد نامه پهنچا آج مین پاسخ طراز هوا جس کاغذ پر مین یهه نقوش کهینچ رها هون آپکے خط کا دوسرا ورق هی پهچان لیجئے اور معلوم کیجئے که آپکا مجموعۂ کلام معجز نظام اور اوسکے بعد پے هم دو خط پهنچے مین صحیفۂ شریفه کي رسید لکهه چکا هون بلکه اوسي خط مین محمد نجیب خان کو سلام اور ارمغان کا شکر اور اوراق اشعار اصلاح طلب کي رسید مین نے لکهه دي هی پارسل کے سرنامه سے میرا نام مٹا نهین پارسل تلف هوا نهین آٹهه دس روز هوئے هونگے که وہ مجلد اوسي پارسل مین که اوسکو رو گردان کر لیا هی بعد اداي محصول آپکا نام لکهکر روانه کر دیا هی یقین هی که بعد آپکے خط کي روانگي کے آپ پاس پهنچ گیا هوگا - هانصاحب خط دي روزہ کے ساتهه ایک خط مولوي نجف علي صاحب کے نام کا مع اس حکم کے که مین اوسکو مولوي صاحب پاس پهنچاؤن مین نے پایا حال یهه هی که مولوي صاحب سے میري ملاقات نهین صرف اتحاد معنوي کے اقتضا سے اونهون نے دافع هذیان لکهکر فن سخن مین مجهکو

مدد دي هي - منشي گوبند سنگهه دهلوي ايک اونکي شاگرد اور
ميرے آشنا هين اونکو وه خط بجنسه بهيجديا يقين هي که وه
مولوي نجف علي صاحب کو بهجوا دينگے اونهين کے اظهار سے
دريافت هوا هي که مولوي صاحب مرشد آباد بنگاله مين هين
نواب ناظم نے اونکو نوکر رکهه ليا هي - هر شخص نے بقدر حال
ايک ايک قدرداں پايا - غالب سوخته اختر کو هنر کي داد بهي
نملي * بيت *

گستم بخود نپذيرفت و دهر بازم برد
چو نامهٔ که بود نا نوشته عنوانش

يهه شعر ميرا هي وليعهد خسرو دهلي ميرزا فتح الملک بهادر
مغفور کے قصيده کا - اور ديکهو ايک رباعي ميري * رباعي

دستم به کليد مخزنے مي بايست * ور بود تهي بدامنے مي بايست
يا هيچ هم بکس نيفتادے * يا خود بزمانه چون منے مي بايست

انا لله و انا اليه راجعون * (۱۴۸)

ايضاً

دوست روحاني و برادر ايماني مولوي حبيب الله خان مير
منشي کو فقير غالب کا سلام - تمنے يوسف عليخان کو کهانسے
ڈهونڈه نکالا اور انکا تخلص اور انکا خطاب کس سے معلوم کيا اور
بغير نشان محله کے انکو خط کيونکر بهيجا اور وه خط انکو کيونکر
پهنچا * ع * حيرت اندر حيرتست اي يار من * پهلے يهه تو کهو که
درفش کاوياني اور وه قطعه جسکي پهلي بيت يهه هي تمکو
پهنچا هي يا نهين اگر پهنچا تو مجکو رسيد کيون نه لکهي * بيت

مولوي احمد علي احمد تخلص نسخهٔ
درخصوص گفتگوي پارس انشاکردہ است

اگر يہہ پارسل پہنچ گيا ھی تو رسيد لکھو اور ديباچۂ ثاني جديد کي داد دو اور اگر نہيں پہنچا تو مجھکو اطلاع دو تاکہ ايک نسخہ اور بھيجون - زيستن دشوار - اس مہينے يعنے رجب کي آٹھوين تاريخ سے تہتروان برس شروع ھوا غذا صبحکو سات بادام کا شيرہ قند کے شربت کے ساتھہ دوپہر کو سير بھر گوشت کا گاڑھا پاني قريب شام کبھي کبھي تين تلے ھوے کباب چھہ گھڑي رات گئے پانچ روپيہ بھر شراب خانہ ساز اور اسيقدر عرق شير * اعصاب کے ضعف کا يہہ حال کہ اوٹھہ نہيں سکتا اور اگر دونون ھات ٹيک کر چارپايہ بن کر اوٹھتا ھون تو پنڈلياں لرزتي ھين * * * * * اسباب حيات مين سے يہہ بات ھی کہ شبکو بد خواب نہين ھوتا بعد اراقۂ بول بے توقف نيد آ جاتي ھی (ما عـــــ۸۵/) کي آمد رہا) کا خرچ ھر مہينہ مين (ما للعـــہ) کا گھاٹا کہو زندگي دشوار ھی يا نہين - مردن ناگوار بديہي ھی - مرنا کيونکر گوارا ھوگا - جواب خط کا طالب غالب * سہ شنبہ از روي جنتري ۲۶ اور از روي رويت ۲۵ رجب سنہ ۱۲۸۳ - اور ۴ دسمبر سنہ ۱۸۶۶ ع

بھائي يہہ خط از راہ احتياط بيرنگ بھيجتا ھون * (۱۴۹)

ايضا

جانان بلکہ جان مولوي منشي حبيب الله خان کو غالب خستہ دل کا سلام اور نور ديدہ و سرور سينہ منشي ميران کو دعا اور مجکو فرزند ارجمند کے ظھور کي نويد . . . جو نگارش

صاحبزادہ کیطرف سے تھي رسم الخط بعینہ تمھاري تھي اب تم بتاؤ کہ رقعہ اُسکي طرف سے تمنے لکھا ھی یا خود اوسنے تحریر کي ھی - لڑکا تمھارا تمھارے ساتھہ حیدر آباد نہین آیا ظاھرا اب تمنے وطن سے بلایا ھی مفصل لکھو کہ نخل مراد کا ثمر یہي ھی یا اسکے کوئي بھائي بہن اور بھي ھی یہہ اکیلا آیا ھی یا قبایل کو بھي اسکے ساتھہ تمنے بلایا ھی - ھان صاحب محمد میران یہہ اسم مقتضي اسکا ھی کہ آپ قوم کے سید ھون منشاء افراط پرسش وفور محبت ھی نہ فضولي - یوسف علیخان شریف و عالیخاندان ھین بادشاہ دھلي کي سرکار سے تیس روپیئے مہینا پاتے تھے جہان سلطنت گئي وھان وہ تنخواہ بھي گئي شاعر ھین ریختہ کہتے ھین ھوس پیشہ ھین مضطر ھین ھر مدعا کے حصول کو آسان سمجھتے ھین علم اسقدر ھی کہ لکھہ پڑہ لیتے ھین انکا باپ میرا دوست تھا مین اونکو بجاي فرزند سمجھتا ھون بقدر اپني دستگاہ کے کچھہ مہینا مقرر کردیا ھی مگر بسبب کثرت عیال وہ اونکو مکتفي نہین تم اونکي درخواست کے جواب سے قطع نظر نہ کروگے تو کیا کروگے - صاحب مین بعین عنایت الھي کثیر الاحباب ھون ایک دوست نے کلکتہ سے مجھے اطلاع دي کہ - مولوي احمد علي مدرس مدرسۂ کلکتہ نے ایک رسالہ لکھا ھی نام اوسکا موید برھان اوس رسالے مین دفع کئے ھین تیرے وہ اعتراض جو تونے دکني پر کئے ھین اور تیري تحریر پر کچھہ اعتراضات وارد کئے ھین اور اھل مدرسہ اور شعراي کلکتہ نے تقریظین اور تاریخین بڑي دھوم کي لکھي ھین - بس بھائي

میں نے اتنی علم پر ایک قطعه لکھکر چھپوایا اور کئی ورق اوس دوست کو دو چار جلدیں درفش کاویانی علاوہ اوراق مذکور بھیجدئے اوسی زمانے میں تین چار ورق خوب یاد ہی کہ درفش کی جلد میں رکھکر تمکو بھیجے ہیں یا تو مجھ غلط یاد ہی یا تمنے درفش کو کھول کو دیکھا نہیں وہ اوراق مع درفش زینت طاق نسیان ہیں دو ورق اس لفافے میں اپنے نزدیک مکرر بھیجتا ہوں تم بھی دیکھو اور صاحبزادہ بھی دیکھے اور یہہ جانے کہ فی الحال نظم فارسی یہی ہی اور بس ...... ہاں صاحب اودہ اخبار میں ایک قصیدہ مولوی غلام امام کا دیکھا مکان تنگست جہان تنگست مدح مختارالملک میں متضمن استدعاے مسکن وسیع پھر مہینا بھر بعد اوسی اودہ اخبار میں یہہ خبر دیکھی کہ نواب نے مسکن تو نه بدلا مگر (سه) روپئے مہینا بڑھا دیا اوسی اخبار میں پھر دیکھا گیا کہ ایک صاحب مولوی غلام امام کے کلام پر اعتراض کیا ہی اور اونکے شاگرد رضیع تخلص نے اوسکا جواب لکھا ہی آپسے اس روداد کی تفصیل اور جواب و اعتراض و معترض کے نام کا طالب ہوں بسبیل استعجال * دوشنبه ۱۶ شعبان سنه ۱۲۸۳ ہجری * (۵۰)

بنام منشی ہرگوپال صاحب المخاطب بمیرزا تفته

آج منگل کے دن پانچویں اپریل کو تین گھڑی دن رہے ڈاک کا ہرکارہ آیا ایک خط منشی صاحب کا اور ایک خط تمہارا اور ایک خط بابو صاحب کا لایا بابو صاحب کے خط سے اور مطالب تو معلوم ہو گئے مگر ایک امر میں میں حیران ہوں

کہ کیا کرون یعنے اونہون نے ایک خط کسی شخص کا آیا ہوا میرے پاس بھیجا ہی اور مجھکو یہہ لکھا ہی کہ اوسکو اولٹا میرے پاس بھجدینا حال آنکہ خود لکھتے ہین کہ مین اپریل کی چوتھی کو سپاتو یا آبو جاؤنگا اور آج پانچوین ہی بس تو وہ کل روانہ ہوگئے اب مین وہ خط کسکے پاس بھیجون ناچار تمکو لکھتا ہون کہ مین خط کو اپنے پاس رہنے دونگا جب وہ آکر مجھکو اپنے آنیکی اطلاع دینگے تب وہ خط اونکو بھیجونگا - تمکو تردد نہو کہ کیا خط ہی خط نہین مینڈھولال کایتھہ غماز کی عرضی تھی بنام مہاراجہ بیکنتھہ باشی سعایت بابو صاحب پر مشتمل کہ اوسنے لکھا تھا کہ ہر دیو سنگھہ جانی جی کا دیوان اور ایک شاعر دہلی کا دیوان مہاراجہ جی پور کے پاس لایا ہی اور جانی جی کی درستی روزگار جی پور کی سرکار مین کر رہا ہی اور اوسکے پہنچنے کی یہہ وجہ کہ پہلے اونکے لکھنے سے مجھکو معلوم ہوا تھا کہ کسینے ایسا کہا ہی مین نے اونکو لکھا تھا کہ تمکو میرے سر کی قسم اب ہر دیو سنگھہ کو بلوالو مین امر جزوی کے واسطے امر کلی کا بگاڑ نہین چاہتا اوسکے جواب مین اونہون نے وہ عرضی بھیجی اور لکھہ بھیجا کہ راجہ مرنے والا ایسا نتھا کہ ان باتونپر نگاہ کرتا اوسنے یہہ عرضی گزرتے ہی میرے پاس بھیجدی تھی فقط - بارے اس خط کے آنے سے جانی جی کیطرف سے میری خاطر جمع ہوگئی مگر اپنی فکر پڑی یعنے بابو صاحب آبو ہونگے اگر ہردیو سنگھہ پھر کر آئیگا تو وہ بغیر اونکے ملے اور اونکے کہے مجھہ تک کاہیکو آئیگا خیر وہ بہی لکھتا ہی کہ رازل کہین گیا ہوا ہی

اوسکے آنے پر رخصت هوگي دیکھئي وہ کب آوے اور کیا فرض
هی که اوسکے آتے هي رخصت هو بھي جاے - تمهاري غزل
پهنچي یهه البته کچهه دیر سے پهنچیگي تمهارے پاس گھبرانا
نهین - و الدعا از اسد الله * نگاشتهٔ سه شنبه روز ورود نامه و مرسلهٔ
چهار شنبه ششم اپریل سنه ۱۸۵۳ع جواب طلب * (۵۱)

ایضا

تمهاري خیر و عافیت معلوم هوئي - غزل نے محنت کم لي -
بهائي کا هاترس سے آنا معلوم هوا آوین تو میرا سلام کهدینا - یهه
تمهارا دعا گو اگرچه اور امور مین پایهٔ عالي نهین رکھتا مگر
احتیاج مین اسکا پایه بهت عالي هی یعنے بهت محتاج هون
سو دو سو مین میري پیاس نهین بجھتي تمهاري همت پر سو
هزار آفرین - جي پور سے مجکو اگر دو هزار هات آجاتے تو میرا قرض
رفع هوجاتا اور پهر اگر دو چار برس کي زندگي هوتي تو اتنا هی
قرض اور ملجاتا یهه پانسو تو بهائي تمهاري جان کي قسم
متفرقات مین جاکر سو ڈیڑہ سو بچ رهینگے سو وہ میرے صرف
مین آوینگے مهاجنونکا سودي جو قرض هی وہ بقدر پندرہ سي
سوله سي کے باقي رهیگا اور وہ جو سو بابو صاحب سے منگوائے
تھے وہ صرف انگریزي سوداگر کے دینے تھے قیمت اوس چیز کی
جو همارے مذهب مین حرام اور تمهارے مشرب مین حلال هی
سو وہ وے دئے گئے یقین هی که آج کل مین بابو صاحب کا خط
هندوي آ جاوے - بابو صاحب کے جو خطوط ضروري اور کواغذ
ضروري میرے پاس آئے هوئے تھے وہ مین نے پنجشنبه ۲۶ مئي کو

پارسل مین اونکے پاس روانہ کردئے اور اسمین لکھہ بھیجا کہ ہنڈوي اور میرے بھیجے ہوئے لفافے جلد بھیجدو پنجشنبہ پنجشنبہ ۱۵ دن آج پورے ہوئے - از اسد اللہ * نگاشتۂ پنجشنبہ نہم جون سنہ ۱۸۵۳ع * (۵۲)

ایضا

بھائي جسدن تمکو خط بھیجا تیسرے دن ہردیو سنگھہ کي عرضي اور (؏) کي رسید اور (؏) کي ہنڈوي پہنچي تم سمجھے بابو صاحب نے (؏) ہردیو سنگھہ کو دئے اور مجھسے مجرا نہ لئے - بہرحال ہنڈوي ۱۲ دن کي میعادي تھي ۶ دن گزر گئے تھے ۶ دن باقي تھے مجکو صبر کہان متي کاٹ کر روپئے لے لئے قرض متفرق سب ادا ہوا بہت سبکدوش ہوگیا آج میرے پاس (؏) نقد بکس مین اور ۴ بوتل شراب کي اور ۳ شیشہ گلاب کے توشہ خانے مین موجود ہین الحمد للہ علی احسانہ * بھائي صاحب آ گئے ہون تو میر قاسم علیخان کا خط اونکو دیدو اور میرا سلام کہو اور پھر مجھکو لکھو تا کہ مین اونکو خط لکھون - بابو صاحب بھرتپور آ جائین تو آپ کاہلي نہ کیجئیگا اور اونکے پاس جائیگا کہ وہ تمہارےجویاي دیدار ہین - اسد اللہ * سہ شنبہ ۱۴ جون سنہ ۱۸۵۳ع * (۵۳)

ایضا

صاحب - کیون مجھے یاد کیا کیون خط لکھنے کي تکلیف اوٹھائي - پھر یہہ کہتا ہون کہ خدا تمکو جیتا رکھے کہ تمہارے خط مین مولوي قمرالدین خان کا سلام بھي آیا اور بھائي منشي نبي

بخش کي خیر و عافیت بهي معلوم هوئي وہ تو پنشن کي فکر
مین تهے ظاهرا یون مناسب دیکها هوگا که نوکري کي خواهش کي
حق تعالی اونکي جو مراد هو بر لاوے اونکو سلام کهدینا بلکه یهه
رقعه پڑهوا دینا - مولوي قمرالدین خانصاحب کو بهي سلام کهنا -
تم اپنے کلام کے بهیجنے مین مجهسے پرسش کیون کرتے هو چارجزو
هین تو بیس جزو هین تو بے تکلف بهیجدو مین شاعر سخن سنج
اب نهین رها صرف سخن فهم رہ گیا هون بوڑهے پهلوان کي طرح
پیچ بتانیکي گون هون بذاوت نه سمجهنا شعر کهنا مجهسے بالکل
چهوٹ گیا اپنا اگلا کلام دیکهکر حیران رہ جاتا هون که یهه میننے
کیونکر کها تها - قصه مختصر وہ اجزا جلد بهیجدو - غالب *
یکشنبه ۱۲ اپریل سنه ۱۸۵۸ ع * (۵۴)

ایضا

میرزا تفته - تمهارے اوراق مثنوي کا پمفلٹ پاکٹ پرسون ۱۵
اگسٹ کو اور جناب مرزا حاتم علی صاحبکي نثر شاید آغاز اگسٹ
مین روانه کرچکا هون اوس نثرکي رسید نهین پائي اور نهین معلوم
هوا که میري خدمت مخدوم کي مقبول طبع هوئي یا نهین - نهین
معلوم بهائي نبي بخش صاحب کهان هین اور کسطرح هین اور
کس خیال مین هین - نهین معلوم مولوي قمرالدین خان اله آباد
سے آگئے یا نهین اگر آئے تو وہ وهان کیون متوقف هین میر منشي
قدیم وهان پهنچ گئے اپنا کام کرنے لگے یهه کیا کر رہے هین - آپکو
بتاکید لکهتا هون که ان تینون باتونکا جواب الگ الگ لکهئے اور جلد
لکهئے - اس خط کے پهنچنے تک اغلب هی که پارسل پهنچ جاے

اوسکے پہنچنے کي بھي اطلاع دیجئیگا - اب ایک امر سنو میں نے آغاز یازدھم مئي سنہ ۱۸۵۷ع سے سي و یکم جولائي سنہ ۱۸۵۸ع تک روداد شہر اور اپني سرگزشت یعنے پندرہ مہینے کا حال نثر میں لکھا ھی اور التزام اسکا کیا ھی کہ دساتیر کي عبارت یعنے پارسي قدیم لکھي جاے اور کوئي لفظ عربي نہ آئے جو نظم اوس نثر میں درج ھی وہ بھي بے آمیزش لفظ عربي ھی ھان اشخاص کے نام نہین بدلے جاتے وہ عربي انگریزي ھندي جو ھین وہ لکھدئے ھین مثلا تمہارا نام منشي ھرگوپال منشي لفظ عربي ھی نہین لکھا گیا اوسکي جگہہ شیوازبان لکھدیا ھی - یہي میرا خط جیسا اس رقعہ مین ھی یعنے نہ چھدرا نہ گنجان اوراق بے مسطر پر اسطرح کہ کسي صفحہ مین ۲۰ سطر اور کسي مین ۲۲ سطر بلکہ کسي مین ۱۹ سطر بھي آئے چالیس صفحہ یعني بیس ورق ھین اگر ۱۲ سطر کے مسطر سے کوئي گنجان لکھے تو شاید دو جز مین آجاے - یہان کوئي مطبع نہین ھی سنتا ھون کہ ایک ھي اوسمین کاپي نگار خوشنویس نہین ھی اگر آگرہ مین اسکا چھاپا ھوسکے تو مجھکو اطلاع کرو - اس تہیدستي اور بینوائي مین ۲۵ کا مین بھي خریدار ھوسکتا ھون - لیکن صاحب مطبع اتنے پہ کیون مانیگا اور البتہ چاھئے کہ اگر ھزار نہون تو پانسو جلد تو چھاپي جاے یقین ھی کہ پانسو سات سوجلد چھاپنے کي صورت مین ۳/ ۴/ قیمت پڑے کاپي تو ایک ھي ھوگي رھا کاغذ وہ بھي بہت نہ لگیگا - لکھائي متن کي تو آپکو معلوم ھوگئي حاشیہ پر البتہ لغات کے معنی لکھے جاینگے - بہر حال اگر ممکن ھو تو اسکا تکدمہ کرو اور حساب معلوم

کرکے مجھکو لکھو مگر منشي قمرالدین خان آگئے هون تو اونکو بهي شریک مصلحت کرلو - ان تینو باتونکا جواب اور پارسل کي رسید اور اس مطلب خاص کا جواب یهه سب ایک خط مین پاؤن - ضرور ضرور ضرور - غالب * نگاشته و روان داشتهٔ سه شنبه هفدهم اگست سنه ۱۸۵۸ جواب طلب - واسطے تاکید کے بیرنگ بهیجا گیا * (۵۵)

ایضا

للہالشکر - تمهارا خط آیا - اور دل سودا زدہ نے آرام پایا - تم میرا خط اچهي طرح پڑها نهین کرتے مین نے هرگز نهین لکها که یهه عبارت دو جزو مین آجاے مین نے یهه لکها تها که عبارت اسقدر هی که دو جزو مین آجائے لیکن مین چاهتا هون که حجم زیادہ هو بهرحال اس نمونه کي تقطیع اور حاشیه مطبوع هی لغات کے معنی حاشیه پرچڑهین اوسکي روش دلاویز اور تقسیم نظر فریب هو رباعي حاشیه پر لکهدي اچها کیا - بهائي منشي نبي بخش صاحب سے نثر کے دو فقرے جس محل پر اونکو بتاے هین - ضرور لکهوا دینا مین نے جو تمکو میرزائي کا خطاب دیا هی اون فقرونمین اُسکا اظهارکیا هی - بہت ضروري یهه امرهی - اورمین منشي شیو نراین صاحب کو آج صبح کو لکهه چکا هون تیسرے صفحے کے آخر یا چوتهے صفحہ کے اول یهه جمله هی - اگر دردم دیگر به نهیب مباش بهم زند - نهیب کي جگهه نواے بنادینا - بنواے مباش بهم زند - نهیب لفظ عربي هی اگر رهجائیگا تولوگ مجهپر اعتراض کرینگے تیز چاقو کي نوک سے نهیب کا لفظ چهیلا جاے

اور اوسي جگهه نواے لکهديا جاے - راے اميد سنگهه نے مجهپر عنايت اور مطبع کي اعانت کي - حق تعالی اونکو اس کارسازي اور فقير نوازي کا اجر دے - صاحب کبهي نه کبهي ميرا کام تمسے آپڑا هی اور پهر کام کيسا که جسمين ميري جان اولجهي هوئي هی - اور مين نے اوسکو اپنے بهت سے مطالب کے حصول کا ذريعه سمجها هی خدا کے واسطے پهلوتهي نکرو اور بدل توجه فرماؤ - کاپي کي تصحيح کا ذمه بهائي کا هوگيا هی چهه جلدونکي آراستگي کا ذمه برخوردار عبد اللطيف کا کردو ميري طرفسے دعا کهو اور کهو که مين تمهارا بوڑها اور مفلس چچا هون تصحيح بهائي کرين تزئين تم کرو - کهتا هون مگر نهين جانتا که تزئين کيونکر کيا چاهئے سنتا هون که چهاپے کي کتاب کے حرفونپر سياهي کي قلم پهير ديتے هين که حرف روشن هوجائين سياه قلم سے جدول بهي کهنچ جاتي هی پهر جلد بهي پر تکلف بن سکتي هی بهتيجے کي دستکاري اور صناعي اور هوشياري اونکي ميرے کس دن کام آئيگي - ميرزا تفته تم بڑے بےدرد هو دلي کي تباهي پر تمکو رحم نهين آتا بلکه تم اوسکو آباد جانتے هو يهان نيچه بند تو ميسر نهين صحاف اور نقاش کهان شهر آباد هوتا تو مين آپکو تکليف کيون ديتا يهين سب درستي ميري آنکهون کے سامنے هوجاتي - قصه مختصر يهه عبارت منشي عبداللطيف کو پڑها دو مين تو اونکے باپ کو اپنا حقيقي بهائي جانتا هون اگر وه مجهے اپنا حقيقي چچا جانين اور ميرا کام کرين تو کيا عجب - دو روپيه في جلد اس سے زياده کا

مقدور نہین جب مجھکو لکھوگے هندوي بھیجونگا چھه روپیه آتھه روپیه دس روپیه حد باره روپیه - میان کو سمجھا دینا کمی کی طرف نگرین - چیز اچھي بنے نہایت (عہ) مین چھه جلدین تیار هون - منشي شیو نراین کو سمجھا دینا که زنہار عرف نه لکھین نام اور تخلص بس اجزاے خطابي کا لکھنا نامناسب بلکه مضر هی مگر هان نام کے بعد لفظ بہادر کا اور بہادر کے لفظ کے بعد تخلص - اسد الله خان بہادر غالب - بھائي تمنے اوراق مثنوي کي رسید نه لکھي کہین وه پارسل مین سے گر تو نه گئي هون - دیکھو کس لطف سے میرے نام کي حقیقت بیان هوئي هی - اور اونکے چھاپنے کي ممانعت ضرور هی مگر مین اسکي عبارت کیا بتاؤن صاحب مطبع اس امر کو اردو مین آخر کتاب لکھه دین - منشي جي سے نثر لکھوالو - منشي عبداللطیف کو یهه خط پڑھا دو نهیب کی جگهه نوا بنا دو - صاحب مطبع کو میرا نام بتادو خاتمه پر ممانعت کا حکم صاحب مطبع سے لکھوا دو - برخوردار عبداللطیف سے مقدار روپیه کا دریافت کرکے مجھکو لکھه بھیجو اپني مثنوي کي رسید لکھو اپنے بجان و دل مصروف هونیکا اقرار کرو ان سب امور کي مجھے خبر دو - غالب *

جمعه سویم ستمبر سنه ۱۸۵۸ * هنگام نیمروز * (٥٦)

ایضا

میرزا تفته کو دعا پہنچے - دونون فقرے جس محل پر بتائے هین حاشیه پر لکھدئے هونگے نهیب کے لفظ کو چھیل کر نواے بنادیا هوگا - برخوردار منشي عبداللطیف کو میرا خط اپنے نام کا دکھادیا

هوگا اونکي سعادت مندي سے يقين هی کہ ميري التماس قبول کرين اور ادهر متوجه هون - کاپي لکهي جاني اور چهاپا هونا شروع هوگيا هوگا اگر پتهر بڑا هی تو چاهئے آٹهه صفحے بلکہ باره باره صفحے چهاپے جائين اور کتاب جلد منطبع هوجاے - بهائي منشي صاحب کي شفقت کا حال پوچهنا ضرور نهين مجهپر مهربان اور حسن کلام کے قدردان هين اوسکي تصحيح مين بے پروائي کرينگے تو کيا ميري تفضيح کے روا دار هونگے - بهائي تمنے بهي لکها اور منشي شيو نراين صاحب نے بهي لکها - مين ايک عبارت لکهتا هون اگر پسند آے تو خاتمہ عبارت مين چهاپ دو - نامہ نگار غالب خاکسار کا يهہ بيان هی کہ يهہ جو ميري سرگزشت کي داستان هی اوسکو مين نے مطبع مفيد خلايق مين چهپوايا هی اور ميري راے مين اسکا يهہ فايده قرار پايا هی کہ اور صاحبان مطابع جب تک مجهسے طلب رخصت نکرين اپنے مطبع مين اسکے چهاپنے پر جرأت نکرين * اسکے سوا اگر کوئي طرحکي تحرير منظور هو تو منشي شيونرائن صاحب کو اجازت هی کہ ميري طرفسے چهاپ دين - يهہ سب باتين پهلے بهي لکهہ چکا هون اب دو امر ضروري الاظهار تهے اسواسطے يهہ خط لکها هی ايک تو اردو عبارت دوسرے يهہ کہ ميرے شفيق مکرم سيد مکرم حسين صاحب کا خط ميرے نام آيا هی اور اونهون نے ايک بات جوابطلب لکهي هی اوسکا جواب اسي خط مين لکهتا هون تمکو چاهئے کہ اونسے کهہ دو بلکہ يهہ عبارت اونکو ديکها دو - بنده پرور - نواب عطا الله خان ميرے بڑے دوست اور شفيق

هین اونکے فرزند رشید میر غلام عباس المخاطب به سیف الدوله یهه دونون صاحب صحیح و سالم هین شهر سے باهر دو چار کوس پر کوئي گانو هی وهان رهتے هین شهر مین اهل اسلام کے آبادي کا حکم نهین اور اونکے مکانات قرق هین نه ضبط هوگئے هین نه وا گزاشت کا حکم هی * (٥٧)

ایضا

میرزا تفته - اس غمزدگي مین مجهکو هنسانا تمهارا هي کام هی - بهائي تضمین گلستان چهپواکر کیا فایده اوٹهایا هی جو انطباع سنبلستان سے نفع اوٹهاوُگے روپیه جمع رهنے دو آمد اچهي چیز هی اگرچه قلیل هو اور اگر روپیه لینا منظور هی تو هرگز اندیشه نکرو اور درخواست دیدو بعد نو مهینے کے روپیه تمکو ملجائیگا یهه میرا ذمه که اس نو مهینے مین کوئي انقلاب واقع نهوگا اگر احیانا هو بهی تو هوتے هوتے اوسکو مدت چاهئے رستخیز بیجا هوچکا اب هو تو رستخیز هو یعنے قیامت اور اوسکا حال معلوم نهین که کب هوگي اگر اعداد کے حساب سے دیکهو تو بهي رستخیز کے ۱۲۷۷ هوتے هین احتمال فتنه سال آینده پر رها سو بهي موهوم - میان مین جو آخر جنوري کو رامپور جاکر آخر مارچ مین یهان آگیا هون تو کیا کهون که یهان کے لوگ میرے حق مین کیا کیا کچهه کهتے هین ایک گروه کا قول یهه هی که یهه شخص والي رامپور کا استاد تها اور وهان گیا تها اگر نواب صاحب نے کچهه سلوک نه کیا هوگا تو بهي پانچ چار هزار روپیه سے کم نه دیا هوگا - ایک جماعت کهتي هی که نوکري کو گئے تهے مگر نوکر نه رکها - ایک فرقه کهتا هی که

نواب نے نوکر رکھہ لیا تھا دوسو روپیہ مہینا کردیا تھا لفٹننٹ گورنر الہ آباد جو رام پور آئے اور انکو غالب کا وہان ہونا معلوم ہوا تو اونہون نے نواب صاحب سے کہا کہ اگر ہماری خوشنودی چاہتے ہو تو اسکو جواب دو نواب نے برطرف کر دیا - یہہ تو سب سن لیا اب تم اصل حقیقت سنو نواب یوسف علیخان بہادر تیس بتیس برسکے میرے دوست اور پانچ چھہ برس سے میرے شاگرد ہین آگے گاہ گاہ کچھہ بھیج دیا کرتے تھے اب جولائی سنہ ۱۸۵۹ ع سے سو روپیہ مہینا ماہ بماہ بھیجتے ہین بلاتے رہتے تھے اب مین گیا دو مہینے رہکر چلا آیا بشرط حیات بعد برسات کے پھر جاونگا - وہ سو روپیہ مہینا یہان رہون وہان رہون خدا کے ہان سے میرا مقرر ہی - غالب * ۳۱ مارچ سنہ ۱۸۶۲ ع * (۵۸)

ایضا

کیون صاحب کیا یہہ آئین جاری ہوا ہی کہ سکندرآباد کے رہنے والے دلی کے خاکنشینون کو خط نلکھین بہلا اگر یہہ حکم ہوا ہوتا تو یہان بھی تو اشتہار ہو جاتا کہ زنہار کوئی خط سکندرآباد کو یہانکے ڈاک مین نجاوے بہرحال * ع *

کس بشنود یا نشنود من گفتگوی میکنم

کل جمعہ کے دن ۱۲ تاریخ نومبرکو ۳۳ جلدین بھیجی ہوئی برخوردار شیو نراین کی پہنچین کاغذ خط تقطیع سیاہی چھاپا سب خوب دل خوش ہوا اور شیونراین کو دعادی سات کتابین جو میرزا حاتم علی صاحب کی تحویل مین ہین وہ بھی یقین ہی کہ آج کل پہنچ جائین - معلوم نہین منشی شیونراین

سے اندور کو واسطے راے امید سنگھ کے کسطرح بھیجی ہین یا ابھی نہین بھیجین - صاحب تم اس خط کا جواب جلد لکھو اور اپنے قصد کا حال لکھو سکندرآباد کبتک رہوگے آگرہ کب جاوگے *

شنبہ ۱۳ نومبر سنہ ۱۸۵۸ ع جواب طلب * (۵۹)

ایضا

صاحب ۲۵ اپریل کو ایک خط اور ایک پارسل ڈاک مین ارسال کر چکا ہون آج ۳۰ ہی یقین ہی کہ خط اور پارسل دونون پہنچ گئے ہونگے ایک امر ضروری باعث اس تحریر کا ہی کہ جو مین اسوقت روانہ کرتا ہون - ایک میرا دوست اور تمہارا ہمدرد ہی اوسنے اپنے حقیقي بھتیجے کو بیٹا کر لیا تھا اٹھارا اونیس برسکي عمر قوم کا کھتری خوبصورت وضعدار نوجوان سنہ ۱۲۷۳ ع مین بیمار پڑکر مرگیا اب اوسکا باپ مجھسے آرزو کرتا ہی کہ مین ایک تاریخ اوسکے مرنیکی لکھون ایسي کہ وہ فقط تاریخ نہو بلکہ مرثیہ ہو کہ وہ اوسکو پڑہ پڑہ کر رویا کرے سو بھائي اوس سائل کي خاطر مجھکو عزیز اور فکر شعر متروک معہذا یہہ واقعہ تمہارے حسب حال ہی جو خونچکان شعر تم نکالوگے وہ مجھسے کہان نکلینگے بطریق مثنوی بیس تیس شعر لکھدو مصرع آخر مین مادۂ تاریخ ڈالدو نام اوسکا برج موہن تھا اور اوسکو بابو کہتے تھے چنانچہ مین بحر ہزج مسدس مخبون مین ایک شعر تمکو لکھتا ہون چاہو اسکو آغاز مین رہنے دو اور آیندہ اسي بحر مین اور اشعار لکھہ لو چاہو کوئي اور طرح نکالو لیکن یہہ خیال مین رہے کہ سائل کو متوفي کے نام کا درج ہونا منظور ہي اور بابو

برج موهن سواے اس بحر کے بحر رمل کے اور بحر مین نہین آسکتا وہ شعر میرا یہہ هی * شعر

برم چون نام بابو برج موهن * چکد خون دل ریش از لب من

غالب * نگاشتهٔ روز جمعہ سي ام اپریل سنہ ۱۸۵۸ع * (٦٠)

ایضا

بهائی تمهارا وہ خط جسمین اوراق مثنوي ملفوف تھے پہنچا اوراق مثنوی اوراق دستنبو کے ساتھہ پہنچینگے اب تمهارے مطالب کا جواب جدا جدا لکھتا هون الگ الگ سمجھہ لینا - صاحب تمنے مرزا حاتم علي صاحب سے کیون کہا بات اتني تھي کہ مجھکو لکھہ بھیجتے کہ نثر آئي اور مرزا صاحب نے پسند کي اب اونسے میرا سلام کہو اور یہہ کہو کہ آپکے شکر بجالانے کا شکر بجالاتا هون - چھاپے کي باب مین جو آپنے لکھا وہ معلوم هوا اس تحریر کو جب دیکھوگے تب جانوگے اهتمام اور عجلت اوسکے چھپوانے مین اس واسطے هي کہ اوسمین سے ایک جلد نواب گورنر جنرل بہادر کي نذر بھیجونگا اور ایک جلد بذریعہ اونکے جناب ملکهٔ معظمهٔ انگلستان کي نذر کرونگا اب سمجھہ لو طرز تحریر کیا هوگي اور صاحبان مطبع کو اوسکا انطباع کیون نامطبوع هوگا - جیتے رهو اس غمزدگي مین مجھکو هنسایا وہ کون مُلّا تھا جسنے تمکو پڑهایا * ع * گرچہ عمل کار خرد مند نیست* عمل کار اهل کار یہہ شعر شیخ سعدي کا بادشاہ کي نصیحت مین هی * ع * جز بخردمند مفرما عمل * یعني خدمت اعمال سواے علما اور عقلا کے اور کے تفویض نکر پھر خود کہتا هی *

*ع * گرچه عمل کار خردمند نیست * یعنی اگرچه خدمات و اشغال سلطاني کا قبول کرنا خردمندونکا کام نہین اور عقل سے بعید هی که آدمي اپنے کو خطر مین ڈالے عمل الگ هی اور کار مضاف هی بطرف خردمند کے ورنه دوهائي خدا کي عملکار یا اهلکار کے معنے پر نہین آتا مگر قتیل اوز واقف یا اور پورب کے ملکیونکی فارسي * (٦١)

ایضا

میري جان - کیا سمجھے هو سب مخلوقات تفته و غالب کیونکر بن جائین * ع * هریکی را بهر کارے ساختند *
انت متا سومتا مصری میٹھي نمک سلونا کبھي کسي شی کا مزا نه بدلیگا - اب جو مین اوس شخص کو نصیحت کرون وه کیا نه سمجھیگا که غالب کیا جانے که عبد الرحمن کون هی اور مجھسے اوس سے کیا رسم و راه هی بےشبهه جانیگا که تفته نے لکھا هوگا که مین اوسکی نظر مین سبک هو جاؤنگا اور تمسے وه اور بھي سرگران هو جائیگا - اور یهه جو تم لکھتے هو که تو نے اوس شخص کو اپنے عزیزون مین گنا هی - بنده پرور مین تو بني آدم کو مسلمان هو یا هندو یا نصرانی عزیز رکھتا هون اور اپنا بھائي گنتا هون دوسرا مانے یا نه مانے باقي رهی وه عزیزداري جسکو اهل دنیا قرابت کہتے هین اوسکو قوم اور ذات اور مذهب اور طریق شرط هی اور اوسکے مراتب و مدارج هین نظر اس دستور پر اگر دیکھو تو مجھکو اوس شخص سے خس برابر علاقه عزیزداریکا نہین از راه حسن اخلاق اگر عزیز لکھدیا یا کہدیا

تو کیاهوتا هی - زین العابدین خان عارف میرے سالے کا بیٹا یهه شخص اوسکے سالے کا بیٹا اسکو جو چاهو سمجهه لو خلاصه یهه که جب اودهر سے آدمیت نهوئي تو اب اوسکو لکهنا لغو و بیفایده بلکه مضر هی - تمهارا میرتهه جانا اور نواب مصطفی خان سے ملنا هم پهلے هي دریافت کرچکے هین اب تمهارے خط سے مرادآبا هوکر سکندرآباد آنا معلوم هو گیا حق تعالی شانه تمکو خوش و خرم رکهے * مرقومهٔ جمعه ۲۳ دسمبر سنه ۱۸۵۹ع *(٦٢)

ایضا

صاحب تمهارا خط مع رقعهٔ مرد سخن فهم پهنچا تمهاري خوشامد نهین کرتا سچ کهتا هون که تمهارے کلام کي تحسین کرنے والا فی الحقیقت اپنے فهم کي تعریف کرتا هی - جواب مین درنگ اِس راه سے هوئي که مین مصطفی خان کي ملاقات کو بسبیل ڈاک میرتهه گیا تها تین دن وهان رها کل وهان سے آیا آج تمکو یهه خط بهیجوایا * محرره و مرسلهٔ چهار شنبه ۲۶ جنوري سنه ۱۸۶۹ع غالب * (٦٣)

ایضا

میرزا تفته - کل قریب دو پهر کے ڈاک کا هرکاره وه جو خط بانٹا کرتا هی آیا اور اوسنے پارسل موم‌جامے مین لپٹا هوا دیا پهلے تو مین بهي حیران رها که پاکٹ خطون کي ڈاک مین کیون آیا بارے جب اوسکي تحریر دیکهي تو تمهارے هاتهه کا پیم‌فلٹ لکها هوا اور دو ٹکٹ لگي هوئي مگر اوسکے آگے کالي مهر اور کچهه انگریزي لکها هوا هرکاره نے کها که عصه ۱۰ / دلوائے دلوا دئے اور

پارسل لے لیا مگر حیران کہ یہہ کیا پیچ پڑا قیاس ایسا چاھتا ھی کہ تمہارا آدمي جو ڈاک گھر گیا اسکو خطونکے بکس مین ڈالدیا ڈاک کے کارپردازون نے غور نکي اور اوسکو بیرنگ خطون کي ڈاک مین بھیجدیا - وہ صاحب جو میرے عرف سے آشنا اور میرے نام سے بیزار هین یعنے منشي بھگوان پرشاد مثل خوان میرا سلام قبول کرین - غالب * ۲۸ جولائي سنه ۱۸۵۸ع * (۶۳)

ایضا

بھائي مجھہ مین تم مین نامہ‌نگاري کاھیکو ھی مکالمہ ھی آج صبح کو ایک خط بھیج چکا هون اب اسوقت تمہارا خط اور آیا سنو صاحب لفظ مبارک میم - حا - میم - دال - اسکي هر حرف پر میري جان نثار ھی مگر چونکہ یہانسے ولایت‌تک حکام کے ھان سے یہہ لفظ محمد اسد الله خان نہین لکھا جاتا مین نے بھي موقوف کردیا ھی رھا میرزا و مولانا و نواب اسمین تمکو اور بھائي کو اختیار ھی جو چاهو سو لکھو - بھائي کو سلام کہنا اونکے خط کا جواب صبح کو روانہ کر چکا هون- مرزا تفتہ اب تم تزئین جلد ھاے کتاب کے باب مین برادر زادہ سعادت مند کو تکلیف نہ دو مولانا مہر کو اختیار ھی جو چاھین سو کرین خط تمام کرکے خیال مین آیا کہ وہ جو مرزا صاحب سے مجھکو مطلوب ھی تم پر بھي ظاھر کرون - صاحب وھان ایک اخبار موسوم بہ آفتاب عالم تاب نکلتا ھی اوسکے مہتمم نے التزام کیا ھی کہ ایک صفحہ یا ڈیڑہ صفحہ بادشاہ دھلي کے حالات کا لکھتاھي نہین معلوم آغاز کس مہینے سے ھی سو حکیم احسن الله خان یہہ چاھتے هین کہ سابق

کے جو اوراق ہین جہاپے ہون وہ جو چھاپے خانہ مین مسودے
رہتے ہین اوسکي نقل کسي کاتب سے لکھواکر یہان بھیجي جاے
اجرت جو لکھي آئیگي وہ بھیجي جائیگي اور ابتداے ۱۸۵۸ سے
اونکا نام خریدارون مین لکھا جائے دو ہفتہ کے دو نمبر اونکو ایک
لفافہ مین بھیجدئے جائین اور پھر ہر مہینے ہفتہ در ہفتہ اونکو
لفافہ اخبار کا پہنچا کرے یہہ مراتب جناب مرزا حاتم علي
صاحب کو لکھہ چکا ہون اور ابتک آثار قبول ظاہر نہین ہوئے نہ
لفافے حکیم صاحب پاس پہنچے نہ اون صفحات کي نقل میرے
پاس آئے آپکو اسمین سعي ضرور ہی - اور ہانصاحب افتاب
عالمتاب کا مطبع تو کشمیري بازار مین ہی مگر آپ مجھکو لکھین
کہ مفید خلایق کا مطبع کہان ہی عجب ہی کہ ان صاحب شفیق
نے میرے تحریرات کا جواب نہین لکھا فرمایش حکیم احسن اللہ
خانصاحب کي بہت اہم ہی عندالملاقات میرا سلام کہکر اوسکا
جواب بلکہ وہ اخبار اونسے بھجواؤ * جمعہ ۷ ستمبر (۵۶)

ایضا

بھائي مین نے مانا تمہاري شاعري کو مین جانتا ہون کہ کوئي
دم تمکو فکر سخن سے فرصت نہوگي یہہ جو تمنے التزام کیا ہی
توصیع کي صنعت کا اور دولخت شعر لکھنے کا اسمین ضرور نشست
معني بھي ملحوظ رکھا کرو اور جوکچھہ لکھو اوسکو دو بارہ سہ بارہ
دیکھا کرو - کیون صاحب یہہ ڈبل خط پوسٹ پڈ (پیڈ) بھیجنا
اور وہ بھي دلي سے سکندرآباد کو ایا حاتم کے سوا اور میرے سوا
کسي نے کیا ہوگا کیا ہنسي آتي ہی تمہاري باتونپر خدا تمکو

جیتا رکھے اور جو کچھہ تم چاھو تمکو دے - جانی جی کی بڑی فکر ھی مین تمکو لکھا چاھتا تھا کہ اونکا حال لکھو تمہارے خط سے معلوم ھوا کہ تمکو بھي نہین معلوم کہ وہ کہان ھین یقین ھی کہ اجمیر مین ھونگے مگر خط نہین بھیجا جاتا کہ وہ وھان مقیم نہین ھین خدا جانے کب چل نکلین بہر حال تم بھرتپور سے قریب ھو اور اونکے متوسلونکو جانتے ھو اگر ھو سکے تو کسیکو لکھکر خبر منگواؤ اور جو کچھہ تمکو معلوم ھو وہ مجکو بھي لکھو - منشي صاحب مع منشي عبد اللطیف کول مین آگئے کل اونکا خط مجکو آیا تھا آج اوسکا جواب بھي روانہ کردیا - اسد اللہ * یکشنبہ ۲۱ ماہ اگست سنہ ۱۸۵۳ ع (٦٦)

ایضا

بھائي آج مجھکو بڑي تشویش ھی اور یہہ خط مین تمکو کمال سراسیمگي مین لکھتا ھون جسدن میرا خط پہنچے اگر وقت ڈاک کا ھو تو اوسي وقت جواب لکھکر روانہ کرو اور اگر وقت نرھا ھو تو ناچار دوسرے دن جواب بھیجو - منشا تشویش و اضطراب کا یہہ ھی کہ کئي دنسے راجۂ بھرتپور کي بیماری کي خبر سنی جاتي تھی کل سے اور بری خبر شہر مین مشہور ھی تم بھرتپور سے قریب ھو یقین ھی کہ تمکو تحقیق حال معلوم ھوگا جلد لکھو کہ کیا صورت ھی راجہ کا مجھکو غم نہین مجھکو فکر جانی جي کي ھی کہ اوسي علاقہ مین تم بھي شامل ھو - صاحبان انگریزنے ریاستون کے باب مین ایک قانون وضع کیا ھی یعنے جو رئیس مرجاتا ھی سرکار اوس ریاست پر قابض و متصرف ھوکر رئیس

زادہ کے بالغ ہونے تک بندوبست ریاست کا اپنے طور پر رکھتے
ہین سرکاري بندوبست مین کوئي قدیم الخدمت موقوف نہین
ہوتا اس صورت مین یقین ہی کہ جاني صاحب کا علاقہ بدستور
قایم رہے مگر یہہ وکیل ہین معلوم نہین مختار کون ہی اور
ہمارے بابو صاحب مین اور اوس مختار مین صحبت کیسي
ہی راني سے انکي کیا صورت ہی تم اگرچہ بابو صاحب کي
صحبت کا علاقہ رکھتے ہو لیکن اونہون نے از راہ دور اندیشي تمکو
متوسل اوس سرکار کا کر رکھا ہی اور تم مستغنیانہ اور لاآبالیانہ زندگي
کرتے تھے زنہار اب وہ روش نرکھنا اب تمکو یہي لازم آپڑا ہی جاني
جي کے ساتھہ روشناس حکام والا مقام ہونا پس چاھئے کول کي
آرامش کا ترک کرنا اور خواھي نخواھي بابو صاحب کے ہمراہ رہنا
میري راے مین یون آیا ہی - اور مین نہین لکھہ سکتا کہ موقع کیا
ہی اور مصلحت کیا ہی - جاني جي بھرتپور آئے ہین یا اجمیر
مین ہین کس فکر مین ہین اور کیا کر رہے ہین واسطے خدا کے نہ
مختصر نہ سرسري بلکہ مفصل اور منقح جو کچھہ واقع ہوا ہو اور جو
صورت ہو مجکو لکھو اور جلد لکھو کہ مجھپر خواب و خور حرام ہی -
کل شام کو مین نے سنا آج صبح قلعہ نہین گیا اور یہہ خط لکھکر
ازراہ احتیاط بیرنگ روانہ کیا ہی تم بھي اسکا جواب بیرنگ روانہ
کرنا آدہ آنا ایسي بڑي چیز نہین ڈاک کے لوگ بیرنگ خط کو
ضروري سمجھکر جلد پہنچاتے ہین اور پوست پڈ (پیڈ) پڑا رہتا ہی
جب اوس محلہ مین جانا ہوتا ہي تو اوسکو بھي لیجاتے ہین
زیادہ کیا لکھون کہ پریشان ہون * نوشتۂ چاشتگاہ دوشنبہ ۲۸ مارچ

سنہ ۱۸۵۳ ع ضروري جواب طلب * (۶۷)

ایضا

میان مرزا تفتہ ہزار آفرین کیا اچھا قصیدہ لکھا ھي واہ واہ چشم بد دور تسلسل معنی سلاست الفاظ ایک مصرع مین تمکو محمد اسحق شوکت بخاري سے توارد ھوا یہہ بھي محل فخرو شرف ھی کہ جہان شوکت پہنچا وھان تم پہنچے وہ مصرع یہہ ھي *ع*

چاک گردیدم و از جیب بداماں رفتم

پہلا مصرع تمہارا اگر اوسکے پہلے مصرع سے اچھا ھوتا تو میرا دل اور زیادہ خوش ھوتا خدا تمکو اتنا جلاے کہ ایک دیوان ۲۰ جزو قصاید کا کہہ لو مگر خبردار قصاید بقید حروف تہجي نہ جمع کرنا - صاحب مجھے اس بزرگوار کا معاملہ اور یہہ جو تمنے اسکا وطن اور پیشہ اب لکھا ھي سابق کا تمہارا لکھا ھوا سب یاد ھی مین نے اوسکو دوست بطریق طنز لکھا ھی بہرحال وہ جو مین نے خاقاني کا شعر لکھکر اوسکو بھیجا اوسکي ماں مرے اگر میرے اوس خط کا جواب لکھا ھو- بڑا پرانا قصہ تمنے یاد دلایا داغ کہنۂ خسرتکو چمکایا یہہ قصیدہ منشي محمد حسن کي معرفت روشن الدولہ پاس اور روشن الدولہ کے توسط سے نصیرالدین حیدر کے پاس گزرا اور جسدن گزرا اوسي دن پانچہزار روپیہ کے بھیجنے کا حکم ھوا متوسط یعنے منشي محمد حسن نے مجھکو اطلاع ندي مظفر الدولہ مرحوم لکھنؤ سے آئے اونہون نے یہہ راز مجھپر ظاہر کیا اور کہا خدا کے واسطے میرا نام منشي محمد حسن کو نہ لکھنا ناچار مین نے شیخ امام بخش ناسخ

گو لکھا کہ تم دریافت کرکے لکھو کہ میرے قصیدہ پر کیا گزری
اونہون نے جواب مین لکھا کہ پانچہزار ملے تین ہزار روشن الدولہ
نے کھائے دوہزار منشي محمد حسن کو دئے اور فرمایا کہ اسمین
سے جو مناسب جانو غالب کو بھیجدو کیا اوسنے ہنوز تمکو کچھہ
نہ بھیجا اگر نہ بھیجا ہو تو مجھکو لکھو مین نے لکھہ بھیجا کہ
مجھے پانچ روپیہ بھي نہین پہنچے اوسکے جواب مین اونہون نے
لکھا کہ اب تم مجھے خط لکھو اوسکا مضمون یہہ ہو کہ مین نے پادشاہ
کي تعریف مین قصیدہ بھیجا ہی اور یہہ مجھکو معلوم ہوا
ہی کہ وہ قصیدہ حضور مین گزرا مگر یہہ مین نے نہین جانا کہ
اوسکا صلہ کیا مرحمت ہوا مین کہ ناسخ ہون اپنے نام کا خط پادشاہ
کو پڑھواکر اونکا کھایا ہوا روپیہ اونکے حلق سے نکالکر تمکو بھیجدونگا -
بھائي یہہ خط لکھکر مین نے ڈاک مین روانہ کیا آج خط روانہ
ہوا تیسرے دن شہر مین خبر اوڑي کہ نصیرالدین حیدر مرگیا -
اب کہو مین کیا کرون اور ناسخ کیا کرے - غالب * دوشنبہ
١٩ - اگست سنہ ١٨٦١ع * (٦٨)

ایضا

آو مرزا تفتہ میرے گلے لگ جاو بیٹھو اور میري حقیقت سنو -
یکشنبہ کو مولوي مظہرالحق آئے تھے اون سے سب حال معلوم ہوا -
پہلا خط تمکو اونکے بھائي مولوي انوارالحق نے بموجب حکم
رنگٹن صاحب کے لکھا تھا پھر ایک خط صاحب نے آپ مسودہ
کرکے اپني طرف سے تمکو لکھا - دونون دیوان تمہارے اور نشتر
عشق اور ایک تذکرہ اوریہہ چار کتابین تمہاري بھیجي ہوئی

اونکو پہنچین - صاحب تمسے بہت خوش اور تمہارے بہت معتقد هین کہتے هین که هم جانتے هین اتنا بڑا شاعر کوئی اور هندوستان مین نهوگا که جو پچاس هزار بیت کا مالک هو - فائده اس التفات کا یهه که تمہارا ذکر بہت اچھی طرح سے لکھینگے باقی مابخیر شما بسلامت - هان انکی تحت مین عہده عہده مشاهره کے علاقے هین اگر تمہاری اجازت هو تو اس امر مین اونسے کلام کرون - میرا عجب حال هی حیران هون که تمهین میرا کلام کیون باور نهین آتا * شعر

گمان زیست بود بر منت ز بیدردی
بداست مرگ ولی بدتر از گمان تو نیست

سامعه مر گیا تها اب باصره بهی ضعیف هوگیا جتنی قوتین انسان مین هوتی هین سب مضمحل هین حواس سراسر مختل هین حافظه گویا کبهی نتها شعر کے فن سے گویا کبهی مناسبت نه تهی رئیس رامپور سو روپیه مهینا دیتے هین سال گزشته اونکو لکهه بهیجا که اصلاح نظم حواس کا کام هی اور مین اپنے مین حواس نهین پاتا متوقع هون که اس خدمت سے معاف رهون جو کچهه مجهے آپ کی سرکار سے ملتا هی عوض خدمات سابقه مین شمار کیجئے تو مین سکهه لمبر سهی ورنه خیرات خوار سهی اور اگر یهه عطیه بشرط خدمت هی تو جو آپکی مرضی هی وهی میری قسمت هی - برس دن سے اونکا کلام نهین آتا فتوح مقرری نومبر تک آئی اب دیکهئے آگے کیا هوتا هی آج تک نواب صاحب از راه جوانمردی دئے جاتے هین - اور بهائی

تمہاري مشق چشم بد دور صاف ہوگئي رطب و یابس تمہارے کلام میں نہین رہا اور اگر خواہي نخواهي تمہارا عقیدہ یہي ہے کہ اصلاح ضرور ہے تو میري جان میرے بعد کیا کروگے میں تو چراغ دم صبح و آفتاب سر کوہ ہون - انا للہ و انا الیہ راجعون -

۱۴ رجب - نجات کا طالب غالب * (۶۹)

ایضا

مرزا تفتہ - عجب اتفاق ہوا پنجشنبہ کے دن ۲۲ اپریل کو کلیان خط ڈاک میں ڈالکر آیا کہ اسکے متعاقب پارسل کا ہرکارہ آیا اور تمہارا بھیجا ہوا پاکت لایا رسید لکھنے میں نے زاید سمجھي اور اوسکا دیکھنا شروع کیا بیکار محض اور تنہا ہون پانچ پہر کا دن میري بڑي دل لگي ہوگئي خوب دیکھا سچ تو یون ہے کہ ان اشعار میں میں نے بہت حظ اوٹھایا جیتے رہو تمہارا دم غنیمت ہے - بھائي کا حال مفصل لکھو پنشن کے طالب ہیں یا نوکري کے - منشي عبد اللطیف کہان ہي اور کسطرح ہي علاقہ بنا ہوا ہي یا جاتا رہا - صاحب لفٹنٹ گورنري کا محکمہ بالکل الہ آباد کو گیا یا ہنوز کچھہ یہان بھي ہے - منشي غلام غوث صاحب کہان ہین نوکر ہین یا مستعفي - عدالت دیواني کا محکمہ یہین رہیگا یا الہ آباد جائیگا اسکا اور گورنري کے محکمہ کا ساتھہ ہي چاہئے یہہ بھي وہین جاوے - آج تمہارے اشعار کا کاغذ بم فنت پاکت اسي خط کے ساتھہ ڈاک میں بھیجا گیا ہے یقین ہے کہ یہہ خط کل پرسون اور وہ پاکت پانچ چار دن میں پہنچ جاے *

یکشنبہ ۲۵ اپریل سنہ ۱۸۵۸ع (۷۰)

ایضا

مرزا تفتہ - ایک امر عجیب تمکو لکھتا ہوں اور وہ امر بعد تعجب مفرط کے موجب نشاط مفرط ہوگا - میں اجرای پنشن سرکار انگریزي سے مایوس تھا بارے وہ نقشا پنداروںکا جو یہاں سے بذکر صدر کو گیا تھا اور یہاں کے حاکم نے بہ نسبت میرے صاف لکھدیا تھا کہ یہہ شخص پنشن پانیکا مستحق نہیں ہی گورمنٹ نے برخلاف یہاں کے حاکم کي راے کے میري پنشن کي اجرا کا حکم دیا اور وہ حکم یہاں آیا اور مشہور ہوا میں نے بھي سنا اب کہتے ہیں کہ ماہ آیندہ یعنی مئی کي پہلي کو تنخواہوں کا بٹنا شروع ہوگا دیکھا چاہئے پچھلے روپیہ کے باب میں کیا حکم ہوتا ہی - غالب * ۱۶ اپریل سنہ ۱۸۶۰ع * (۷۱)

ایضا

صاحب - تمہارا خط آیا میں نے اپنے سب مطالب کا جواب پایا امراؤ سنگھہ کے حال پر اوسکے واسطے مجکو رحم اور اپنے واسطے رشک آتا ہی اللہ اللہ ایک وہ ہیں کہ دو بار اونکي بیڑیاں کٹ چکي ہیں اور ایک ہم ہیں کہ ایک اوپر پچاس برس سے جو پھانسي کا پھندا گلے میں پڑا ہی تو نہ پھندا ہی ٹوٹتا ہی نہ دم ہي نکلتا ہی اوسکو سمجھاؤ کہ تیرے بچوں کو میں پال لونگا تو کیوں بلا میں پھنستا ہی - وہ جو مصرع تمنے لکھا ہی وہ حکیم ثنائي کا ہی اور وہ نقل حدیقہ میں مرقوم ہی * مثنوي *

پسرے با پدر بزاري گفت * کہ مرا یار شو بہ ہمرہ جفت
گفت بابا زنا کن و زن نہ * پند از خلق گیر و از من نہ

در زنا گر بگیردت عسسے * بہلہ کو گرفت چونتو بسے
زن کنئی ہرگزت رہا نکند * ور تو بگزاریش چہا نکند

بس تو اب تم سکندرآباد مین رہے کہین اور کیون جاؤگے بنک گہر کا روپیہ اوٹھا چکے ہو اب کہانسے کہاؤگے - میان نہ میرے سمجہانیکو دخل ہی نہ تمہارے سمجہنے کی جگہہ ہي ایک خرچ ہی کہ وہ چلا جاتا ہي جو ہونا ہي وہ ہوا جاتا ہي اختیار ہو تو کچہہ کیا جاے کہنے کي بات ہو تو کچہہ کہا جاے - مرزا عبد القادر بیدل خوب کہتا ہي * شعر *

رغبت جاہ چہ و نفرت اسباب کدام
زین ہوسہا بگزر یا مگزر می گزرد

مجہکو دیکہو کہ نہ آزاد ہون نہ مقید نہ رنجور ہون نہ تندرست نہ خوش ہون نہ ناخوش نہ مردہ ہون نہ زندہ جئي جاتا ہون باتین کئے جاتا ہون روٹي روز کہاتا ہون شراب گاہ گاہ پئی جاتا ہون جب موت آئیگي مر رہونگا نہ شکر ہی نہ شکایت ہی جو تقریر ہی بسبیل حکایت ہی بارے جہان رہو جسطرح رہو ہر ہفتہ مین ایکبار خط لکہا کرو * یکشنبہ ۱۹ دسمبر سنہ ۱۸۵۸ع * (۷۲)

ایضا

دیکہو صاحب یہہ باتین ہمکو پسند نہین سنہ ۱۸۵۸ع کے خط کا جواب سنہ ۱۸۵۹ع مین بہیجتے ہو اور مزا یہہ ہی کہ جب تمسے کہا جائیگا تو یہہ کہوگے کہ مین نے دوسرے ہي دن جواب لکہا ہی لطف اسمین ہی کہ مین بہي سچا اور تم بہي سچے - آج تک

رای امید سنگهه یہین هین اور ابهي نہین جاینگے تمهارا مدعا حاصل هو گیا هی جسدن وہ آئے تهے اوسي دن مجهسے کهه گئے تهے مین بهول گیا اوٗر اوس خط مین تمکو نه لکها - صاحب وہ فرماتے تهے که مین نے کئے مجلد مرزا تفته کے دیوان کے اور کئے نسخے تضمین اشعار گلستان کے اونکي خواهش کے بموجب کوئي پارسي هی بمبئي مین اوسکے پاس بهیجدئے هین یقین هی که وہ ایران کو ارسال کریگا امید سنگهه نے اوس پارسي کا نام بهي لیا تها مین بهول گیا اب جو تمکو اوس خیال مین مبتلا پایا تو اونکا بیان مجهکو یاد آیا جانتا هون که وہ کہان رهتے هین دوبار اونکے گهر گیا بهي هون مگر محله کا نام نہین جانتا نه میرے آدمیون مین کوئي جانتا هی اب کسي جاننے والے سے پوچهکر تمکو لکهه بهیجونگا - میر بادشاہ صاحب سے عند الملاقات میري دعا کهدینا۔ لا حول و لا قوت الا بالله لکهنے کي قابل بات پهر بهول گیا - کل میر کرامت علی صفا تخلص که مین نے آگے اونکو کبهي نہین دیکها تها ناگاہ مجهسے آکر ملے اور تمهارا حال پوچهتے رهے مین نے کهدیا که بخیر وعافیت سکندرآباد مین هین - جب مین نے اونسے کہا کیا وہ تمهارے آشنا هین اونهون نے کہا صاحب وہ همارے بزرگ اور استاد هین مین اونکا شاگرد هون - کہین مدرسه کے علاقه مین نوکر هین بسبیل ڈاک آئے تهے اورآج بسبیل ڈاک انباله کو گئے انباله اونکا وطن هی اور نوکر بهي وہ اوسي ضلع مین هین *

نگاشته دوشنبه ۳ جنوري سنه ۱۸۵۹ع * (۷۳)

ایضا

صاحب - قصیدہ کے چھاپے جانیکي بشارت صاحب مطبع نے بھی مجکو دي ھی خدا اونکو سلامت رکھے - کل مرزا صاحب کے خط مین اونکو ایک مصرع کسي استاد کا لکھہ چکا ھون مین سراسر اونکا ممنون احسان ھون میرا سلام کھنا اور لفافہ اخبار کے نہ پھنچنے کي اطلاع دینا میرے نام کا کوئي لفافہ ضایع نہین جاتا خداجانے اسپر کیا بجوگ پڑا ظاھرا اونھون نے پوسٹ پیڈ بھیجا ھوگا پھر پوسٹ پیڈ بھی کیون تلف ھو (شیہہ بمعني صداے اسپ) لغت فارسي ھی بشین مکسور و یاے معروف و ھاے ھوز مفتوح و ھاے ثاني زدہ اور عربي مین اسکو صھیل کھتے ھین صیہہ کوئي لغت نہین ھی نہ عربي نہ فارسي اگر غنیمت کے کلام مین صیہہ لکھا ھی تو کاتب کي غلطي ھي غنیمت کا کیا گناہ * ع *

ور خود ز روے ھندسہ گاھے شمار یافت

اصل مصرع یون ھی مین نے سھو سے خدا جانے کیونکر لکھدیا ھی - بھائي مہر خوان کے دو معنے ھین ایک تو خطاب کہ جو سلاطین امرا کو دین اور دوسرے وہ نام جو لڑکون کا پیار سے رکھین یعنے عرف - حاشیہ پر شوق سے لکھوا دو مگر تمنے دیکھا ھوگا کہ اس عبارت سے جو تمھارے ذکر مین ھی پہلے مھرخوان کے معنے حاشیہ پرچڑہ گئے ھین مکرر لکھني کی حاجت کیا ھی اور اگر لکھہ بھي دو تو قباحت کیا ھی بھائي صاحب کیون مضایقہ فرمائین - حال اوراق کی تحریر کا معلوم ھوا صاحبان کونسل کی راي ولایت مین یعنے میرے محکمہ مین منظور

و مقبول نام میرا جسطرح چاهو لکهدو * بیت *

بنام آنکه اونامی ندارد * بهر نامي که خواني سر بر آرد

شفیق بالتحقیق مولانا مهر ذرۂ بیمقدار کا سلام قبول کرین - کل آپکو خط لکهه چکا هون آج یا کل پہنچ جائیگا - رات سے ایک بات اور خیال مین آئي هي مگر چونکه تحکم و کارافزائي هي کہتے هوئے ڈرتا هون - ڈرتے ڈرتے عرض کرتا هون بات یهه هي که دو جلدین طلائي لوح کی ولایت کے واسطے تیار هونگے اور وه چار جلدین جو یهانکے حکام کے واسطے درکار هونگے اونکي صورت بهی ٹهہري هي که سیاه قلم کی لوح اور انگریزي جلد - کیون بهائی صاحب قرار داد اور تجویز یهي هي اور پهر سمجها چاهئے که یهه چارجلدین کس کس کي نذر هین نواب گورنر جنرل بہادر - چیف کمشنر بہادر - صاحب کمشنر بہادر دهلي - ڈپٹي کمشنر بہادر دهلي - یهه کیا میری بد وضعي هی که جناب اڈمنشٹین صاحب کي نذر نه بهیجون آخر گورمنٹ کي نذر اونهین کي معرفت بهیجونگا - نه صاحب ایک جلد اونکي نذر بهت ضروري هی آپ گنجایش نکالکر جیسي یهه چار جلدین بنوائین ایک اوربهي ایسي هي بنوا لین یقین هی که آپ اس راي کو پسند فرمائنگے اور چارکي جگهه پانچ بنوائنگے - یهه عرض مقبول اور یهه گستاخي که بار بار آزار دیتا هون معاف هو - بهائي میرزا تفته کل کے مرزا صاحب کے خط مین سے اوس مادۂ تاریخ کا قطعه لکهه لینا تمکو لکهه چکا هون ایک قطعه مرزا صاحب کا ایک قطعه تمهارا بلکه ایک قطعه مولانا حقیر سے بهي لکهوا و * صبح پنجشنبه سي ام ستمبر سنه ۱۸۵۸ع * (۷۴)

ایضا

اجي مرزا تفته - تمنے روپیه بهي کهویا اور اپني فکر کو اور میري اصلاح کو بهي ڈبویا هاي کیا بري کاپي هی اپنے اشعارکي اور اس کاپي کي مثال جب تم پر کهلتي که تم یہان هوتے اور بیگمات قلعه کو پهرتے چلتے دیکهتے صورت ماه دو هفته کي سي اور کپڑے میلے پائنچے لیر لیر جوتي ٹوٹي یهه مبالغه نهین بلکه بے تکلف سنبلستان ایک معشوق خوب رو هی بدلباس هی - بهر حال دونون لڑکون کو دونون جلدین دیدین اور معلم کو حکم دیا که اسیکا سبق دے چنانچه آج سے شروع هوگیا * مرقومهٔ صبح سه شنبه ۹ ماه اپریل سنه ۱۸۶۱ع غالب * (۷۵)

ایضا

آج پنجشنبه کے دن ۱۸ نومبر کو تمہارا خط آیا اور مین آج هي جواب لکهتا هون کیا تماشا هی که تمہارا خط پهنچتا هی اور میرا خط نهین پهنچتا میرے خط کے نه پهنچنے کي دلیل یهه که تمنے اصلاحي غزل کي رسید نهین لکهي مین نے کتب کا پهنچنا تمکو لکها تها اوسکا تمنے ذکرنه لکها - صاحب ۳۳ کتابین پهنچ گئین اور تقسیم هو گئین سات کتابین مرزا مهر کي بهیجي هوئي موافق انکي تحریر کے آج شام تک اور مطابق منشي شیونراین کي اطلاع کے کل تک میرے پاس پهنچ جائنگي اور بهي منشي شیونراین نے اندور کي کتابونکي روانگي کي اطلاع دي هی منشي نبي بخش صاحب تمهارے خط نه لکهنے کا بہت گله رکهتے هین شاید مین تمکو لکهه بهي

چکا هون - میر قاسم علي صاحب کي بدلي کا حال معلوم هوا
یهه میرے بڑے دوست هین دلي اندنون مین آئے تھے مجھسے
مل گئے هین انکو ایک کتاب ضرور بهیجدینا - بهائي مین هرگز نهین
جانتا که میر بادشاه دهلوي کون هین اور پهر ایسے که جو کهین کے
منصف هون کچهه اونکے خاندان کا حال اور اونکے والد کا نام لکھو تو
مین غور کرون ورنه مین تو اس نام کے آدمي سے آشنا نهین هون*
پنجشنبه ۱۸ نومبر سنه ۱۸۵۸ع وقت دو پهر* (۷۶)

ایضا

بنده پرور ایک مهربانی نامه سکندر آباد سے اور ایک علیگذه
سے پهنچا یقین هی که بابو صاحب تمهارے خط کے جواب مین
کچهه حال لکهینگے اور تم موافق اپنے وعده کے مجکو لکهو گے اب
جب اس خط کا جواب تمهارے پاس سے آئیگا تب تمهارے اشعار
تمکو پهنچینگے - هاے هاے میر تفضل حسین خان هاے هاے

رفتي و مرا خبر نکردي * بر بیکسیم نظر نکردي

یهان یهه سنا گیا هی که میر احمد حسین بڑا بیٹا اونکا اونکے
کام پر مقرر هوا اور میر ارشاد حسین بدستور نایب رهے - اسدالله *
۲۳ فروري سنه ۱۸۵۹ع * (۷۷)

ایضا

صاحب - ایک خط تمهارا پرسون آیا اوسمین مندرج که مین
میرتهه جاونگا - آج صبح کو ایک خط تمهارا اور آیا اوسمین مندرج
که پهلي جولائي کو جاونگا اور تجهسے ملتا جاونگا - پرسون کے خط
مین بهي اور آج کے خط مین بهي پارسل کا ذکر تها که ۲۰ جون

کو همنے بهیجا هی بیسوین جون کو آج دسوان دن هی اس دس دن مین کوئي پارسل کوئي پم فلت پاکت میرے پاس نهین پهنچا - آخري پم فلت پاکت دو مثنویون کا وہ تها که جسمین ایک مثنوي بلند شهر کے واقعه کي تهي که ایک لڑکا مرگیا اوسکي ارتهي پهکتي رهي اوسکا عاشق سامنے کهڑا جلتا رها سو اون دونون مثنویون کو مین نے اصلاح دیکر تمهارے پاس بهیجدیا هی بلکه یون یاد پڑتا هی که تمنے اسکي رسید بهي لکهه بهیجي هی لیکن مجکو گمان یهه هی که یهه امر ۲۰ جون سے آگے کا هی - بهر تقدیر بعد اس پارسل کے کوئي اور پارسل میرے پاس نهین آیا اصلاحي کواغذ هرطرف کے عموما اور تمهارے خصوصا دو دن سے زیاده مین نهین رکهتا جو کاغذ مجهه تک نه پهنچے مین ناچار هون بلکه خود میرے ایک خط کا جواب تمپر قرض هي یا تو وہ نه پهنچا یا تمنے اوسکا جواب لکهنا ضرور نجانا - وہ خط جسمین میر بادشاه کا دلي آنا اور اونکا مجهسے ملنا اور تمهارا ذکر مجهه مین اور اون مین هونا معهذا راجه امید سنگهه کا دلي مین آنا اور بے خبر میرے گهر آجانا اور تمهارا اون سے ذکر هونا اور اونکا یهه کهنا که اونکا کل ایک خط میرے پاس آیا تها سو مین نے اوسکا جواب لکهه بهیجا تها - اب مین کیا جانون که تمکو یهه خط پهنچا یا نهین پهنچا - تمهارا وہ پارسل جسکو تم اب مانگتے هو میرے پاس هرگز نهین آیا - غالب *

چارشنبه ۲۹ جون سنه ۱۸۵۹ع وقت نیمروز * (۷۸)

ایضاً

اچھا میرا بہائي - تہذیب والے دو ورقے چارسو ہوں پانسو ہوں سب بدلوا ڈالنا کاغذ کا جو نقصان ہو وہ مجھہ سے مدگوا لینا اس لفظ کے رہجانے میں ساري کتاب نکمي ہوجائیگي اور میرے کمال کو دھبا لگ جائیگا یہہ لفظ عربي هی هرچند مسوده میں بنا دیا تھا لیکن کاتب کي نظر سے رہگیا - لکھتے هو کہ مرزا صاحب دو جلدین درست کرینگے یہہ توصورت اور هی یعنے میں نے چهہ جلدین باره روپیہ کے لاگت میں بکارسازي و هنر پردازي برخوردار منشي عبداللطیف چاهین تهین منتظر تها کہ اب اونکا قبول کرنا مجکو لکھو گے اور روپیہ مجھسے منگواوگے ظاهرا عبد اللطیف نے پہلو تهي کیا مرزا صاحب اگر کفیل هوئے تهے تو چهہ جلدین بنواتے نہ کہ دو البتہ اس احتمال کي گنجایش هی کہ دو بہت پرتکلف اور چار بہ نسبت اوسکے کچھہ کم اگر یوں هی تو یہہ تو مدعاے دلي میرا هی مگر اطلاع ضرور هی - راے امید سنگھہ کے نام کا خط باحتیاط رهنے دو جب وہ آئیں اونکو دیدو - یہہ جو تم لکھتے ہو کہ تہذیب کا لفظ لکھہ دیا گیا تھا اس سے معلوم ہوتا هی کہ چھاپا شروع ہوکر دور تک پہنچ گیا کیا عجب هی کہ کتابیں جلد منطبع هو جائیں - همارے منشي شیو نراین صاحب اپنے مطبع کے اخبار میں اس کتاب کے چهاپے کا اشتہار کیوں نہیں چهاپتے تا کہ درخواستیں خریداروں کي فراهم هوجائیں - مرزا تفتہ سنو اندنوں میں میرے محسن حکیم احسن اللہ خان آفتاب عالمتاب کي

خریدار هوئے هین اور مین نے بموجب اونکے کہنے کے برادر دینی مولانا مہرکو لکھا هی حضرت نے لا و نعم جواب مین نهین لکھا تم اون سے کہو که وہ ستمبر سنه ۱۸۵۸ع سے خریدار هین آج ۱۶ ستمبر کي هی دو نمبر اخبار کے حکیم صاحب کے نام کا سرنامه خانچند کے کوچه کا پتا لکھکر روانه کرین آینده هفته بهفته بهیجے جائین اور حکیم احسن‌الله خان کا نام خریدارون مین لکھه لین دوسرے اخبار مذکور مین ایک صفحه ڈیڑہ صفحه بادشاہ دهلی کے اخبار کا هوتا هی جس دن سے که وہ اخبار شروع هوا هی اوس دنسے صرف اخبار شاهی کا صفحه نقل کرکے ارسال کرین کاتب کي اجرت ارر کاغذ کي قیمت یہانسے بهیجدي جائیگي - بهائي تم مرزا صاحب سے اسکو کہکر جواب لو اور مجهکو اطلاع دو نهیب کے نهیب سے مرا جاتا هون اوسکي درستي کی خبر بهیجو - باقي جو چهاپے کي حالات هون اوسکي آگهي ضرور هی - غالب * پنجشنبه ۱۶ ستمبر سنه ۱۸۵۸ع * (۷۹)

ایضا

میري جان - آخر لڑکے هو باتکو نه سمجهے مین اور تفته کا اپنے پاس هونا غنیمت نجانون مین نے یهه لکھا تها که بشرط اقامت بلالونگا اور پهر لکھتا هون که اگر میري اقامت یہانکي ٹهري تو بے تمهارے نرهونگا نرهونگا زنهار نرهونگا - منشي بالمکند بےصبر کا خط بلند شهر سے دلی اور دلي سے رامپور پهنچا تلف نهین هوا اگر مین یہان رهگیا تو یہان سے اور اگر دلي چلا گیا تو وهانسے اصلاح دیکر اونکے اشعار بهیج دونگا - بے صبرکو ابکی بار مهینا بهر صبر

چاهئے - وہ لفافہ بدستور رکھا ہوا ہی از بسکہ یہان کے حضرات مہربانی فرماتے ہیں اور ہر وقت آتے ہین فرصت مشاہدۂ اوراق نہین ملی تم اسی رقعہ کو آنکے پاس بھیجدینا - غالب *

سہشنبہ ۱۴ فروری سنہ ۱۸۶۰ع * (۸۰)

ایضاً

کیون صاحب مجھسے کیون خفا ہو آج مہینا بھر ہو گیا ہوگا یا بعد دو چار دنکے ہو جائیگا کہ آپکا خط نہین آیا انصاف کرو کتنا کثیر الاحباب آدمی تھا کوئی وقت ایسا نتھا کہ میرے پاس دوچار دوست نہوتے ہون اب یارونمین ایک شیوجی رام برہمن اور بالمکند اوسکا بیٹا یہہ دو شخص ہین کہ گاہ گاہ آتے ہین اس سے گزر کر لکھنؤ اور کالپی اور فرخ آباد اورکس کس ضلع سے خطوط آتے رہتے تھے اون دوستون کا حال ہی نہین معلوم کہ کہان ہین اور کسطرح ہین وہ آمد خطوط کی موقوف صرف تم تین صاحبونکے خط کے آنے کی توقع اوسمین وہ دونون صاحب گاہ گاہ - ہان ایک تم کہ ہر مہینے مین ایک دو بار مہربانی کرتے ہو - سنو صاحب اپنے پر لازم کرلو ہر مہینے مین ایک خط مجھکو لکھنا اگر کچھہ کام آپڑا دو خط تین خط ورنہ صرف خیر و عافیت لکھی اور ہر مہینے مین ایکبار بھیجدی - بھائی صاحب کا بھی خط دس بارہ دن ہوئے کہ آیا تھا اوسکا جواب بھیجدیا گیا - مولوی قمر الدین خان یقین ہی کہ الہ آباد گئے ہون کسواسطے کہ مجھکو مئی مین لکھا تھا کہ اوایل جون مین جاونگا بہرحال اگر آپ آزردہ نہین تو جسدن میرا خط

پہنچے اوسکے دوسرے دن اوسکا جواب لکھئے اپني خیر و عافیت - منشي صاحب کي خیر و عافیت - مولوي صاحب کا احوال - اس سے سوا گوالیار کے فتنہ و فساد کا ماجرا جو معلوم ہوا ہو وہ الفاظ مناسب وقت مین ضرور لکھنا - راجہ جو وہان آیا ہوا ہی اوسکی حقیقت - دھولپور کا رنگ - صاحبان عالیشان کا ارادہ وہانکے بندوبست کا کسطرح پرہی - آگرہ کا حال کیا ہی - وہانکے رہنے والے کچھہ خائف ہین یا نہین - غالب * نگاشتۂ شنبہ ۱۹ جون سنہ ۱۸۵۸ع * (۸۱)

ایضا

برخوردار مرزا تفتہ - دوسرا مسودہ بھی کل پہنچا تم سچے اور مین معذور اب میري کہاني سنو - آخر جون مین صدر پنجاب سے حکم آگیا کہ پنشنداران قدیم ماہ بماہ نپائین سال مین دو بار بطریق شش ماہہ فصل بفصل پایا کرین - ناچار ساہوکار سے سود کاٹکر روپیہ لیاگیا تا رامپور کي آمد مین ملکر صرف ہو یہہ سود چھہ مہینے تک اسیطرح کتنوان دینا پڑیگا ایک رقم معقول گھاٹے مین جائیگي * قطعہ *

رسم ہی مردہ کی چھہ ماہی ایک * خلق کا ہی اسی چلن پہ مدار
مجھکو دیکھو کہ ہون بقید حیات * اورچھہ ماہي ہو سال مین دوبار

دس گیارہ برس سے اوس تنگنا مین رہتا تہا سات برس تک ماہ بماہ چار روپیہ دیا گیا اب تین برس کا کرایہ کچھہ اوپر سو روپیہ یکمشت دیا مالک نے مکان بیچ ڈالا جسنے لیا ہی اوسنے مجھسے پیام بلکہ ابرام کیا کہ مکان خالي کردو مکان کہین ملے تو اوٹھون

بے درد نے مجھکو عاجز کیا اور مدد لگادي وہ صحن بالاخانہ کا جسکا دو گز کا عرض اور دس گز کا طول اوسمین پارہ بندہ گئي راتکو وهین سونا گرمي کي شدت پارہ کا قرب گمان یهہ گزرتا تها کہ یهہ کٹگھرا هی اور صبح کو مجھکو پھانسي ملیگي تین راتین اسیطرح گزرین دوشنبہ ۹ جولائي دو پہر کے وقت ایک مکان هات آگیا وهان جا رها جان بچگئي یهہ مکان بہ نسبت اوس مکان کے بہشت هی اور یهہ خوبي کہ محلہ وهي بلي ماروںکا اگرچہ هی یون کہ مین اگر اور محلہ مین بھي جا رهتا تو قاصدان ڈاک وهین پہنچتے یعنے اب اکثر خطوط لال کنوئے کے پتے سے آتے هین اور بے تکلف یهین پہنچتے هین بهر حال تم وهي دلي بلي ماروںکا محلہ لکهکر خط بهیجا کرو ۔ دو مسودے تمهارے اور ایک مسودہ بے صبر کا یهہ تین کاغذ درپیش هین دو ایک دنمین بعد اصلاح ارسال کئے جاینگے خاطر عاطر جمع رهے * صبح جمعہ ۲۰ جولائي سنہ ۱۸۶۰ ع * (۸۲)

ایضا

کاشانۂ دل کے ماہ دو هفتہ منشي هرگوپال تفتہ - تحریر مین کیا کیا سحر طرازیان کرتے هین اب ضرور آپڑا هی کہ هم بهي جواب اوسي انداز سے لکهین - سنو صاحب یهہ تم جانتے هو کہ زین العابدین خان مرحوم میرا فرزند تها اور اب اوسکے دونون بچے کہ وہ میرے پوتے هین میرے پاس آرهے هین اور دمبدم مجھکو ستاتے هین اور مین تحمل کرتا هون خدا گواہ هی کہ مین تمکو اپنے فرزند کي جگهہ سمجهتا هون پس تمهارے نتایج طبع

میرے معنوی پوتے ہوئے جب ان عالم صورت کے پوتون سے کہ مجھے کھانا نہین کھانے دیتے مجھکو دو پہر کو سونے نہین دیتے ننگے ننگے پاؤن میرے پلنگ پر رکھتے ہین کہین پانی لڑاتے ہین کہین خاک اوڑاتے ہین مین نہین تنگ آتا تو اون معنوی پوتونسے کہ اونمین یہہ باتین نہین ہین کیون گھبراونگا آپ اُنکو جلد میرے پاس بسبیل ڈاک بھیجدیجئے کہ مین اونکو دیکھون وعدہ کرتا ہون کہ پھر جلد اونکو تمہارے پاس بسبیل ڈاک بھیجدونگا - حق تعالی تمہارے عالم صورت کے بچونکو جیتا رکھے اور اونکو دولت و اقبال دے اور تمکو اونکے سر پر سلامت رکھے اور تمہارے معنوی بچون یعنی نتایج طبع کو فروغ شہرت اور حسن قبول عطا فرماوے - بابو صاحب کے نام کا خط اونکے خط کے جواب مین پہنچتا ہی اونکو دیدیجئیگا - اور ہانصاحب بابو صاحب اور تم آبو کو جانے لگو تو مجھکو اطلاع کرنا اور تاریخ روانگی لکھہ بھیجنا تاکہ مین بے خبر نرہون والدعا - اسد اللہ * نگاشتۂ جمعہ ۱۸ جون سنہ ۱۸۵۲ع * (۸۳)

ایضا

شفیق بالتحقیق منشی ہرگوپال تفتہ ہمیشہ سلامت رہین - آپکا وہ خط جو آپ نے کانپور سے بھیجا تھا پہنچا بابو صاحب کے سیر و سفر کا حال اور آپکا لکھنؤ جانا اور وہانکے شعرا سے ملنا سب معلوم ہوا - اشعار جناب رند کے پہنچنے کے ایک ہفتے کے بعد درست ہوگئے اور اصلاح اور اشارے اور فواید جیسا کہ میرا شیوہ ہی عمل مین آیا - جبتک کہ انکا یا تمہارا خط نہ آوے اور افادتگاہ

معلوم نہو مین وہ کواغذ ضروري کہان بھیجون اور کیونکر بھیجون اور کیون بھیجون اب جو تمہارے لکھنے سے جانا کہ ۱۹ فروري تک اکبراباد آوگے تو مین نے یہہ خط تمہارے نام لکھکر لفافہ کر رکھا هی آج اونیسوین هي پرسون اکیسوین کو لفافہ آگرے کو روانہ هوگا بابو صاحب کو مین نے خط اسواسطے نہین لکھا کہ جو کچھہ لکھنا چاهئے تھا وہ خاتمہ اوراق اشعار پر لکھدیا هی تمکو چاهئے کہ اونکي خدمت مین میرا سلام پہنچاو اور سفر کے انجام اور حصول مرام کي مبارکباد دو اور اوراق اشعار گذرانو اور یہہ عرض کرو کہ جو عبارت خاتمہ پر مرقوم هی اوسکو غور سے پڑھئے اور اپنا دستوالعمل گردانئے نہ یہہ کہ سرسري دیکھئے اور بھول جائے - بس تمام هوا وہ پیام جو بابو صاحب کي خدمت مین تھا اب پھر تمسے کہتا هون کہ وہ جو تمنے اوس شخص کولي کا حال لکھا تھا معلوم هوا هرچند اعتراض اونکا لغو اور پرسش اونکي بیمزہ هو مگر همارا یہہ منصب نہین کہ معترض کو جواب ندین یا سائل سے بات نکرین تمہارے شعر پر اعتراض اس راہ سے کہ وہ همارا دیکھا هوا هی گویا هم پر هی اس سے همین کام نہین کہ وہ مانین یا نمانین کلام همارا اپنے نفس مین معقول و استوار هی جو زباندان هوگا وہ سمجھہ لیگا غلط فہم و کج اندیش لوگ نہ سمجھین نہ سمجھین همکو تمام خلق کي تہذیب و تلقین سے کیا علاقہ تعلیم و تلقین واسطے دوستونکے اور یارون کے هی نہ واسطے اغیار کے تمہین یاد هوگا کہ مین نے تمہین بارها سمجھایا هی کہ خود غلطي پر نرهو اور غیر کي غلطي سے کام نرکھو آج تمہارا کلام وہ نہین

که کوئي اوسپر گرفت کر سکے مگر هان * ع * حسود را چه کنم کو ز خود برنج درست * و السلام و الاکرام - اسد الله * رقمزدهٔ ۱۹ فروري ز سرسالهٔ بست و یکم فروري سنه ۱۸۵۲ ع * (۸۴)

ایضا

منشي صاحب - تمهارا خط اوسدن یعنے کل بده کے دن پهنچا که مین چاردنسے لرزے مین مبتلا هون اور مزا یهه هی که جسدن سے لرزه چڑها هی کهانا مطلق مین نے نهین کهایا آج پنجشنبه پانچوان دن هی که نه کهانا دنکو میسر هی اور نه راتکو شراب حرارت مزاج مین بهت هي ناچار احتراز کرتا هون - بهائي اس لطف کو دیکهو که پانچوان دن هی کهانا کهاے بهوک هرگز نهین لگي اور طبیعت غذا کي طرف متوجه نهین هوئي - بابو صاحب والا مناقب کا خط تمهارے نام کا دیکها اب اوس ارسال مین وه آساني نرهي اور بنده دشواري سے بهاگتا هی کیون تکلیف کرین اور اگر بهرحال اونکي مرضي هی تو خیر مین فرمان پذیر هون - اشعار سابق و حال میرے پاس امانت هین بعد اچهے هونے کے اونکو دیکهونگا اور تمکو بهیجدونگا اتني سطرین مجهسے بهزار جر ثقیل لکهي گئي هین - اسد الله * روز پنجشنبه ۲ مارچ سنه ۱۸۵۴ع * (۸۵)

ایضا

صاحب - تم جانتے هو که یهه معامله کیا هی اور کیا واقع هوا - وه ایک جنم تها که جسمین هم تم باهم دوست تهے اور طرح طرح کے هم مین تم مین معاملات مهر و محبت درپیش آئے شعر کهے

اديوان جمع كئے اوسي زمانے مين ايک اور بزرگ تھے كه وه همارے
تمهارے دوست دلي تھے اور منشي نبي بخش اونكا نام اور حقير
تخلص تھا ناگاه نه وه زمانه رها نه وه اشخاص نه وه معاملات نه وه
اختلاط نه وه انبساط بعد چند مدت كے پھر دوسرا جنم همكو ملا اگرچه
صورت اس جنم كي بعينه مثل پهلے جنم كے هى يعنے ايک خط مين
مينے منشي نبى بخش صاحب كو بهيجا اوسكا جواب مجهكو آيا اور
ايک خط تمهارا كه تم بهى موسوم به منشي هرگوپال و متخلص
به تفته هو آج آيا اور مين جس شهر مين هون اوسكا نام بهى دلى
اور اوس محله كا نام بلى ماروںكا محله هى ليكن ايک دوست
اوس جنم كے دوستونمين سے نهين پايا جاتا و الله ڈهونڈهنے كو
مسلمان اس شهر مين نهين ملتا كيا امير كيا غريب كيا اهل حرفه
اگر كچهه هين تو باهر كے هين - هنود البته كچهه كچهه آباد هوگئے
هين - اب پوچهو كه تو كيونكر مسكن قديم مين بيٹها رها - صاحب
بنده مين حكيم محمد حسن خان مرحوم كے مكان مين نو دس
برس سے كرايه كو رهتا هون اور يهان قريب كيا بلكه ديوار بديوار هين
گهر حكيمونكے اور وه نوكر هين راجه نرندر سنگهه بهادر والي پٹياله كے
راجه نے صاحبان عاليشان سے عهد لے ليا تها كه بروقت غارت دهلي
يهه لوگ بچ رهين چنانچه بعد فتح راجه كے سپاهي يهان آبيٹهے
اور يهه كوچه محفوظ رها ورنه مين كهان اور يهه شهر كهان مبالغه
نجانتا امير غريب سب نكل گئے جو رهگئے تهے وه نكالے گئے جاگيردار
پنشندار دولتمند اهل حرفه كوئي بهي نهين هى مفصل حال
لكهتے هوئے ڈرتا هون ملازمان قلعه پر شدت هى اور بازپرس اور

دار و گیر میں مبتلا ہیں - مگر وہ نوکر جو اس ہنگام میں نوکر ہوئے ہیں اور ہنگامے میں شریک رہے ہیں میں غریب شاعر دس دس برس سے تاریخ لکھنے اور شعر کی اصلاح دینے پر متعلق ہوا ہوں خواہی اوسکو نوکری سمجھو خواہی مزدوری جانو اس فتنہ و آشوب میں کسی مصلحت میں میں نے دخل نہیں دیا صرف اشعار کی خدمت بجالاتا رہا اور نظر اپنی بیگناہی پر شہر سے نکل نہیں گیا میرا شہر میں ہونا حکام کو معلوم ہی مگر چونکہ میری طرف بادشاہی دفتر میں سے یا مخبروں کے بیان سے کوئی بات پائی نہیں گئی لہذا طلبی نہیں ہوئی ورنہ جہاں بڑے بڑے جاگیردار بلائے ہوئے یا پکڑے ہوئے آئے ہیں میری کیا حقیقت تھی - غرضکہ اپنے مکان میں بیٹھا ہوں دروازہ سے باہر نکل نہیں سکتا سوار ہونا اور کہیں جانا تو بہت بڑی بات ہی رہا یہہ کہ کوئی میرے پاس آوے شہر میں ہی کون جو آوے گھر کے گھر بیچراغ پڑے ہیں مجرم سیاست پاتے جاتے ہیں جرنیلی بندوبست یازدہم مئی سے آج تک یعنی شنبہ پنجم دسمبر سنہ ۱۸۵۷ تک بدستور ہی کچھہ نیک و بد کا حال مجھکو نہیں معلوم بلکہ ہنوز ایسے امور کی طرف حکام کو توجہ بھی نہیں دیکھئے انجام کار کیا ہوتا ہی یہاں باہر سے اندر کوئی بغیر ٹکٹ کے آنے جانے نہیں پاتا تم زنہار یہاں کا ارادہ نکرنا ابھی دیکھا چاہئے مسلمانوں کی آبادی کا حکم ہوتا ہی یا نہیں - بہر حال منشی صاحب کو میرا سلام کہنا اور یہہ خط دکھا دینا - اسوقت تمہارا خط پہنچا اور اسیوقت میں نے یہہ خط لکھکر

ڈاک کے ھرکارہ کو دیا * (۸۶)

ایضا

آج سنیچر بار کو دوپہر کے وقت ڈاک کا ھرکارہ آیا اور تمہارا خط لایا میں نے پڑھا اور جواب لکھا اور کلیان کو دیا وہ ڈاک کو لیگیا خدا چاھے تو کل پہنچ جاے - میں تمکو پہلے ھي لکھہ چکا ھون کہ دلي کا قصد کیون کرو اور یہان آکر کیا کروگے بنک گھر مین سے خدا کرے تمہارا روپیہ مل جاے - بھائي میرا حال یہہ ھی کہ دفتر شاھي مین میرا نام مندرج نہین نکلا کسي مخبر نے بہ نسبت میرے کوئی خبر بد خواھي کي نہین دي حکام وقت میرا ھونا شہر مین جانتے ھین فراري نہین ھون رو پوش نہین ھون بلایا نہین گیا دار و گیر سے محفوظ ھون کسیطرحکي باز پرس ھو تو بلایا جاؤن مگر ھان جیسا کہ بلایا نہین گیا خود بھی بروي کار نہین آیا کسي حاکم سے نہین ملا خط کسي کو نہین لکھا کسي سے درخواست ملاقات نہین کي مئی سے پنشن نہین پایا کھو یہہ نو دس مہینے کیونکر گزرے ھونگے انجام کچھہ نظر آتا نہین کہ کیا ھوگا زندہ ھون مگر زندگی وبال ھی - ھرگوبند سنگھہ یہان آئے ھوئے ھین ایکبار میرے پاس بھی آئے تھے - و الدعا - غالب * روز شنبہ سی ام جنوري سنہ ۱۸۵۸ع وقت نیمروز * (۸۷)

ایضا

کیون صاحب روٹھے ھي رھوگے یا کبھي منوگے بھی اور اگر کسي طرح نہین منتے تو روٹھنے کي وجہ تو لکھو مین اس تنہائی مین صرف خطونکے بھروسے جیتا ھون یعنے جسکا خط آیا مین

نے جانا کہ وہ شخص تشریف لایا خدا کا احسان ھی کہ کوئي
دن ایسا نہین ھوتا جو اطراف و جوانب سے دو چار خط نہین
آرھتے ھون بلکہ ایسا بھی دن ھوتا ھی کہ دو دو بار ڈاک کا
ھرکارہ خط لاتا ھی ایک دو صبح کو ایک دو شام کو میري دلگي
ھو جاتي ھی دن اونکے پڑھنے اور جواب لکھنے مین گزر جاتا
ھی - یہہ کیا سبب دس دس بارہ بارہ دن سے تمھارا خط نہین
آیا یعنے تم نہین آئے خط لکھو صاحب نہ لکھنے کي وجہ لکھو
آدہ آنے مین بخل نکرو ایسا ھي ھی تو بیرنگ بھیجو - غالب *

سوموار ۷ دسمبر سنہ ۱۸۵۸ع* (۸۸)

ایضا

مہاراج - آپکا مہرباني نامہ پہنچا دل میرا اگرچہ خوش نہوا
لیکن ناخوش بھي نرھا بہر حال مجھکو کہ نالایق و ذلیلترین
خلایق ھون اپنا دعاگو سمجھتے رھو - کیا کرون اپنا شیوہ ترک نہین
کیا جاتا وہ روش ھندوستاني فارسي لکھنے والونکي مجھکو نہین
آتي کہ بالکل بھاٹونکی طرح بکنا شروع کرین میرے قصیدے
دیکھو تشبیب کے شعر بہت پاؤگے اور مدح کے شعر کمتر نثر مین
بھی یہي حال ھی - نواب مصطفي خان کے تذکرے کي
تقریظ کو ملاحظہ کرو کہ اونکي مدح کتني ھی - مرزا رحیم الدین
بہادر حیا تخلص کے دیوان کے دیباچہ کو دیکھو وہ جو تقریظ دیوان
حافظ کي بموجب فرمایش جان جاکوب بہادر کے لکھي ھی
اوسکو دیکھو کہ فقط ایک بیت مین اونکا نام اور اونکی مدح
آئی ھي اور باقي ساري نثر مین کچھہ اور ھی اور مطالب

هین و الله بالله اگر کسي شاهزادے یا امیر زادے کی دیوان کا دبیاچه لکهتا تو اوسکي اتنی مدح نکرتا که جتني تمهاري مدح کي هی همکو اور همارے روشکو اگر پهچانتے تو اتني مدح کو بهت جانتے قصه مختصر تمهاري خاطر کي ازر ایک فقره تمهارے نام کا بدلکر اوسکي عوض ایک فقره اور لکهدیا هی اس سے زیاده بهنڈي میري روشن نهین ظاهرا تم خود فکر نهین کرتے اور حضرات کے بهکانے مین آجاتے هو وه صاحب تو بیشتر اس نظم و نثر کو مهمل کهینگے کسواسطے که اونکے کان اس آواز سے آشنا نهین جو لوگ که قتیل کو اچهے لکهنے والونمین جانینگے وه نظم و نثر کي خوبي کو کیا پهچانینگے - همارے شفیق منشي نبي بخش صاحب کو کیا عارضه هی که جسکو تم لکهتے هو ماء الجبن سے بهي نگیا ایک نسخه محمد حسین خاني مین لکها هی اور بهت بے ضرر اور بهت سودمند هی مگر اثر اوسکا دیر مین ظاهر هوتا هی وه نسخه یهه هی که پان سات سیر پاني لیوین اور اوسمین سیر پیچھے توله بهر چوب چیني کوٹ کر ملاوین اور اوسکو جوش کرین اسقدر که چهارم پاني جل جاوے پهر اوس باقي پاني کو چهانکر کوري ٹهلیا مین بهر رکهین اور جب باسي هو جاوے اوسکو پئین جو غذا کهایا کرتے هین کها یا کرین پاني دن رات جب پیاس لگے یهي پئین تبرید کي حاجت پڑے اسي پاني مین پئین روز جوش کرواکر چهنواکر رکهه چهوڑین برس دن مین اسکا فایده معلوم هوگا - میرا سلام کهکر یهه نسخه عرض کردینا آگے اونکو اختیار هی * (۸۹)

ایضا

تمہارا خط پہنچا مجکو بہت رنج ہوا واقعي اون جھوٹے لڑکون کا پالنا بہت دشوار ہوگا دیکھو مین بھي تو اسی آفت مین گرفتار ہون صبر کرو اور صبر نکروگے تو کیا کروگے کچھہ بن نہین آتي مین مسہل مین ہون یہہ نہ سمجھنا کہ بیمار ہون حفظ صحت کے واسطے مسہل لیا هی- تمہارے اشعار غور سے دیکھکر بھائي منشي نبي بخش صاحب کے پاس لفافہ تمہارے نام کا بھیجدیا هی جب تم آوگے تب وہ تمکو دیدگے جہان جہان تردد و تامل کي جگہہ تھی وہ ظاهر کردي هی اور باقي سب اشعار بدستور رہنے دئے ہین - اب تمکو یہہ چاهئے کہ کول پہنچکر مجھکو خط لکھو اس لفافے کي رسید اور اپنا سارا حال مفصل لکھو اسمین تساهل نکرو- بابو صاحب کے خط کا جواب اجمیر کو روانہ کردیا جائیگا آپکی خاطر جمع رہے زیادہ اس سے کیا لکھون - اسد اللہ * (۹۰)

ایضا

صاحب - تمنے لکھا تھا کہ مین جلد آگرہ جاونگا تمہارے اس خط کا جواب نہ لکھہ سکا - جواب تو لکھہ سکتا تھا مگر کلیان کا پانو سوجھہ گیا تھا وہ چل نہین سکتا تھا - مسلمان آدمي شہر مین سڑک پر بن ٹکٹ پھر نہین سکتا ناچار تمکو خط نہ بھیج سکا - بعد چند روز کے جو کہار اچھا ہوا تو مین تمکو آگرہ مین سمجھکر سکندرآباد خط نہ بھیج سکا - مولوي قمر الدین خان کے خط مین تمکو سلام لکھا کل اونکا خط آیا وہ لکھتے ہین کہ مرزا تفتہ ابھي یہان نہین آئے اسواسطے آج یہہ رقعہ تمکو بھیجتا ہون میرا حال

بدستور هی دیکھئے خدا کو کیا منظور هی حاکم اکبر نے اگر کوئي نیا بندوبست جاري نهین کیا یهه صاحب میرے آشناي قدیم هیں مگر مین مل نهین سکتا خط بهیجدیا هی هنوز کچهه جواب نهین آیا تم لکهو که اکبرآباد کب جاؤگے - و الدعا - غالب * جمعه ٥ مارچ سنه ۱۸۵۸ع * (۹۱)

ایضا

صاحب - میرتهه سے آکر تمکو خط لکهه چکا هون شاید نه پهنچا هو اسواسطے از روي احتیاط لکهتا هون که نواب مصطفی خان کے ملنے کو بسبیل ڈاک میرتهه گیا اور سه شنبه کے دن دلی آگیا اور چارشنبه کے دن تمکو خط بهیجا کل آخر روز راجه امید سنگهه بهادر میرے گهر آئے تهے تمهارا خط اونکے دکهانے کو رکهه چهوڑا تها وه اونکو دکهایا پڑهکر یهه فرمایا که کسی اور مندر مین قصد اقامت نهین هی نیا ایک تکیا بنایا چاهتا هون آدمی بندرابن گئے هین کوئي مکان مول لینگے وهان اپني وضع پر رهونگا میرا سلام کهنا اور یهه پیام لکهنا که آپکا کلام بمبئی تک پهنچ گیا اب طهران کو بهی روانا هو جائیگا * شعر *

سواد هند گرفتي به نظم خود تفته * بیا که نوبت شیراز و وقت تبریز است

صبح یکشنبه سی ام جنوری سنه ۱۸۵۹ع * (۹۲)

ایضا

از عمر و دولت بر خوردار باشند - بده کا دن تیسري تاریخ فروري کی ڈیڑه پهر دن باقي رهے ڈاک کا هرکاره آیا اور خط مع رجسٹري لایا خط کهولا سو روپیه کي هنڈوي بل جو کچهه کهئے وه ملا ایک

آدمي رسيد مهري ليکرنيل کے کٹرے چلاگيا سو روپيه چهرۂ شاهی لے آيا آنے جانے کی دير هوئي اور بس (للعـــه) چوبيس روپيه داروغه کے معرفت اوٹھے تھے وہ دئے گئے (صـــه) پچاس روپيه محل مين بهيجدئے (عـــه) چهبيس روپيه باقی رهے وہ بکس مين رکهه لئے روپيه کے رکھنے کے واسطے بکس کهولا تها سو يهه رقعه بهي لکهه ليا کلیان سودا اپنے بازار گيا هوا هی اگر جلد آ گيا تو آج ورنه کل يهه خط ڈاک مين بهيجدونگا خدا تمکو جيتا رکهے اور اجر دے - بهائي بري آ بني هي انجام اچها نظر نهين آتا - قصه مختصر يهه که قصه تمام هوا - غالب * چارشنبه ۳ فبروري سنه ۱۸۵۸ ع وقت دوپهر *(۹۳)

ايضا

صاحب تمهارا خط ميرٹهه سے آيا مرآت الصحايف کا تماشا ديکها سنبلستان کا چهاپا خدا تمکو مبارک کرے اور خدا هي تمهاري آبرو کا نگهبان رهے بهت گزر گئي هی تهوڑي رهي اچهي گزري هی اچهي گزر جائيگي - مين تو يهه کهتا هون که عرفي کے قصايد کي شهرت سے عرفي کے کيا هات آيا جو ميرے قصايد کے اشتهار سے مجهکو نفع هوگا سعدي نے بوستان سے کيا پهل پايا جو تم سنبلستان سے پاؤگے الله کے سوا جو کچهه هی موهوم و معدوم هی نه سخن هی نه سخنور هی نه قصيده هی نه قصد هی لا مُوْجُوْدَ اِلَّا اللّٰه - جناب بهائي صاحب يعنی نواب مصطفی خان بهادر سے ملاقات هو تو ميرا سلام کهدينا - همشيره کي پنشن کا جاري هوجانا بهت خوشي کي بات هی مگر خوشي سے تعجب زيادہ هی کيا عجب هی که اس سے بهي زيادہ خوشي اور زيادہ

تعجب کي بات بروے کار آوے یعنے آپکا پنشن بهي وا گزاشت هوجاوے * الله الله الله صبح یک شنبه ۲۰ جنوري * (۹۴)

ایضا

بهائي مین نے دلي کو چهوڑا اور رامپور کو چلا پنجشنبه ۱۹ کو مرادنگر اور جمعه ۲۰ کو میرٹهه پهنچا آج شنبه ۲۱ کو بهائي مصطفی خان کے کهنے سے مقام کیا یہان سے یهه خط تمکو لکهکر بهیجا کل شاهجهان پور پرسون گڈه مکتیسر رهونگا پهر مراد آباد هوتا هوا رامپور جاونگا اب جو مجهکو خط بهیجو رامپور بهیجنا سرنامه پر رامپور کا نام اور میرا نام کافي هی اب اسیقدر لکهنا کافي تها باقي جو کچهه لکهنا هی وه رامپور سے لکهونگا - راقم غالب * مرقومهٔ چاشتگاه شنبه ۲۱ جنوري سنه ۱۸۶۰ع (۹۵)

ایضا

برخوردار سعادت آثار منشي هرگوپال سلمه الله تعالی - اس سے آگے تمکو حالات مجمل لکهه چکا هون هنوز کوئی رنگ قرار نهین پایا بالفعل نواب لفتننت گورنر بهادر مرادآباد اور وهانسے رامپور آینگے بعد اونکے جانیکے کوئي طور اقامت یا عدم اقامت کا ٹهریگا منظور مجکو یهه هی که اگر یهان رهنا هوا تو فورا تمکو بلا لونگا جو دن زندگي کے باقي هین وه باهم بسر هو جائین - و الدعا - راقم غالب * یکم مارچ سنه ۱۸۶۰ع * (۹۶)

ایضا

میرزا تفته کو دعا پهنچے - بهت دنسے خط کیون نهین لکها آگره مین هو یا نهین - میرزا حاتم علي صاحب کا شفقت نامه آیا

یہان سے اوسکا جواب بھیجا گیا وھان سے اوسکا جواب آگیا - میر مکرم حسین صاحب کا خط پرسون آیا دو چار دنمین اوسکا جواب لکھونگا میرا حال بدستور ھی *ع* نہ نوید کامیابي نہ نہیب ناامیدي * بھائي صاحب کا خط کئي دن ھوئے کہ آیا او وہ میرے خط کے جواب مین ھی دو ایک دنکے بعد جب جي باتین کرنیکو چاھیگا تب اونکو خط لکھونگا تم اگر ملو تو اونسے کہدینا کہ بھائي میر قاسم علي خان کے شعر نے مجکو بڑا مزا دیا حسن اتفاق یہہ کہ کئي دن ھوئے تھے جو مین نے ایک ولایتي چغہ اور ایک شال رومال ڈھائي گزا دلال کو دیا تھا اور وہ اوسوقت روپیہ لیکر آیا تھا مین روپیہ لیکر اور خط پڑھکر خوب ھنسا کہ خط اچھے وقت آیا -

غالب * ۱۸ جولائي سنہ ۱۸۵۸ع * (۹۷)

ایضا

صاحب تم اچھے خاصے عارف ھو اور تمھارا کشف سچا ھی مین راہ دیکھہ رھا تھا کہ تمھارا خط آئے تو جواب لکھون کل تمھارا خط شام کو ایا آج صبح کو جواب لکھا گیا بات یہہ ھی کہ نامور آدمی کے واسطے محلہ کا پتا ضرور نہین مین غریب آدمی ھون مگر فارسي انگریزي جو خط میرے نام کے آتے ھین تلف نہین ھوتے بعض فارسي خط پر پتا محلہ کا نہین ھوتا اور انگریزی خط پر تو مطلق پتا ھوتا ھی نہین شہر کا نام ھوتا ھی تین چار خط انگریزي ولایت سے مجکو آئے جانے اونکي بلا کہ بلی مارونکا محلہ کیا چیز ھی وہ تو بہ نسبت میرے بہت بڑے آدمي ھین سیکڑون خط انگریزي ھر روز اُنکو آتے ھین خلاصہ یہہ کہ مین نے پھر اونکے

پاس آدمی بھیجا اور آپکا خط اپنے نام کا بھیجدیا اُنھون نے میرے آدمي سے کہا کہ نواب صاحب کو میرا سلام کہنا اور کہنا کہ مین اسکا کیا جواب لکھون مدارے کا پتا آپ ھی لکھہ بھیجئے سو مین پہلے امرواقعی تمکو لکھکر تمہاري خواهش کے موافق لکھتا ھون اونکے مکان کا پتا بلي مارونکا محله دسونکا کوچه دستنبوکا حال یہه هی که مین نے ایکبار سات روپیه کي هندوي بھیجکر باره جلدین اور ایک جنتري اونسے منگوائي پہر اونکو ۸ ۱ر کی ٹکت بھیجکر دو جلدین لکھنؤ کو اونہین کے هاتون وهین سے بھیجوائین اور اوسکے بعد پھر ۸ ۱ر کي ٹکت بھجواکر دو جلدین وهین سے سردهنے کو بھجوائین غرض اس تحریر سے یہه هی که مین بعد اوس پچاس جلد کے سوله جلدین اور اونسے لیچکا هون مگر نقد هرگز قرض مین نے نہین منگوائے هین ایکبار هندوي اور دو بار ٹکت بھیج چکا هون تمکو میري جان کي قسم سہل طور پر اونکو لکھه بھیجنا که غالب نے کتني کتابین منگوائي هین اور نقد منگوائي هین یا قرض اورجو وه لکھین مجھکو لکھه بھیجنا * شنبه ۱۹ فروري سنه ۱۸۵۹ع غالب * (۹۸)

ایضا

صاحب هم تمہارے اخبار نویس هین اور تمکو خبر دیتے هین که برخوردار میر بادشاه آئے مین اونکو دیکھکر خوش هوا وه اپنے بھائیونسے ملکر شاد هوئے تمہارا حال سنکر مجھکو رنج هوا کیا کرون نه اپنے رنج کا چاره کرسکتا هون نه اپنے عزیزونکي خبرلے سکتا هون خیر *ع*

هر آنچه ساقي ما ریخت عین الطاف است

آج چوتھا دن هی یعنے منگل کے دن کوئي پہر بھر دن چڑھا هوگا

کہ راجہ امید سنگھہ بہادر ناگاہ میرے گھر تشریف لائے پوچھا گیا کہ کہانسے آئے ہو فرمایا کہ آگرہ سے آتا ہون- بساونکي گلي مین جو حکیمونکي گلي کے قریب هی بورس صاحب کي کوٹھي اُنہون نے مول لي هي اور اوسکے قریب کي زمین افتادہ بھی خریدي هي اور اوسکو بنوا رهے هین تمہارا مین نے ذکر کیا کہ هر خط مین تمکو پوچھتے هین اور لکھتے هین کہ مین نے کئي خط بھیجے جواب نہین آیا بولے کہ ایک خط اونکا آیا تھا اوسکا جواب لکھہ چکا هون پھر اونکا کوئي خط نہین آیا - بہر حال میرے پہونچے نکل رهے هین مین بازدید کو نہین گیا شاید وہ آج گئے هون یا جاوین پھر اکبر آباد کو جاوینگے مین آج آدمي اونکے پاس بھیجونگا - کل مرزا حاتم علی مہر کا خط آیا تھا تمکو بہت پوچھتے تھے کہ آیا مرزا تفتہ کہان هین اور کسطرح هین بھائي اونکو خط لکھہ بھیجو * محررۂ ۱۷ جون سنہ ۱۸۵۹ع * (۹۹)

ایضا

صاحب - تمہارا خط آیا دل خوش ہوا تمہاري تحریر سے ایسا معلوم هوتا تھا کہ تمکو آگرہ سے کتابونکا منگوانا بے ارسال قیمت مظنون هي چنانچہ حق التصنیف تمنے لکھا هي - بھائي کیا مین تمکو جھوٹ لکھونگا اور شیونراین نے اگر ذکر ارسال قیمت کا نہین لکھا تو یہہ بھي تو نہین لکھا کہ بے ارسال قیمت منگوائي هین - تمکو میرے سر کي قسم اور میري جان کي قسم شیونرائین سے اتنا پوچھو کہ اوس پچاس جلد کے بعد کئي جلدین غالب نے اور منگوائي اور قیمت بھیجکر منگوائین یا قیمت اوس سے لیني

هی - دیکھو مین نے قسم لکھی هي یون هی عمل مین لانا - راي امید سنگھه صاحب یہین هین مجھسے اندنون مین ملاقات نہین هوئي جو تمہارے خط کا ذکر آتا یقین هی کہ پہنچ گیا هوگا اور یہہ جو تمنے مجھکو لکھا تھا کہ اگر دسونکا کوچہ نملیگا تو وہ خط تیرے پاس آئیگا سو وہ میرے پاس نہین آیا - صاحب تمکو وهم کیون هی ایک امیر نامور آدمي هی اوسکے نام کا خط کیون نہ پہنچیگا - اجی مرزا تفتہ بھائي منشي نبي بخش صاحب کو تمہارے حال کي بڑي پرسش هي تمنے اونکو خط لکھنا کیون موقوف کیا هی وہ مجھکو لکھتے تھے کہ اگر آپکو مرزا تفتہ کا حال معلوم هو تو مجھکو ضرور لکھئیگا - غالب * ایکشنبہ ۲۷ فروري سنہ ۱۸۵۹ع * (۱۰۰)

ایضا

کیون میرزا تفتہ - تم بیوفا یا مین گناهگار - یہہ بھي تو مجھکو نہین معلوم کہ تم کہان هو ابھي ایک صاحب میري ملاقات کو آئے تھے تقریبا تمہارا ذکر درمیان آیا وہ کہنے لگے کہ وہ کول مین هین اب مین حیران هون کہ خط کول بھیجون یا سکندرآباد اگر کول بھیجون تو مسکن کا پتا کیا لکھون بهر حال سکندر آباد بھیجتا هون خدا کرے پہنچ جاے - تمہارا دیوان بطریق پارسل میرے پاس آیا مین نے هرکارے کو راجہ امید سنگھہ بہادر کے گھر کا پتا بتا کر وهان بھجوا دیا یقین هی کہ پہنچ گیا هوگا پانچ چار دنسے سنتاهون کہ وہ متھرا اور اکبرآباد کي طرف گئے هین مجھسے ملکر نہین گئے بهر حال اس خط کا جواب جلد لکھو اور ضرور لکھو - بھائي تم سیاح

آدمي هو جهان جايا كرو مجهكو لكهه بهيجا كرو كه مين وهان جاتا هون يا جهان جاؤ وهانسے خط لكهو تمهارے خط کے نه آنے سے مجهے تشويش رهتي هی ميري تشويش تمكو كيون پسند هی * محررهٔ يكشنبه ۲۷ مارچ سنه ۱۸۵۹ع - غالب * (۱۰۱)

ايضا

شنبه ششم مئی سنه ۱۸۶۰ع هنگام نيمروز - بهائي آج اسوقت تمهارا خط پهنچا پڑهتے هی جواب لكهتا هون زر سه ساله مجتمعه هزارون كهانسے هوئے سات سو پچاس روپيه سال پاتا هون تين برس کے دوهزار دو سو پچاس هوئے سو روپيه مجهے مدد خرچ ملے تهے وه كٹ گئے ڈيڑه سو متفرقات مين گئے رهے دو هزار روپيه ميرا مختار كار ايک بنيا هي اور مين اوسكا قرضدار قديم هون اب جو وه دوهزار لايا اوسنے اپنے پاس ركهه لئے اور مجهسے كها كه ميرا حساب كيجئے سات كم پندره سو اوسكے سود مول کے هوئے قرض متفرق كا اوسي سے حساب كروايا گياره سو كئي روپيه وه نكلے پندره اور گياره ۲۶ سو هوئے اصل مين يعنی دوهزار مين چهه سو كا گهاٹا وه كهتا هی پندره سو ميرے ديدو پانسو سات روپيه باقي کے تم لے لو مين كهتاهون متفرقات گياره سو چكا دے نو سو باقي رهے آدهے تو لے آدهے مجهكو دے پرسون چوتهي كو وه روپيه لايا هی كل تک قصه نهين چكا مين جلدي نهين كرتا دو ايک مهاجن بيچ مين هين هفته بهر مين جهگڑا فيصل هو جائيگا خدا كرے يهه خط تمكو پهنچ جاے جسدن برات سے پهركر آؤ اوسيدن مجهكو اپنے ورود مسعود كي خبر ديدينا - والدعا - غالب * (۱۰۲)

ایضا

نور نظر و لخت جگر مرزا تفتہ - تمکو معلوم رہے کہ راي صاحب مکرم و معظم راي امید سنگھہ بہادر یہہ رقعہ تمکو بھیجینگے تم اسي رقعہ کو دیکھتے ھی اونکے پاس حاضر ہونا اور جبتک وہان رہین تب تک حاضر ہوا کرنا اور دستنبو کي بابمین جو اونکا حکم ہو بجالانا اونکو پڑھا بھی دینا اور في جلد کا حساب سمجھا دینا پچاس جلد کي قیمت عنایت کرینگے وہ لے لینا جب کتاب چھپ چکے دس جلدین راي صاحب کے پاس اندور بھیجدینا اور چالیس جلدین بموجب اونکے حکم کے میرے پاس ارسال کرنا اور وہ جو مین نے پانچ جلد کي آرایش کے بابمین تمکو لکھا ھي اوسکا حال مجھکو ضرور لکھنا - ہانصاحب ایک رباعي میرے سہو سے رہ گئي ھی اوس رباعي کو چھاپا ہونے سے پہلے حاشیہ پر لکھدینا جہان یہہ نقرہ ھی - ني ني اختر بخت خسرو در بلندي بجاي رسید کہ رخ از خاکیان نہفت * رباعي *

جائیکہ ستارہ شوخ چشمی ورزد * افسر افسار و گرزن ارزن ارزد

خرشید ز اندیشۂ چارر گردش * بر چرخ نہ بینی کہ چسان می لرزد

چونکہ حاشیہ معني لغایت سے بھرا ہوا ھي تو تم اس فقرے کے آگے نشان بناکر اوپر کے حاشیہ پر رباعي لکھدینا اور حاشیہ یہین پر جہان اور معني لکھے ہوے ھین وہان رباعي کے لغات کے معني خفي قلم سے لکھدینا افسر افسار گرزن بہ ہر دو فتحہ چارر گردش (†) غالب * نگاشتہ ۲۸ اگست سنہ ۱۸۵۸ع * (۱۰۳)

(†) افسر تاج - افسار پوزي - گرزن تاج - چارر گردش تغیر حال *

ایضاً

مرزا تفتہ - تمہارا خط آیا فقیر کو حقیر کا حال معلوم ہوا خدا فضل کرے اگر تم اس راز کے اظہار کو منع نکرتے تو بھی میرا شیوہ ایسا لغو نہین هی کہ مین اونکو لکھتا - لکھتے هو کہ مرزا مہر کے دو چار روپیہ زاید صرف هوگئے تو کیا اندیشہ هی حال یہہ هی کہ مین نے اونسے استفسار کیا تھا اونہون نے مجھکو لکھا کہ کتابونکي درستي مین وهی بارہ روپیہ صرف هوئے هین محصول کی ایک رقم خفیف اگر مین نے اپنے پاس سے دي تو اسکا کیا مضایقہ مجھکو تمہارا قول مطابق واقع نظر آتا هی البتہ اونکے دو تین روپیہ اوٹھہ گئے هونگے - لالہ گنگا پرشاد شاد تخلص اپنے کو تمہارا شاگرد بتاتے هین مگر ریختہ کہتے هین کئي دن هوے کہ یہان آئے اور بالمکندہ بیصبر کی غزلین اصلاح کو لائے وہ دیکھکر اونکو حوالہ کردین - هنري اسٹورٹ ریڈ صاحب ممالک مغربی کے مدرسونکے ناظم اور گورمنٹ کے بڑے مصاحب هین امن کے دنون مین ایک ملاقات میري اونکی هوئي تھی مین نے اب ایک کتاب سادہ بے جلد اونکو بھیجی تھی کل اونکا خط مجھکو اوس کتاب کی رسید مین آیا بہت تعریف لکھتے تھے - اور هان بھئی ایک تماشہ اور هی وہ مجھکو لکھتے تھے کہ یہہ دستنبو پہلے اس سے کہ تم بھیجو مطبع مفید خلایق نے همارے پاس بھیجی هی اور هم اوسکو دیکھہ رهے اور خوش هو رهے تھے کہ تمہارا خط مع کتاب کے پہنچا - اونکے اس لکھنے سے یہہ معلوم هوا کہ مطبع مین سے گورنر کی نذر بھی ضرور گئی هوگی کیا اچھي بات هی کہ وهان بھی

میرے بھیجنے سے پہلے میرا کلام پہنچ جائیگا - مین چیف کمشنر پنجاب کو یہہ کتاب بھیج چکا ہون اور نواب گورنر کي نذر اور ملکہ کي نذر اور سکرٹرون کي نذر یہہ پارسل انشا اللہ تعالی آج روانہ ہو جائینگے - دیکھون چیف کمشنر کیا لکھتے ہین اور گورنر کیا فرماتے ہین * شعر

تا نہال دوستي کی بردھد * حالیا رفتیم و تخمي کاشتیم

شنبہ ۲۷ نومبر سنہ ۱۸۵۸ع * (۱۰۴)

ایضا

مرزا تفتہ صاحب - پرسون تمہارا دوسرا خط پہنچا تمسے پردا کیاھی ایک فتوح کا منتظر ہون اوسمین مین نے اپنے ضمیر مین تمکو شریک کررکھا ھی زمانا فتوح کے آنیکا قریب آگیا ھی انشا اللہ خط میرا مع حصہ فتوح جلد پہنچیگا - پنڈت بدري ناتھہ یا بدري داس ڈاک منشي کرنال بالنکہ مجھسے اوس سے ملاقات ظاھري نہین ھی مگر مین جب جیتا تھا تو وہ اپنا کلام میرے پاس اصلاح کے واسطے بھیجتا تھا بعد اپنے مرنے کے مین نے اسکو لکھہ بھیجا کہ اب تم اپنا کلام منشي ھرگوپال تفتہ کے پاس بھیجدیا کرو اب تمکو بھي لکھتا ہون کہ تم میرے اس لکھنے کي اونکو اطلاع لکھو - مین زندہ ہون اوپر کے لمبر مین جو اپنے کو مردہ لکھا ھی وہ باعتبار ترک اصلاح نظم لکھا ھی ورنہ زندہ ہون مردہ نہین بیمار بھي نہین بوڑھا ناتوان مفلس قرضدار کانونکا بہرہ قسمت کا بے بہرہ زیست سے بیزار مرگ کا امیدوار - غالب * (۱۰۵)

ایضا

بھائي - تم سچ کہتے ہو کہ بہت مسودے اصلاح کے واسطے فراہم ہوئے ہین مگر یہہ نہ سمجھنا کہ تمہارے ہي قصاید پڑے ہین نواب صاحب کی غزلین بھی اسیطرح دھری ہوئی ہین - برسات کا حال تمہین بھی معلوم ہی اور یہہ بھی تم جانتےہو کہ میرا مکان گھر کا نہین ہی کرایہ کی حویلی مین رہتاہون جولائي سے مینھہ شروع ہوا شہر مین سیکڑون مکان گرے اور مینھہ کی نئي صورت دنرات مین دو چار بار برسے اور ہر بار اس زور سے کہ ندي نالے بہہ نکلین بالاخانہ کا جو دالان میرے بیٹھنے اوٹھنے سونے جاگنے جینے مرنیکا محل اگرچہ گرا نہین لیکن چھت چلني ہوگئي کہین لگن کہین چلمچی کہین اوگالدان رکھدیا قلمدان کتابین اوٹھا کر توشہ خانے کی کوٹھري مین رکھدئے مالک مرمت کي طرف متوجہ نہین کشتی نوح مین تین مہینے رہنے کا اتفاق ہوا اب نجات ہوئي ہی نواب صاحب کی غزلین اور تمہارے قصاید دیکھے جاینگے - میر بادشاہ میرے پاس آئے تھے تمہاری خیر و عافیت اونسے معلوم ہوئي تھي - میر قاسم علی صاحب مجھسے نہین ملے - پرسونسے نواب مصطفی خانصاحب یہان آئے ہوئے ہین ایک ملاقات اونسےہوئي ہی ابھي یہین رہینگے بیمار ہین احسن الله خان معالج ہین فصد ہوچکي ہی جونکین لگ چکي ہین اب مسہل کی فکر ہی سوا اسکے سب طرح خیر و عافیت ہی - مین ناتوان بہت ہو گیا ہون گویا صاحب فراش ہون کوئي شخص نیا تکلف کي ملاقات کا آجاے تو اوٹھہ بیٹھتا ہون

ورنہ پڑا رہتا ہون لیٹے لیٹے خط لکھتا ہون لیٹے لیٹے مسودات دیکھتا ہون اللہ اللہ اللہ * صبح جمعہ ۱۴ ماہ اکتوبر سنہ ۱۸۶۲ ع * (۱۰۶)

ایضا

پرسون تمہارا خط آیا حال جو معلوم تھا وہ پھر معلوم ہوا - غزلین دیکھہ رہا تھا آج شام کو دیکھنا تمام ہوا تھا غزلونکو رکھدیا تھا چاہتا تھا کہ اونکو بند کرکے رہنے دون کل نو بجے دس بجے ڈاک مین بھیجدون خط کچھہ ضرور نہین - مین اسی خیالمین تھا کہ ڈاک کا ہرکارہ آیا جانی جی کا خط لایا اوسکو پڑھا اب مجھکو ضرور ہوا کہ خلاصہ اوسکا تمکو لکھون یہہ رقعہ لکھا خلاصہ بطریق ایجاز یہہ ہی کہ عرضی گزری دیوان گزرا راولجی کے نام کا خط گزرا راجہ صاحب دیوان کے دیکھنے سے خوش ہوئے جانی جی نے جو ایک معتمد اپنا سعد اللہ خان وکیل کے ساتھہ کردیا ہی وہ منتظر جواب کا ہی راولجی نئے اجنٹ کی استقبال کو گئے ہین اور اب اجنٹ علاقۂ جیپور کی راہ سے نہین آتا آگرہ اور گوالیار کرولی ہوتا ہوا اجمیر آئیگا اور اس راہ مین جیپور کا عمل نہین پس چاہئے کہ راولجی اولٹے پھر آوین آنکے آئے پر عرضی کا جواب ملیگا اور اسمین دیوان کی رسید بھی ہوگی - بھائی جانی جی تمکو بہت ڈھونڈھتے اور تمہارے بغیر بہت بے چین ہین مین نہ تمکو کچھہ کہہ سکتا ہون نہ اونکو سمجھا سکتا ہون تم وہ کرو کہ جسمین سانپ مرے اور لاٹھی نہ ٹوٹے - ہان یہہ بھی جانی جی نے لکھا تھا کہ کل بہت دنکے بعد منشی جی کا خط آیا ہی - اسد * (۱۰۷)

ایضا

بھائي - پرسون شام کو ڈاک کا ھرکارہ آیا اور ایک خط تمھارا اور ایک خط جانی جي کا لایا تمھارے خط مین اوراق اشعار اور بابو صاحب کے خط مین جیپور کے اخبار - دو دنسے مجھکو وجع الصدر ھي اور مین بہت بے چین ھون ابھي اشعار کو دیکھه نہین سکتا بابو صاحب کے بھیجے ھوئے کواغذ تمکو بھیجتا ھون اشعار بعد دو چارروز کے بھیجے جاینگے - اسد الله * مرسلۂ جمعه ۲۵ فروري سنه ۱۸۵۳ع * (۱۰۸)

ایضا

صاحب تمھارا خط آیا حال معلوم ھوا * شعر *

جہانیان ز تو برگشته اند گر غالب * تراچه باک خدائي که داشتي داري

خدا کے واسطے میرے باب مین لوگون نے کیا خبر مشھور کي ھي به نسبت حکیم احسن الله خان کے جو بات مشھور ھي وہ محض غلط - ھان مرزا الھي بخش جو شاھزادونمین ھین اونکو حکم کراچي بندر جانیکا ھي اور وہ انکار کر رھے ھین دیکھئے کیا ھو - حکیم جي کو اونکي حویلیان مل گئي ھین اب وہ مع قبائل اون مکانون مین جا رھےھین اتنا حکم اونکو ھي که شھر سے باھر نجائین - رھا مین

(ع) تو بیکسي و غریبي ترا که مي پرسد *

نه جزا نه سزا نه نفرین نه آفرین نه عدل نه ظلم نه لطف نه قہر ۱۵ دن پہلے تک دنکو روٹي، راتکو شراب ملتي تھي اب صرف روٹي ملي جاتي ھي شراب نہین کپڑا ایام تنعم کا بنا ھوا ابھي ھی اسکي کچھه فکر نہین ھی مگر تمکو میرے سر کي قسم یہه

لکھہ بھیجو کہ میري خبر تمنے کیا سني مجھے اوسکے معلوم ہونے
سے مزا ملیگا - غالب * ٥ نومبر سنہ ۱۸٥۹ع * (۱۰۹)

ایضا

صاحب عجب اتفاق ہی آج صبح کو ایک خط تمکو اور ایک خط جاگیر کے گانوُ کي تہنیت مین اپنے شفیق کو ڈاک مین بھیج چکا تھا کہ دو پہر کو رضي الدین نیشاپوري کا کلام ایک شخص بیچتا ہوا لایا مین تو کتاب کو دیکھہ لیتا ہون مول نہین لیتا قضارا جب مینے اسکو کھولا اوسي ورق مین یہہ مطلع نکلا * مطلع *
اگر بگنج گہر میلم اوفتاد چہ باک * کف جواد ترا از براي آن دارم
چاہتا تہا کہ تمکو لکھون کہ ناگاہ تمہارا خط آیا مجھکو لکھنا ضرور ہوا آج نہین دو خط بھیجے ہین ایک تو صبح کو پوسٹ پید اور ایک اب بارہ پر تین بجے بیرنگ اوس شعر کو اب چاہو رہنے دو - ہاے ہاے تم بھائي سے ملے غیاث اللغات کھلوائے جواد کا لغت دیکھا مگر میرا ذکر نکیا کہ وہ تمہارے جویاي حال ہی - دستنبو اور اوسکے چھاپے کا ذکر نکیا البتہ اگر تم ذکر کرتے تو وہ دونون باب مین کچھہ فرماتے اور مجھکو دعا سلام کہدیتے چونکہ تمنے اپنے خط مین کچھہ نہین لکھا اس سے معلوم ہوا کہ بھائي نے کچھہ نہین کہا اگر اونہون نے کچھہ نہین کہا تو اونکا ستم اور اگر اونکا کہا ہوا تمنے نہین لکہا تو تمہارا کرم - بہرحال خوب مصرع حافظ کا تمنے مجھکو یاد دلایا ہی (ع) یا رب مباد کس را مخدوم بے عنایت
خواہي تم خواہي منشي نبي بخش سلمہ اللہ تعالی یہہ یاد رہے یہہ مصرع اگر مجہپر زنجیر سے باندھوگے تو بھي تو نہین

بندھیگا - اگر دستنبو کو سراسر غور سے دیکھو گے تو اپنا نام پاؤگے اور یہہ بھي جانوگے کہ وہ تحریر تمھاري اس تحریر سے سو برس پہلے کي هی * آخر روز دوشنبہ ۲۳ اگست * (۱۱۰)

ایضا

جان من و جانان من - کل مین نے تمکو سکندر آباد مین سمجھکر خط بھیجا شام کو تمھارا خط آیا معلوم ھوا کہ اکبر آباد پہنچے خیر وہ خط پوسٹ پیتی گیا هی شاید اولٹا نہ پھرے اگر پھر آئیگا تو خیر آج یہہ خط تمکو اکبر آباد بھیجتا ھون پہنچنے پر جواب لکھنا - تقطیع رباعي کي بہت خوب مگر خیر ھر ایک بات کا ھر ایک وقت هی ھمکو ھر طرح لطف صحبت اور لطف شعر اوٹھا لینا - بھائي منشي نبي بخش صاحب کے نام کا خط پڑھکر اونکو دے دینا اور اوسکا مضمون معلوم کر لینا - جس حاکم کو مینے خط اور قطعہ بھیجا هی اوسکے سرشتہ دار کوئي صاحب ھین من پھول اونکا نام هی مجھسے نا آشناے محض ھین اگر تعارف ھوتا تو استدعا کرتا کہ اس تحریر کو پیش کیجئے کاش تمسے آشنائي ھوتي تو تمھین اوپر اوپر خط لکھکر اونکو بھیجدیتے کہ غالب ایک فقیر گوشہ نشین اور بیگناہ محض اور واجب الرحم هی اسکے حصول مطالب مین سعي دریغ نکرنا * بیت *

میتوان آورد استغنا شفارش نامۂ * چرخ کجرو را اگر دانیم کز یاران کیست

باقي جو حال هی وہ بھائي کے نام کے ورق مین لکھہ چکا ھون تم پڑھہ لوگے دوبارہ لکھنا کیا ضرور * شنبہ ٦ مارچ سنہ ۱۸۵۸ع جواب طلب * (۱۱۱)

ایضا

میرے مہربان میری جان مرزا تفتہ سخندان - تمہارا سکندر آباد اور میرے خط کا تمہارے پاس پہنچنا تمہاری تحریر سے معلوم ہوا زندہ رہو اور خوش رہو مین نثر کی داد اور نظم کا صلہ مانگنے نہین آیا بھیک مانگنے آیا ہون روٹی اپنے گرہ سے نہین کھاتا سرکار سے ملتی ہی وقت رخصت میری قسمت اور منعم کی ہمت - نواب صاحب از روی صورت روح مجسم اور باعتبار اخلاق آیت رحمت ہین خزانہ فیض کے تحویلدار ہین جوشخص دفتر ازل سے جو کچھہ لکھوا لایا ہی اوسکے پانے مین دیر نہین لگتی ایک لاکھہ کئی ہزار روپیہ سال غلہ کا محصول معاف کردیا ایک اہل کار پر ساتھہ ہزار کا محاسبہ معاف کیا اور بیس ہزار روپیہ نقد دیا منشی نولکشور صاحب کی عرضی پیش ہوئی خلاصہ عرضی کا سدلیا واسطے منشی صاحب کے کچھہ عطیہ بتقریب شادی صبیہ تجویز ہو رہا ہی مقدار مجھپر نہین کھلی - بھائی مصطفی خانصاحب بتقریب تہنیت مسندنشینی و شمول جشن آنے والے ہین اسوقت تک نہین آئے جشن یکم دسمبر سے شروع ۵ دسمبر کو خلعت کا آنا مسموع - نجات کا طالب غالب * دوشنبہ ۲۸ نومبر سنہ ۱۸۶۵ع وقت چاشت * (۱۱۲)

ایضا

میرزا تفتہ - جو کچھہ تمنے لکھا یہہ بیدردی ہی اور بدگمانی معاذ اللہ تمسے اور آزردگی مجھکو اسپر ناز ہی کہ مین ہندوستان مین ایک دوست صادق الولا رکھتا ہون جسکا ہرگوپال نام اور

تفتہ تخلص هی تم ایسي کونسي بات لکھو گے کہ موجب ملال هورها غماز کا کهنا اوسکا حال یهہ هی کہ میرا حقیقي بهائي کل ایک تها کہ وہ تیس برس دیوانہ رهکر مرگیا مثلا وہ جیتا هوتا اور هوشیار هوتا اور تمهاري برائي کهتا تو مین اوسکو جهڑک دیتا اور اوس سے آزردہ هوتا - بهائي مجهہ مین کچهہ اب باقي نهین هی برسات کي مصیبت گزر گئي لیکن بڑهاپے کي شدت بڑهگئي تمام دن پڑا رهتا هون بیٹهہ نهین سکتا اکثر لیٹے لیٹے لکهتا هون معهذا یهہ بهي هی کہ اب مشق تمهاري پختہ هوگئي خاطر میري جمع هی کہ اصلاح کي حاجت نپاوٴنگا اس سے بڑهکر یهہ بات هی کہ قصاید سب عاشقانہ هین بکار آمدني نهین خیر کبهي دیکهہ لونگا جلدي کیا هی تین بات جمع هوئین میري کاهلي - تمهارے کلام کا محتاج بہ اصلاح نهونا - کسي قصیدہ سے کسیطرح کے نفع کا تصور نهونا - نظران مراتب پر کاغذ پڑے رهے - لالہ بالمکند بے صبر کا ایک پارسل هی کہ اوسکو بهت دن هوئے آج تک سرنامہ بهي نهین کهولا - نواب صاحب کي دس پندرہ غزلین پڑي هوئي هین

* شعر *

ضعف نے غالب نکما کردیا * ورنہ هم بهي آدمي تهے کام کے

یهہ قصیدہ تمهارا کل آیا آج اسوقت کہ سورج بلند نهین هوا اسکو دیکها لفافہ کیا آدمي کے هاتهہ ڈاک گهر بهجوایا - غالب *

۲۷ نومبر سنہ ۱۸۶۲ع * (۱۱۳)

ایضا

منشي صاحب - مین سال گزشتہ بیمار تها بیماري مین خدمت

احباب سے مقصر نہیں رہا اب مردہ ہوں مردہ کچھہ کام نہیں کر سکتا کمشنر و ڈپٹی کمشنر وغیرہ حکام شہر سے ترک ملاقات ہی مگر ڈپٹی کلکٹر شہر سے کہ وہ مہتمم خزانہ ہی ہر مہینے مین ایکبار ملنا ضرور ہی اگر نملوں تو مختار کار کو تنخواہ نملے - ڈکرودر صاحب ڈپٹی کلکٹر چھہ مہینے کی رخصت لیکر پہاڑ پرگئے اونکی جگہہ ریٹیگن صاحب مقرر ہوئے اونسے ناچار ملنا پڑا وہ تذکرہ شعرای ہند کا انگریزی مین لکھتے ہین مجھسے بہی اونہوں نے مدد چاہی مین نے سات کتابین بھائی ضیاءالدین خانصاحب سے مستعار لیکر اونکے پاس بھیجدین پھر اونہوں نے مجھسے کہا کہ جن شعرا کو تو اچھی طرح جانتا ہی اونکا حال لکھہ بھیج مین نے سولہ آدمی لکھہ بھیجے بقید اسکے کہ اب زندہ موجود ہین اور اوس سواد کی صورت یہہ ہی - نواب ضیاءالدین احمد خان بہادر رئیس لوہارو فارسی اور اردو دونوں زبانوں مین شعر کہتے ہین فارسی مین نیّرؔ اور اردو مین رخشان تخلص کرتے ہین اسداللہ خان غالب کے شاگرد - نواب مصطفی خان بہادر علاقہ دار جہانگیر آباد اردو مین شیفتہ اور فارسی مین حسرتی تخلص کرتے ہین اردو مین مومن خان کو اپنا کلام دکھاتے تھے - منشی ہرگوپال معزز قانون گو سکندر آباد کے فارسی شعر کہتے ہین تفتہ تخلص کرتے ہین اسد اللہ خان غالب کے شاگرد - ظاہرا بعد اس فہرست کے پہنچنے کے اونہوں نے کچھہ اپنے منشی سے تمکو لکھوایا ہوگا پھر کچھہ آپ لکھا ہوگا مجھکو اس حال سے کچھہ اطلاع نہین تمہارے خط کے روسے مین نے اطلاع پائی اب مین مولوے مظہر

الحق اونکے منشي کو بلواؤنگا اور سب حال معلوم کرونگا اصل یہہ هی که تذکره انگریزي زبان مین لکها جاتا هی اشعار هندي اور فارسی کا ترجمه شامل نکیا جائیگا صرف شاعر کا اور اوسکے اوستاد کا نام اور شاعر کے مسکن و موطن کا نام مع تخلص درج هوگا خدا کرے کچهه تمکو فایده هوجاے ورنه بظاهر سواي درج هونے نام کے اور کسي بات کا احتمال نهین هی - ریتیگن صاحب اب عدالت خفیفه کے جج هوگئے ڈکرودر صاحب پهاڑ سے آگئے اپنا کام کرنے لگے ریڈیگن صاحب شهر سے باهر دو کوس کے فاصله پر جا رهے معهذا جاڑے کا موسم بڑهاپے کا عالم وهان تک جانا دشوار اور پهر کوئي مطلب نکلتا هوا نظر مین نهین بهر حال مولوي مظهر الحق پرسون یکشنبه کے دن میرے پاس آئینگے حال معلوم کرکے اگر میرا جانا یا لکهنا تمهارے فلاح کا موجب هوگا تو ضرور جاؤنگا -

غالب * روز جمعه ۹ دسمبر سنه ۱۸۶۴ع * (۱۱۴)

ایضا

بهائي - آج صبح کو بسبب حکیم صاحب کے تقاضا کے شکوه آمیز خط جذاب مرزا صاحب کي خدمت مین لکهکر بهیجا کلیان خط ڈاک مین ڈالکر آیاهي تها که ڈاک کا هرکاره ایک خط تمهارا اور ایک خط مرزا صاحب کا لایا - اب کیا کرون خیر چپ هو رها شکوه محبت بڑهائیگا مرزا صاحب کي عنایت کا شکر بجا لاتا هون یقین هی که جلدین میري خاطر خواه بن جاینگے کسواسطے که جو آجکے خط مین اونهون نے لکها هی وه بعینه میرا مکنون ضمیر هی خدا اونکو سلامت رکهے - میرا سلام

کهدینا اونکے خط کا جواب کل پرسون بهیجونگا - راجه امید سنگهه بهادر خوبان روزگار مین سے هین فقیر کا سلام نیاز اونکو کهدینا خدا کرے اونکے سامنے کتابین چهپ چکین بارے جب وه دوالیار کو تشریف لے جائین تو مجهکو اطلاع لکهنا - تهذیب کے نوا بن جانے سے خاطر جمع هوگئي - بهائي مین فارسي کا محقق هون کاتب اون اجزا کا جن کے روسے کاپي لکهي جاتي هی فارسي کا عالم هی علم اسکا غیاث الدین رامپوري اور حکیم محمد حسین دکني سے زیاده هی تصحیح سے غرض یهه هی که کاپي سراسر موافق ان اوراق کے هو نه یهه که فرهنگون مین دیکها جاے آگے اس سے تمکو بهي اور بهائي کو بهي لکهه چکا هون اب صرف اوس تحریر کا اشاره لکهنا منظور تها - آج جسطرح مجهکو تمهارا اور مرزا صاحب کا خط پهنچا لازم تها که حکیم صاحب کو بهي لفافه اخبار پهنچ جاتا مگر اسوقت تک نهین پهنچا اور یهه دو پهر کا وقت هی خیر پهنچ جائیگا مین نے تمهارا خط اونکے پاس بهیجدیا تها اُنهون نے تمهاري راے منظور کي اب تم وه اخبار جسطرح که تمنے لکها هی اونکے پاس بهیجدو اور صاحب مطبع قیمت اخبار اور اجرت کاتب اونکو لکهه بهیجے اپنا نام اور مسکن سے اونکو اطلاع دے بس اوسکو اپنے طور پر روپیه بهیجدیگے هم تم واسطه شناسائي همدگر هوگئے هان اگر احیانا روپیه کے بهیجنے مین دیر هوگي تو مین کهکر بهجوا دونگا یهه البته میرا ذمه هی * (١١٥)

ایضا

مشفق میرے کرم فرما میرے - تمهارا خط اور تین دو ورقه چهاپے

کے پہنچے شاید میرے دکھانے کے واسطے بھیجے گئے ہین ورنہ رسم
تو یون ھی کہ پہلے صفحہ پر کتاب کا نام اور مصنف کا نام اور مطبع
کا نام چھاپتے ہین اور دوسرے صفحہ پر لوح سیاہ قلم سے بنتي ھی
اور کتاب لکھي جاتي ھی اسکا بھی چھاپا اسیطرح ھوگا غرض کہ
تقطیع اور شمار سطور اور کاپي کا حسن خط اور الفاظ کي صحت
سب میرے پسند صحت الفاظ کا کیا کہنا ھی واللہ بے مبالغہ
کہتا ھون اگر بھائي منشي نبي بخش صاحب بدل متوجہ ھون
تو اگر احیانا اصل نسخہ مین سہو کاتب سے غلطي واقع ھوئي ھو
تو اوسکو بھي صحیح کردینگے تم میري طرفسے اونکو سلام کہنا بلکہ
یہہ خط دکھا دینا خدا کرے انجام تک یہي قلم اور یہی خط
اور یہي طرز تصحیح چلي جاے جدول بھي مطبوع ھی پہلے صفحہ
کي صورت اور دوسرے صفحہ کی لوح بھي خدا چاھے تو دل
پسند اور نظر فریب ھوگي کاغذ کے باب مین یہہ عرض ھي کہ
فرنچہ کاغذ اچھا ھی چھہ جلدین جو نذر حکام ہین وہ اس کاغذ
پر ھون اور باقي چاھو شیورامپوري پر اور چاھو نیلے کاغذ پر چھاپو
اوریہہ بات کہ دوجلدین جو ولایت جانے والي ہین وہ اوس
کاغذ پر چھاپے جائین اور باقي شیورامپوري پر یا نیلے کاغذ
پر یہہ تکلف محض ھی یہانکے حاکمون نے کیا کیا ھی کہ
اونکي نذر کي کتابین اچھے کاغذ پر نہون مگر جو ایسا ھي
صرف اور خرچ زاید پڑتا ھو تو خیر دو جلدین اس کاغذ
پر اور چار جلدین شیورامپوري پر ھون باقي جلدون مین تمھین
اختیار ھي - ھانصاحب اگر ھوسکے تو کاپي کي سیاھي زرا اور

سیاه اور رخشندہ هو اور آخر تک رنگ نبدلے - آگے اس سے مین نے برخوردار منشي عبداللطیف کو لکھا تھا که ان چھه کتابونکي کچھه تزئین اور آرایش کي فکر کرین معلوم نهین تمنے وہ پیام اونکو پهنچایا یا نهین آپ اور منشي عبداللطیف اور مرزا حاتم علي صاحب مهر باهم صلاح کرین اور کوئي بات خیال مین آوے تو بهتر ورنه ان چھه نسخونکي جلدین انگریزي ڈیڑہ ڈیڑہ دو دو روپیه کي لاگت کي بنوا دینا اور اسکا روپیه تیاري سے پہلے مجھسے منگوا لینا - آنکه همه را در یکدم بخوید بشو پدید آورد اگر دردم دیگر به نهیب مباش بهم زند الخ اسمین نهیب کا لفظ کچھه میري سهل انگاري سے اور کچھه سهو کاتب سے رهگیا هی اسکو تیز چاقو سے چھیلکر بنواي لکھدینا یعنے بنواي مباش بهم زند ضرور ضرور اوسکا انتظار نکیجو که جب یهان چھاپا آئیگا تو بنادینگے نه اصل کتاب مین غلط رهے نه چھاپے مین غلط هو اگر اجزای اصل میر امیر علي صاحب کاپي نویس کے پاس هون تو اونکو یا بھائي منشي نبي بخش صاحب کو یهه رقعه دکھا کر سمجھا دینا اور بنوادینا

از غالب * روز سه شنبه هفتم ستمبر سنه ۱۸۵۸ع (۱۱۶)

ایضا

جیتے رهو اور خوش رهو * ع *

* ای وقت توخوش که وقت ما خوش کردي *

زیادہ خوشي کا سبب یهه که تمنے تحریر کو تقریر کا پرواز دیدیا تها گرمي هنگامۂ انطباع دیوان و غیرہ مین پہلے سے جانتا هون بنک گھر کا روپیه مصرف کاغذ و کاپي هی - خدا تمکو سلامت رکھے

مقدمات سے ہو رجب علي بیگ سرور نے جو افسانۂ عجایب لکھا هی اغاز داستان کا شعر اب مجھکو بہت مزا دیتا هی * شعر *

یادگار زمانہ هین هم لوگ * یاد رکھنا فسانہ هین هم لوگ

مصرع ثاني کتنا گرم هی اور یاد رکھنا فسانہ کیواسطے کتنا مناسب - منشي عبد اللطیف کے گھر مین لڑکے کے پیدا ہونے کی خبر مجھکو هوچکي هي اور تہنیت مین بهائی کو خط لکھہ چکا هون اب جو اونسے ملو تو میرا سلام کہکر اوس خط کے پہنچنے کي اطلاع لے لینا - مولوي معنوي جب کانپور سے معاودت فرمائین مجھکو اطلاع دینا - میرا حال بدستور * ع * همان پہلو همان بستر همان درد *

شنبہ ۲۶ جون روز ورود نامہ * (۱۸۱۷)

ایضا

برخوردار - تمہارا خط پہنچا اصلاحی غزلونکي رسید معلوم هوئي مقطع اب اچھا هوگیا رهنے دو کل جمعہ کے دن ۱۹ نومبر کو سات کتابونکا پارسل بهیجا هوا مولانا مہر کا پہنچا زبان نہین جو تعریف کرون - شاهانہ آرایش هی آفتاب کی سی نمایش هی مجھے یہہ فکر کہ کہین اونکا روپیہ تیاري مین صرف نہوا هو اچھا میرے بهائي اسکا حال جو تمکو معلوم هو مجھکو لکھہ بهیجو - رقعات کے چھاپے جانے مین هماري خوشي نہین هی لڑکون کیسي ضد نکرو اور اگر تمہاري اسی مین خوشي هی تو صاحب مجھسے نپوچھو تمکو اختیار هی یہہ امر میرے خلاف راي هی - میر بادشاہ کی اور اپنی ناشناسائي آگے تمکو لکھہ چکا هون اب تمہارے اس خط سے معلوم هوا کہ وہ تمہارے اور اومراؤ سنگھ کے آشنا هین

کچھہ اونکے خاندان کا نام و نشان دریافت ہو تو مجھکو بھی لکھہ بھیجو تاکہ مین جانون کہ یہہ کس گروہ مین سے ہین میان وہ (راست دروغ بہ گردن راوي) نے مجھکو بہت پریشان کیا ہی واسطے خدا کے جو راوي نے روایت کي ہی وہ مجھکو ضرور لکھو اور تاج گنج کے رہنے والونکي ابتري کي حقیقت سے بھي اطلاع دو حکم عفو تقصیر عام ہوگیا ہی لڑنے والے آتے جاتے ہین اور آلات حرب و پیکار دیکر توقیع آزادي پاتے ہین یہہ دو شخص کیسے مجرم تھے جو مقید ہوئے * محررۂ صبح شنبہ ۲۰ نومبر سنہ ۱۸۵۸ع * (۱۱۸)

ایضا

بھائي - وہ خط پہلا تمکو بھیج چکا تھا کہ بیمار ہوگیا بیمار کیا ہوا توقع زیست کي نرہي قولنج اور پھر کیسا شدید کہ پانچ پہر مرغ نیم بسمل کي طرح تڑپا کیا آخر عصارہ ریوند اور ارنڈي کا تیل پیا اوسوقت تو بچگیا مگر قصہ قطع نہوا مختصر کہتاہون میري غذا تم جانتے ہو کہ تندرستي مین کیا ہی دس دنمین دوبار ادہي ادہي غذا کہائي گویا دس دنمین ایک بار غذا تناول فرمائي گلاب اور املي کا پنا اور آلوبخارا کا افشردہ اسپر مدار رہا کل سے خوف مرگ گیا ہی اور صورت زیست کي نظر آئي ہی آج صبح کو بعد دوا پینے کے تمکو یہہ خط لکھا ہی یقین تو ہی کہ آج پیٹ بھر کر روٹي کہا سکون صاحب وہ جو مین نے ۲۲ شعر مرثیہ کے لکھکر تمکو بھیجے اس سے مقصود یہہ تھا کہ تم اپنے اشعار دوسرے ماتم زدہ کو دیدو کسواسطے کہ تمہاری تحریر سے معلوم ہوا تھا کہ کوئي اور بھي فلک زدہ ہے اور یہہ جو تم

لکھتے ہو کہ کچھہ اوپر اسي ۸۰ شعر مین سے ایک شعر بھي تو لےنہ لیا اسکا حال یہہ کہ وہ شعر سب دست و گریبان تھے ایک کو ایک سے ربط ایک یا دو شعر اسمین سے کیونکر لئے جاتے اشعار سب میرے پسند بے سقم بے عیب وہ جو تم لکھتے ہو کہ صرف بابو برج موہن میزنم اور اسکا دوسرا مصرع مین بھول گیا ہون مگر قافیہ مین من ہی یہہ شعر غالب کو برا معلوم ہوا ہوگا واللہ باللہ جبتک کہ تمنے نہین لکھا میرے خیال مین بھي یہہ بات نتھي - بہر حال بات وهي ہی جو مین اوپر لکھہ آیا ہون - بارے اب کہئے بھائي منشي نبي بخش صاحب اور مولوي قمر الدین خانصاحب روزونکے متوالے هوش مین آئے یا نہین آئے آج ۱۰ شوال کي ہی ششهٔ عید کا بھي زمانا گزر گیا خداکے واسطے اونکي خیر و عافیت لکھو اور یہہ عبارت بھائي صاحب کي نظر انور سے گزرانو شاید وہ مجھکو خط لکھین - غالب * محررہ و مرسلهٔ دوشنبه ۲۴ مئی سنه ۱۸۵۸ع * (۱۱۹)

ایضا

اللہ اللہ هم تو کول سے تمہارے خط کے آنیکے منتظر تھے ناگاہ کل جو خط آیا معلوم ہوا کہ دو دن کول مین رهکر سکندر آباد آگئے ہو اور وهان سے تمنے خط لکھا ہی - دیکھئے اب یہان کب تک رهو اور آگرہ کب جاؤ پرسون برخوردار شیو نراین کا خط آیا تھا لکھتے تھے کہ کتابونکي شیرازہ بندي ہو رهي ہی اب قریب ہی کہ بھیجي جائین - مرزا مہر بھي ایک هفته بتاتے هین دیکھئے کس دن کتابین آجائین خدا کرے سب کام دلخواہ بنا ہو -

ھانصاحب منشي بالمکند بیصبر کے ایک خط کا جواب ھم پر قرض ھی میں [کیا] کرون اوس خط میں اونھون نے اپنا سیر سفر میں مصروف ھونا لکھا تھا پس میں اُنکے خط کا جواب کہان بھیجتا اگر تمسے ملیں تو میرا سلام کہدینا اور مطبع آگرہ سے کتابونکا حال تو تم خود دریافت کرھي لوگے میرے کہنے اور لکھنے کي کیا حاجت * چار شنبہ سیوم نومبر سنہ ۱۸۵۸ع * (۱۲۰)

ایضاً

یکشنبہ سیوم ذي القعدہ و پنجم جون سال حال

صاحب - آج تمہارا خط صبح کو آیا میں دو پہر کو جواب لکھتاھون تمہاري ناسازگاري طبیعت سنکر دل کڑھا حق تعالی تمکو زندہ اور تندرست اور خوش رکھے - اوراق مثنوي بھیجے ھوئے بہت دن ھوئے جسمیں حکایت طالب علم اور سنار کي تھي واقعہ بلند شہر کا اور وہ اوراق میں نے پم فلٹ پاکٹ نہیں بھیجے خط میں لپیٹ کر چونکہ خط ڈبل تھا دو ٹکٹ لگاکر ارسال کئے ھیں رسید ملے تو اوسکو دیکھکر تاریخ معلوم ھوجاے قیاس سے ایسا جانتا ھون کہ پان سات دن ھوے ھونگے - منشي نبي بخش کا خط بہت دن سے نہیں آیا گھر اونکا تاج گنج وہ خود مع بعض متعلقین آگرہ - ایکبار تاج گنج کے پتے سے خط اونکو بھیجا تھا جواب نہ آیا اب ناچار برخوردار شیونراین سے اونکا حال پوچھونگا - تم باھمہ کمالات خفقاني بھي ھو رای امید سنگھہ سے خط کي امید کیون رکھتے ھو جب آگرہ جاؤگے اور وہ وھان ھونگے تو ملاقات ھوجائیگي میں خود واقف نہیں کہ وہ کہان ھیں از روے قیاس

کہہ سکتا ہوں کہ آگرہ یا بندرابن - کبھی کہیں سے اونکا کوئی خط مجھکو آیا ہو تو میں گنہگار - غالب * (۱۲۱)

ایضا

لو صاحب کھچڑی کھائی دن بہلائے کپڑے پہاتے گھر کو آئے * ۸ جنوری ماہ و سال حال دو شنبہ کے دن غضب الہي کی طرح اپنے گھر پر نازل ہوا تمہارا خط مضامین دردناک سے بھرا ہوا رامپور میں میں نے پایا جواب لکھنے کي فرصت نملی بعد روانگي کے مراد آباد میں پہنچکر بیمار ہوگیا پانچ دن صدرالصدور صاحب کے ہان پڑا رہا اونہوں نے بیمارداري اور غمخواري بہت کی - کیون ترک لباس کرتے ہو پہننے کو تمہارے پاس ہی کیا جسکو اوتار کر پہنکوگے ترک لباس سے قید ہستي مٹ نجائیگي بغیر کھائے پئے گزارا نہوگا سختي و سستي رنج و آرام کو ہموار کردو جسطرح ہو اسی صورت سے بہر صورت گزرنے دو * بیت * تاب لاے ہی بنیگي غالب * واقعہ سخت ہی اور جان عزیز

اس خط کي رسید کا طالب غالب * (۱۲۲)

ایضا

میرزا تفتہ کہ پیوستہ بدل جا دارد * ہر کجا ہست خدایا بسلامت دارش صاحب کئي بار جی چاہا کہ تمکو خط لکھوں مگر متحیر کہ کہاں بھیجوں اب جو تمہارا خط آیا معلوم ہوا کہ حضرت ابھی لکھنؤ میں رونق افروز ہیں خط نہ بھیجوں تو گنہگار میں نے یہہ عرض کیا ہی کہ مجھہ میں اصلاح کی مشقت کي طاقت نہیں رہی معہذا تمہارا کلام پختگي کو پہنچ گیا ہی اصلاح طلب نہیں رہا

هی شیر اپنے بچے کو ایکمدت تک آئین شکار سکھاتا هی جب وہ جوان هو جاتا هی تو خود بے اعانت شیر شکار کیا کرتا هی یهه مین نے نهین کہا که تم مجھے اپنے کلام کے دیکھنے سے محروم رکھو جو غزل قصیدہ لکھا کرو نه مسودہ بل ایک نقل اوسکی ضرور مجھکو بھیجا کرو * (۱۲۳)

ایضا

سه شنبه ۳ ربیع الثاني و ششم ستمبر

صاحب - کل پارسل اشعار کا ایک آنه کا ٹکٹ لگا کر اور اوسپر یهه لکھکر که یهه پارسل هی خط نهین هی ڈاک مین بھیجدیا ڈاک منشي نے کہا که خطونکے صندوق مین ڈال دو خدمتگار ناخواندہ آدمی اوسکا حکم بجالایا اور اوسکو خطونکي صندوق مین ڈال آیا وہ لفظ که یهه خط نهین هی پارسل هی دست آویز معقول هی اگر وهان کے ڈاکي تمسے خط کا محصول مانگین تو تم اوس جمله کے ذریعه سے گفتگو کرلینا - مکان میرے گھر کے قریب حکیم محمود خان کے گھر کے نزدیک عطار بھی پاس بازار بھی قریب تھائي روپیه کرایه کو موجود مگر مالک مکان سے یهه وعدہ هی که هفته بھر کسي اور کو ندونگا بعد ایک هفته کے اگر تمهارا مسافر نه آیا تو مجھے اور کرایه دار کے دینے کا اختیار هی - رامپور کے باب مین مختصر کلام یهه هی که نه مین والئ رامپور کو لکھه سکتا هون نه اس نه لکھنے کي وجه تمکو لکھه سکتا هون اگر کبھی ریل مین بیٹھه کر آجاؤگے تو زباني کهدونگا - غالب * (۱۲۴)

ایضا

منشي صاحب سعادت و اقبال نشان منشي هرگوپال صاحب سلمه الله تعالی - غالب کي دعاي درویشانه قبول کرین هم تو آپکو سکندرآباد قانونگویون کے محله مین سمجھے هوئے هین اور آپ لکھنؤ راجه مان سنگهه کی حویلي مطبع اوده اخبار مین بیٹھے هوئے مداریه حقه لکھنؤ کا پي رهے هین اور منشي نول کشور صاحب سے باتین کر رهے هین - بهلا منشي صاحب کو میرا سلام کهنا آج یکشنبه هی اخبار کا لفافه ابهی تک نهین پهنچا هرهفتے کو پنجشنبه حد جمعه کو پهنچتا تها - مرزا تفته کیا فرماتے هو کیسے رینگٹن صاحب - کهان رینگٹن صاحب - پنجشنبه کے دن ۱۹ جنوري سنه حال کو وه پنجاب کو گئے ملتان یا پشاور کے ضلع مین کهین کے حاکم هوئے هین مین اپني ناتواني کے سبب اونکي ملاقات تودیع کو نهین گیا - انوار الحق گهاٹ پر نوکر هین عـــه مشاهره پاتے هین - زیاده زیاده - نجات کا طالب غالب * صبح یکشنبه ۱۲ فروري سنه ۱۸۶۵ع * (۱۲۵)

ایضا

نور چشم غالب از خود رفته مرزا تفته خدا تمکو خوش اور تندرست رکهے - نه دوست بخیل نه مین کاذب مگر بقول میر تقي (ع) اتفاقات هین زمانے کے * بهر حال کچهه تدبیر کي جائیگي اور انشا الله صورت وقوع جلد نظر آئیگي - تعجب هی که اس سفر مین کچهه فایده نهوا * بیت *

یا کرم خود نماند در عالم * یا مگر کس درین زمانه نکرد

اغنیاي دهر کی مدح سرائي موقوف کرو اشعار عاشقانه بطریق

غزل کہا کرو اور خوش رہا کرو - نجات کا طالب غالب * سه شنبه ۲۴ نومبر سنه ۱۸۶۳ع * (۱۲۶)

ایضا

صاحب بنده - مین نے بکس کا ایک خانه دیکها سیواے تین کاغذونکے کوئي کاغذ تمهارا نه نکلا اور اسوقت بسبب کم فرصتی کے مین ردیف اون تینون قصیدونکي نهین بتا سکتا اور وه مقدمه (عـه) کا به اقتضاي حالات زمانه سست هوگیا هی مت نهین گیا دیر آید درست آید انشا الله - اب میرا حال سنو * بیت *

در نومیدي بسے امید است * پایان شب سیه سپید است

همیشه نواب گورنر جنرل کي سرکار سے دربار مین مجهکو ۷ پارچے اور تین رقم جواهر خلعت ملتا تها لارڈ کیننگ صاحب میرا دربار و خلعت بند کر گئے مین نا امید هوکر بیٹهه رها اور مدت العمر کو مایوس هو رها - اب جو یهان لفتنت گورنر پنجاب آئے مین جانتا تها که یهه بهي مجهسے نملینگے کل اونهون نے مجهکو بلا بهیجا بهت سي عنایت فرمائي اور فرمایا که لارڈ صاحب دلي مین دربار نکرینگے میرٹ هوتے هوئے اور میرٹ مین اون اضلاع کے علاقه دارون اور مالگزارون کا دربار کرتے هوے انباله جائینگے دلي کے لوگونکا دربار وهان هوگا تم بهي انباله جاؤ شریک دربار هو کر خلعت معمولي لے آؤ - بهائي کیا کهون که کیا میرے دلپر گزري گویا مرده جي اوٹها مگر ساتهه اوس مسرت کے یهه بهي سنتا گزرا که سامان سفر انباله و مصارف بے انتها کهان سے لاؤن اور طره یهه که نذر معمولي میري قصیده هی ادهر قصیده کی فکر ادهر روپیه کي تدبیر حواس

ٹھکانے نہین شعر کام دل و دماغ کا هی وہ روپیہ کي فکر مین پریشان میرا خدا یہہ مشکل بھي آسان کریگا لیکن اندنون مین نہ دنکو چین هی نہ راتکو نیند هی - یہہ کئي سطرین تمہین اور ایسی هی کئي سطرین جناب نواب صاحب کو لکھکر بھیجدین هین - جیتا رہا تو انبالہ سے آکر خط لکھونگا * روز چار شنبہ ۱۳ رمضان ۴ فروري * (۱۲۷)

ایضا

بھائي - تمنے مجھے کونسا دو چار سو روپیہ کا نوکر یا پنشن دار قرار دیا هی جو دس بیس روپیہ مہینا قسط آرزو رکھتے هو تمھاري باتون پر کبھي کبھي هنسي آتي هی اگر احیانا تم دهلي کے ڈپٹي کلکٹر یا وکیل کمپني هوتے تو مجھکو بڑي مشکل پڑتي - بهرحال خوش رهو اور متفکر نهو - پانچ روپیہ مہینا پنشن انگریزي مین سے قسط مقرر هوگیا تا ادای زر ابتدای جون سنہ ۱۸۵۳ یعنے ماہ آیندہ سے یہہ قسط جاري هوگي - بابو صاحب کا خط تمہارے نام کا پہنچا عجب تماشا هی وہ درنگ کے هونے سے خجل هوتے هین اور مین اونکے عذر چاهنے سے مرا جاتاهون - های اتفاق آج مینے ارنکو لکھا اور کل راجہ کے مرنے کي خبر سني و اللہ باللہ اگر دو دن پہلے خبر سن لیتا تو اگر میري جان پر آبنتي تو بھي اونکو نہ لکھتا - جیپور کے آئے هوے روپیہ کي هنڈوي اسوقت تک نہین آئي شاید آج شام تک یا کل تک آجاوے خدا کرے وہ آبو پہاڑ پر سے هنڈوي روانہ کردین ورنہ پھر خدا جانے کہان کہان جائینگے اور روپیہ بھیجنے مین کتني دیر هو جائگي - خدا کرے زر مصارف هردیو سنگھہ اسي مین سے

مجرا لین میري کمال خوشي هی اور یهه نهو تو عـــه روپیه هردیو سنگهه کو میري طرفسے ضرور دین - منشي صاحب کا ایک خط هاترس سے آیا تها کل اوسکا جواب هاترس کو روانا کرچکا هون - والدعا - از اسد الله * محررهٔ دو شنبه ۳ مئی سنه ۱۸۵۳ع * (۱۲۸)

ایضا

کل تمهارا خط آیا راز نهاني مجهپر آشکارا هوا مین سمجها هوا تها که تم دیوانگي اور شورش کررهے هو اب معلوم هوا که حق بجانب تمهارے هی مین جو اپنے عزیز کو نصیحت کرتا هون تو اپنے نفس کو مخاطب کرکے کهتا هون که ایدل تو اپنے کو اس عزیز کي جگهه سمجهکر تصور کر که اگر تجهپر یهه حادثه پڑا هوتا یا تو اس بلا مین گرفتار هوا هوتا تو کیا کرتا - عیاذا بالله اب مین تمکو کیونکر کهون که یهه بیحرمتي گوارا کرو اور رفاقت نچهوڑو بلکه یهه بهی زاید هی جو دوست سے کهئے که تو همارے واسطے اسکو ترک کر - بهر حال دوست کی دوستي سے کام هی اوسکے افعال سے کیا غرض جو محبت و اخلاص اون مین تم مین هي بدستور بلکه روز افزون رهے ساتهه رهنا اور پاس رهنا نهین هی نه سهي * شعر *

وصلے که در آن ملال باشد * هجران به ازان وصال باشد

آمدم برسر مدعا تمهاري راے همکو اس باب مین پسند - عجب طرحکا پیچ پڑا که نکل نهین سکتا نه تمکو سمجها سکتا هون اور نه اونکو کچهه کهه سکتا هون مجهے تو اس موقع مین سواے اسکے که تماشائی نیرنگ قضا و قدر بنارهون کچهه بن نهین آتي * بیت *

به بینم که تا کردگار جهان * درین آشکارا چه دارد نهان

بے پور کا امر محض اتفاقي هی بے قصد وبے فکر درپیش آیا هی هوسناکانه ادهر متوجه هوا هون بوڑها هو گیا هون بهرا هو گیا هون سرکار انگریزي مین بهت بڑا پایه رکهتا تها رئیس زادونمین گنا جاتا تها پورا خلعت پاتا تها اب بدنام هو گیا هون اور ایک بهت بڑا دهبا لگ گیا هی کسي ریاست مین دخل کر نهین سکتا تها مگر هان استاد یا پیر یا مداح بنکر راه و رسم پیدا کرون کچهه آپ فایده اوٹهاون کچهه اپنے کسي عزیز کو وهان داخل کردون دیکهو کیا صورت پیدا هوتي هی * شعر *

تا نهال دوستي کي بر دهد * حالیا رفتیم و تخمي کاشتیم

صحاف کے هان سے دیوان ابهي نهین آیا آج کل آجائیگا پهر اوسکي جز ودان کي تیاري کرکے روانه کرونگا ابهي کول مین آرام کرو اپنے بچون مین اپنا دل بهلاؤ اگر جي چاهے تو اکبرآباد چلے جائیو وهان اپنا دل بهلائیو دیکهو اس خود داري مین اودهر سے کیا هوتا هی اور وه کیا کرتے هین والسلام ـ اسد الله * جمعه دهم دسمبر سنه ۱۸۵۲ع * (۱۲۹)

ایضا

صبح دوشنبه پنجم جمادي الاول و نوزدهم نومبر سال حال مرزا تفته ـ کل تمهارا خط مع کاغذ اشعار آیا آج تمکو یهه خط لکهتا هون اور اسي خط کے ساتهه خط موسومه میر بادشاه بهیجتا هون کاغذ اشعار کل یا پرسون روانه هوگا ـ فن تاریخ کو دون مرتبهٔ شاعري جانتا هون اور تمهاري طرح سے یهه بهي عقیده میرا نهین هی که تاریخ وفات لکهنے سے اداي حق محبت هوتا هی ـ بهرحال

مین نے منشي نبي بخش مرحوم کي تاریخ رحلت مین یهه قطعه لکهکر بهیجا - منشي قمرالدین خان صاحب نے ناپسند کیا قطعه یهه هی

شیخ نبي بخش که با حسن خلق * داشت مذاق سخن و فهم تیز
مرگ ستم پیشه امانش نداد * کیست که با مرگ بسیجد ستیز
سال وفاتش ز پيِ یادگار * با دل زار و مژهٔ دجله ریز
خواستم از غالب آشفته سر * گفت مده طول و بگو رستخیز

ایک قاعده یهه بهی هے که کوئي لفظ جامع اعداد نکال لیا کرتے هین بلکه قید معني دار هونیکي بهي مرتفع هی جیسا که یهه مصرع (ع) درسال غرس هر آنکه ماند بیند * انوري کے قصاید کو دیکهو دوچار جگهه ایسے الفاظ قصیده کے آغاز مین لکهے هین جسمین اعداد سال مطلوب نکل آتے هین اور معني کچهه نهین هوتے لفظ رستخیز کیا پاکیزه معني دار لفظ هی اور پهر واقعه کے مناسب اگر تاریخ ولادت یا تاریخ شادي مین یهه لفظ لکهتا تو بیشبهه نامستحسن تها قصه مختصر اگر تاریخ کی فکر موجب اداي حق مودت هی تو مین حق دوستی ادا کرچکا زیاده کیا لکهون - داد کا طالب غالب * (۱۳۰)

ایضا

کیون مهاراج - کول مین آنا اور جناب منشي نبي بخش صاحب کے ساتهه غزل خواني کرني اور همکو یاد نه لانا مجهسے پوچهو که مین نے کیونکر جانا که تم مجهکو بهول گئے کول مین آے اور مجهکو اپنے آنیکي اطلاع ندي نه لکها که مین کیونکر آیا

هون اور کب آیا هون اور کبتک رهونگا اور کب جاونگا اور بابو صاحب سے کہان جا ملونگا - خیر اب جو مین نے بیحیائي کرکے تمکو خط لکھا هی لازم هی که میرا قصور معاف کرو اور مجھکو ساري اپني حقیقت لکھو - تمہارے هات کي لکھي هوئي غزلین بابو صاحب کي میرے پاس موجود هین اور اصلاح پاچکي هین اب مین حیران هون که کہان بھیجون هرچند اونہون نے لکھا هی که اکبرآباد هاشم علی خان کو بھیجدو لیکن مین نه بھیجونگا جب وہ اجمیر یا بھرتپور پہنچکر مجھکو خط لکھینگے تو مین اونکو وہ اوراق ارسال کرونگا یا تم جو لکھوگے اوسپر عمل کرونگا - بھائي ایک دن شراب نه پیو یا کم پیو اور همکو دو چار سطرین لکھه بھیجو که همارا دھیان تم مین لگا هوا هی - اسد الله * رقمزدۂ یکشنبه

چارم جنوري سنه ۱۸۵۲ع * (۱۳۱)

ایضا

صاحب - تمہاري سعادتمندي کو هزار هزار آفرین تمکو یون هي چاهئے تھا لیکن مین نے تو ایک بات بطریق تمنا لکھي تھي جیسا که عربي مین لیت اور فارسي مین کاشکے -اب تم روداد سنو عرضي میري سر جان لارنس چیف کمشنر بہادر کو گزري اوسپر دستخط هوئي که یهه عرضي مع کواغذ ضمیمه سایل کے پاس بھیجدي جاے اور یهه لکھا جاے که معرفت صاحب کمشنر دهلي کے پیش کرو اب سر رشته دارکو لازم تھا که میرے نام موافق دستور کے خط لکھتا یهه نهوا وہ عرضي حکم چڑھی هوئي میرے پاس آگئي مین نے خط صاحب کمشنر دهلي چارلس

ساندرس کو لکھا اور وہ عرضي حکم چڑھی ہوئي اوسمین ملفوف کرکے بھیجدی صاحب کمشنر نے صاحب کلکٹر کے پاس یہہ حکم چڑھا کربھیجي کہ سایل کی پنشن کي کیفیت لکھو اب وہ مقدمہ صاحب کلکٹر کے ہان آیا ہی ابھي صاحب کلکٹر نے تعمیل اوس حکم کي نہین کي پرسون تو اونکے ہان یہہ روبکاري آئي ہی دیکھئے کچھہ مجھسے پوچھتے ہین یا اپنے دفتر سے لکھہ بھیجتے ہین دفترکہان رہا ہی جو اوسکو دیکھینگے - بہرحال یہہ خدا کا شکر ہی کہ بادشاهي دفترمین سے میرا کچھہ شمول فساد مین پایا نہین گیا اورمین حکام کے نزدیک یہان تک پاک ہون کہ پنشن کي کیفیت طلب ہوئي ہی اور میري کیفیت کا ذکر نہین ہی یعنے سب جانتے ہین کہ اسکو لگاؤ نتھا - مولوي قمرالدین خان کا کول نجانا اور راہ سے پھر آنا معلوم ہوا حق تعالی اونکو زندہ اور تندرست رکھے - میرا سلام کہنا اوریہہ خط پڑھا دینا- بھائي منشي نبي بخش صاحب کو سلام اور آنکے بچونکو دعا کہنا اور یہہ خط ضرور ضرور پڑھا دینا اور کہنا بھائي بدایت تو اچھي ہی نہایت بھي خدا اچھي کرے وہ عزت اور وہ ربط و ضبط جو ہم رئیس زادونکا تھا اب کہان روتی کا ٹکرا ہی ملجاے تو غنیمت ہي گورنمي کلکتہ اورگورنري آگرہ اور اجنٹي و کمشنري و دیواني و فوجداري و کلکٹري دھلي سے جو حکم میرے خط اور عرضي پر ہوا ہی مشتمل اوس حکم پر خط میرےنام آیا ہی حاکم نے اب بھي یہي حکمدیا تھا کہ لکھا جاوے کہ یون کرو عملہ نے خط نہ لکھا صرف وہ عرضي حکم چڑھی ہوئي بھیجدي خیر (ع)

هرچه از دوست مي رسد نیکو ست *

سنو مرزا تفته اب مین جو اپنا حال تمکو لکھا کرون وہ تم میرے بھائي کو اور مولوي قمرالدین خانکو دکھا دیا کرو تین تین جگھہ ایک باتکو کیون لکھون * جمعہ ۱۲ ماہ مارچ سنہ ۱۸۵۸ع * (۱۳۲)

ایضا

بھائي - ھان مین نے زبدۃ الاخبار مین دیکھا کہ راني صاحب مرگئین کل ایک دوست کا خط اکبرآباد سے آیا وہ لکھتا ھی کہ راجہ مرا راني مري ابھي ریاست کا کوئي رنگ قرار نہین پایا صورت انتظام جانی بیجناتھہ کے آنے پر موقوف ھی یہان تک اوس دوست کی تحریر ھی ظاھرا اوسکو بابو صاحب کا نام نہین معلوم اونکے بھائي کا نام یاد رھگیا صرف اوس دوست نے بطریق اخبار لکھا ھی اوسکو میري اور جاني کي دوستي کا بھي حال معلوم نہین حاصل اس تحریر سے یہہ ھی کہ اگر یہہ خبر سچ ھی تو ھمارے تمھارے دوست کا کام بنا رھیگا آمین یا رب العالمین - صاحب جیپور کا مقدمہ اب لایق اسکے نہین ھی کہ ھم اوسکا خیال کرین ایک بنا ڈالي تھي وہ نہ اوٹھي راجہ لڑکا ھی اور چھچورا ھی راول جي اور سعد اللہ خان بنے رھتے تو کوئي صورت نکل آتي - اور یہہ جو آپ لکھتے ھین کہ راجہ تیرے دیوان کو پڑھا کرتا ھی اور پیش نظر رکھتا ھی یہہ بھي تو آپ از روے تحریر منشي ھردیو سنگھہ کہتے ھین اونکا بیان کیونکر دلنشین ھو وہ بھي جو بابو صاحب لکھہ چکے ھین کہ پانسو روپیہ نقد اور خلعت مرزا صاحب کیواسطے تجویز ھوچکا ھی ھولي ھوچکي اور مین

لیکر چلا پھاگن چیت بیساکھہ نہین معلوم ہولي کس مہینے مین ہوتي ہی آگے تو پھاگن مین ہوتي تھي - بندہ پرور بابو صاحب نے پہلے بار تو مجھکو دو ہنڈویان بھیجي ہین سو سو روپیہ کي ایک تو میر احمد حسین میکش کے واسطے راجہ صاحب کي طرفسے تاریخ تولد کنور صاحب کے انعام مین اور ایک اپني طرف سے مجھکو بطریق نذر شاگردي بعد اوسکے دو ہنڈویان سو سو روپیہ کي بعد چار چار پانچ پانچ مہینے کے آئین مع میر احمد حسین کے صلے کے روپیونکي چار سو اور اوس سے علاوہ تین سو اور یہہ کہ چار سو یا تین سو کتنے دن مین آے اسکا حساب کنور صاحب کے عمر پر حوالہ ہی اگر وہ دو برس کے ہین تو دو برس مین اور اگر وہ تین برسکے ہین تو تین برسمین - ہان صاحب یہہ وہي میر قاسم علي صاحب ہین جو میرے پرانے دوست ہین پرسون یا اترسون جو ڈاک کا ہرکارہ تمہارا خط لایا تھا وہ ایک خط میر صاحب کے نام کا کوئي میان حکمت اللہ ہین اونکا میرے مکان کے پتے سے لایا تھا وہ مینے لیکر رکھہ لیا ہی جب میرصاحب آجاوین تو تم اونکو میرا سلام کہنا اور کہنا کہ حضرت اگر میرے واسطے نہین تو اس خط کے واسطے دلي آپ آئے * (۱۳۳)

ایضا

عجب تماشا ہی - بابو صاحب لکھہ چکے ہین کہ ہردیو سنگھہ آگیا اور پانسو روپیہ کي ہنڈوي لایا مگر اوسکے مصارف کي بابت اونیس کئي آنے اوس ہنڈوي مین محسوب ہو گئے ہین سو مین اپنے پاس سے ملاکر پورے پانسو کي ہنڈوي تجھکو بھیجتا ہون

مین نے اونکو لکھا کہ مصارف هردیو سنگهه کے مین مجرا دونگا تکلیف نکرو عـــه یهه میری طرف سے هردیو سنگهه کو اور دیدو اور باقي کچهه کم ساڑهے چار سو کي هندوي جلد روانه کرو سو بهائي آجتک هندوي نهین آئي مین حیران هون وجه حیراني کي یهه هی کہ اس هندوي کے بهروسے پر قرضدارون سے وعده جون کے اوایل کا کیا تها آج جون کي پانچوین هی وه تقاضا کرتے هین اور مین آج کل کر رها هون شرم کے مارے بابو صاحب کو کچهه نهین لکهه سکتا جانتا هون کہ وه سیکڑا پورا کرنیکي فکر مین هونگے پهر وه کیون اتنا تکلیف کرین تیس روپیه کي کونسي ایسي بات هی اگر مصارف هردیو سنگهه میرے هان سے مجرا هوئے تو کیا غضب هوا انیس عـــه اور پچیس عـــه چون عـــه روپیه نکال ڈالین اور باقي ارسال کرین لفافے خطوط کے جو مین نے بهیجے تهے وه بهي ابهي نهین آئے با این همه یهه کیسي بات هی کہ مین یهه بهي نهین جانتا کہ بابو صاحب کهان هین پهاڑ پر هین یا بهرتپور آئے هین اجمیر آنیکي تو ظاهرا کوئي وجه نهین هی ناچار کثرت انتظار سے عاجز آکر آج تمکو لکها هی تم اسکا جواب مجهکو لکهو اور اپني راے لکهو کہ وجه درنگ کي کیا هی زیاده زیاده - اسد الله * مرقومهٔ پنجم جون سنه ۱۸۵۳ع روز پنجشنبه جواب طلب * (۱۳۴)

ایضا

میرا سلام پهنچے خط اور کاغذ اشعار پهنچا سابق و حال ابهي سب یون هی دهرے رهینگے اگرچه گرمي رفع هوگئي مینهه برسنے

لگی ہواے سرد چلنے لگي مگر دل مکدر هی اور حواس ٹھکانے نہین - بادشاہ کا قصیدہ سارا اور ولیعہد کا قصیدہ بے خاتمہ اگے سے کہہ رکہا تہا اوسکا خاتمہ بہزار مشقت رمضان مین کہہ لیا اور عید کو دونون پڑھہ دیئے - بهائي منشي نبي بخش صاحب کو پرسون یا اترسون بهیجونگا اونسے لیکر تم بهي دیکهنا مین نے اونکو لکهہ بهیجا هی که منشي هرگوپال صاحب کو بهي دینا که وہ پڑھہ لین اور چاهین تو نقل لے لین اسکے سوا اور جو کچھہ تمهارے خط مین لکها تہا وہ جواب طلب نہین اور یون هي هے جو تم سمجھے هو - اسد الله * (۱۳۵)

ایضا

کیون صاحب - اسکا کیا سبب هی که بہت دن سے هماري آپکي ملاقات نہین هوئي نه مرزا صاحب هی آئے نه منشي صاحب هی تشریف لائے هان ایکبار منشي شیو نراین صاحب نے کرم کیا تہا اور خط مین یہہ رقم کیا تہا که اب ایک فرمه باقي رها هی اس راه سے مین یہہ تصور کررها هون که اگر ایک فرمه نثر کا باقي تہا تو اب قصیده چهاپا جاتا هوگا اور اگر فرمه قصیده کا تہا تو اب جلدین بنني شروع هو گئي هونگي - تم سمجھے مین تمهارے اور بهائي منشي نبي بخش صاحب اور جناب مرزا حاتم علي صاحب کے خطوط کے آنیکو تمهارا اور اونکا آنا سمجهتا هون تحریر گویا وه مکالمه هی جو باهم هوا کرتا هی پهر تم کہو مکالمه کیون موقوف هی اور اب کیا دیر هی اور وهان کیا هو رها هی - بهائي صاحب کو کاپي کي تصحیح سے فراغت هو گئي مرزا صاحب نے جلدین صحاف

کو دیکھین مین اب اون کتابون کا آنا کب تک تصور کرون دسہرے
مین ایک دو دن کي تعطیل مقرر هوئي هوگي کهین دوالي کي
تعطیل تک نوبت نه پهنچ جاے - هان صاحب تمنے کبهي کچهه
حال قمر الدین خان صاحب کا نلکها آگے اس سے تمنے اگست سپٹمبر
مین اونکا آگرے کا آنا لکها پهر وه اکتوبر تک کیون نه آئے وهان تو
منشي غلام غوث خان صاحب اپنا کام بدستور کرتے هین پهر یهه اوس
دفتر مین کیا کر رهے هین کهین کسي اور کام پر معین هوگئے هین
اسکا حال جلد لکهو مجهکو یاد پڑتا هی که تمنے لکها تها که منشي
غلام غوث خان صاحب کو ایک گانو جاگیر مین ملا هی مولوي
قمر الدین خان صاحب اوسکے بندوبست کو آیا چاهتے هین اوسکا
ظهور کیون نهوا ان سب باتون کا جواب جلد لکهئے - جناب مرزا
صاحب کو میرا سلام کهئے اور یهه پیام کهئے که کتاب کا حسن کانون
سے سنا دل کو دیکهنے سے زیاده یقین آیا مگر آنکهون کو رشک هی
کانون پر اور کان چشمک زني کر رهے هین آنکهون پر یهه ارشاد هو که
آنکهون کا حق آنکهون کو کب تک ملیگا - بهائي صاحب کو بعد از
سلام کهئیگا که حضرت اپنے مطلب کي تو مجهکو جلدي نهین هی
آپکي تخفیف تصدیع چاهتا هون یعني اگر کاپي کا قصه تمام هوجاے
تو آپ کو آرام هوجاے - جناب منشي شیو نراین صاحب کي
عنایتون کا شکر میري زباني ادا کیجئیگا اور یهه کهئیگا که آپ کا خط
پهنچا چونکه میرے خط کا جواب تها اور معهذا کوئي امر جواب طلب
نتها اس واسطے اوسکا جواب نهین لکها - زیاده زیاده * نگاشته و روان
داشته صبح شنبه ۱۶ اکتوبر سنه ۱۸۵۸ع - راقم غالب * (۱۳۶)

ایضا

صاحب عجب تماشا هی تمهارے کهے سے منشي شیونراین صاحب کو خط لکها تها سو کل اونکا خط آیا اور اُنهون نے دستنبو کی رسید لکهي ڈاک کا هرکاره تو اُنکے پاس لے نگیا هوگا آخر تمهین نے بهیجا هوگا یهه کیا که تمنے مجهکو اوسکي رسید اور میرے خط کا جواب نلکها اگر یهه گمان کیا جاے که تمنے راے اُمید سنگه کي ملاقات هولینے پر خط کا لکهنا منحصر رکها هی تو وه بهي هوچکي هوگي مجهے تو صورت ایسي نظر آتي هی که گویا تم الگ هوگئے هو کتاب مطبع مین حوالے کردي اب اوسکي تزئین و تصحیح سے کچهه غرض نهین پس اگر یون هی تو مین اس انطباع سے درگزرا سیکڑون مطالب و مقاصد رهجاینگے اور پهر اس وحشت کي وجه کیا اگر کہا جاے که وحشت نهین هی تو اوس کتاب اور مثنوي کي رسید نلکهنے کي وجه کیا بے تکلف قیاس چاهتا هی که تم مجهسے خفا هوگئے هو خدا کے واسطے خفگي کي وجه لکهو صبح کو مین نے یهه خط روانه کیا هی بدهه کا دن ستمبر کي پهلي تاریخ اگر شام تلک تمهارا خط آیا تو خیر ورنه تمهاري رنجش کا بالکل یقین هوجائیگا اور بسبب وجه نه معلوم هونیکے جی گهبرایگا مین تو اپنے نزدیک کوئي سبب ایسا نهین پاتا خدا کے واسطے خط جلد لکهو اگر خفا هو تو خفگي کا سبب لکهو جانتا هون که تم راے امید سنگهه سے بهي نملے هوگے عیاذا بالله مین اونسے شرمنده رها که مین نے کہا تها که هان مرزا تفته دستنبو تمکو اچهي طرح دکهادینگے اگرچه ایسے حال مین

که مجهکو تم پر الگ هونے اور پهلو تهی کرنیکا گمان گذرا هی کوئي مطلب تمکو لکهنا نچاهئے مگر ضرورت کو کیا کرون ناچار لکهتا هون - صاحب مطبع نے خط کے لفافه پر لکها هی مرزا نوشه صاحب غالب لله غور کرو یهه کتنا بے جوڑ جمله هی ڈرتا هون که کهین صفحهٔ اول کتاب پر بهي نلکهدین آیا فارسي کا دیوان یا اردو یا پنج آهنگ یا مهر نیمروز چهاپے کی یهه کوئي کتاب اوس شهر مین نهین پهنچے جو وہ میرا نام لکهدیتے تمنے بهی اونکو میرا نام نهین بتایا صرف اپني نفرت عرف سے وجه اس واویلا کي نهین هی بلکه سبب یهه هی که دلي کے حکام کو تو عرف معلوم هی مگر کلکته سے ولایت تک یعنے وزرا کے محکمه مین اور ملکهٔ عالیه کے حضور مین کوئي اس نالایق عرف کو نهین جانتا پس اگر صاحب مطبع نے مرزا نوشه صاحب غالب لکهدیا تو مین غارت هوگیا میري محنت رایگان گئي گویا کتاب کسي اورکی هوگئي لکهتا هون اور پهر سونچتا هون که دیکهون تم یهه پیام مطبع مین پهنچا دیتے هو یا نهین * بده کا دن ستمبر کي پهلي تاریخ * (۱۳۷)

ایضا

بهائي صاحب - ۳۳ کتابین بهیجي هوئي بر خوردار منشی شیو نراین کي کل جمعه کے دن ۱۲ نومبر کو پهنچین کاغذ اور سیاهي اور خط کا حسن دیکهکر مین نے از روے یقین جانا که طلائی کام پر یهه کتابین طاؤس بهشت بنجاینگی خورین انکو دیکهکر شرماینگي یهه تو سب درست مگر دیکهئے مجهکو اونکا

دیکھنا کب تک میسر ہو آپ پر گمان تساہل کا گزرے یہہ تو کیونکر ہو- ہان صحاف جلد کے بذانیکی نسبت سے میرے حق کا جلاد نہ بنجاے یعنی مدت مناسب سے زیادہ دیر نلگائے - اور ہان حضرت کچھہ ایسي پختگي ارسال کے وقت کر دیجئیگا کہ وہ پارسل آشوب تلف سے محفوظ رہے بہت عزیز اور بہت کام کي چیز ہی مجھکو وہ ایک ایک جلد اپني جان سے زیادہ عزیز ہی - یا الہي یہہ خط راہ مین ہو اور وہ ساتون کتابونکا پارسل تیرے حفظ و آمان مین مجھہ تک پہنچ جاے اور یہہ نہو تو بھلا یہہ ہو کہ اس خط کا جو جواب لکھئے اوسمین یہہ مرقوم ہو کہ آج ہمنے کتابونکا پارسل روانا کیا ہی * بیت *

یارب این ارزوی من چہ خوشست * تو بدین آرزو مرا برسان

مرسلۂ شنبہ ۱۳ نومبر سنہ ۱۸۵۸ع * (۱۳۸)

ایضا

رکھیو غالب مجھے اس تلخ نوائی مین معاف
آج کچھہ درد میرے دل مین سوا ہوتا ہی

بندہ پرور- پہلے تمکو یہہ لکھا جاتا ہی کہ میرے دوست قدیم میر مکرم حسین صاحب کی خدمت مین میرا سلام کہنا اور یہہ کہنا ابتک جیتا ہون اور اس سے زیادہ میرا حال مجھکو بھي معلوم نہین - مرزا حاتم علي صاحب مہر کی جناب مین میرا سلام کہنا اور یہہ میرا شعر میري زبان سے پڑھنا * شعر

شرط اسلام بود ورزش ایمان با لغیب
ای تو غایب ز نظر مہر تو ایمان من است

تمہارے پہلے خط کا جواب بھیج چکا ہون کہ اوسکے دو دن یا تین دن کے بعد دوسرا خط پہنچا - سنو صاحب جس شخص کو جس شغل کا ذوق ہو اور وہ اوسمین بے تکلف عمر بسر کرے اوسکا نام عیش ہی تمہاري توجہ مفرط بطرف شعر و سخن تمہاري شرافت نفس اور حسن طبع کي دلیل ہی اور بہائي یہہ جو تمہاري سخن گستري ہی اوسکي شہرت مین میري بھي تو نام آوري ہی - میرا حال اس فن مین اب یہہ ہی کہ شعر کہنے کي روش اور اگلے کہے ہوئے اشعار سب بھول گیا مگر ہان اپنے ہندي کلام مین سے ڈیڑہ شعر یعنے ایک مقطع اور ایک مصرع یاد رہگیا ہی سو گاہ گاہ جب دل اولٹنے لگتا ہی تب دس پانچ بار یہہ مقطع زبان پر آجاتا ہی * شعر

زندگي اپني جب اس شکل سے گزري غالب
ہم بھي کیا یاد کرینگے کہ خدا رکھتے تھے

پھر جب سخت گھبراتا ہون اور تنگ آتا ہون تو یہہ مصرع پڑھکر چپ ہوجاتا ہون * ع * اي مرگ ناگہان تجھے کیا انتظار ہی * یہہ کوئي نہ سمجھے کہ مین اپني بے رونقي اور تباہي کے غم مین مرتا ہون جو دکھہ مجھکو ہی اوسکا بیان تو معلوم مگر اوس بیان کي طرف اشارہ کرتا ہون - انگریز کي قوم مین سے جو ان روسیاہ کالون کے ہات سے قتل ہوئے اوسمین کوئي میرا امید گاہ تہا اور کوئي میرا شفیق اور کوئي میرا دوست اور کوئي میرا یار اور کوئي میرا شاگرد ہندوستانیونمین کچھہ عزیز کچھہ دوست کچھہ شاگرد کچھہ معشوق سو وہ سب کے سب خاک مین مل گئے ایک عزیز کا ماتم

کتنا سخت ہوتا ہی جو اتنے عزیزونکا ماتم دار ہو اسکو زیست کیونکر نہ دشوار ہو - ہای اِتنے یار مرے کہ جواب مین مرونگا تو میرا کوئي رونے والا بھي نہوگا - انا للہ و انا الیہ راجعون * (۱۳۹)

بنام شاہزادہ بشیر الدین صاحب

حضرت پیر و مرشد برحق سلامت - تقصیر معاف مین مدعی اور آپ مدعا علیہ بھی اور حاکم بھی وجہ استغاثہ یہہ کہ آپنے مجھے اپنے حلقۂ ارادت سے خارج کردیا عرایض جوابطلب کا جواب نہین ایک عنایت نامہ سابق مین - آب زلہل میرود بر پر چنگ - یہہ جملۂ مرکبہ لکھا ہوا تھا مین اسکو پڑہ بھی نسکا معنے سمجھنے تو علاوہ رہے - مین نے عریضہ لکھا اور جملہ کی حقیقت حال کا انکشاف چاہا ابتک جواب نہین پہنچا جی گھبرا رہا ہی جبتک اسکا جواب نپاؤنگا آرام نہ آئیگا - برخوردار اقبال نشان مرزا شہاب الدین خان بہادر کی زبانی آپکے مزاج مبارک کی خیر و عافیت سنی مگر وہ جو تحریر دستخطي سے تسلی ہوتي ہی وہ کہان - حضرت ابتو خالصا للہ و الرسول میرا گناہ معاف اور دستخط خاص سے مجھکو اس جملہ کے معنے لکھہ بھیجئے - زیادہ حد ادب -

عفو جرم کا طالب غالب * (۱۴۰)

ایضا

در پرستش سستم و در کامجوئي استوار
بادشہ را بندۂ کم خدمت پرخوار ہست

حضرت پیر و مرشد برحق - روز افزوني کاہش اب اس حد کو پہنچي ہی کہ * ع * تقسیم جزو لا یتجزا محال ہی * آگے باد

زمہریر نے لہو خشک کر دیا تھا اب آتش دوزخ نے رہا سہا جلادیا - کل آپکا عنایت نامہ آیا آپ جو رقم فرماتے ہین کہ تو نے میرے خط کا جواب نہین بھیجا مجھکو با وصف استیلاے نسیان خیال مین آتا ہی کہ مین حضرت کے فرمان کا جواب لکھہ چکا ہون ڈاکیے اب ڈاکو ہوگئے ہین اگر وہ لفافہ ڈاک مین تلف ہوگیا ہو تو کچھہ بعید نہین متوقع ہون کہ اوسکا نہ پہنچنا میری نارسائی بخت کی تاثیر سمجھا چاہئے مین مجرم نہ ٹھہرون - زیادہ حد ادب - نجات کا طالب غالب * روز دوشنبہ ۱۱ اپریل سنہ ۱۸۶۸ع * (۱۴۱)

ایضا

تم سلامت رہو ہزار برس * ہر برس کے ہون دن پچاس ہزار

آج منگل ۱۶ جون سنہ ۱۸۶۷ع ۱۲ بجے عنایت نامہ آیا سرنامہ دیکھکر سفیدۂ صبح مراد سمجھا - ننگا ایک چھوٹی سی خس کی ٹٹی کے پاس بیٹھا ہوا تھا خط پڑھکر وہ حال طاری ہوا کہ اگر ننگا نہوتا تو گریبان پھاڑ ڈالتا اگر جان عزیز نہوتی تو سر پھوڑتا اور کیونکر اس غم کی تاب لاتا کہ مین نے اپنے کو کھڑا کر بصورت تصویر آپکی خدمت مین بھیجا - لفافہ انگریزی اقبالنشان شہاب الدین خان سے لکھوا کر بیرنگ ارسال کیا اس فرمان مین اوس لفافے کی رسید نپائی ظاہرا ڈاک پر ڈاکو گری اور میرے پیکر بے روح کے ٹکڑے اوڑادئے - بیتاب ہوکر یہہ عبارت حضرت کی بھیجی ہوئے لفافہ مین لپیٹ کر روانہ کی اب جب آپ اور لفافہ بھیجینگے تو مطالب باقی کا جواب مع اوراق اشعار بھیجونگا - زیادہ حد ادب * (۱۴۲)

———

بنام سید بدر الدین احمد المعروف بفقیر صاحب

حضرت مخدوم مکرم و معظم جناب فقیر صاحب دامت برکاتہم - بعد بندگي عرض کیا جاتا هي کہ آپکا عنایت نامہ پہنچا حال معلوم هوا بابو صاحب کے واسطے میرا دل بہت جلا زمانہ اندنوںمیں اونسے برسر امتحان هی پروردگار اونکو سلامت رکھے اور صبر و شکیب عطا کرے۔ علاقۂ مساعدت روزگار کي وہ صورت شداید رنج سفر کي وہ حالت ناسازئي مزاج کا وہ رنگ ان سب باتوں سے علاوہ یہہ کتني بڑي مصیبت هی کہ جوان داماد مرجاوے اور بیٹي بیوہ هوجاوے مرگ و زیست کا سررشتہ خدا کے هاتھہ هی آدمي کیا کرے دلپر میرے جو گزري هی وہ میرا دل جانتا هی هاں بحسب ظاهر تعزیت نامہ لکھنا چاهئے حیران هوں کہ اگر خط لکھوں تو کس پتے سے لکھوں ناچار ابھي تأمل هی جب وہ بھرتپور آجائیں تو آپ اونکے آنیکي مجھکو اطلاع دیجئیگا کچھہ لکھہ بھیجونگا - نواب علی نقي خانصاحب کے خط کے جواب میں جو آپنے مجھکو لکھا تھا وہ مجھکو یاد رهیگا جب نواب صاحب آجاینگے میں اونکو سمجھا دونگا - آپ هندی اور فارسي غزلیں مانگتے هیں فارسي غزل تو شاید ایک بھي نہیں کہي هاں هندي غزلیں قلعہ کے مشاعرہ میں دو چار لکھي تھیں سو وہ یا تمھارے دوست حسین مرزا صاحب کے پاس هونگي یا ضیاء الدین خان صاحب پاس میرے پاس کہاں آدمي کو یہاں اتنا توقف نہیں کہ وهاں سے دیوان منگوا کر نقل اوترواکر بھیجدوں۔ سید محمد صاحب کو اور اونکے دونوں بھائیونکو میري دعا پہنچے - اسد اللہ * نگاشتۂ

چارشنبه ۱۳ ربیع الثاني سنه ۱۲۷۱ هجري مطابق ۳ جنوري سنه ۱۸۵۵ع * (۱۴۳)

ایضا

مخدوم و مکرم جناب فقیر صاحب کي خدمت عالي مین عرض کیا جاتا هی که بهت دنسي آپنے مجهکو یاد نهین کیا اور مجهکو کچهه آپکا حال معلوم نهین - بابو صاحب خداجانے کهان هین اور کس کام مین هین اونکا بهي کچهه حال مجهکو معلوم نهین - منشي هرگوپال تفته کي تحریر سے بابو صاحب کا حال اکثر اور تمهاري خیر وعافیت گاه گاه دریافت هوجاتي تهي سو وه بهت دنسے علیگڈه مین هین اگرچه خط اونکے آتے رهتے هین مگر اونکو بهي بابو صاحب کا حال معلوم نهین اور تمسے تو بعد هی هي پهر تمهاري خیر و عافیت کیا لکهین - بهر حال مقصود اس تحریر سے یهه هی که نواب میر علی نقي خانصاحب آپسے ملینگے یهه بهت عالیخاندان هین نواب ذوالفقار خان اور نواب اسد خان کي اولاد مین سے هین اور تمهارے ماموںصاحب یعنے نواب محمد میر خان مغفور کے بڑے دوست هین اب یهه نوکري کي جستجو کو نکلے هین آپ انکي تعظیم و توقیر مین کوئي دقیقه فرو گزاشت نکرین اور راج کا حال سب ان پر ظاهر کرین اور اهالیء سرکار سے انکو ملوادین اور بابو صاحب سے جو انکو ملوائے تو یهه میرا خط جو آپکے نام کا هی جناب بابو صاحب کو پڑهوا دیجئے کیا خوب هو که یهه اوس سرکار مین نوکر هوجاوین اور اگر نوکري کي صورت نه تو بنے راج سے انکي رخصت بآئین شایسته عمل مین آوے

نواب اسد خان عالمگیر کے وزیر تھے اور فرخ سیر انکا بڈھایا ہوا تھا جب فرخ سیر نے ذوالفقار خان کو مارڈالا تو از روے کتب تواریخ ظاہر ہی کہ سلطنت کیسي برہم ہوگئي اور خود فرخ سیر پر کیا گزري قصہ کوتاہ انکے تقریب مین جو مدارج آپ صرف کرینگے اور جسقدر آپ اِنکے بہبود مین کوشش کرینگے احسان مجھپر ہوگا - زیادہ زیادہ * اسداللہ * (۱۴۴)

ایضا

سید صاحب جمیل المناقب عالیخاندان سعادت و اقبال توامان - مجھکو اپني یاد سے غافل اور سید احمد کي خدمتگزاري سے فارغ نہ سمجھین پر کیا کرون صورت مقدمہ عجیب و غریب ہی یہہ بہنین اور انکا بھائي باہم موافق رہینگے تو کوئي صورت نکل آئیگي - صامت و ناطق سیم و زر روپیہ اشرفي سنتا ہون کہ کچہہ نہین ہان جاداد سو سید کے اظہار سے معلوم ہوا کہ وہ تقسیم نہوگی کرایہ اوسکا تقسیم ہوجائیگا مین راے کیا دون اور سمجھاؤن کیا کئي دن ہوئے کہ مین حسین مرزا صاحب کے ہان گیا تھا وہان میان بھی بیٹھا تھا باہم اون دونون صاحبون مین یہي باتین ہو رہي تہین وہ بھی میرے مانند حیرت زدہ تھے - قضا و قدر پر چھوڑو نیرنگ تقدیر کے تماشائي رہو گھاٹا نہین ٹوٹا نہین نقد مال کا پتا نہین املاک کا کرایہ بٹ رہیگا گھبراتے کیون ہو یہہ دلي والونکي خفقانیت کي حالات ہین - تمہارا بھتیجا یعنی حیدر حسن خان بچ گیا عوارض کی آندھي دفع ہوگئي توقع زیست کي قوي ہی صرف طاقت کا آنا باقي ہی صدمہ بڑا اوٹھایا ہی مہینا

پھر مین جیسے تھے ویسي ہوجاینگے انشاالله العلی العظیم * صبح دوشنبه ۲۵ مئي سنه ۱۸۶۳ع * (۱۴۵)

ایضا

پیر و مرشد - آج نوان دن هی حسین مرزا صاحب کو الور گئے اگر ہوتے تو اونسے پوچھتا که حضرت میرا دیوان کس مطبع مین طبع ہوا اور حاشیه اوسپر کسنے چڑھائے خدا جانے حسین مرزا نے کیا کہا اور حضرت کیا سمجھے اب یہه حقیقت مجھسے سنئے سنه ۱۸۶۲ع یعنے سال گذشته مین قاطع برهان چھپي پچاس جلدین مین نے مول لین اور یہه وہ زمانه هی که آپ دلي آئے هین مین نے یہه سمجھکر که یہه تمهارے کس کام کي هی تمهین ندي تم مانگتے اور مین ندیتا تو گنہگار تہا اب کوئي جلد باقي نہین هي رها دیوان اگر ریختہ کا منتخب کہتے ہو تو وہ اس عرصہ مین دلي اور کانپور دو جگہه چھاپا گیا اور تیسري جگہه آگرہ مین چھپ رها هي فارسي کا دیوان بیس پچیس برس کا عرصه هوا جب چھپا تہا پھر نہین چھپا مگر هان سال گذشته مین منشي نول کشور نے شہاب الدین خان کو لکھکر کلیات فارسی جو ضیاء الدین خان نے غدر کے بعد بڑي محنت سے جمع کیا تہا وہ منگالیا اور چھاپنا شروع کیا وہ پچاس جزو هین یعنے کوئي مصرع میرا اوس سے خارج نہین اب سنا هی که وہ چھپکر تمام ہوگیا هی روپیه کي فکر مین هون هات آجاے تو مبلغ بھیجکر بیس جلدین منگواؤن جب آجانیگي ایک آپکو بھیجدونگا - نواب محي الدین خانصاحب کا حال سنکر جي بہت خوش هوا میرني طرفسے

سلام نیاز کے بعد مبارک باد دینا * (۱۴۶)

حضرت - آپکے خط کے جواب لکھنے میں درنگ اس راہ سے ہوئی کہ میں منتظر رہا میاں کے آنیکا اب جو وہ مجھسے ملے گئے اور اونکی زبانی سارا حال سن لیا تو جواب لکھنے بیٹھا - سنو صاحب ایک منشی محمد تقی ہی تو نہیں یہاں تو ساتاروھن ہی محمد تقی ایک اوسکی دو بہنیں تین منشی آغاجان کی تین بیٹیاں اور ایک بیٹا چار یہہ سات مدعی ایک اونمیں سے سید کی بیبی بھی سہی نہ وہ حکام ہیں جنکو میں جانتا تہا نہ وہ عملہ ہی جس سے میری ملاقات تھی نہ وہ عدالت کے قواعد ہیں جنکو پچاس برس میں نے دیکھا ہی ایک کونے میں بیٹھا ہوا نیرنگ روزگار کا تماشا دیکھہ رہا ہوں یا حافظ یا حفیظ ورد زبان ہی - تمہارے بھائی غلام حسین خان مرحوم کا بیٹا حیدر حسن خان خدا ہی ہی جو بچے آج تیرھواں دن ہی کہ نہ تپ مفارقت کرتی ہی نہ دست بندھوتے ہیں نہ قی موقوف ہوتی ہی چارپائی کاٹ دی ہی حواس زائل ہوگئے ہیں انجام اچھا نظر نہیں آتا کام تمام ہی - و السلام و الاکرام * مرقومۂ ۲۴ ذیقعدہ سنہ ۱۲۷۹ ھجری - عافیت کا طالب غالب* (۱۴۷)

بنام چودھری عبدالغفور المتخلص بہ سرور

جناب چودھری صاحب - آپکا عنایت نامہ اِس وقت پہنچا اور یہہ وقت صبح کا ہی دن بدھ کا ربیع الثانی کی چوبیسویں اور دسمبرکی پہلی - کتاب کے پارسل کی رسید معلوم ہوئی حکیم عبد الرحیم خان کوئی نامی اور نامور آدمی نہیں ہیں یہان کے

قاضي زادون مين سے ایک شخص هين طبابت کرنے لگے هين ميرے بهي آشنا هين صرف سلام عليک زيادہ ربط نهين هی سو اونکا حال مجهکو معلوم نهين کہ وہ کهان هين اور کسطرح هين آگے حضرت صاحب کي خدمت مين عرض کيا تها کہ آپ جوکچهہ لکهين وہ بقلم چودهري صاحب لکها جاے حضرت نے نمانا اور پهر عبارت بدستخط خاص لکهي واللہ باللہ نہ مجهسے نہ اور کسي سے پڑهي گئي ناچار آپکا خط پهر آپکو بهيجتا هون حضرت سے کچهہ نفرمائيگا مگر اس عبارت کو اپنے هاتهہ سے نقل کرکے مجهکو بهيجوائيگا ضرور اور جلد - شفيق مکرم جناب چودهري غلام رسول صاحب کي خدمت مين سلام پهنچے * (١٤٨)

ايضا

جناب عالي آج آپ کا تفقد نامہ مرقومۂ يازدهم شعبان مطابق پنجم مارچ بقيد روز دو شنبہ پهنچا پهلے تو ان تاريخون کے حساب کے تطابق مين مين الجها پهر خط کے جلد پهنچنے سے بہت خوش هوا ڈاک کيا هی خاک هی خير ادهر پڑها اُدهر جواب لکها خدا کرے يہہ ميرا خط جلد پهنچے ورنہ يہہ آپکو خيال هوگا کہ غالب نے همارے خط کا جواب نہ لکها حقيقت ميري مجملا يہہ هی کہ راہ و رسم مراسلات حکام عالي مقام سے بدستور جاري هوگئي هی نواب لفٹنٹ گورنر بهادر غرب و شمال کو نسخۂ دستنبو بسبيل ڈاک بهيجا تها اونکا خط فارسي مشعر تحسين عبارت و قبول صدق ارادت و مودت بسبيل ڈاک آگيا پهرقصيدۂ بهاريہ تهنيت و مدحت مين بهيجا گيا اوسکي بهي رسيد آگئي وهی خان صاحب

بسيار مهربان دوستان القاب اور كاغذ آفشاني ازان بعد ايك قصيدهٔ جناب رابرت منتگمري صاحب لفتنت گورنر بهادر قلمرو پنجاب كي مدح مين بتوسط صاحب كمشنر بهادر دهلي گيا اوسكے جواب مين بهي خوشنودي نامه بتوسط كمشنر بهادر كل مجهكو آگيا پنشن ابهي تك مجهكو نهين ملي جب مليگي حضرت كو اطلاع دي جائيگي پير و مرشد عالم هين اور مين جاهل هون اونكي تسليم نكرنيكو مين نے تسليم كيا اور پهر تسليم بجا لايا - اي حضرت جناب مخدوم مكرم چودهري غلام رسول صاحب كي خدمت مين انهين الفاظ مين رسم مباكبان ادا كي گئی تهي نه عبارت آرائي نه طبع آزمائي كچهه عجب نهين كه وه خط بهي مئي و جون مين آپكو پهنچ جاے آپكا بهي تو مارچ كا خط مجهكو اب آخر اپريل مين پهنچا هی - جناب شيخ صاحب كيون مجهكو محجوب كرتے هين اس باب مين اس سے زياده عرض نهين كرسكتا كه افاده مشترك هی - قصيده و مثنوي بهيجديجئے لطف اوٹهاونگا اور جو كچهه ميرے خيال مين آئيگا بے تكلف عرض كردونگا ميرا سلام كهئے اور مثنوي اور قصيده اونسے ليكر جلد بهيجديجئے - اپنے عم عالي مقدار كي خدمت مين ميرا سلام پهنچائے اور كهئے كه حضرت خلاصهٔ مكتوب سابق يهی الفاظ هندي تهے شايد كچهه تغير بالمرادف هو تو هو يهه شادي بصد هزار مسرت آپكومبارك هو اور اونكي اولاد ديكهني اور اسيطرح اونكي شادي كرني نصيب هو - فيض علي خان صاحب كو ميرا سلام پهنچے مين بهي آپكی ملاقات كا مشتاق اور آپكا مداح رهونگا

خط کا لفافہ اس خط مین ملفوف کرکے بھیجتا ھون - یہہ آج پہنچا اور آج ھی مین نے اسکا جواب لکھا - کاتب وھی ھی جو لفافۂ ملفوفہ کا مکتوب الیہ ھی * (۱۴۹)

ایضا

جناب چودھری صاحب - آپکے تلطف نامہ کے ورود کی مسرت اور پارسل کے نہ پہنچنے کی حیرت باعث اسکی ھوئی کہ آپ کو پھر تکلیف دون اور با آنکہ خط جواب طلب نتھا جواب لکھون بندہ پرور مین نے پارسل کی رسید لے لی تھی اب آپکے خط کو پڑھکر کار پردازان ڈاک کے پاس وہ رسید بھیجوائی اونھون نے کتاب دیکھکر میرے آدمی سے کہدیا کہ سکندرہ راو کی رسید یہہ موجود ھی اب اس پارسل کی جوابدھی وھان والون کے ذمہ ھی یہہ سنکر مین نے یون مناسب جانا کہ وہ رسید آپکے پاس بھیجدون آپ سکندرہ راو کے ڈاکخانہ مین بھجواکر اون سے پارسل منگوا لین اور اب اس رسید کا میری طرف راجع ھونا کسی صورت مین ضرور نہین - و اسلام * (۱۵۰)

ایضا

جناب چودھری صاحب کی یاد آوری اور مہر گستری کا شکر بجا لاتا ھون - آپکا خط مع قصیدہ و مثنوی پہنچا مثنوی کو جداگانہ بطریق بُک پاکٹ بھیجتا ھون اور یہہ خط جداگانہ ارسال کرتا ھون لفافہ اوسکا بھی آپکے نام کا ھی آپکے خواب کا ماجرا اور صبح کو ادھر کا قصد اور پھر اپنے چچا صاحب کے کہنے سے نظر تابستان پر اس عزم کا ملتوی رکھنا معلوم ھوا آپکے چچا صاحب نے کرامت

کي که جو آپکو منع کيا ڈاک کي سواري پر اگر آپ اس شہر
مين ميرے مکان تک آجاتے تو ممکن تہا مگر رہنا شہر مين
بےحصول اجازت حاکم احتمال ضرر رکہتا هى اگر خبر نہو تو نہو
اور اگر خبر هوجاے تو البتہ قباحت هى زنہار کبهي يهه گمان
نکيجئگا که دلي کي عملداري ميرٹهه اور آگره اور بلاد شرقيه کي
مثل هى يهه پنجاب احاطه مين شامل هى نه قانون نه آئين جس
حاکم کي جو راي مين آوے وه ويسا هى کرے بهر حال (ع)
اي واي ز محرومئ ديدار دگر هيچ * انشا الله العظيم دو تين
مهينے مين يهان بهي صورت امن و آسانگى هوجائيگي مگر ميري
آرزو باستيفا اوس صورت مين بهي بر نه آئيگي مين يهه تاکے
هوئے هون که ميري اور تمهاري ملاقات اسطرح هو که هم تم هون
اور حضرت صاحب عالم صاحب هون اور باهم حرف و حکايت
کرين اگر زمانه ميري خواهش کے موافق نقش قبول کرتا هى تو
مين مارهره کو آتا هون حضرت پير و مرشد کا اشتياق اور اوسي
جلسه مين تمهاري ديدار کا شوق ايسا نهين هى که مجهکو آرام
سے بيٹها رهنے ديگا - صاحب يهه مثنوي تو ميرے واسطے ايک
مرثيه هوگئي هى هى اس بزرگوار کے جگر مين کيا کيا گهاؤ
پڑے هونگے تب يهه تراوش خونابه ظهور مين آئي هوگي مزا
يهه هى که عنوان بيان سے حق بجانب انهين کے معلوم هوتا هى
چونکه اصل کاغذ ميري نظر مين نهين اور حقيقت حال مجهپر
مجهول هى اسواسطے انجام و آغاز اندازه و انداز کچهه نهين سمجها
حک و اصلاح کو آپ بنظر اصلاح ملاحظه فرمائين مين نے بحسب

دستور هر جگہہ منشاء اصلاح لکھدیا هی - شیخ صاحب سے میرا
سلام کہئیگا اور کہئیگا کہ کیا کرون دور هون معذور هون مدد نہین
کرسکتا اعانت کے مراسم تقدیم کو نہین پہنچا سکتا خدا تمہارا
نگہبان رهے - و السلام * (۱۵۱)

ایضا

شفیق مکرم مظہر لطف و کرم جناب چودهریصاحب کي خدمت
مین بعد سلام یہہ عرض کرتا هون کہ آپکا مہرباني نامہ آیا میرا
رنج و تشویش مٹایا میري خدمت مقبول هوئي خوشي حصول
هوئي - میر امداد علی شاہ کو میري دعا کہنا انکا باپ میرا بڑا یار
تہامیري طرف سے خاطر جمع کردیجئیگا اب سبیل اچهي نکل آئي
چودهري صاحب کے ذریعہ سے جوکچہہ مجهکو بهیجنا هوگا بهیجوانگا
جناب چودهري صاحب آج کا میرا خط کاسۂ گدائي هی یعنی
تمسے کچہہ مانگتا هون تفصیل یہہ کہ مولوي محمد باقر دهلوي
کے مطبع مین سے ایک اخبار هر مهینے مین چار بار نکلا کرتا تها
مسمی بہ دهلي اردو اخبار بعض اشخاص سنین ماضیہ کے اخبار
جمع کر رکها کرتے هین اگر احیانا آپکے یا کسي آپکے دوست کے
هان جمع هوتے چلے آئے هون تو اکتوبر سنہ ۱۸۳۷ عیسوي سے دو
چار مهینے کے آگے کے اوراق دیکهے جائین جسمین بہادر شاہ کي
تخت نشیني کا ذکر اور میان ذوق کے دو سکہ اونکے نام کے کہکر
نذر کرنے کا ذکر مندرج هو بےتکلف وہ اخبار چهاپا کا اصل بجنسہ
میرے پاس بهیجدیجئے آپکو معلوم رهے کہ اکتوبر کي ساتوین آٹهوین
تاریخ سنہ ۱۸۳۷ عیسوي مین یہہ تخت پر بیٹهے هین اورذوق نے

اوسي مهينے مين يا دو ايک مهينے کے بعد سکے کهکر گزرانے هين احتياطا پانچ چار مهينے تک کے اخبار ديکهه لئے جائين يهان تک ميري طرفسے ابرام هی که اگر بمثل کسي اور شهر مين کوئي آپکا دوست جامع هو اور آپکو اوسپر علم هو تو وهان سے منگواکر بهيجئے و السلام مع الاکرام * (۱۵۲)

ايضا

شفيق- ميرے عنايت فرما تمهاري مهرباني کا شکر بجا لاتا هون نهايت سعي يهه تهی که آپکي طرفسے ظهور مين آئي مين نے کلکته مين مهتمم مطبع جام جهان نما کو لکهه بهيجا هی اور ترک سعي کيا هی آپ بهی اب فکر نکيجئے اگر کهين سے آپکے پاس آجاے تو مجهکو بهيجديئے ميرے پاس آئيگا تو مين تمکو اطلاع ديدونگا - عنايت الهي کا کون شخص مشتاق نهوگا اسکی پرسش زايد - مين خدمتگزاري کو حاضر هون وه جب چاهين اپنا کلام بهيجدين ميرا سلام اور يهه پيام کهديجئيگا - صاحب تمنے همارے پير و مرشد کو هم پر خفا کرديا بهلا وه خط نه لکهين نه لکهين کبهي تمکو تو فرماوين که غالب کو ميري دعا لکهه بهيجنا - بهرحال ميرا سلام نياز عرض کيجئے اور اونکے مزاج مبارک کي خير و عافيت لکهئے اور يهه بهي لکهئے که اگر خدانخواسته وه مجهسے ناخوش هين تو ناخوشي کی وجه کيا هي - اپنے چچا صاحب کي خدمت مين سلام نياز پهنچائيگا - اور مولانا عطا کو سلام شوق کهئيگا * (۱۵۳)

ايضا

ميرے مشفق دلي چودهري عبد الغفور صاحب کو خدا سلامت

رکھے - دیکھو میرے حواس کا اب یہہ عالم ھی کہ تمہارے نام کی جگہہ تمہارے چچا صاحب کا نام لکھتا تھا اسیطرح سابق کے خط مین سرنامہ پر یہہ لکھا گیا ھوگا * شعر *

بہار پیشہ جوانے کہ غالبش نامند
کنون بہ بین کہ چہ خون میچکد ز ھر نفسش

جو خطوط کہ اپکے خطوط کے جواب مین آئے ھین اونکے بھیجنے کی کیا حاجت تھي آپکي سعي اور اپني ناکامي پہلے سے میرے دلنشین اور خاطر نشان ھی جیسا کہ کوئي اوستاد کہتا ھي * شعر

تہیدستان قسمت راچہ سود از رھبر کامل
کہ حضر از آب حیوان تشنہ می آرد سکندر را

وہ اخبار نہ کہین سے ھاتھہ آیا اور انہ آئیگا مین اپنے خدا سے امیدوار ھون کہ میرا کام بغیر اوسکے نکل جائیگا - بندہ پرور میرا کلام کیا نظم کیا نثر کیا اردو کیا فارسي کبھی کسی عہد مین میرے پاس فراھم نہین ھوا دو چار دوستون کو اسکا التزام تھا کہ وہ مسودات مجھسے لیکر جمع کرلیا کرتے تھے سو اونکے لاکھون روپیہ کے گھر لٹ گئے جسمین ھزارون روپیہ کے کتابخانے بھي گئے اوسمین وہ مجموعہ ھاے پریشان بھي غارت ھوئے مین خود اوس مثنوي کے واسطے خون در جگر ھون ھاے کیا چیز تھي - پارسل مین خطوط بھیجنے محل اندیشہ ھی خدا نے بچایا چونکہ اب وہ خط آپکے کچھہ کام کے نہ سمجھا از راہ احتیاط پارسل مین سے نکال لئے * (۱۵۴)

ایضا

میرے کرم فرماے شفیق * شعر *

شرط اسلام بود ورزش ایمان بالغیب
اي تو غایب زنظر مهر تو ایمان منست

آپکے اس خط کا جواب بعد لکھنے اس شعر کے منحصر اس التماس پر هي که میري طرف سے تحریر جواب خط مین کبھی تقصیر نہوگي لیکن اغلب و اکثر ابتدا بتحریر نہوگی - یہہ خط ناچار از روے اضطرار واپس بھیجتا هون واسطے خدا کے میرے پیر و مرشد کے ارشادات کو ایک اور کاغذ پر اپنے هاتهہ سے نقل کرکے بھیجدیجئے تاکه مجھه بدنصیب کو معلوم هو که حضرت نے کیا لکھا هی - جناب چودهري غلام رسول صاحب کی خدمت مین سلام نیاز - اوستاد شیخ عطا حسین صاحب کي جناب مین سلام * (۱۵۵)

ایضا

میرے شفیق دلي کو میرا سلام پہنچے - کل انشا کا پارسل پہنچا اور آج خط انشا کا نام بہارستان اور آپکا تخلص سرور بہارستان مضاف اورسرور مضاف الیه بہارستان سرور اچھا نام هی قطعه کاوعده نہین کرتا کسواسطے که اگر بے وعده پہنچ جائیگا تو لطف زیاده دیگا اور اور اگر نه پہنچیگا تو محل شکایت نہوگا - رفع فتنه و فساد اور بلاد مین مسلم یہان کوئي طرح آسایش کي نہین هی اهل دهلي عموما برے ٹھہرگئے یہه داغ اِنکے جبین حال سے مٹ نہین سکتا مین اموات مین هون مرده شعر کیا کہیگا غزل کا ڈهنگ بھول گیا معشوق کسکو قرار دون جو غزل کي روش ضمیر مین آوئے رها قصیده ممدوح کون هی هاے انوري گویا میري زبان سے کہتا هی * بیت

اى دریغا نیست ممدوحے سزاوار مدیح

ای دریغا نیست معشوقی سزاوار غزل

گورنمنٹ کي دربار میں همیشه سے میري طرف سے قصیدہ نذر گزرتا هی اشرفیاں نہیں اور خلعت ریاست دودماني کا سات پارچہ اور تین رقم جیغہ سرپیچ مالاے مروارید مجھکو ملا کرتا هی اب نواب گورنر جنرل بہادر یہاں آتے هیں دربار میں بلائے جانے کي توقع نہیں پھرکس دلسے قصیدہ لکھوں - صناعت شعر اعضا و جوارح کا کام نہیں دل چاهئے دماغ چاهئے ذوق چاهئے اومنگ چاهئے یہہ سامان کہانسے لاؤں جو شعر کہوں چونسٹھہ برسکي عمر ولولۂ شباب کہاں رعایت فن اوسکے اسباب کہاں انا لله و انا الیه راجعون - پیر و مرشد کو سلام نیاز پہنچے - کف الخضیب صور جنوبي میں سے ایک صورت هی اوسکے طلوع کا حال مجھکو کچھہ معلوم نہیں اختر شناسان هند کو اسکا حال کچھہ معلوم نہیں اور اونکي زبان میں اسکا نام بھي یقین هی که نہوگا قبول دعا وقت طلوع منجملہ مضامین شعري هی جیسے کتان کا پرتو ماہ میں پھٹجانا اور زمرد سے افعي کا اندھا هوجانا - آصف الدوله نے افعي تلاش کرکے منگوایا اور قطعات زمرد اوسکے محاذي چشم رکھے کچھہ اثر نہوا ایران و روم و فرنگ سے انواع کپڑے منگواے چاندني میں پھیلاے مسکا بھي نہیں - تحویل آفتاب بحمل کے بابمیں موٹي بات یہہ هی که ۲۲ مارچ کو واقع هوتي هی کبھي ۲۱ کبھي ۲۳ بھي آ پڑتي هی اس سے تجاوز نہیں رہا طالع وقت تحویل درست کرنا بے کتب فن اور مبلغ علم ممکن نہیں میرے پاس یہہ دونو باتیں نہیں * بیت *

ندانم که گیتي چسان میرود * چه نیکو چه بد در جهان میرود
مین تو اب روز و شب اس فکر مین هون که زندگي تو یون گذري
اب دیکهئے موت کیسي هو * شعر *

عمر بهر دیکها کیا مرنیکي راه * مرگئے پر دیکهئے دکهلائین کیا

میرا هی شعرهی اور میرے هي حسب حال هی- سکه کا وار تومجهپر
ایسا چلا جیسے کوئی چهرّا یا کوئی گراب کس سے کهون کسکو
گواه لاؤن یهه دونون سکے ایک وقت مین کهے گئے هین یعنے جب
بهادر شاه تخت پر بیٹهے تو ذوق نے یهه دوسکے کهکر گزرانے بادشاه
نے پسند کئے مولوي محمد باقر جو ذوق کے معتقدین مین تهے
آنهون نے دلي اردو اخبار مین یهه دونون سکے چهاپے اس سے
علاوه اب وه لوگ موجود هین که جنهون نے اوس زمانه مین
مرشدآباد اور کلکته مین یهه سکے سنے هین اور اونکو یاد هین اب
یهه دونون سکے سرکار کے نزدیک میرے کهے هوئے اور گزرانے هوئے
ثابت هوئے مین نے هرچند قلمرو هند مین دلي اردو اخبار کا
پرچه ڈهونڈها کهین هاتهه نه آیا یهه دهبا مجهپر رها پنشن بهی
گئي اوروه ریاست کا نام و نشان خلعت و دربار بهی مٹا خیر جو
کچهه هوا چونکه موافق رضاے الهي کے هی اوسکا گله کیا * شعر *

چون جنبش سپهر بفرمان داور است
بیداد نبود آنچه بما آسمان دهد

یهه تحریر بطریق حکایت هی نه بسبیل شکایت - (گویند از
ابوالحسن خرقاني رحمه الله علیه پرسش رفت که چه حال داري
فرمود کدام حال خواهد بودکسي را که خدا از وے فرض طلبد و پیمبر

سنت و زن نان خواهد و ملك الموت جان) قصه مختصر اب زیست بامید مرگ هی - قاطع برهان چودهري صاحب کي نثر کے اجزا کے ساتهه بهیجا جائیگا بمقابله برهان قاطع منطبعه دیکها جاے اور بے حیف و بے میل از راه انصاف دیکها جاے - مرشد زادونکو سلام مسنون اور دعای افزونیٔ عمر و دولت پهنچے * (١٥٦)

ایضا

میرے مشفق - آپکا خط آیا اور اوسکے آنے نے تمهاري رنجش کا وسوسه میرے دلسے مٹایا ایک قاعده آپکو بتاتا هون اگر اوسکو منظور کیجئیگا تو خطوط کے نه پهنچنے کا احتمال اوٹهه جائیگا اور رجسٹري کا درد سر جاتا رهیگا آده آنه نه سهي ایک آنه سهي آپ بهي خط بیرنگ بهیجا کیجئے اور مین بهي بیرنگ بهیجا کرون پیدٓ خطوط تلف بهي هوتے هین اس قاعده کا جیسا که مین واضع هوا هون بادي بهي هوا اور یهه خط بیرنگ بهیجا - پنشن جاري هوگیا تین برس کا چڑها هوا روپیه ملگیا بعد اداے قرض معـــه ١١/ بچے اب ماه بماه روپیه ملتا هی مگر یهي تین مهینے ستمبر اکٹوبر نومبر ملینگے دسمبر سنه ١٨٦٠ سے تنخواه شش ماهي هوجایگي اس سے بڑهکر یهه بات هی که چار روپیه سیکڑه سالانه عموما وضع هوا کریگا اوس حساب سے میرے حصه مین ڈهائي روپیه مهینا آیا معـــه ٨/ کے ساتهه رهینگے کچهه رام پور سے ماه بماه آتا هی یهه دونو آمدنئین ملکر خوش و ناخوش گزارا هوجاتا هی - یهان شهر ڈه رها هی بڑے بڑے نامی بازار خاص بازار اور اردو بازار اور خانم کا بازار که هر ایک بجاے خود ایک قصبه تها اب

پتا بھي نہين کہ کہان تھے صاحبان امکنہ اور دکاکين نہين بتا سکتے کہ ہمارا مکان کہان تھا اور دوکان کہان تھي - برسات بھر مينہ نہين برسا اب تيشہ اورکلند کي طغياني سے مکانات گرگئے غلہ گران ہی موت ارزان ہی ميوہ کے مول اناج بکتا ہی ماش کي دال ۸ سير باجرا ۱۲ سير گيہون ۱۳ سير چنے ۱۶ سير گھي ۱۰ سير ترکاري مہنگي ان سب باتون سے بڑھکر يہہ بات ہی کہ کوار کا مہينا جسے جاڑے کا دوار کہتے ہين پاني گرم دھوپ تيز روز لو چلتي ہی جيٹھ آساڑ کي سي گرمي پڑتي ہی - حضرت رفعت درجت جناب صاحب عالم کي خدمت مين دوستانہ سلام اور مريدانہ بندگي بانکسار تمام عرض کرتا ہون حضرت کوکس راہ سے ميرے آنيکا انتظار ہی مين نے مرشدزادہ کے خط مين کب اپنا عزم لکھا يا کسيدےآپسے ميري زباني کہا کہ آپ روز روانگي کے تقرر سے اطلاع چاہتے ہين ہان آپکي قدمبوسي کي تمنا اور انور الدولہ کے ديدار کي ارزو حد سے زيادہ ہی اور ايسا جانتا ہون کہ يہہ ارزو گور مين ليجاؤنگا - تنخواہ کے اجرا کا حال اور مستقبل مين اوسکے وصول کي صورت اون سطرونسے جو آغاز مکتوب مين چودھري عبدالغفور صاحب کي خدمت مين لکھي گئي ہين مع روداد شہر معلوم کرليجئيگا - لالہ گوبند پرشاد صاحب ہنوز ميرے پاس نہين آئے ہين دنيادار نہين فقير خاکسار ہون تواضع ميري خو ہی انجاح مقاصد خلق مين حتي الوسع کمي کرون تو ايمان نصيب نہو انشا اللہ العزيز وہ فقير سے راضي و خوشنود رہينگے - جناب مستطاب حضرت محمد

امیر صاحب کی خدمت مین بعد سلام نیاز یهه گزارش هی که میرے پاس حضرت کا سلام پیام سواے ایکبار کے کبهي نهین پهنچا اب ان سطور کو اپنا ذریعۂ افتخار سمجها اور نوید مقدم مبارک سے بهت خوش هوا یهه جو خانه کوچي و گریز پائي اور بے اطمینانی کا آپکو مجهپر گمان هی اور اوسکا رنج هی یهه خلاف واقع کسینے آپسے کہا هی مین مع زن و فرزند هر وقت اسي شهر مین قلزم خون کا شناور رها هون دروازے سے باهر قدم نهین رکها نه پکڑا گیا نه نکالا گیا نه قید هوا نه مارا گیا کیا عرض کرون که میرے خدا نے مجهپر کیسي عنایت کي اور کیا نفس مطمئنه بخشا جان و مال و آبرو مین کسی طرحکا فرق نهین آیا تنخواه جسکو حضرت نے یومیه لقب دیا هی اوسکا حال اوپر کي تحریر سے دریافت هوگا - فقیر کو اپنا دوست اور معتقد اور مشتاق تصور فرماتے رهئیگا - مرشد زاده مرتضوي دودمان سید شاه عالم کو سلام و دعا - ڈپٹي صاحب سے مجهسے ملاقات کثرت سے نهین هی اونکو کثرت اشتغال سے فرصت نهین مجهکو افراط ضعف سے طاقت نهین اگر بحسب اتفاق کهین ملاقات هوگئي تو آپکا سلام کهدونگا - آپ اپنے اخوان عالیشان کو میرا سلام پهنچا دیجئیگا * (ع)

بندۂ شاه شمائیم وثنا خوان شما * (۱۵۷)

ایضا

میرے مشفق چودهري عبدالغفور صاحب - اپنے خط اور قصیدۂ بهیجنیکا مجهکو شکرگزار اور قصیدۂ سابق کي ابتک اصلاح نپانے سے شرمسار تصور فرمائین اور ان دونون قصیدونکے باهم پهنچنیکا انتظار کرین *

نوید وصل و یم مي دهد ستاره شناس
نکردہ ژرف نگاهي مگر در اختر من

تحقیق کہ اب روے سخن جذاب فیض نصاب جامع مدارج جمع الجمع بزم وحدت کے فروزندہ شمع مستغرق مشاهدۂ شاهدذات حضرت صاحب عالم صاحب قدسي صفات کي طرف هی اور یهہ شعر افتتاح کلام هی پہلے کچھہ باتین کہ بادي النظر مین خارج از مبحث معلوم هونگے لکھي جاتي هین - مین پانچ برس کا تها کہ میرا باپ مرا نو برس کا تها کہ چچا مرا اوسکي جاگیر کے عوض میري اور میرے شرکاء حقیقي کے واسطے شامل جاگیر نواب احمد بخش خان دس هزار روپیہ سال مقرر هوئے اونهون نے ندئے مگر تین هزار روپیہ سال اوسمین سے خاص میري ذات کا حصہ ساڑھے سات سو روپیہ سال مین نے سرکار انگریزي مین یهہ غبن ظاهر کیا کولبرک صاحب بهادر رزیڈنٹ دهلي اور استرلنگ صاحب بهادر سکرٹر گورنمنٹ کلکتہ متفق هوئے میرا حق دلانے پر رزیڈنٹ معزول هوگئے سکرٹر گورنمنٹ بمرگ ناگاه مرگئے بعد ایک زمانے کے بادشاه دهلی نے پچاس روپیہ مهینا مقرر کیا اونکے ولیعهد نے چارسو روپیہ سال ولیعهد اس تقرر کے دو برس بعد مرگئے واجد علی شاه بادشاه اوده کي سرکار سے بصلۂ مدح گستري پانسو روپیہ سال مقرر هوئے وه بهي دو برس سے زیاده نہ جئے یعنے اگرچہ ابتک جیتے هین مگر سلطنت جاتي رهي اور تباهي سلطنت دوهي برس مین هوئي دلي کي سلطنت کچھہ سخت جان تهي سات برس مجھکو روٹي دیکر بگڑي ایسي طالع مربي کش

اور محسن سوز کہان پیدا هوتي هین اب مین جو والي دکن کي طرف رجوع کرون یاد رهے که متوسط یا مرجائیگا یا معزول هو جائیگا اور اگر یهه دونون امر واقع نهوئے تو کوشش اوسکي ضایع جائیگي اور والي شهر مجهکو کچهه ندیگا اور احیانا اگر اوسنے سلوک کیا تو ریاست خاکمین مل جائیگي اور ملک مین گدهے کے هل پهر جائینگے - اى خداوند بنده پرور یهه سب باتین وقوعي اور واقعي هین اگر اونسے قطع نظر کرکے قصیده کا قصد کرون قصد تو کرسکتاهون تمام کون کریگا سواے ایک ملکه کے که وه پچاس پچپن برسکي مشق کا نتیجه هی کوئي قوت باقي نهین رهي کبهي جو سابق کي اپني نظم و نثر دیکهتا هون تو یهه جانتا هون که یهه تحریر میري هی مگر حیران رهتا هون که مین نے یهه نثر کیونکر لکهی تهی اور کیونکر یهه شعر کہے تهے عبد القادر بیدل کا یهه مصرع گویا میري زبان سے هی * (ع) عالم همه افسانهٔ ما دارد و ما هیچ * پایان عمر هی دل و دماغ جواب دیچکے هین سو روپیه رام پور کے ساتهه روپیه پنشن کے روتي کهانیکو بهت هین گراني اور ارزاني امور عامه مین سے هی دنیا کے کام خوش و ناخوش چلے جاتے هین قافلے کے قافلے آمادهٔ رحیل هین دیکهو منشي نبی بخش مجهسے عمر مین چهوٹے تهے ماه گزشته مین گزر گئے - مجهه مین قصیده کے لکهنے کی قوت کهان اگر اراده کرون تو فرصت کهان قصیده لکهون آپکے پاس بهیجون آپ دکن کو بهیجین متوسط کب پیش کرنیکا موقع پائے پیش کئي پر کیا پیش آئے ان مراحل کے طی هونے تک مین کیونکر جیونگا - انا لله و انا الیه راجعون لا اله الاالله

ولا معبود الا الله ولا موجود الا الله کان الله و لم یکن شئی والله الان کما کان * (۱۵۸)

ایضا

جناب چودھری صاحب کو سلام پہنچے - آپنے اپنے مزاج کي ناسازي کا حال کچھہ نلکھا اگر پیرو مرشد بھي نلکھتے تو مین کیونکر اطلاع پاتا اور اگر اطلاع نپاتا تو حصول صحت کي دعا کیونکر مانگتا کل سے وقت خاص مین مین دعا مانگ رہا ہون یقین ھي که پہلے تم تندرست ھوجاؤگے ازان بعد یہہ خط پاؤگے - اکثر صاحب اطراف و جوانب سے ماہ نیم ماہ بھیجنے کا حکم بھیجتے ھین اور مین جي مین کہتا ہون که جب مہر نیمروز کي عبارت کو نہین سمجھے تو ماہ نیم ماہ کو لیکر کیا کرینگے صاحب مہر نیمروز کے دیباچه مین مین نے لکھدیا ھی که اس کتاب کا نام پرتوستان ھی اور اسکے دو مجلد ھین پہلي جلد مین ابتدای خلقت عالم سے ھمایون کي سلطنت تلک کا ذکر دوسرے حصه مین اکبر سے بہادر شاہ تک کي سلطنت کا بیان پہلے حصه کا نام مہر نیمرز دوسرے حصه کا اسم ماہ نیم ماہ بارے پہلا حصه تمام ہوا چھاپا گیا جا بجا بھیجا قصد تھا جلال الدین اکبر کے حالات کے لکھنے کا که امیر تمر تک کا نام و نشان مٹ گیا (آن دفتر را گاؤ خورد و گاؤ را قصاب برد و قصاب در راہ مرد) جو کتاب مین نے لکھي ھي نہو وہ بھیجون کہانسے- پیرو مرشد کو میري بندگي اور صاحبزادونکو دعا - خداوند مجھے مارہرہ بلاتے ھین اور میرا قصد مجھے یاد دلاتے ھین آندنونمین که دل بھي تھا اور طاقت بھي تھی شیخ محسن

الدین مرحوم سے بطریق تمنا کہا گیا تھا کہ جي یون چاهتا هی که برسات مین مارهره جاؤن اور دل کهولکر اور پیٹ بهرکر آم کهاؤن اب وہ دل کہانسے لاؤن طاقت کہان سے پاؤن نه آمونکي طرف وہ رغبت نه معدہ مین اوتني آمونکي گنجایش نهار منهہ مین آمنکهاتا تھا کھانیکے بعد مین آمنکهاتا تھا رات کو کچهہ کهاتا هی نهین جو کهون بین الطعامین هان آخر روز بعد، هضم معدي آم کهانے بیٹهہ جاتا تھا بے تکلف عرض کرتا هون اتنے آم کهاتا تھا پیٹ بهر جاتا تھا اور دم پیٹ مین نه سماتا تھا اب بهي اوسیوقت هون مگر دس بارہ اگر پیوندي آم بڑے هوئے تو پانچ سات * بیت *

دریغا که عهد جواني گزشت * جواني مگو زندگاني گزشت

اب اسکے واسطے کیا سفر کرون مگر حضرت کا دیکهنا اوسکے واسطے متحمل رنج سفر هون تو جاڑے مین نه برسات مین * (ع)

ای وای ز محرومیٔ دیدار دگر هیچ * (١٥٩)

ایضا

بندہ پرور - بہت دنکے بعد پرسون آپکا خط آیا سرنامه پر دستخط اورکے اور نام آپکا پایا دستخط دیکهنے سے مفهوم هوا خط کے پڑهنے سے معلوم هوا که تمهارے دشمن بعارضهٔ تپ و لرزہ رنجور هین الله الله ضعف کي یہہ شدت که خط کے لکهنے سے معذور هین خدا وہ دن دکهائے که تمهارا خط تمهارا دستخطي آئے سرنامه دیکهکر دلکو فرحت هو خط پڑهکر دوني مسرت هو جب تک ایسا خط نه آئیگا دل سودا زدہ آرام نه پائیگا قاصد ڈاک کي راہ دیکهتا رهونگا جناب ایزدي مین سرگرم دعا رهونگا - آپکے عم عالیمقدار اور بزرگ آموزگار

کو میرا سلام مع صنوف اشتیاق و الوف احترام - جناب چودھري صاحب آؤ ہم تم حضرت صاحبعالم کے پاس چلین اور اپني آنکھین اونکے کف پاے مبارک سے ملین مین سلام کرونگا تم معرف ہونا کہ غالب یہی ہی اہل دھلي مین آپکي دیدار کا طالب یہی ھي مین نے عزم قدمبوسي کیا پیر و مرشد نے گلے لگایا فرماتے ہین کہ غالب تو اچھا ھی عرض کرتا ہون کہ الحمد لله حضرتکا مزاج مقدس کیسا ھی ارشاد ھوا کہ مولوے سید برکات حسن تیري بہت تعریف کرتے رہتے ہین - جناب یہہ اونکي خوبیان ہین مین ایسا نہین ہون جیسا وہ کہتے ہین کاش وہ میرے رنجوري کا حال کہتے ضعف قوي و اضمحلال کہتے تاکہ مین اونکے کلام کی تصدیق کرتا اونکي غمخواري اور دردمند نوازیکا دم بھرتا ہی ھی * بیت * درکشاکش ضعفم نگسلد روان ازتن * اینکه من نمي میرم هم زناتوانیهاست حضرت نے میري گرفتاري کا نیا رنگ نکالا بوستان خیال کے دیکھنے کا دانہ ڈالا مجھہ مین اتنی طاقت پرواز کہان کہ بلاسے اگر پھنس جاؤن دام پر گرکے دانہ زمین سے اوٹھاؤن حضرت سچ تو یون ھی کہ غمہاي روزگار نے مجھکو گیھر لیا ھي سانس نہین لے سکتا اتنا تنگ کر دیا ھی ہر بات سو طرحسے خیال مین آئي پر دلنے کسي طرح تسلي نپائي اب دو باتین سونچا ہون ایک تو یہہ کہ جبتک جیتا ہون یون ھی رویا کرونگا دوسري یہہ آخر ایک نہ ایک دن مرونگا یہہ صغری و کبری دلنشین ھي نتیجہ اسکا تسکین ھی ہیہات *بیت* منحصر مرنے پہ ہو جسکي امید * نا امیدي اوسکي دیکھا چاھئے اي حضرت شاہ عالم صاحب میرا سلام لیجئے کاغذ باقي نہین رہا

اپنے سب بھائیونکو مع میر وزیر علی صاحب میرا سلام کہدیجئے*(۱۶۰)

ایضا

جناب چودھری صاحب - سیاہي پھیکي کاغذ پتلا پیر و مرشد کي عبارت ایک طرف آپکي تحریر بھي مغشوش ہوگئي بھرا ہوگیا ہون مگر حضرت بصر ہنوز باقي ہي تمہاري عبارت کا جو لفظ پڑہ لیا قرینہ سے اوسکا محاورہ بھي معلوم ہوگیا حضرت کي تحریر کا ایک لفظ سواي سعادت توام شاہ عالم کے اگر پڑھا گیا ہو تو دیدے پھوٹین ایمان نصیب نہو وہ خط بدستور آپکے پاس واپس بھیجتا ہون ارولي کاغذ سفید پر حرف بحرف اسکي نقل کرکے پھر مجھکو بھیجدیجئے تاکہ اوسکے جواب لکھنے مین سعادت حاصل کرون لیکن بہت جلد - آپکي نگارش سے اتنا دریافت ہوگیا کہ اب آپ اچھے ہین الحمد للہ * (۱۶۱)

ایضا

بندہ پرور - پرسون تمہارا خط آیا آج جواب لکھہ رکھتا ہون کل ڈاک مین بھجوا دونگا - میرا حال کیون پوچھو اپنے کو دیکھو جو تمہارا ڈھنگ ہی وہ ہی میرا رنگ ہی بثور و اورام مرض خاص اور رنج عام یہہ ایک اجمال دوسرا اجمال سنو کہ مہینا بھر سے صاحب فراش ہون صبح سے شام تک شام سے صبح تک پلنگ پر پڑا رہتا ہون محل سرائے اگرچہ دیوانخانہ کے بہت قریب ہی پر کیا امکان جو جاسکون صبح کو نو بجے کھانا یہین آ جاتا ہی پلنگ پر سے کھسل پڑا ہاتھہ مونہہ دھوکر کھانا کھایا پھر ہاتھہ دھوئي کلی کي پلنگ پر جا پڑا * * تصور کرو ایک پھوڑا دائین

پہونچے مین جسکو ساعد کہتے هین ٹو پہوڑے بائین پہونچے مین یہہ سہل هین بائین پانو مین کف پا و پشت پا سے لیکر آدهی پنڈلي تک ورم اور ورم بھي سخت رادعات و محللات سے کچھہ نہوا اب تجویز هی کہ نیب کا بھرتا باندهئے جب پکے پہوٹے تب مرهم لگائے کہو جب کف پا مین جراحت کا عمل هوا تو قیام کا کہان ٹھکانا یہہ حال جیسا کہ مین اوپر لکھہ آیا هون مجمل و جزوي هی میرا قیاس اسکا مقتضي هي کہ پیر و مرشد حضرت صاحب عالم مجھسے آزردہ هین اور وجہ اوسکي یہہ هی کہ مین نے ممتاز و اختر کي شاعري کو ناقص کہا تھا اس رقعہ مین ایک میزان عرض کرتا هون حضرت صاحب ان صاحبونکے کلام کو یعنے هندیونکے اشعار کو قتیل اور واقف سے لیکر بیدل اور ناصرعلي تک اس میزان مین تولین رودکي و فردوسي سے لیکر خاقاني و سنائي و انوري و غیرهم تک ایک گروہ ان حضرات کا کلام تھوڑي تھوڑي تفاوت سے ایک وضع پر هی پھر حضرت سعدي طرز خاص کے موجد هوئے فغاني اور ایک شیوۂ خاص کا مبدع هوا خیالهاے نازک و معانیء بلند لایا اس شیوہ کي تکمیل کي ظهوري و نظیري و عرفي و نوعي نے * سبحان اللہ قالب سخن مین جان پڑگئي - اس روش کو بعد اسکے صاحبان طبع نے سلاست کا چربا دیا صائب وکلیم و سلیم و قدسي و حکیم شفائي اس زمرہ مین هین رودکي و اسدي و فردوسي یہہ شیوہ سعدي کے وقت مین ترک هوا اور سعدي کی طرزنے بسبب سہل ممتنع هونیکے رواج نپایا فغاني کا انداز پھیلا اور اوسمین نئے نئے رنگ پیدا هوتے گئے تو اب

طرزین تین ٹھہرین ہین خاقانی اوسکے اقران ظہوری اوسکے امثال صائب اوسکے نظائر خالصا للہ ممتاز و اختر وغیرہم کا کلام ان تین طرزن مین سے کس طرز پر ہی بے شبہہ فرماوگے کہ یہہ طرز اور ہی پس تو ہمنے جانا کہ انکی طرز چوتھی ہی کیا کہنا ہی خوب طرز ہی اچھی طرز ہی مگر فارسی نہین ہی ہندی ہی دار الضرب شاہی کا سکہ نہین ہی ٹکسال باہر ہی داد داد انصاف انصاف * قطعہ *

اگرچہ شاعران نغز گفتار * زیک جام اند در بزم سخن مست
ولے بابادۂ بعضے حریفان * خمار چشم ساقی نیز پیوست
مشو منکر کہ در اشعار این قوم * ورای شاعری چیزی دیگر ہست

وہ چیز دگر پارسیونکے حصہ مین آئی ہی ہان اردو زبان مین اہل ہند نے وہ چیز پائی ہی - میر تقی علیہ الرحمۃ * بیت *

بد نام ہوگے جانے بہی دو امتحان کو * رکہیگا کون تمسے عزیز اپنی جان کو

* سودا *

دکہلائیے لیجا کے تجہے مصر کا بازار
خواہان نہین لیکن کوئی وان جنس گرانکا

* قایم *

قایم اور تجہسے طلب بوسے کی کیونکر مانون
ہی تو نادان مگر اتنا بہی بدآموز نہین

مومن خان

تم میرے پاس ہوتے ہو گویا * جب کوئی دوسرا نہین ہوتا

ناسخ کے ہان کمتر اور آتش کے ہان بیشتر یہہ تیز نشتر ہین مگر

مجھے انکا کوئی شعر اسوقت یاد نہین آتا یاد کیا آرے لیتا ہوا ہون دمبدم پانو کے ورم کی ٹیس ہوش اوڑاے دیتی ہی - انا للہ و انا الیہ راجعون * (۱۶۲)

ایضا

ایک عبارت لکھتا ہون چونکہ لفافہ جناب چودھری عبدالغفور صاحب کے نام کا ہوگا پہلے وہ پڑھین پھر میرے پیر و مرشد کی نظر سے گزرانین پھر مرشد زادہ شاہ عالم صاحب کو دکھائین برس دنسے فساد خون کے عوارض مین مبتلا ہون ثبور اور اورام مین لد رہا ہون بوس دن مین اوجاع سہتے سہتے روح تحلیل ہوگئی نشست و برخاست کی طاقت نرہی اور پھوڑے تو خیر مگر دونون پنڈلیون مین ہڈیون کے قریب دو پھوڑے ہین گھڑا ہوا اور پنڈلیون کی ہڈیان چُرّانے لگین اور رگین پھٹنے لگین بائین پانون پر کف پا سے جہان وہ پھوڑا ہی پنڈلی پر ورم ہی رات دن پڑا رہتا ہون * * * * اشعار کی اصلاح یکقلم موقوف خطوط ضروری لیٹے لیٹے لکھتا ہون دو خط چودھری صاحب کے آئے اور ایک خط شاہ عالم صاحب کا اور دو خط حضرت صاحب کے آئے جواب نہ لکھہ سکا آج اپنے کو طعنے دیکر مرد بنایا جب یہہ عبارت لکھی - چودھری صاحب کو سلام شاہ عالم صاحب کو سلام حضرت صاحب کو بندگی * (۱۶۳)

بنام میر سرفراز حسین صاحب

میری جان کے چین - مجتہد العہد میر سرفراز حسین - تمکو اور تمہارے بھائی اور تمہارے دوست کو دعا اور پھر یہہ بیان کہ مین

غدر سے پہلے ہر دربار میں خلعت پاتا تھا بعد غدر و دربار اور خلعت اور ملاقات سکرٹرون کی یہہ سب موقوف اب جو لفٹنٹ گورنر بہادر پنجاب آئے اونہون نے خود مجھے بلا بھیجا اور خلعت دیا اور فرمایا کہ یہہ ہم اپنی طرف سے از راہ محبت دیتے ہین اور یہہ نوید علاوہ کہ گورنر جنرل بہادر کے ہان کا بھی دربار اور خلعت کھل گیا انبالے جاوگے تو پاوگے - مین انبالے نہ جا سکا بالفعل نایب گورنر کے خلعت پر قناعت کی اوس خلعت کو بشرط حیات اور وقت پر موقوف رکھا - ہملٹن صاحب الور آگئے - راجہ صاحب دربار روز کرتے ہین اہل اغراض کے عرائض جو حضور مین گزرتے ہین وہ حضور پنچونکے پاس بھیجدیتے ہین خریطہ یعنی حکم تحریری اختیار پانیکا ابھی نہین آیا یقین ہی کہ لارڈ صاحب بعد اختتام سفر جب شملے پہنچینگے تو خریطہ جاری ہوگا - آج جمعہ ساتوین شوال کی اور ستائیسوین مارچ کی ہی چار گھڑی دن چڑھا ہی مین یہہ خط لکھکر بھیجتا ہون تم بھی پڑھو اور میر مہدی کو بھی پڑھادو اب شاید تھوڑے دنون تک مین خط نہ لکھہ سکون تفصیل اسکی یہہ کہ رجب کے مہینے مین سیدھے ہات پر ایک پھنسی ہوئی پھنسی پھوڑا ہوگئی پھوڑا پھوٹ کر زخم بنا زخم بگڑ کر غار ہوگیا اب بقدر ایک کف دست وہ گوشت مردار ہوگیا انبالے نجانے کی بھی یہی وجہ ہوئی دو ہفتہ سے انگریزی علاج ہوتا ہی کالا ڈاکٹر روز آتا ہی آج اوسنے ارادہ اوس مردار گوشت کے کاٹنے کا کیا ہی اب وہ آتا ہوگا مین جلد جلد یہہ لکھکر روانہ کرتا ہون تاکہ پھر ہاتھہ کے پرزے اوڑا دون - نجات کا طالب غالب* (۱۹:۶)

ایضا

نور چشم راحت جان میر سرفراز حسین جیتے رہو اور خوش رہو - تمہارے دستخطي خط نے میرے ساتھہ وہ کیا جو بوي پیرہن نے یعقوب کے ساتھہ کیا تھا - میان یہہ ہم تم بڈھے ہین یا جوان ہین توانا ہین یا ناتوان ہین بڑي بیش قیمت ہین یعنے بہرحال غنیمت ہین کوئي جلا بھنا کہتا ہی * شعر *

یادگار زمانہ ہین ہم لوگ * یاد رکھنا فسانہ ہین ہم لوگ

وہي بالاخانہ ہی اور وہي مین ہون سیڑھیون پر نظر ہی کہ وہ میر مہدي آئے وہ میر سرفراز حسین آئے وہ یوسف مرزا آئے وہ میرن آئے وہ یوسف علیخان آئے مرے ہوونکا نام نہین لیتا بچھڑے ہوونمین سے کچھہ گنے ہین - اللہ اللہ ہزارونکا مین ماتم دار ہوا مین مرونگا تو مجھکو کون روئیگا - سنو غالب رونا پیٹنا کیا کچھہ اختلاط کي باتین کرو کہو میر سرفراز حسین سے کہ یہہ خط میر مہدي کو پڑھواو اور میرن صاحبکو بلاو کل شام کو یا پرسون شام کو - میر اشرفعلي صاحب میرے پاس آئے تھے کہتے تھے کہ کل یا پرسون پاني پت جاونگا مین نے اونکي زباني کچھہ پیام میرن صاحب کو بھیجا ہی اگر بھول نجاینگے پہنچاینگے خلاصہ اوسکا یہہ ہی کہ صاحب اَبّن نہین ہی نہو غلام اشرف نہین ہی نہو اگر منظور کیجئے تو مین صوفي ہون ہمہ اوست کا دم بھرتا ہون بموجب مصرع کے (ع) دل بدست آور کہ حج اکبراست *

تم سے کب انکار کرتا ہون اگر مرزا گوہر کي جگہہ مانو تو خوش اگر غلام اشرف جانو تو راضي راتکو اپنے گہر مین باتین بناؤ دنکو

مجھسے جی بہلاؤ قصہ مختصر آؤ اور جلد آو سید انور کا جو حال لکھتے ہو وہ سچ ہي راجپوت ایسا ہي کچھہ کرتے ہین مگر مہاراجہ مسلمانونکا دم بھرتے ہین کچھہ دن جاتے ہین کہ یہہ لوگ پھر وہان آتے ہین کیا مجمع برہم ہوا ہی مجھکو کیسا غم ہوا ہي تم اس جرگیسے جدا ہو تمکو اندیشہ کیا ہي میر باقرعلي صاحب جیسا لکھین ویسا کرو - میر مہدي صاحب سارا خط پڑھکر کہینگے مجھکو دعا بھي نہ لکھی بھائي میري دعا پہنچے - میر نصیر الدین ایک دن میرے ہان آئے تھے اب مین نہین جانتا یہان ہین یا وہان وہان ہون تو دعا کہنا - میرن صاحب کے نام تو اتنا کچھہ پیام ہي دعا سلام کي حاجت کیا - دیکھو ہم اپنا نام نہین لکھتے بھلا دیکھین تو سہي تم جان جاتے ہو کہ یہہ خط کسکا ہی * (۱۶۵)

بنام میر مہدی حسین صاحب مجروح

بھائي تم سچ کہتے ہو * (ع) بر سر فرزند آدم هرچه آید بگزرد * لیکن مجھے افسوس اسباتکا ہي کہ یہہ زیر باري میري تحریر کے بھروسے پر ہوئي اور خلاف میري مرضي کے ہوئي جسطرحسے یہہ آئے ہین اگرچہ میري طبیعت اور میري خواہش کے منافي ہی لیکن واللہ میرے عقیدہ اور تصور اور قیاس کے مطابق ہي یعنے مین یہي سمجھا تھا کہ البتہ یون ہي ہوگا - دیوان اردو چھپ چکا ہاے لکھنو کے چھاپے خانے نے جسکا دیوان چھاپا اوسکو آسمان پر چڑھا دیا حسن خط سے الفاظ کو چمکا دیا دلي پر اور اوسکے پاني پر اور اوسکے چھاپے پر لعنت صاحب دیوان کو اسطرح یاد کرنا جیسے کوئي کتے کو آواز دے ہر کاپي دیکھتا رہا ہون کاپي نگار اور

تھا متوسط جو کاپي میرے پاس لایا کرتا تھا وہ اورتھا اب جو دیوان چھپ چکے حق التصنیف ایک مجھکو ملا غور کرتا ھون تو وہ الفاظ غلط جون کے تون ھین یعنی کاپی نگار نے نہ بنائے ناچار غلط نامہ لکھا وہ چھپا بہرحال خوش و ناخوش کئي جلدین مول لونگا اگر خدا چاھے تو اسی ھفتہ مین تین مجلد اصحاب ثلثہ کے پاس پہنچ جائین نہ مین خوش ھوا ھون نہ تم خوش ھوگے اور یہہ جو لکھتے ھو کہ یہان خریدار ھین قیمت لکھہ بھیجو مین دلال نہین سوداگر نہین مہتمم مطبع نہین مطبع احمدي کے مالک محمد حسین خان مہتمم مرزا اموجان مطبع شاہ درہ مین محمد حسین خان دلي شہر رای مان کے کوچے مین مصوورنکی حویلي کے پاس قیمت کتاب ۶ر محصول ڈاک خریدار کے ذمے طالبان کتاب کو اطلاع دو دو چار دس پانچ جلدین جسکو منگواني ھون محمد حسین خان کے نام پر دلي رايمان کے کوچہ مصوورنکي حویلي کا پتا لکھکر خط ڈاک مین بھجوا دو کتاب ڈاک مین پہنچ جائیگي قیمت چاھو نقد چاھو ٹکٹ ارسال کرو مجھکو کیا اور تمکو کیا جو کچھ اوسکو یہہ جواب دیدو - وبا تھي کہان جو مین لکھون کہ اب کم ھی یا زیادہ ایک چھیاسٹھہ برس کا مرد ایک چونسٹھہ برسکي عورت ان دونونمین سے ایک بھي مرتا تو ھم جانتے کہ ھان وبا آئی تھي تف برین وبا پنجشنبہ ۸ ماہ اگست کي مھینے کا حال کچھہ معلوم نہین- کل شامکو دو دو مونڈھے رکھکر کئي آدمي دیکھا کئے ھلال نظر نہین آیا - نجات کا طالب غالب * (۱۶۶)

ایضا

بهائي ۔ نه کاغذ هی نه ٹکٹ هی اگلے لفافونمین سے ایک بیرنگ لفافه پڑا هی کتاب مین سے یهه کاغذ پهاڑ کر تمکو خط لکهتا هون اور بیرنگ لفافه مین لپیٹ کر بهیجتا هون غمگین نهونا کل شام کو کچهه فتوح کهین سے پهنچ گئي هی آج کاغذ و ٹکٹ منگا لونگا ۔ سه شنبه ۸ نومبر صبح کا وقت هی جسکو عوام بڑي فجر کهتے هین پرسون تمهارا خط آیا تها آج جي چاها که ابهي تمکو خط لکهون اسواسطے یهه چند سطرین لکهین ۔ برخوردار میر نصیر الدین پر اونکي بیٹي کا قدم مبارک هو نام تاریخي تو مجهسے ڈهونڈها نجائیگا هان عظیم النساء بیگم نام اچها هی که اسمین ایک رعایت هی شاه محمد عظیم صاحب رحمة الله علیه کے نام کي ۔ مجتهد العصر کو میري دعا کهنا تمکو کیا هوا هی که تم اونکو اپنا چهوٹا بهائي جانکر مجتهد العصر نهین لکها کرتے یهه بےادبي اچهي نهین ۔ میرن صاحبکو بهت بهت دعا کهنا اور میري طرفسے پیار کرنا ۔ شهر کا حال مین کیا جانون کیا هی پون ٹوٹي کوئي چیز هی وه جاري هوگئي هی سواے اناج اور اوپلے کے کوئي چیز ایسي نهین جسپر محصول نه لگا هو ۔ جامع مسجد کے گرد پچیس پچیس فٹ گول میدان نکلیگا دکانین حویلیان ڈهائي جائیدگي دارالبقا فنا هوجائیگي رهے نام الله کا خانچند کا کوچه شاه بولا کے بڑ تک ڈهئیگا دونون طرفسے پهاوڑه چل رها هی ۔ باقي خیر و عافیت هی ۔ حاکم اکبر کي آمد آمد سن رهے هین دیکئے دلي آئین یا نهین ۔ آئین تو دربار کرین یا نهین ۔ دربار کرین تو مین گنهگار بلایا جاون یا نهین ۔ بلایا جاون تو خلعت پاون

یا نہین - پنشن کا تو نہ کہین ذکر هی نہ کسیکو خبر هی -
غالب سہ شنبہ ۸ نومبر سنہ ۱۸۵۹ع * (۱۶۷)

ایضا

میان - آج یکشنبہ کا دن ساتوین فبروری کي اور شاید بائیسوین جمادي الثاني کی هی دو پہر کے وقت شیخ مشرف علي رهنے والے استاحامد کے کوچہ کے میرے پاس آئے اور اونہون نے تمهارا خط لکھا هوا ۱۵ جمادي الثاني کا دیا ڈاک کا خط هرگز مجھہ تک نہین پہنچا اور نہ مین شہر سے کہین گیا جہان رهتا تہا وهین هون خدا جانے وہ خط مسترد کیون هوا بھلا یہہ هوسکتا هی کہ تمهارا خط آوے اور مین پھیر دون تم خود کہتے هو کہ اوسپر یہہ لکھا هوا آیا کہ مکتوب الیہ یہان نہین هی مین هوتا اور یہہ لکھتا کہ مین نہین هون آگرہ اور الور اور کول سے برابر خط چلے آتے هین - تمهاري والدہ کا مرنا سنکر مجھکو بڑا غم هوا خدا تمکو صبر دے اور اوس عفیفہ کو بخشے - میرا حقیقي بھائي مرزا یوسف خان دیوانہ بھي مرگیا - کیسا پنشن اور کہان اوسکا ملنا یہان جان کے لالے بڑے هین - بیت

هی موج زن اِک قلزم خون کاش یہي هو
آتا هی ابھی دیکھئے کیا کیا مرے آگے

اگر زندگی هی اور پھر مل بیٹھینگے تو کہانی کہي جائیگي تم کہتے هو کہ آیا چاهتا هون اگر آؤ تو بے ٹکٹ کے نہ آنا - میر احمدعلي صاحب کو لکھتے هو کہ یہان هین مجھکو نہین معلوم کہ کہان هین مجھسے ملتے تو اچھا کرتے مین مخفي نہین هون روپوش نہین هون

حکام جانتے ہیں کہ یہہ یہاں ہی مگر نہ باز پرس و گیر و دار میں آیا ہون نہ خود اپنی طرف سے قصد ملاقات کا کیا ہی بااین ہمہ ایمن بھی نہیں ہون دیکھئے انجام کار کیا ہی - نثر کیا لکھونگا اور نظم کیا کہونگا وہ نثر جو تم دیکھہ گئے ہو وہی دو چار ورق اور بھی سیاہ کئے گئے ہیں بھیجنا ممکن نہیں جب آوگے اور مجھکو جیتا پاؤگے تو دیکھہ لوگے - میکش چین میں ہی باتیں بناتا پھرتا ہی سلطان جی میں تھا اب شہر میں آگیا ہی دو تین بار میرے پاس بھی آیا پانچ سات دن سے نہیں آیا کہتا تھا کہ بیبی کو اور لڑکے کو بہرام پور میر وزیر علی کے پاس بھیجدیا ہی خود یہاں لوٹ کی کتابین خریدتا پھرتا ہی - میرن صاحب کی خیر و عافیت معلوم ہوئی مگر نہ معلوم ہوا کہ وہ وہان مع قبایل ہیں یا تنہا ہیں اگر تنہا ہیں تو قبایل کہاں ہیں - تمہارے چھوٹے بھائی کو تو میں جانتا ہون کہ وہ یہاں ہیں اور اچھی طرح ہیں بڑے بھائی کا حال کیون نہ لکھا یقین ہی کہ وہ اور تم ایک جا ہوگو اونکو ربط مجھسے زیادہ نہیں لیکن فرزند ہونے میں تم اور وہ برابر ہو - خط بھیجنے میں تردد نکرو اور ڈاک میں بے تأمل بھیجا کرو - زیادہ زیادہ - غالب * یکشنبہ ہفتم فروری سنہ ۱۸۵۸ع وقت رسیدن نامہ * (۱۶۸)

ایضا

نور چشم میر مہدی کو بعد دعا کے معلوم ہو کہ کلیات فارسی کا پہنچنا مجھکو معلوم ہوا میان اسمیں اغلاط بہت ہیں - مبارک ہو تمہین اور میر سرفراز حسین کو اور میرن صاحب کو اور بھائی خدا کرے

مجھکو بھي - لو صاحب اجنٹ بہادر راجستان کا حکم الور کے اجنٹ کو آیا کہ تم پہلي ستمبر کو راج کے کاغذ جو تمہارے پاس ھین اور راج کا اسباب جو تمہارے تحت مین ھی وہ سب راجہ صاحب کو دو اور تم الگ ھوجاو ستمبر کي بیسوین کو ھم الور آئینگے راجہ صاحب کو مسند پر بٹھاینگے خلعت شاھي اونھین پہناینگے (ع) ستم بر ستم برد و آورد داد * شنبہ ۲۲ اگست سنہ ۱۸۶۳ع از غالب * (۱۶۹)

ایضا

برخوردار کامگار میر مہدي دھلوي اردو بازار کے مولوي صاحب لوای ولای مرتضوي پر علم عباس ابن علي کا سایہ - راجہ صاحب کے سلوک کا حال ھم پہلے ھي سن چکے تھے الحمد لله علی کل حال - دیکھئے اب معاودت کب کرتے ھین موافق اپنے وعدہ کے ھمکو کیونکر طلب کرتے ھین کلکتہ جاتے وقت فرما گئے ھین کہ مین آکر اسد کو بلاؤنگا البتہ اگر وہ بلاینگے تو مین کیونکر نجاؤنگا ظاھرا ھمارے تمہارے واسطے زمانہ انتہاے مصیبت اور وقت پیش آمد دولت ھی اب مجھکو میرن صاحب کي خوشامد کرني پڑیگي وہ مقرب بنینگے اگر میري قسمت لڑیگي تم میری کامیابي کا سامان کر رکھنا میرن صاحب کو مجھپر مہربان کر رکھنا بھائي یہہ جو میرن صاحب یا امیرن صاحب ھین حضور کے بڑے مصاحب ھین جس گروہ مین سے جسکو چاھین حضور سے ملوادین فرقۂ شعرا مین سے جسکو جو کچھہ چاھین دلوادین انکو اور مجتہد العصر کو میري دعا کہنا - نجات کا طالب غالب * (۱۷۰)

ایضا

میان - تمھاري تحریر کا جواب یہہ ھی کہ وہ تصویر جو مین نے میان محمد افضل کو دي تھي وہ اونھون نے واپس دي اور اوسکي نقل کے باب مین یہہ کہا کہ ابھي تیار نہین ھی جب وہ تیار ھوجایگي مین اونکو روپیہ دیکر لے لونگا خاطر جمع رکھو - پنشن سراسر سبکو ششماھي ملنے کا حکم ھو گیا ھر مہینے مین سودي لو اور کھاؤ - کشمیري کٹرہ بگڑ گیا ھاي وہ اونچے اونچے در اور وہ بڑي بڑي کوٹھریان دو رویہ نظر نہین آتین کہ کیا ھوین آھني سڑک کا آنا اور اوسکی رھگزر کا صاف ھونا ھنوز ملتوي ھی - چار دنسے پُروا ھوا چلتي ھی ابر آتے ھین مگر صرف چھڑکاؤ ھوتا ھی مینہ نہین برستا گیہون چنا باجرا تیذون اناج ایک بھاو ھین نو سیر ساڑھے نو سیر - میر سرفراز حسین اور میرنصاحب کو مین اچھي طرح نہین سمجھا کہ جیند مین ھین یا یہان ھین میر نصیرالدین دو بار میرے پاس آئے اب مجھکو نہین معلوم کہ وہ کہان ھین - قاسم علي خان قطب الاقطاب ایکدن کہتے تھے کہ میر احمد صاحب کے قبایل یہان آئے ھوئے ھین - آخر وہ شادي بھي کب ھونیوالي ھی اور کہان ھونے والي ھی اس خط کا جو جواب لکھو تو سب حالات مفصل لکھو - غالب * صبح چہارشنبہ نہم جنوري سنہ ۱۸۶۱ع * (۱۷۱)

ایضا

میان - تمھارے خط کا جواب منحصر تین باتون پر ھی دو کا جواب لکھتا ھون تیسري بات کا جواب تم بتاؤ کہ تمھین کیا لکھون

پہلي بات میان محمد افضل تصویر لیگئي اب وہ تصویر کھینچا کرین اور تم انتظار - دوسري بات میر نصیرالدین آئے اور اون تینون صاحبون کا جیند کے جانیکا حال مفصل معلوم ہوا حق تعالی اپنے بندون پر رحم فرمائے - تیسري بات میرن صاحب کو جبتک تم نکہو میں دلي نہ بلاؤن گویا اونکے عاشق تمہین ہو مین نہین - بھائي ہوشمین آؤ غور کرو یہہ مقدور مجھہ مین نہین کہ اونکو یہان بلاکر ایک الگ مکان رہنے کو دون اور اگر زیادہ نہو تو تیس روپیہ مہینا مقرر کرون کہ بھائي یہہ لو اور دریبہ اور چاوڑي اور اجمیري دروازہ کا بازار اور لاہوري دروازہ کا بازار ناپتے پھرو اور اردوبازار اور خاص بازار اور بلاقي بیگم کا کوچہ اور خاندوران خانکي حویلي کے کھنڈر گنتے پھرو - اي میر مہدي تو درماندہ و عاجز پاني پت مین پڑا رہے میرن صاحب وہان پڑے ہوئے دلي دیکھنے کو ترسا کرین سرفراز حسین نوکري ڈھونڈھتا پھرے اور مین ان غمہاے جان گدازکي تاب لاؤن مقدور ہوتا تو دکھا دیتا کہ مین نے کیا کیا * (ع) اي بسا آرزو کہ خاک شدہ * اللہ اللہ اللہ *

سہ شنبہ ۴ جمادي الثاني ۱۸ دسمبر * (۱۷۲)

ایضا

قرۃ العینین میر مہدي و میر سرفراز حسین مجھسے نا خوش اور گلہ مند ہونگے اور کہتے ہونگے کہ دیکھو ہمین خط نہین لکھتا * بیت

ہم بھي منہہ مین زبان رکھتے ہین * کاش پوچھو کہ ماجرا کیا ھی

ماجرا یہہ ھی کہ تمہارا بھی تو کوئي خط نہین آیا مین جسکا جواب لکھتا - میرن صاحب سے تمہاري خیروعافیت پوچھتي اور

کهدینا که میري دعا لکهه بهیجنا - بس اب اتناهي دم باقي هی
کل میرن صاحب آئے پوچھا که الور سے کوئي خط آیا فرمایا که اس
هفته مین کوئی خط مین نے نهین پایا کیا کهون که کیا حال
هی پیش ازین اپنا یهه شعر پڑھا کرتا تھا * شعر

بس هجوم نا امیدي خاک مین مل جائیگي
یهه جو اک لذت هماري سعي بےحاصل مین هی

اب اس زمزمه کا بھي محل نرها یعنے سعی بے حاصل کي لذت خاک مین مل گئي - انا لله و انا الیه راجعون - مرگ ناگاه کا طالب غالب * سه شنبه ۱۸ شعبان سنه ۱۲۸۱ھ * (۱۷۳)

ایضا

صاحب - دوخط تمهارے بسبیل ڈاک آئے کل دوپهر ڈھلے ایک صاحب اجنبي سانولے سلونے داڑھي منڈي بڑي بڑي آنکھون والے تشریف لائے تمهارا خط دیا صرف اون کي ملاقات کي تقریب میں تها بارے اون سے اسم شریف پوچھا گیا فرمایا اشرف علي قومیت کا استفسار هوا معلوم هوا سید هین پیشه پوچھا حکیم نکلے یعنے حکیم میر اشرفعلي مین اون سے ملکر بهت خوش هوا خوب آدمي هین اور کام کے آدمي هین - کتنے اچھے هین مصطلحات الشعرا مصطلحات الشعرا بھائي وه کتاب تمهاري هی مین نے غصب نهین کي میرے پاس مستعار هی دیکهه چکونگا بهیجدونگا تقاضا کیون کرو - میان محمد افضل تصویر کهینچ رهے هین جلدي نکرو دیر آید درست آید - سرفراز حسین اور میرن صاحب اور میرنصیرالدین کو دعائین - غالب * صبح چار شنبه هفتم رمضان هشتم مارچ * (۱۷۴)

ایضا

میان تمکو پنشن کي کیا جلدي هی هر بار پنشن کو کیون پوچهتے هو پنشن جاري هو اور مین تمکو اطلاع ندون ابهي تک کچهه حکم نهین دیکهون کیا حکم هو اور کب هو- میرن صاحب جیپور پهنچے تم شاپوري بتاتے هو شاید سچ یهي هو- هان میر محمود علی اور یهه بیربر اور ابو الفضل تو تهے مگر دیکها چاهئے درخت جگهه سے اوکهڑ کر بدشواري جمتا هی خلاصه میری فکر کا یهه هی که اب بچهڑے هوئے یار کهین قیامت هی کو جمع هون تو هون سو وهان کیا خاک جمع هونگے سني الگ شیعه الگ نیک جدا بد جدا - میر سرفراز حسین کو دعا میر نصیر الدین کو پہلے بندگي پهر دعا - کتاب کا نام دستنبو رکها گیا آگرہ مین چهاپي جاتي هی تمسے تمهارے هات کے اوراق لکهے لونگا تب ایک کتاب تمکو دونگا- از غالب * روز ورود نامه پنجشنبه ۷ ستمبر سنه ۱۸۵۸ع * (۱۷۵)

ایضا

میر مهدي - تم میرے عادات کو بهول گئے ماه مبارک رمضانمین کبهی مسجد جامع کی تراویح ناغه هوئي هی مین اس مهینے مین رامپور کیونکر رهتا نواب صاحب مانع رهے اور بهت منع کرتے رهے برساتکے آمونکا لالچ دیتے رهے مگر بهائي مین ایسے انداز سے چلا که چاند راتکے دن یهان آپهنچا یکشنبه کو غرۂ ماه مقدس هوا اوسي دنسے هر صبح کو حامد علیخان کي مسجد مین جاکر جناب مولوي جعفر علی صاحب سے قرآن سنتا هون شبکو مسجد جامع جاکر نماز تراویح پڑهتا هون کبهي جو جي مین آتي هی

تو وقت صوم مہتاب باغ مین جاکر روزہ کھولتا ہون اور سرد پانی پیتا ہون واہ واہ کیا اچھی طرح عمر بسر ہوتی ہی - اب اصل حقیقت سنو لڑکونکو ساتھہ لیگیا تھا وہان اُنہون نے میوا ناک مین دم کردیا تنہا بھیج دینے مین وہم آیا کہ خدا جانے اگر کوئی امر حادث ہو تو بدنامی عمر بھر رہے اس سبب سے جلد چلاآیا ورنہ گرمی برسات وہان کاٹتا اب بشرط حیات جریدہ بعد برسات جاؤنگا اور بہت دنون تک یہان نہ آونگا - قرار داد یہہ ہی کہ نوابصاحب جولائی سنہ ۱۸۵۹ سے کہ جسکو یہہ دسوان مہینا ہی سو روپیہ مجھے ماہ بماہ بھیجتے ہین اب جو مین وہان گیا تو سو روپیہ مہینا بنام دعوت اور دیا یعنی رام پور رہون تو دو سو روپیہ مہینا پاون اور دلی رہون تو سو روپیہ - بھائی سو دو سو مین کلام نہین کلام اسمین ہی کہ نواب صاحب دوستانہ و شاگردانہ دیتے ہین مجھکو نوکر نہین سمجھتے ہین ملاقات بھی دوستانہ رہی معانقہ و تعظیم جسطرح احباب مین رسم ہی وہ صورت ملاقات کی ہی لڑکونسے مین نے نذر دلوائی تھی بس بہرحال غنیمت ہی رزق کے اچھی طرح ملنے کا شکر چاہئے کمی کا شکوہ کیا انگریزکی سرکار سے دس ہزار روپیہ سال ٹھہرے اسمین سے مجھکو ملے ساڑھے سات سو روپیہ سال ایک صاحب نے ندئے مگر تین ہزار روپیہ سال عزت مین وہ پایہ جو رئیس زادونکے واسطے ہوتا ہی بنا رہا - خانصاحب بسیار مہربان دوستان القاب خلعت سات پارچہ اور جیغہ و سرپیچ و مالاے مروارید بادشاہ اپنی فرزندونکی برابر پیار کرتے تھے بخشی ناظر حکیم کسی سے توقیر

کم نہین مگر فایدہ وہي قلیل سو میري جان یہان بہي وہی نقشہ هي کوٹھري مین بیٹھا ہوا ہون ٹٹي لگي ہوئي هی ہوا آرهي هی پاني کا جھجر دهرا ہوا هی حقہ پی رہا ہون یہہ خط لکہہ رہا ہون تم سے باتین کرنیکو جي چاہا یہہ باتین کرلین - میر سرفراز حسین اور میرن صاحب اور میر نصیر الدین کو یہہ خط پڑھا دینا اور میري دعا کہدینا * جمعہ ۱۶ اپریل * (۱۷۶)

ایضاً

جویای حال دهلي و الور سلام لو - مسجد جامع وا گزاشت ہوگئي چتلي قبر کي طرفکی سیڑهیونپر کبابیون نے دوکانین بنالین انڈا مرغي کبوتر بکنے لگا دس آدمي مہتمم ٹھہرے مرزا الهي بخش مولوي صدر الدین تفضل حسین خان تین یہہ سات اور * ۷ نومبر ۱۴ جمادی الاول سال حال جمعہ کے دن ابو ظفر سراج الدین بہادر شاہ قید فرنگ و قید جسم سے رہا ہوئے انا لله و انا الیه راجعون - جاڑا پڑ رہا هی ہمارے پاس شراب آجکي اور هی کل سے راتکو نري انگیٹھي پر گزارا هی بوتل گلاس موقوف - راجہ پٹیالہ مرگیا مہندر سنگہہ اوسکے خلف پر خطاب فرزندي اور القاب بحال و برقرار رہا بالفعل دیوان نہال چند کام کررہا هی ظاهرا جو رنگ اس ریاست کا ہونیولا هی وہ نواب گورنر جنرل کے آنے پر کہلیگا اور وہ فروری مہینے مین یہان آینگے - الور کي ریاست کا حال بدستور هی گورنر صاحب هي انہین اختیار دینگے یعنے پٹیالہ اور الور کے راج کا انتظام اوسي وقت پر ہوگا بالفعل امہي صاحب اجنٹ الور دلي ہوتے ہوئے میرٹھہ گئے هین راجہ صاحب تیجارہ تک اونکي

مشایعت کر گئے یہان ابہي صاحب سے کوئي صاحب سنگہہ تہیکہ دار الور کي سڑک کا ہے اوسنے کچہہ کہا تہا جواب دیا کہ الور کے مقدمات مین پنچونکو اختیار ہی ہم کچہہ حکم ندینگے - اسفندیار بیگ متوفی کا کوئي متبنی مستدعي پرورش ہوا اوسکو بہي یہي جواب ملا - اب اور بولو کیا لکہون دہوپ مین بیٹہاہون یوسف علیخان اور لاله ہیرا سنگہہ بیٹہے ہین کہانا تیار ہی خط لکہکر بند کرکر آدمي کو دونگا اور مین گہر جاؤنگا وہان ایک دالان مین دہوپ ہوتي ہی اوسمین بیٹہونگا ہاتہہ منہہ دہونگا ایک روٹي کا چہلکا سالن مین بہگو کر کہاؤنگا بیسن سے ہاتہہ دہونگا باہر آونگا پہر اسکے بعد خدا جانے کون آئیگا کیا صحبت ہوگي - مجتہد العصر میر سرفراز حسین صاحب اور ذاکر الحسین میر افضل علی عرف میرن صاحب کو دعا * منگل کا دن ۲۳ جمادي الثاني ۱۶ دسمبر پہر دن چڑہے - غالب * (۱۷۷)

ایضا

پنجشنبه ۱۵ ذیقعده و مئي باهم

صاحب - آج تمہارا خط دو پہر کو آیا اوسمین مین نے مسودہ تاریخ کا پایا قلمدان مین رکہہ لیا خط پڑہکر میر سرفراز حسین کو بہیجدیا کل وہ کہتے تہے کہ اونتیس روپیہ کو تین گاڑیان مقرر ہوگئي ہین مین کل یعنے آج شام کو سوار ہوجاونگا اب اسوقت جو مین یہہ خط لکہہ رہا ہون پہر دن باقي ہي لکہکر کہلا رکہہ چہوڑونگا شام کو مجتہد العصر میرے گہر ضرور آینگے اگر آج جاینگے تو واسطے تودیع کے اور اگر نجاینگے تو موافق معمول کے آینگے اونکے جانے نجانے

کا حال صبحکو اسی ورق پر لکھکر خط بند کرکے بھیجدونگا - خدا کرے اردو کی نثر کا لفافہ اونہون نے ڈاک مین بھیجدیا ہو شام کو مجھے دیجائین تو مین کل اس خط کے ساتھہ اوسکو بھی بھجوادون - مہاراج اگر دورہ کو گئے تو کیا اندیشہ ہی گرمی کا موسم ہی لنبا چوڑا سفر کیون کرینگے آٹھہ سات دنمین پھر آینگے یہانکے تلاش کا نتیجہ دیکھو تب کہین جائیو - میرنصاحب کی تمہاری چوما چاٹی کے لکھنے کا مجھہ مین دم نہین تم جانو وہ جانین - کلیات کے چھاپے کی حقیقت سنو ۶۰ صفحہ چھاپے گئے تھے کہ مولوی ہادیعلی مصحح بیمار ہوگئے کاپی نگار رخصتی اپنے گھرگیا اب دیکھئے کب چھاپا شروع ہو - قاطع برہان کا چھاپا ختم ہوا ایک جلد بطریق نمونہ آگئی مین نے پچاس جلدونکی درخواست پہلے سے دے رکھی ہی اب پچاس روپیہ بھیجون تو اونپچاس جلدین منگاون دیکھئے نو من تیل کب میسر ہو اور رادھا کب ناچے - میان کل شام کو میر سرفراز حسین میرے گھر نہین آئے یا تو الور کو مجھسے بغیر رخصت ہوئے گئے یا نہین گئے مین تو آج جمعہ ۱۶ مئی صبح کے وقت یہہ خط ڈاکمین بھیجتا ہون -

نجات کا طالب غالب * (۱۷۸)

ایضا

لو صاحب - یہہ تماشا دیکھو مین تو تمسے پوچھتا ہون کہ میر سرفراز حسین اور میر نصیر الدین کہان ہین حالانکہ میر نصرالدین شہر مین ہین اور مجھسے نہین ملتے میر سرفراز حسین آئے ہین اور میرے ہان نہین آترے لاحول و لا قوت آترنا کیسا ملنے کو

بھي تو نہين آئے افسوس هى جنكو مين اپنا سمجھتا هون وه مجھكو بيگانه جانتے هين اب تم يہه پوچھو كه نصيرالدين كا دلي مين هونا اور مجتہد العصر كا يہان آنا تو نے كيونكر جانا بهائي آج جمعه كا دن ۲۸ جمادي الثاني كي اور ۱۱ جنوري كي صبح كے وقت مونهه اندهيرے اوسي وقت ميري آنكهه كهلي تهي لحاف مين لپٹا هوا پڑا تها كه ناگاه مير نصيرالدين صاحب تشريف لائے اور فرمايا كه مين اب جاتا هون اور مير حسن صاحب بهي جاتے هين مين سمجھا مير سرفراز حسين جب بعد تكرار معلوم هوا تو مير حسن جے پور سے آئے اور خدا جانے كہان اوترے اور اب كہان جاتے هين - هے هے مجھے غير سمجھا يا مرا هوا سمجھا كه ميرے هان نه آئے اور مجھسے نه ملے اپنے سسرال مين رهے اور ميكے كو چھوڑا والله ميرا جي اونكے ديكھنے كو بہت چاهتا تها اب اوٹھا هون سردي رفع هولے دهوپ نكل لے آغا جان كے هان آدمي كو بهيجتا هون مين كم بخت يہه بهي تو نہين جانتا كه آغاجان كہان رهتے هين اب مير احمد علي كي بيبي پاس حبش خان كے پهاٹک آدمي بهيجونگا جب آغا جان كے گهر كا پتا معلوم هو جائيگا اور آدمي ديكهه آئيگا اور يہه بهي معلوم كر آئيگا كه مير حسن صاحب هين تو مين سوار هوكر جاؤنگا اور اون سے ملونگا تم اس خط كا جواب جلد لكهو اور اپنے چچا كے يہان آنيكا منشا اور اونكا احوال مفصل لكهو - تصوير كا حال آگے لكهه چكا هون خاطر جمع ركهو - اور مجتهد العصر اور مين صاحب كا حال لكهو - نجات كا طلب غالب *

صبح جمعه ۱۱ جنوري سنه ۱۸۶۱ع * (۱۷۹)

ایضا

میان لڑکے - کہان پھر رہے ہو اِدھر آؤ خبرین سنو - دربار لارڈ صاحب کا میرٹھہ مین ہوا دلي کے علاقہ کي جاگیردار بموجب حکم کمشنر دهلي میرٹھہ گئے موافق دستور قدیم مل آئے غرضکہ پنجشنبہ ۲۹ ڈسمبر کو پہر دن چڑھے لارڈ صاحب یہان پہنچے کابلي دروازہ کي فصیل کے تلے ڈیرے ہوئے اوسیوقت توپونکي آوراز سنتے هي مین سوار ہوکر گیا میر منشي سے ملا اونکے خیمہ مین بیٹھکر صاحب سکرتر کو خبر کروائي جواب آیا کہ فرصت نہین یہہ جواب سنکر نومیدي کي پوٹ باندہ کر لے آیا ہرچند پنشن کے باب مین ہنوز لا و نعم نہین مگر کچھہ فکر کر رہا ہون دیکھون کیا ہوتا هی لارڈ صاحب کل یا پرسون جانے والے هین یہان کچھہ کلام و پیام نہین ممکن تحریر ڈاک مین بھیجي جائیگي دیکھئے کیا صورت درپیش آئیگي مسلمانون کي املاک کے واگزاشت کا حکم عام ہوگیا هی جنکو کرایہ پر ملي هی اونکو کرایہ معاف ہو گیا هی آج یکشنبہ یکم جنوري سنہ ۱۸۶۰ع هی پہردن چڑھا هی کہ یہہ خط تمکو لکھا هی اگر مناسب جانو تو آو اپني املاک پر قبضہ پاؤ چاہو یہین رہو چاہو پھر چلے جاو - میر سرفراز حسین میر نصیرالدین میرن صاحب کو میري دعائین کہنا اور حکیم میر اشرف علي کو بعد دعا کے یہہ کہدینا کہ وہ حبوب جو تمنے مجھکو دي تھین اونکا نسخہ جلد لکھکر بھیجدو - الله موجود ما سوی معدوم - اپني مرگ کا طالب غالب * (۱۸۰)

ایضا

برخوردار تمهارا خط آیا حال معلوم هوا میں اس خیال مین تها که الور کا کچهه حال معلوم کرلون اور کپتان الگزنڈر کا خط آئے اور مین اوسکو میر سرفراز حسین کے مقدمه مین لکهه لون تو اوسوقت تمهارے خط کا جواب لکهون چونکه آجتک اونکا خط نه آیا مین سونچا که اگر اسي انتظار مین رهونگا اور خط کا جواب نه بهیجونگا تو میرا پیارا میر مهدي خفا هوگا ناچار جو کچهه الور کا حال سنا هی وه اور کچهه اپنا حال لکهتا هون - هرچند مین نے دریافت کرنا چاها حکیم محمود علي کا وهان پهنچنا اور یهه که وها پهنچنے کے بعد کیا طور قرار پایا کچهه معلوم نهین هوا صرف خبر واحد هی که اونکو راو راجه نے صاحب اجنٹ سے اجازت لیکر بلا لیا هی کهتے هین که صاحب اجنٹ الور نے راجه کے بالغ اور عاقل هونیکي رپورٹ صدر کو بهیجي هی کیا عجب هی که اونکا راج اونکو ملجاے - مولانا غالب علیه الرحمة اندونمین بهت خوش هین پچاس ساتهه جزو کي کتاب امیر حمزه کي داستان کي اور اسیقدر حجم کی ایک جلد بوستان خیال کی آگئي هي ستره بوتلین بادۂ ناب کي توشکخانه مین موجود هین دن بهر کتاب دیکها کرتے هین رات بهر شراب پیا کرتے هین * بیت *

کسي کین مرادش میسر بود * اگر جم نباشد سکندر بود

میر سرفراز حسین کو اور میرنصاحب کو اور میر نصیر الدین صاحب کو دعائین اور دیدار کي آرزوین * (۱۸۱)

ایضا

اي جناب میرنصاحب السلام علیکم - حضرت آداب - کہو صاحب آج اجازت هي میرمہدي کے خط کا جواب لکھنے کو - حضور مین کیا منع کیا کرتا هون مین نے تو یہہ عرض کیا تھا کہ اب وہ تندرست هوگئے هین بخار جاتا رہا هی صرف پیچش باقي هی وہ بھي رفع هوجائیگي مین اپنے هر خط مین آپکي طرفسے دعا لکھدیتا هون آپ پھر کیون تکلیف کرین - نہین میرنصاحب اوسکے خط کو آئے هوئے بہت دن هوئے هین وہ خفا هوا هوگا جواب لکھنا ضرور هی - حضرت وہ آپکے فرزند هین آپسے خفا کیا هونگے - بھائي آخرکوئي وجہ تو بتاو کہ تم مجھے خط لکھنے سے کیون باز رکھتے هو - سبحان الله اي لو حضرت آپ تو خط نہین لکھتے اور مجھے فرماتے هین کہ تو باز رکھتا هی - اچھا تم باز نہین رکھتے مگر یہہ تو کہو کہ تم کیون نہین چاهتے کہ مین میر مہدي کو خط لکھون - کیا عرض کرون سچ تو یہہ هی کہ جب آپکا خط جاتا اور وہ پڑھاجاتا تو مین سنتا اور حظ اوٹھاتا اب جو مین وهان نہین هون تو نہین چاهتا کہ تمہارا خط جاوے - مین اب پنجشنبہ کو روانہ هوتا هون میري روانگي کے تین دن کے بعد آپ خط شوق سے لکھئیگا - میان بیٹھو هوشکي خبر لو تمہارے جانے نہ جانے سے مجھے کیا علاقہ مین بوڑھا آدمي بھولا آدمي تمہاري باتونمین آگیا اور آجتک اوسے خط نہین لکھا لا حول ولا قوت - سنو میرمہدي صاحب میرا کچھہ گناہ نہین میرے خط کا جواب لکھو تپ تو رفع هوگئي پیچش کے رفع هونیکي خبر شتاب

لکھو پرهیز کا بهي خیال رکھا کرو یهه بڑي بات هی که وهان کچهه ٹهانیکو ملتا هی نهین تمهارا پرهیز اگر هوگا بهی تو عصمت بیبي از بے چادري هوگا - حالات یهانکے مفصل میرن صاحب کي زباني معلوم هونگے - دیکهو بیٹهے هین کیا جانون حکیم میر اشرف علي مین اور اونمین کچهه کونسل هو تو رهي هی پنجشنبه روانگي کا دن ٹهہرا تو هی اگر چل نکلین اور پهنچ جائین تو اونسے یهه پوچهو که جناب ملکۂ انگلستان کي سالگره کی روشني کی محفل مین تمهاري کیا گت هوئي تهي اور یهه بهی معلوم کر لیجو که یهه جو فارسي مثل مشهور هی که دفتر را گاو خورد اسکے معنے کیا هین پوچهیو اور نچهوڑیو جبتک نه بتائین - اسوقت پہلے تو آندهي چلي پهر مینه آیا اب مینه برس رها هی مین خط لکهه چکا هون سرنامه لکھکر رکهه چهوڑونگا جب ترشح موقوف هو جائیگا تو کلیان ڈاک کو لیجائیگا - میر سرفراز حسین کو دعا پهنچے - الله الله تم پانی پت کے سلطان العلما اور مجتهد العصر بن گئے کهو وهانکے لوگ تمهین قبله وکعبه کهنے لگے یا نهین - میر نصیرالدین کو دعا کهنا * (۱۸۲)

ایضاً

اها ها ها - میرا پیارا میر مهدي آیا آؤ بهائي مزاج تو اچها هی بیٹهو یهه رام پور هی دار السرور هی جو لطف یهان هی وه اور کهان هی پاني سبحان الله شهر سے تین سو قدم پر ایک دریا هی اور کوسي اوسکا نام هی بے شبهه چشمۂ آب حیاتکي کوئي سوت اوسمین ملی هی خیر اگر یون بهي هی تو بهائي آب حیات عمر

بڑھاتا هی لیکن اتنا شیرین کہان هوگا - تمہارا خط پہنچا - تردد عبث میرا مکان ڈاک گھر کے قریب اور ڈاک منشي میرا دوست هی نہ عرف لکھنے کي حاجت نہ محلي کي حاجت بے وسواس خط بھیجدیا کیجئے اور جواب لیا کیجئے - یہان کا حال سب طرح خوب هی اور صحبت مرغوب هی اسوقت تک مہمان هون دیکھون کیا هوتا هی تعظیم و توقیر مین کوئي دقیقہ فروگزاشت نہین هی - لڑکے دونون میرے ساتھہ آئے هین - اسوقت اس سے زیادہ نہین لکھہ سکتا * (۱۸۳)

ایضا

آؤ میان سید زادہ آزادہ دلي کے عاشق دلدادہ ڈھئے هوئے اردو بازار کے رهنے والے حسد سے لکھنؤ کو برا کہنے والے نہ دلمین مہرو آزرم نہ آنکھہ مین حیا و شرم نظام الدین ممنون کہان ذوق کہان مومن خان کہان ایک آزردہ سو خاموش دوسرا غالب وہ بیخود و مدهوش نہ سخنوري رهي نہ سخنداني کس برتے پر تتا پاني - هاي دلي واي دلي بھاڑ مین جاے دلي - سنو صاحب پاني پت کے رئیسون مین ایک شخص هین احمد حسین خان ولد سردار خان ولد دلاور خان اور نانا اوس احمد حسین خان کے غلام حسین خان ولد مصاحب خان اس شخص کا حال از روے تحقیق مشرح اور مفصل لکھو قوم کیا هی عمر کیا هی طریق کیا هی احمد حسین خانکي لیاقت ذاتي کا کیا رنگ هی طبیعت کا کیا ڈھنگ هی - بھائي لکھہ اور جلد لکھہ * (۱۸۴)

ایضاً

سید خدا کي پناہ - عبارت لکھنے کا ڈھنگ ہاتھہ کیا آیا ہی کہ تمنے سارے جہانکو سرپر اوٹھایا ہی ایک غریب سید مظلوم کے چہرۂ نوراني پر مہاسا نکلا ہی تمکو سرمایۂ آرایش گفتار بہم پہنچا ہی میري اونکو دعا پہنچاؤ اور اونکي خیر عافیت جلد لکھو - بھائي یہانکا نقشہ ہی کچھہ اور ہي سمجھہ مین کسي کے نہین آتا کہ کیا طور ہي اوایل ماہ انگریزي مین روک ٹوک کي شدت ہوئي تھي آٹھوین دسوین سے وہ شدت کم ہو جاتي تھي اس مہینے مین برابر وہي صورت رہي ہی آج ۲۷ مارچ کي ہی پانچ چار دن مہینے مین باقي ہین آنچ ویسي ہي تیز ہی خدا اپنے بندونپر رحم کرے - مجھپر میرے اللہ نے ایک اور عنایت کي ہی اور اس غمزدگي مین ایک گونہ خوشي اور کیسي بڑي خوشي دي ہی تمکو یاد ہوگا کہ ایک دستنبو نواب لفتنٹ گورنر بہادر کي نذر بھیجي تھي آج پانچوان دن ہی کہ نواب لفٹنٹ گورنر بہادر کا خط مقام الہ آباد سے بسبیل ڈاک آیا وہي کاغذ افشاني وہي القاب قدیم کتاب کي تعریف عبارت کي تحسین مہرباني کے کلمات کبھي تمکو خدا یہان لائیگا تو اوسکي زیارت کرنا - پنشن کے ملنے کا بھي حکم آج کل آیا چاہتا هي اور یہہ بھي توقع پڑي ہی کہ گورنر جنرل بہادر کے ہانسے بھي کتاب کي تحسین اور عنایت کي مضامین کي تحریر آجاے میرن صاحب کو سلام پہلے لکھہ چکا ہون میر سرفراز حسین اور میر نصیر الدین کو دعا کہدینا اور یہہ خط دکھا دینا * (۱۸۵)

ایضا

برخوردار نورچشم میر مہدي کو بعد دعاے حیات و صحت کے معلوم ہو - بہائي تمنے بخار کو کیون آنے دیا تپ کو کیون چڑھنے دیا کیا بخار میرنصاحب کي صورت مین آیا تہا جو تم مانع نہ آئے کیا تپ آبن َ بنکر آئي تہي جو اوسکو روکتے ہوئے شرمائے - حکیم اشرف علي ابہي گئے ہین کہتے تہے کہ مین نے نسخہ لکہکر آج ڈاکمین بہیجدیا ہی چونکہ یہہ خط بہي آج روانہ ہوتا ہی کیا عجب ہی کہ دونون خط ایک دن بلکہ ایک وقت پہنچین - دل تمہارے واسطے بہت کڑہتا ہی حق تعالی تمکو جلد شفا دے اور تمہاري تندرستي کی خبر مجہکو سنائے - سنو میان سرفراز حسین ہزار برس مین تمنے مجہکو ایک خط لکہا وہ بہی اسطرحکا کہ جیسا جلال اسیر کہتا ہی * (ع) بغیر درشکر آبست و رو بما دارد * پڑہتا ہون اوس خط کو اور ڈہونڈہتا ہون کہ میرے واسطے کونسي بات ہی مجہکو کیا پیام ہي کچہہ نہین شاید دوسرے صفحہ مین کچہہ ہو اودہر خاتمہ بالخیر ہی یا رب سرنامہ میرے نامکا آغاز تحریر مین القاب میرا پہر سارے خط مین میرنصاحب کا جہگڑا یہہ کیا سیر ہی مین ایسے خط کا جواب کیون لکہون میري بلا لکہے اب جو تم خط لکہوگے اور اوسمین اپنے بہائي کی خیر و عافیت رقم کروگے اور میرن صاحب کا نام اور اونکے لئے سلام تک بہي اُسمین نہوگا تو مین اوسکا جواب آنکہون سے لکہونگا - اور ہان میان پہر تمنے میر اشرفعلی کو کیا لکہا کہ ہمنے سنا ہی کہ چچانے اوسکا مرنا سنا ہوگا اوس غریب کا قول یہہ ہی کہ میري دونون بہنین اور پانچ

بهانجیان پانی پت مین هین کیا چچا کو نه معلوم هوگا که کونسی لڑکی مری کاش اوسکے باپ کا نام لکھتے تا که مین جانتا که کونسي بهانجی مري هی اب مین کسکا نام لیکر روؤن اور کسکي فاتحه دلوان اس امر مین حق بجانب اوس مظلوم کے هی ترضیح بقید نام لکھو * (۱۸۶)

ایضا

بهائي - ایک خط تمهارا پهلے پهنچا اور ایک خط کل آیا پهلے خط مین کوئي امر جوابطلب نتها اگرچه کل کے خط مین بهی صرف کتابونکي رسید تهي لیکن چونکه دو امر لکهنے کے لایق تهے اسواسطے ایک لفافه تمهارے پسند کا تمهاري نذر کرنا پڑا - پهلا امر یهه که آج میرنصیر الدین دوپهر کو میرے پاس آئے تهے اونکو دیکهکر دل خوش هوا تمنے بهی خط مین لکها تها که میر سرفراز حسین الور گئے تهے اور میر نصیرالدین بهی کهتے تهے که مین اور وه ایکدن پاني پت سے چلے وه اودهر گئے مین ادهر آیا ظاهرا پارسل کے پهنچنے سے پهلے وه روانه هوئے هین اونکي کتاب رهگئي اب اون تک کیونکر پهنچیگي خدا خیر کرے - میان لڑکے سنو میر نصیر الدین اولاد مین سے هین شاه محمد اعظم صاحب کے وه خلیفه تهے مولوي فخر الدین صاحب کے اور مین مرید هون اس خاندان کا اسواسطے میر نصیر الدین کو پهلے بندگي لکهتا هون اور پهر تمهارے علاقه سے دعا - صوفئ صافي هون اور حضرات صوفیه حفظ مراتب ملحوظ رکهتے هین * (ع) گر حفظ مراتب نکني زندیقی *
یهه جواب هی تمهارے اوس سوال کا که جو پهلے خط مین تمنے

لکھاتھا ابکي خط مین تمنے میرنصاحب کی خیر و عافیت کیون نلکھي یہہ بات اچھی نہین مین تو ڈرگیا کہ اگر تمہارے خط مین اونکو دعا سلام لکھونگا تو آنسے تم کاھیکو کھوگے پیرزادہ صاحب یعنے میرنصیرالدین نے اونکي بندگي مجھسے کہي ھی خداکے واسطے میري دعا اونکو کھدینا * (۱۸۷)

ایضا

میري جان سنو داستان صاحب کمشنر بہادر دھلي یعنے جناب سانڈرس صاحب بہادر نے مجھکو بولایا پنجشنبہ ۲۴ فروري کو مین گیا صاحب شکار کو سوار ھوگئے تھے مین اولٹا پھر آیا جمعہ ۲۵ فروري کو گیا ملاقات ھوئي کرسي دي بعد پرسش مزاج کے ایک خط انگریزي چار ورق کا اوٹھاکر پڑھتے رھے جب پڑھچکے تو مجھسے کہا کہ یہہ خط ھی مکلوڈ صاحب حاکم اکبر صدر بورڈ پنجاب کا تمہارے بابمین لکھتے ھین کہ انکا حال دریافت کرکے لکھو سو ھم تمسے پوچھتے ھین کہ تم ملکۂ معظمہ سے خلعت کیا مانگتے ھو حقیقت کہی گئي ایک کاغذ آمد ولایت لیگیا تھا وہ پڑھوا دیا پھر پوچھا تمنے کتاب کیسي لکھی ھی اوسکي حقیقت بیان کي کہا ایک مکلوڈ صاحب نے دیکھنے کو مانگی ھی اور ایک ھمکو دو مین نے عرض کیا کل حاضر کرونگا پھر پنشن کا حال پوچھا وہ بھی گزارش کیا اپنے گھر آیا اور خوش آیا - دیکھو میر مہدي حاکم پنجاب کو مقدمۂ ولایت کی کیا خبر کتابون سے کیا اطلاع پنشن کي پرسش سے کیا مدعا یہہ استفسار بحکم نواب گورنر جنرل بہادر ھواھی اور یہہ صورت مقدمہ فتح و

فیروزي هی غرضکه دوسرے دن یکشنبه یوم تعطیل تھا مین اپنے گھر رها دوشنبه ۲۸ فروري کو گیا باهر کے کمرے مین بیٹھکر اطلاع کروائي کہا اچھا توقف کرو بعد تھوڑے دیر کے گڈه کپتان کي چٹھي آئي سواري مانگی جب سواري آگئي باهر نکلے مین نے کہا وه کتابین حاضر هین کہا منشي جیون لال کو دیجاو وه اودهر سوار هو گئے مین ادهر سوار هوکر اپنے مکان پر آیا سه شنبه یکم مارچ کو پھر گیا بهت التفات سے باتین کرتے رهے کچھه سارٹي فیکٹ گورنرون کي لیگیا تھا وه دکھائے ایک خط مگلوڈ صاحب بهادر کے نام کا لیگیا تھا وه دیکر یهه استدعا کي که کتاب کے ساتھه یهه بهي بھیجا جاے بهت اچھا کہکر رکھه لیا پھر مجھسے کہا که همنے تمهاري پنشن کے باب مین اجرٹن صاحب کو کچھه لکھا هی تم اون سے ملو عرض کیا بهتر اجرٹن صاحب بهادر جیسا که تمکو معلوم تھا گئے هوئے تھے کل وه آئے آج مین نے اونکو خط لکھا هی جیسا که وه حکم دینگے اوسکے موافق عمل کرونگا جب بلائین تب جاؤنگا - دیکھو سید اسدالله الغالب علیه السلام کي مدد کو که اپنے غلام کوکسطرح سے بچایا ۲۲ مهینے تک بھوکا پیاسا بهي نرهنے دیا پھر کس محکمه سے که وه آج سلطنت کا دهندہ هی میرے تفقد کا حکم بھجوایا حکام سے مجھکو عزت دلوائي میرے صبر و ثبات کي داد ملي صبر و ثبات بهي اوسیکا بخشا هوا تھا مین کیا اپنے باپ کے گھر سے لایا تھا - میر سرفراز حسین کو یهه خط پڑها دینا اور اونکو اور نصیر الدین چراغ دهلي کو اور میرنصاحب کو دعا کہنا * (۱۸۸)

ایضاً

واہ واہ سید صاحب - تم تو بڑي عبارت آرائیان کرنے لگے نثر مین خود نمائیان کرنے لگے کئي دن سے تمہارے خط کے جواب کي فکر مین ہون مگر جاڑے نے بیحس وحرکت کردیا ھی آج جو بسبب ابر کے وہ سردي نہین تو مین نے خط لکھنے کا قصد کیا ھی مگر حیران ہون کہ کیا سحر سازي کرون جو سخن پردازي کرون - بھائي تم تو اردو کے مرزا قتیل بنگئے ہو اردو بازار مین نہر کے کنارے رہتے رہتے رود نیل بنگئے ھو کیا قتیل کیا رود نیل یہہ سب ھنسي کي باتین ھین لو سنو اب تمہاري دلي کي باتین ھین - چوک مین بیگم کے باغ کے دروازہ کے سامنے حوض کے پاس جو کنوان تھا اوسمین سنگ و خشت و خاک ڈالکر بند کردیا - بلیمارون کے دروازہ کے پاس کي کئي دکانین ڈھاکر راستہ چوڑا کرلیا شہر کی آبادي کا حکم خاص و عام کچھہ نہین ھی پنشندارون سے حاکمونکا کام کچھہ نہین - تاج محل مرزا قیصر مرزا جوان بخت کے سالے ولایت علي بیگ جیپوري کي زوجہ ان سبکی الہ آباد سے رہائي ہوگئي - پادشاہ مرزا جوان بخت مرزا عباس شاہ زینت محل کلکتہ پہنچے اور وہان سے جہاز پر چڑھائي ہوگیي دیکھئے کیمپ مین رہین یا لندن جائین خلق نے از روے قیاس جیسا کہ دلي کے خبر تراشونکا دستور ھی یہہ بات اوڑادی ھی سو سارے شہر مین مشہور ھی کہ جنوري شروع سال سنہ ۱۸۵۹ ع مین عموما شہر مین آباد کئے جاینگے اور پنشندارونکو جھولیان بھر بھر روپیہ دئے جاینگے - خیر آج بدھ کا دن ۲۲ دسمبر کی ھی اب شنبہ کو بڑا دن اور اگلے شنبہ کو جنوري کا

پہلا دن هی اگر جیتے هین تو دیکهه لینگے که کیا هوا - تم اس خط کا جواب لکهو اور شتاب لکهو - میري جان سرفراز حسین تم کیا کر رہے هو اور کس خیال مین هو اب صورت کیا هی اور آینده عزیمت کیا هی- میرنصیرالدین کو صرف دعا اور اشتیاق دیدار- میرنصاحب کہان هین کوئي جاے اور بلا لاے * حضرت آئے سلام علیکم مزاج مبارک کہئے مولوي مظہر علي نے آپکے خط کا جواب بهیجا یانهین اگر بهیجا تو کیا لکها مین جانتا هون که میر اشرفعلي صاحب اور میرسرفراز حسین کم اور یهه ستم پیشه میرمهدي آپکی جناب مین گستاخیان کرتے هین کیا کرون مین کهین تم کهین وهان هوتا تو دیکهتا که کیونکر تمسے بے ادبیان کرسکتے انشاالله تعالی جب ایکجا هونگے تو انتقام لیا جائیگا - هي هی کیونکر ایکجا هونگے دیکهئے زمانه اورکیا دیکهاتا هی - الله الله الله * (۱۸۹)

ایضا

میري جان تو کیا کہه رها هی - بنیے سے سیانا سو دیوانه صبر وتسلیم و توکل و رضا شیوه صوفیه کا هی مجهسے زیاده اسکو کون سمجهیگا جو تم مجهکو سمجهاتے هو کیا مین یهه جانتا هون که ان لڑکونکي پرورش مین کرتا هون استغفرالله لا موثر في الوجود الا الله یا تم یهه سمجهے هو که مین شیخ چلي کي طرح سے یهه خیال باندهتا هون که مرغي مول لونگا اور اوسکے انڈے بچے بیچکر بکري خریدونگا اور پهر کیا کرونگا اور آخر کیا هوگا - بهائي یهه تو مین نے اپنا راز دل تمسے کہا تها که آرزو یون تهی اور اب وه نقش باطل هوگیا ایک حسرت کا بیان تها نه خواهش کا - دیکها اس پنشن قدیم کا حال

مین تو اس سے ہاتھہ دھوئے بیٹھا ہون لیکن جب تک جواب نہ پاؤن کہین اور کیونکر چلا جاؤن - حاکم اکبر کے آنے کی خبر گرم ہی دیکھئے کب آئے - آئے تو مجھے بھی دربار مین بلائے یا نہ بلائے خلعت ملے یا نہ ملے اس پیچ مین ایک اور پیچ آپڑا ہي اوسکو دیکھہ لون اور پھر صرف اوسیکا انتظار نہین اس مرحلہ کے طي ہونے کے بعد پنشن کے ملنے نملنے کا تردد بدستور رہیگا سبکسیر کیونکر بنجاؤن کہ یہہ سب امور ملتوي چھوڑ کر نکل جاؤن پنشن جاري ہوئے پر بھي تو سوا رام پور کے کہین ٹھکانا نہین ہی وہان تو جاؤن اور ضرور جاؤن تین برس ثبات قدم اختیار کیا اب انجام کار مین اضطراب کي کیا وجہ چپکے ہو رہو اور مجھکو کسي عالم مین غمگین اور مضطر گمان نکرو ہر وقت مین جیسا مناسب ہوتا ہی ویسا عمل مین آتا ہی - صاحب میرنصاحب نے دو سطرین دستخطِ خاص سے لکھین تھین واللہ مین کچھہ نہین سمجھا کہ یہہ کس مقدمہ کا ذکر ہی * (۱۹۰)

ایضا

سید صاحب - اچھا ڈھکوسلا نکالا ہی بعد القاب کے شکوہ شروع کر دینا اور میرن صاحب کو اپنا ہمزبان کرلینا مین میر مہدي نہین کہ میرن صاحب پر مرتا ہون میر سرفراز حسین نہین کہ اونکو پیار کرتا ہون علی کا غلام اور سادات کا معتقد ہون اسمین تم بھی آگئے - کمال ہي کہ میرنصاحب سے محبت قدیم ہی درست ہون عاشق زار نہین بندۂ مہر و وفا ہون گرفتار نہین تمہارے بھائي نے سخت مشوش بلکہ نعل در آتش کر رکھا ہی ایک سلام

اصلاح کے واسطے بھیجا اور لکھا کہ بعد محرم کے مین بھی آؤنگا مین نے سلام رھنے دیا اورمنتظر رھا کہ ڈاک مین کیون بھیجون وہ آئینگے تو یہین اونکو دونگا محرم تمام ھوا آج ھي شنبہ غرۂ صفرسہ حضرت کا پتا نہین ظاھرا برسات نے آنے نہ دیا برساتکا نام آگیا سو پہلے تو مجملا سنو ایک غدر کالونکا ایک ھنگامہ گورونکا ایک فتنہ انہدام مکانات کا ایک آفت وبا کي ایک مصیبت کال کي اب یہہ برسات جمیع حالات کے جامع ھی آج اکیسوان دن ھی آفتاب اسطرح نظر آجاتا ھی جسطرح بجلي چمک جاتي ھی راتکو کبھي کبھی اگر تارے دکھائي دیتے ھین تو لوگ اونکو جگنو سمجھہ لیتے ھین اندھیري راتونمین چورونکي بن آئي ھی کوئي دن نہین کہ دو چار گھر کي چوري کا حال نہ سنا جاے مبالغہ نہ سمجھنا ھزارھا مکان گر گئے سیکڑون آدمی جابجا دبکر مرگئے گلی گلي ندی بہ رھی ھی قصہ مختصر وہ اَن کال تھا کہ مینہ نہ برسا اناج نپیدا ھوا یہہ پن کال ھی پاني ایسا برسا کہ بوئے ھوئے دانے بہ گئے جنھون نے ابھي نہین بویا تھا وہ بونے سے رہ گئے سن لیا دلی کا حال اسکے سوا کوئي نئي بات نہین ھي - جناب میرنصاحب کودعا * (۱۹۱)

ایضا

بے می نکند در کف من خامہ رواني
سرد است ھوا آتش بے دود کجائي

میر مہدي - صبح کا وقت ھی جاڑا خوب پڑ رھا ھی انگیٹھي سامنے رکھی ھوئي ھی دو حرف لکھتا ھون ھاتھہ تاپتا جاتا ھون

آگ میں گرمی نہیں مگر ہاي آتش سیال کہاں کہ جب دو جرعہ پي لئے فورا رگ و پے میں دور گئي دل توانا ہوگیا دماغ روشن ہوگیا نفس ناطقہ کو تواجد بہم پہنچا ساقي کوثر کا بندہ اور تشنہ لب۔ ہاے غضب ہاے غضب۔ میاں تم پنشن پنشن کیا کر رہے ہو گورنر جنرل کہاں اور پنشن کہاں صاحب ڈپٹي کمشنر بہادر صاحب کمشنر بہادر نواب لفٹنٹ گورنر بہادر جب ان تینوں نے جواب دیا ہو تو اوسکا مرافعہ گورمنٹ میں کروں مجھے تو دربار و خلعت کے لالے پڑے ہیں تمکو پنشن کا فکر ہی یہاں کے حاکم نے میرا نام فرد میں نہیں لکھا میں نے اسکا اپیل نواب لفٹنٹ گورنر بہادر کے ہاں کیا ہی دیکھئے کیا جواب آتا ہی بہرحال جو کچھہ ہوگا تمکو لکھا جائیگا۔ اجي وہ یوسف ہند نہ سہي یوسف دہر سہي یوسف عصر سہي یوسف کشور سہي اونکي زلیخا نے ستم برپا کر رکھا ہی مجھے تو خبر نہیں کہیں حضرت کہہ گئے ہیں کہ میں ساڑھے سات روپیہ مہینا بھیجے جاونگا اب انکا تقاضا ہی رحیم بخش روز آتا ہی اور کہتا ہی کہ پھوپھا جان کو لکھو کہ پھوپھي جان بھوکي مرتي ہیں خرچ جلد بھیجو ورنہ نالش کي جائیگي اور تمکو گواہ قرار دیا جائیگا بہرحال میرن صاحب کو یہہ عبارت پڑھوا دینا۔ میر سرفراز حسین کو دعا میر نصرالدین کو دعا حکیم میر اشرف علي کو دعا یوسف ہفت کشور کو دعا* (۱۹۲)

ایضا

واہ حضرت کیا خط لکھا ہی اس خرافات کے لکھنے کا فایدہ۔

بات اتنی هي هی که میرا پلنگ مجهکو ملا میرا بچهونا مجهکو ملا میرا حجام مجهکو ملا میرا بیت الخلا مجهکو ملا رات کا وه شور کوئي آئیو کوئي آئیو فرو هوگیا میري جان بچي میرے آدمیونکي جان بچي (ع)

اکنون شب من شب است و روزم روز است

بهئي تمنے یهه نه لکها که میرن صاحب کو میرا خط پهنچایا نه پهنچا مین گمان کرتا هون که نهین پهنچا اگر پهنچتا تو بیشک وه تمهاري نظر سے گزرتا اور میرنصاحب اوسکي اصل حقیقت تمسے پوچهتے اور اس صورت مین یهه بهي ضرور تها که تم اس واهیات کے بدلے مجهکو وه روداد لکهتے جو میرنصاحب مین اور تم مین پیش آئي پس اگر جیسا که میرا گمان هی خط نهین پهنچا تو خیر جانیدو اگرخط پهنچا هی تو میرن صاحب کے خط کے جواب لکهوانے مین تمنے میرا دم ناک مین کردیا تها اب اونسے میرے خط کے جواب کا تقاضا کیون نهین کرتے حسن بهي کیا چیز هی نادر کا اتنا خوف نهین جتنا حسین آدمي کا ڈر هوتا هی تم اونسے خواهش وصال کرتے هوئے ڈرو میرے خط کے جواب کے باب مین کیون نهین لکهتے نه صاحب یهه کچهه بات نهین میرے خط کا جواب اونسے لکهواکر بهجواؤ - یهان کا حال وه هی جو دیکهه گئے هو پاني گرم - هوا گرم - تپین مستولي - اناج مهنگا - بیچاره منشي میر احمد حسین کا بهتیجا میر امداد علی اشوب کا بیٹا محمد میر شب گزشته کو گزر گیا آج صبح کو اوسکو دفن کر آئے جوان صالح پرهیزگار مومنین کا پیش نماز تها - انا لله و انا الیه راجعون- مجتهدالعصر کا حکم بجالاونگا

اور نہ رئیس کو بلکہ مدار المہام ریاست کو لکھونگا رئیس میرے سوال کا جواب قلم انداز کرجائیگا اور مدارالمہام امر واقعي لکھہ بھیجیگا میرن صاحب کو دعا اور کہنا کہ بھلا صاحب تمنے همارے خط کا جواب نہین لکھا هم بھي تمہاري طرز کا تتبع کرینگے - حکیم میر اشرف علي کو دعا کہنا اور کہنا کہ اگر تم مین اونمین راہ و رسم تعزیت و تہنیت هو تو میر احمد حسین کو خط لکھو اور یہہ بھي اونکو معلوم هو کہ حفیظ یہان آیاهوا هی قبایل تمہارے یہین هین اگروهان کچھہ رسائي حاصل هو تو خیر ورنہ یہان کیون نہ چلے آوٴ * بیت

مین بھولانہین تجھکواي میري جان * کرون کیا کہ یان گر رهے هین مکان

برساب کا حال نہ پوچھو خدا کا قہر هی قاسم خان کي گلي سعادت خان کی نہر هی مین جس مکان مین رهتا هون عالم بیگ خان کے کٹرہ کي طرف کا دروازہ گر گیا مسجد کي طرف کے دالان کو جاتے هوئے جو دروازہ تھا گرگیا سیڑهیان گرا چاهتی هین صبح کے بیٹھنے کا حجرہ جھک رها هی چھتین چھلني هوگئین مینہہ گھڑي بھر برسے تو چھت گھنٹا بھر برسے کتابین قلمدان سب توشہ خانے میں فرش پر کہین لگن رکھا هوا کہین چلمچي دهري هوئي خط کہان بیٹھہ کر لکھون پانچ چاردن سے فرصت هی مالک مکان کو فکر مرمت هی آج ایک امن کي صورت نظر آئي کہا کہ آوٴ میر مہدي کے خط کا جواب لکھون - الور کي ناخوشي - راہ کي محنت کشي - تپ کي حرارت - گرمی - شرارت یاس کا عالم - کثرت اندوہ و غم - حال کي فکر - مستقبل کا خیال ۔

تباهي کا رنج - آوارگي کا ملال - جو کچھہ کہو وہ کم ہی بالفعل تمام عالم کا ایکسا عالم ہی - سنتے ہیں کہ نومبر میں مہاراجہ کو اختیار ملیگا مگر وہ اختیار ایسا ہوگا جیسا خدا نے خلق کو دیا ہی سب کچھہ اپنے قبضۂ قدرت میں رکھا آدمي کو بدنام کیا ہی - بارے رفع مرض کا حال لکھو خدا کرے تپ جاتي رہي ہو تندرستي حاصل ہوگئي ہو - میر صاحب کہتے ہیں (ع) تندرستي ہزار نعمت ہی * ہاے پیش مصرع مرزا قربان علي بیگ سالک نے کیا خوب بہم پہنچایا ہی مجھکو پسند آیاہی*شعر

تنگدستي اگر نہو سالک * تندرستي ہزار نعمت ہی

مجتہد العصر میر سرفراز حسین صاحب کو دعا - اہاہاہا میر افضل علي صاحب کہاں ہیں حضرت یہاں تو اس نام کا کوئی نہیں ہی لکھنو کے مجتہد العصر کے بھائي کا نام میرنصاحب تھا جیپور کے مجتہد العصر کے بھائی میرن صاحب کیوں نہ کہلائیں ہاں بھائي میرن صاحب بھلا اونکو میري دعا کہنا * (۱۹۳)

ایضا

میری جان - تمکو تو بیکاري میں خط لکھنے کا ایک شغل ہی قلم دوات لے بیٹھے اگر خط پہنچا ہی تو جواب ورنہ شکوہ و شکایت و عتاب و خطاب لکھنے لگے - کل حکیم میر اشرف علي آئے تھے سر منڈوا ڈالا ہی مُحَلِّقِین رُؤُسَکُم پر عمل کیا ہی میں نے کہا کہ سر منڈوایا ہی تو داڑھي رکھو کہنے لگے دامن از کجا آرم کہ جامہ ندارم و اللہ اونکي صورت قابل دیکھنے کے ہي کہتے تھے کہ میر احمد علي صاحب آگئے اور بحال و برقرار رہے خدا کا

شکر بجا لایا کبھي تو ایسا بھي ھو کہ کسی عزیز کي خبر سُنی جائے - میرا سلام کہنا اور مبارکباد دینا خبردار بھول نجائیو - تمھاري شکایتھای بیجا کا جواب یہہ ھی کہ تمنے جو خط مجھکو پاني پت سے بھیجا تھا اور کرنال کی روانگي کي اطلاع دي تھی مین نے تجویز کرلیا تھا کہ جب کرنال سے خط آئیگا تو مین جواب لکھونگا آج شنبہ ١٥ اکتوبر صبح کا وقت ابھي کھانا پکا بھي نہین تبرید پیکر بیٹھا تھا کہ تمھارا خط آیا اور پڑھا اور یہہ جواب لکھا کلیان بیمار ھی ایاز کو خط دیکر ڈاک گھر روانہ کیا - بولو تمھارا گلہ بیجا یا بجا بھائي گلہ کرو تو اپنے سے کرو کہ تمنے کرنال پہنچکر خط لکھنے مین کیون دیر کي - اور ھان یہہ کیا سبب ھی کہ بہت دن سے میر نصیر الدین کا نام تمھارے قلم سے نہین نکلتا نہ اونکي خیر و عافیت نہ اونکي بندگي اگر وہ مجھسے خفا ھین تو اونکي بندگي نہ لکھتے خیر و عافیت تو لکھتے یہہ باتین اچھي نہین - میرن صاحب کے باب مین حیران ھون تنہا تمھارے ساتھہ گئے ھین والدہ اونکي پاني پت مین ھین وھان کوئي مکان لیکر والدہ کو وھین بلاینگے یا خود بعد چند روز کے یہان آجاینگے یہہ دو باتین جواب طلب ھین میر نصیرالدین کي بندگي نہ لکھنے کا سبب اور میرن صاحب کي بود و باش کي حقیقت لکھو رھا میرا پنشن اوسکا ذکر نکرو اگر ملیگا تو تمکو اطلاع دي جائیگي شہر کي آبادي کا چرچا ھوا کرایہ کو مکان ملنے لگے چار پان سو گھر آباد ھوئے تھے کہ پھر وہ قاعدہ مٹ گیا اب خدا جانے کیا دستور جاري ھواھے آیندہ کیا ھوگا - سلطان العلمأ

مجتہد العصر مولوي سید سرفراز حسین کو اگرچہ نظر اونکے مدارج علم و عمل پر بندگي چاہئے مگر خیر مین عزیزداري و یگانگي کي راہ سے دعا لکھتا ہون - میرنصاحب کو دعا اور بعد دعا کے بہت سا پیار میر نصیرالدین کو دعا - زیادہ کیا لکھون * (۱۹۴)

ایضا

میان کیون ناسپاسي و ناحق شناسي کرتے ہو چشم بیمار ایسي چیز ہي کہ جسکی کوئي شکایت کرے تمہارا مونہہ چشم بیمار کے لائق کہان چشم بیمار میرن صاحب قبلہ کي آنکھہ کو کہتے ہین جسکو اچھے اچھے عارف دیکھتے رہتے ہین تم گنوار چشم بیمار کو کیا جانو خیرہنسي ہو چکي اب حقیقت مفصل لکھو - تم زحیرگي عادت (علت) رکھتے ہو عوارض چشم سے تمکو کیا علاقہ میرے نور چشم کي آنکھہ کیون دکھي مین نے خط تمہین جانکر نہین لکھا تمنے لکھا تھا کہ بعد عید مین وہان آؤنگا مجھکو خط بھیجنے مین تامل ہوا لکھئے کچھہ ہو کرتے کچھہ ہو . تنخواہ کي سنو تین برس کے دوہزار دوسو پچاس روپئے ہوئے سو (۱۰۰) مدد خرچ کے جو پائے تھے وہ کٹ گئے ڈیڑہ سو متفرقات مین اوٹھہ گئے مختار کار دو ہزار لایا چونکہ مین اوسکا قرضدار ہون روپیہ اوسنے اپنے گھر مین رکھے اور مجسے کہا کہ میرا حساب کیجئے حساب کیا سود مول سات کم پندرہ سو ہوئے مین نے کہا میرے قرضۂ متفرق کا حساب کر کچھہ اوپر گیارہ سو روپیہ نکلے مین کہتا ہون یہہ گیارہ سو بانٹ دي نو سو بچے آدھے تو لے آدھے مجھے دے وہ کہتا ہي پندرہ سو مجھکو دو پانسو سات تم لو یہہ جھگڑا مٹ جائیگا تب کچھہ ہاتھہ آئیگا

خزانہ سے روپیہ آگیا ہی میں نے آنکھہ سے دیکھا ہو تو آنکھیں پھوتیں بات رہگئي پت رہگئي حاسدونکو موت آگئي دوست شاد ہوگئے میں جیسا ننگا بھوکا ہوں جب تک جیونگا ایسا ہي رہونگا - میرا دار و گیر سے بچنا کرامت اسد الٰہي ہی - ان پیسونکا ہاتھہ آنا عطیۂ ید الٰہي ہی - حاکم شہر لکھدئے کہ یہہ شخص ہرگز پنشن پانیکا مستحق نہیں - حاکم صدر مجھکو پنشن دلوائے اور پورا دلوائے - میرنصاحب کو دعا کہتا ہوں اور مزاج کي خبر پوچھتا ہوں جواب ترکي ترکي جواب عربي عربی جو انہون نے لکھا وہ میں نے بھي لکھا - مجتہد العصر کو بندگي لکھوں دعا لکھوں کیا لکھوں نہیں بھئے وہ مجتہد ہوں ہوا کریں میرے تو فرزند ہیں میں دعاهي لکھونگا - اور اسیطرح میرنصرالدین کو بھي دعا * (۱۹۵)

ایضاً

بھائي کیا پوچھتے ہو - کیا لکھوں دلي کي ہستي منحصر کئي ہنگامون پر ہی - قلعہ - چاندني چوک - ہر روز مجمع بازار مسجد جامع کا - ہر ہفتہ سیر جمنا کے پل کي - ہر سال میلہ پھول والونکا - یہہ پانچوں باتیں اب نہیں پھر کہو دلي کہاں ہاں کوئی شہر قلمرو ہند میں اس نام کا تھا - نواب گورنر جنرل بہادر ۱۵ دسمبر کو یہاں داخل ہونگے دیکھئے کہاں اوترتے ہیں اور کیونکر دربار کرتے ہیں آگے کے درباروں میں سات جاگیر دار تھے کہ اونکا الگ الگ دربار ہوتا تھا - جھجر - بہادر گڈہ - بلبگڈہ - فرخ نگر - دوجانہ - پاتودي - لوہارو - چار معدوم محض ہیں جو باقي رہے اوس میں سے دوجانہ و لوہارو تحت حکومت ہانسي حصار

پاتودي حاضر اگر هانسي حصار کے صاحب کمشنر بہادر اون دونون کو یہان لے آئے تو تین رئیس ورنہ ایک رئیس - دربار عام والے مہاجن لوگ سب موجود - اہل اسلام مین سے صرف تین آدمي باقي هین - میرٹهه مین مصطفی خان - سلطان جي مین مولوي صدرالدین خان - بلي ماروں مین سگ دنیا موسوم به اسد تینون مردود و مطرود و محروم و مغموم * شعر *

توڑ بیٹھے جبکه هم جام و سبو پهر همکو کیا
آسمان سے بادۂ گلفام گر برسا کرے

تم آتے ہو چلے آؤ جان نثار خان کے چهتے کي سڑک - خانچند کے کوچه کي سڑک - دیکهه جاؤ - بلاقي بیگم کے کوچه کا ڈهنا - جامع مسجد کے گرد ستر ستر گز گول میدان نکلنا سن جاؤ - غالب افسرده دل کو دیکهه جاؤ چلے جاؤ - مجتهد العصر میر سرفراز حسین کو دعا - حکیم الملک حکیم میر اشرف علي کو دعا - قطب الملک میر نصیرالدین کو دعا - یوسف هند میر افضل علي کو دعا * (۱۹۶)

ایضا

جان غالب - تمهارا خط پہنچا غزل اصلاح کے بعد پہنچتي هي (ع) هر اک سے پوچهتا هون وه کہان هي * مصرع بدل دینے سے یهه شعر کس رتبه کا هوگیا - اے میر مهدي تجهے شرم نہین آتي (ع) میان یهه اهل دهلي کي زبان هي * ارے اب اهل دهلي یا هندو هین یا اهل حرفه هین یا خاکي هین یا پنجابي هین یا گورے هین ان مین سے تو کسکي زبان کي تعریف کرتا هی لکهنو کي آبادي مین کچهه فرق نہین آیا ریاست تو جاتي رهي باقي

هر فن کے کامل لوگ موجود هین - خس کي ٹٹي پروا هوا اب کہان وہ لطف تو اوسي مکان مین تها اب میر خیراتي کي حویلي مین وہ چہت اور سمت بدلي هوئي هی بہرحال میگذرد مصیبت عظیم یہہ هی کہ قاري کا کنوان بند هوگیا لال ڈگي کے کنوین یکقلم کھارے هوگئے خیر کھارے هی پاني پیتے گرم پاني نکلتا هی پرسون مین سوار هوکر کنون کا حال دریافت کرنے گیا تھا مسجد جامع هوتا هوا راج گھاٹ دروازہ کو چلا مسجد جامع سے راج گھاٹ دروازہ تک بے مبالغہ ایک صحرا لق و دق هی اینٹون کے ڈهیر جو پڑے هین وہ اگر اوٹهہ جائین تو هو کا مکان هوجاے یاد کرو میرزا گوهر کے باغیچہ کے اس جانب کو کئي بانس نشیب تها اب وہ باغیچہ کے صحن کے برابر هوگیا یہانتک کہ راج گھاٹ کا دروازہ بند هوگیا فصیل کے کنگورے کھلے رهے هین باقي سب اٹ گیا کشمیري دروازہ کا حال تم دیکھہ گئے هو اب آهني سڑک کے واسطے کلکتہ دروازہ سے کابلي دروازہ تک میدان هوگیا - پنجابي کٹرہ - دهوبي واڑہ - رام جی گنج - سعادت خانکا کٹرہ - جرنیل کي بیبي کي حویلي - رامجي داس گودام والے کے مکانات صاحبرام کا باغ حویلي انمین سے کسیکا پتا نہین ملتا قصہ مختصر شہر صحرا هوگیا تھا اب جو کنوین جاتے رهے اور پاني گوهر نایاب هوگیا تو یہہ صحرا صحراے کربلا هوجائیگا - اللہ اللہ دلي نہ رهي اور دلي والے ابتک یہانکي زبان کو اچھا کہے جاتے هین واہ رے حسن اعتقاد ارے بندۂ خدا اردو بازار نرها اردو کہان دلي کہان واللہ اب شہر نہین هی کنپ هی

چھاونی ھی نہ قلعہ نہ شہر نہ بازار نہ نہر - الور کا حال کچھہ اور ھی مجھے اور انقلاب سے کیا کام - الگزنڈر ھدرلے کا کوئی خط نہین آیا ظاھرا اونکی مصاحبت نہین ورنہ مجھکو ضرور خط لکھتا رھتا - میر سرفراز حسین اور میرن صاحب اور نصیرالدین کو دعا * (۱۹۷)

ایضا

جان غالب - ابکی ایسا بیمار ھوگیا تھا کہ مجھکو خود افسوس تھا پانچوین دن غذا کھائی اب اچھا ھون تندرست ھون - ذی الحجہ سنہ ۱۲۷۶ تک کچھہ کھٹکا نہین ھی محرم کی پہلی تاریخ سے اللہ مالک ھی - میر نصیرالدین آئے کئی بار مین نے اونکو دیکھا نہین ابکی بار درد مین مجھکو غفلت بہت رھی اکثر احباب کے آنے کی خبر نہین ھوئی جبسے اچھا ھوا ھون سید صاحب نہین آئے - تمھاری آنکھونکی غبار کی وجہ یہہ ھی کہ جو مکان دلی مین ڈھائے گئے اور جہان جہان سڑکین نکلین جتنی گرد اوڑی اوسکو آپنے از راہ محبت اپنی آنکھونمین جگہہ دی بہر حال اچھے ھوجاؤ اور جلد آؤ - مجتھد العصر میر سرفراز حسین کا خط آیا مین نے میرنصاحب کی آزردگی کے خوفسے اوسکا جواب نہین لکھا یہہ رقعہ اون دونون صاحبون کو پڑھا دینا کہ میر سرفراز حسین صاحب اپنے خط کی رسید سے مطلع ھوجائین اور میرن صاحب میرے پاس الفت پر اطلاع پائین * (۱۹۸)

ایضا

سید صاحب - کل پہر دن رھے تمھارا خط پہنچا یقین ھی کہ اوسیوقت یا شام کو میر سرفراز حسین تمھارے پاس پہنچ گئے

ھون حال سفرکا جو کچھہ ھی انکي زباني سن لوگے مین کیا لکھون
مین نے بھي جو کچھہ سنا ھی اونھین سے سنا ھی اونکا اسطرح
ناکام پھر آنا میري تمنا اور میرے مقصود کے خلاف ھی لیکن
میرے عقیدہ اور میرے تصور کے مطابق ھی مین جانتا تھا کہ
وھان کچھہ نھوگا سو روپیہ کي ناحق زیر باري ھوئي چونکہ یہہ
زیرباري میرے بھروسے پر ھوئي تو مجھے شرمساري ھوئي مین نے
اس چھیاسٹھہ برس مین اسطرحکي شرمساریان اور روسیاھیان
بہت اوٹھائی ھین جہان ھزار داغ ھین ایک ھزار ایک سھي
میر سرفراز حسین کی زیر باري سے دل کڑھتا ھی - وبا کو کیا
پوچھتے ھو قدر انداز قضا کے ترکش مین یھی ایک تیر باقي تھا -
قتل ایسا عام - لوٹ ایسي سخت - کال ایسا بڑا - وبا کیون نھو -
لسان الغیب نے دس برس پہلے فرمایا ھی * شعر

ھوچکین غالب بلائین سب تمام * ایک مرگ ناگھاني اور ھی

میان سنہ ۱۲۷۷ کي بات غلط نتھي مگر مین نے وباے عام مین
مرنا اپنے لایق نہ سمجھا واقعی اسمین میري کسر شان تھی بعد
رفع فساد ھوا سمجھہ لیا جائیگا - کلیات اردو کا چھاپا تمام ھوا
اغلب کہ اسی ھفتہ مین غایت اسی مہینے مین ایک نسخہ
بسبیل ڈاک تمکو پہنچ جائیگا - کلیات نظم فارسي کے چھاپنے
کی بھی تدبیر ھو رھي ھی اگر ڈول بن گیا تو وہ بھي چھاپا
جائیگا - قاطع برھان کے خاتمہ مین کچھہ فواید بڑھائے گئے
ھین اگر مقدور مساعدت کریگا تو مین بے شرکت غیر اوسکو
چھپواونگا مگر یہہ خیال محال ھي میرے مقدور کي تیاري کا

حال مجتہد العصر کو معلوم ہی وَاللّٰہُ عَلَیٰ کُلِّ شَيْءٍ قَدِیْر - خدا کا بندہ ہون علی کا غلام میرا خدا کریم میرا خداوند سخي - علی دارم چہ غم دارم - وبا کي آنچ مدھم ہوگئي ہی پانسات دن بڑا زور و شور رہا پرسون خواجہ مرزا ولد خواجہ امان مع اپني بیبي بچون کے دلي مین آیا کل رات کو اوسکا نو برس کا بیٹا ہیضہ کرکے مرگیا انا للہ و انا الیہ راجعون - اور مین بھي وبا ہی الکذندر مدرنی مشتہر بہ الک صاحب مرگیا واقعي بے تکلف وہ میرا عزیز اور ترقي خواہ اور راج مین اور مجھہ مین متوسط تھا اس جرم مین ماخوذ ہوکر مرا خیر یہہ عالم اسباب ہی اسکے حالات سے ہمکو کیا * (۱۹۹)

ایضا

ہان صاحب - تم کیا چاہتے ہو مجتہد العصر کے مسودہ کو اصلاح دیکر بھیجدیا اب اور کیا لکھون تم میرے ہم عمر نہین جو سلام لکھون مین فقیر نہین جو دعا لکھون تمہارا دماغ چل گیا ہی لفافہ کو کریدا کرو مسودہ کو باربار دیکھا کرو پاؤگے کیا یعني تمکو وہ محمد شاہي روشین پسند ہین - یہان خیریت ہی وہان کي عافیت مطلوب ہی - خط تمہارا بہت دنکے بعد پہنچا جي خوش ہوا مسودہ بعد اصلاح کے بھیجا جاتاہی - برخودار میرسرفراز حسین کو دینا اور دعا کہنا اور ہان حکیم میر اشرف علي اور میر افضل علی کو بھي دعا کہنا لازمۂ سعادت مندي یہہ ہی کہ ہمیشہ اسیطرح خط بھیجتے رہو کیون سچ کہیو اگلون کے خطوط کي تحریر کي یہي طرز تھي ہاے کیا اچھا شیوہ ہی جب تک یون نہ

لکھو وہ خط ھي نہين ھی چاہ بے آب ھی ابر بے باران ھی نخل بے میوہ ھی خانہ بے چراغ ھی چراغ بے نور ھی ھم جانتے ھین تم زندہ ھو تم جانتے کہ ھم زندہ ھین امر ضروري کو لکھہ لیا زواید کو اور وقت پر موقوف رکھا اور اگر تمھاري خوشنودي اوسیطرح کي نگارش پر منحصر ھی تو بھائي ساڑھے تین سطرین ویسي بھي مین نے لکھدین کیا نماز قضا نہین پڑھتے اور وہ مقبول نہین ھوتي خیر ھمنے بھي وہ عبارت جو مسودہ کے ساتھہ لکھی تھی اب لکھہ بھیجي قصور معاف کرو خفا نہو میر نصیر الدین ایک بار آئے تھے پھر نہ آئے فارسي نثی مین نے کہان لکھی کہ تہمارے چچا کو یا تمکو بھیج دون - نواب فیض محمد خان کے بھائی حسن علی خان مرگئے حامد علی خان کي ایک لاکھہ تیس ھزار کئے سو روپیہ کی ڈگری بادشاہ پر ھو گئی کلو داروغہ بیمار ھوگیا تھا آج اوسنے غسل صحت کیا باقر علی خان کو مہینے بھر سے تپ آتي ھی حسین علي خان کے گلے مین دو غدود ھوگئے ھین شہر چپ چاپ نہ کہین پھاوڑا بجتاھي نہ سرنگ لگا کر کوئي مکان اوڑایا جاتا ھي نہ آھني سڑک آتي ھي نہ کہین دمدمہ بنتاھي دلي شہر خموشان ھي کاغذ نبڑ گیا ورنہ تمھارے دل کي خوشي کے واسطے ابھي اور لکھتا * (۲۰۰)

ایضا

سید صاحب - تمھارے خط کے آنے سے وہ خوشي ھوئي جو کسي دوست کے دیکھنے سے ھو لیکن زمانہ وہ آیا ھی کہ ھماري قسمت مین خوشي ھی نہین خط سے معلوم ھوا تو کیا معلوم ھوا کہ

ڈھائي سو دئے اندنون مين ڈھائي روپيه بھي بھاري هين ڈھائي سو کيسے سبحان الله با وجود اس تهي دستي کے پھر بھي کهنا پڑتا هی که روپيه گئے بلا سے آبرو بچي جان بچي اب مير سرفراز حسين کو چاهئے که الور چلے جائين شايد نئے بندوبست مين کوئي صورت نوکري کي نکل آئے ميري دعا کهو اور يهه کهو که اپنا حال اوراپنا قصه اپنے هاتهه سے مجهکو لکهين - پنشن کا حال کچهه معلوم هوا هو تو کهون حاکم خط کا جواب نهين لکهتا عمله مين هر چند تفحص کيجئے که همارے خط پر کيا حکم هوا کوئي کچهه نهين بتاتا بهرحال اتنا سنا هي اور دلايل اور قراين سے معلوم هوا هي که مين بيگناه قرار پايا هون اورڈپٹي کمشنر بهادر کي راے مين پنشن پانيکا استحقاق رکهتا هون بس اس سے زياده نه مجهے معلوم نه کسيکو خبر- ميان کيا باتين کرتے هو مين کتابين کهان سے چهپواتا روٹي کهانيکو نهين شراب پينے کو نهين جاڑے آتے هين لحاف توشک کي فکر هی کتابين کيا چهپواؤنگا منشي اُميد سنگهه اندور والے دلي آئے تهے سابقه معرفت مجهسے نه تها ايك دوست اونكو ميرے گهر لے آيا اُنهون نے وه نسخه ديكها چهپوانيكا قصد كيا آگره مين ميرا شاگرد رشيد منشي هرگوپال تفته تها اوسكو مين نے لكها اوسنے اس اهتمام كو اپنے ذمه ليا مسوده بهيجا گيا ۸ر في جلد قيمت ٹهري پچاس جلدين منشي اُميد سنگهه نے لين پچيس روپيه چهاپے خانه مين بطريق هنڈوي بهجوادئے صاحب مطبع نے بشمول سعي منشي هرگوپال تفته چهاپنا شروع كيا آگره كے حكام كو ديكهايا اجازت چاهي حكام نے بكمال خوشي

اجازت دي پانسو جلد چھاپي جاتي هی اوس پچاس جلد مین شاید پچیس جلد منشي اُمید سنگھه مجھکو دینگے مین عزیزونکو بانت دونگا پرسون خط تفته کا آیا تھا وہ لکھتے تھے که ایک فرما چھپنا باقي رہا هی یقین هی که اسي اکتوبر مین قصه تمام هو جائے - بھائي مین نے ۱۱ مئي سنه ۱۸۵۷ع سے اکیسوین جولائي سنه ۱۸۵۸ع تک کا حال لکھا هی اور خاتمه مین اسکي اطلاع دي هی امین الدین خان کي جاگیر کے ملنیکا حال اور بادشاہکي روانگي کا حال کیونکر لکھتا اونکو جاگیر اگست مین ملي بادشاہ اکتوبر مین گئے کیا کرتا اگر تحریر موقوف نکرتا منشي اُمید سنگھه اندور جانے والے تھے اگر ختم کرکے مسودہ اونکے سامنے آگرہ نه بھیجدیتا تو پھر چھپواتا کون * (۲۰۱)

ایضا

خوبئ دین و دنیا روزي باد - میر اشرف علي صاحب نے تمھارا خط دیا وہ جو تمنے لکھا تھا که تیرا خط میرے نام کا میرے همنام کے ھاتھه جا پڑا صاحب قصور تمھارا هی کیون ایسے شہر مین رہتے هو جہان دوسرا میر مہدي بھي هو مجھکو دیکھو که مین کب سے دلي مین رہتا هون نه کوئي اپنا هم نام هونے دیا نه کوئي اپنا عرف بننے دیا نه اپنا هم تخلص بهم پہنچایا فقط - پنشن کي صورت یهه هی که کوتوال سے کیفیت طلب هوئي اوسنے اچھي لکھي کل هفته کا دن ساتوین اگست کي مجھکو اجرتن صاحب بہادر نے بلایا کچھه سہل سوال مجھسے کئے اب ایسا معلوم هوتا هی که تنخواہ ملے اور جلد ملے تردد اگر هی تو اس

مین هی که ۱۵ مہینے پچھلے بھي ملتے هین یا صرف آیندہ کو مقرر هوتي هی - غلام فخرالدین خان کي دو یک روبکاریان هوئي هین صورت اچھي هی خدا چاهے تو رهائي هو جائے - صاحب همنے گھبراکر اوس تحریر فارسی کو تمام کیا دفتر بند کردیا اور یهه لکھدیا که یکم اگست سنه ۱۸۵۸ع تک مین نے ۱۵ مہینے کا حال لکھا اور آیندہ لکھنا موقوف کیا تمکو آگے اس سے لکھا تھا که تم اپنے اوراق کا فقرۂ اخیر لکھه بھیجو اب پھر تمکو لکھا جاتاهی که جلد لکھو تاکه مین اوسکے آگے کي عبارت تمکو لکھکر بھیجدون - هان صاحب میر اشرفعلي صاحب بھي یهي فرماتے تھے که میر سرفراز حسین پاني پت آیا چاهتے هین اگر آجائین تو مجھکو اطلاع کرنا *(۲۰۲)

ایضا

مار ڈالا یار تیري جواب طلبی نے - اس چرخ کج رفتار کا برا هو همنے اسکا کیا بگاڑا تھا ملک و مال و جاہ جلال کچھه نہین رکھتے تھے ایک گوشه و توشه تھا چند مفلس و بے نوا ایک جگھه فراهم هوکر کچھه هنس بول لیتے تھے * بیت

سو بھی نه تو کوئي دم دیکھه سکا ایفلک
اورتو یان کچھه نتھا ایک مگر دیکھنا

یاد رهے یهه شعر خواجه میر درد کا هی - کل سے مجھکو میکش بہت یاد آتا هی سو صاحب اب تم هي بتاؤ که مین تمکو کیا لکھون وہ صحبتین اور تقریرین جو یاد کرتے هو اور تو کچھه بن نہین آتي مجھسے خط پرخط لکھواتے هو آنسوون پیاس نہین بجھتي یهه تحریر تلافي اوس تقریر کي نہین کرسکتي بهرحال کچھه لکھتا هون

دیکھو کیسا لکھتا ہون - سنو پنشن کي رپورٹ کا ابهي کچهه حال نہین معلوم دیر آید درست آید - بهئي مین تمسے بہت آزردہ ہون میرن صاحب کي تندرستي کے بیان مین نہ اظہار مسرت نہ مجهکو تہنیت بلکہ اس طرح سے لکہا ہی کہ گویا اونکا تندرست ہونا تمکو ناگوار ہوا ہی لکہتے ہو کہ میرن صاحب ویسے ہي ہوگئے جیسے آگے تہے اوچہلتے کودتے پهرتے ہین اسکي یہہ معني کہ ہی ہی کیا غضب ہوا کہ یہہ کیون اچهے ہوگئے یہہ باتین تمہاري ہمکو پسند نہین آتین تمنے میرکا وہ مقطع سنا ہوگا بہ تغیر الفاظ لکهتا ہون * بیت *

کیون نہ میرن کو مغتنم جانون * دلي والون مین اِک بچا ہی یہہ

میرتقي کا مقطع یون ہي * شعر *

میر کو کیون نہ مغتنم جانین * اگلے لوگون مین ایک رہا ہی یہہ

میرکي جگہہ میرن اور رہا کي جگہہ بچا کیا اچها تصرف ہي - ارے میان تمنے کچهہ اور بهي سنا کل یوسف مرزا کا خط لکهنؤ سے آیا وہ لکهتا ہی کہ نصیر خان عرف نواب جان والد اونکا دایم الحبس ہوگیا حیران ہون کہ یہہ کیا آفت آئي یوسف مرزا تو جهوٹ کاہیکو لکهیگا خدا کرے اوسنے جهوٹ سنا ہو - لو بهئي اب تم چاہو بیٹهے رہو چاہو جاؤ اپنے گهر مین تو روٹي کہانے جاتا ہون اندر باہر سب روزہ دار ہین یہان تک کہ بڑا لڑکا باقرعلي خان بهي صرف ایک مین اور ایک میرا پیارا بیٹا حسین علي خان یہہ ہم روزہ خوار ہین وہي حسین علي خان جسکا روزمرہ ہی (کهلونے منگا دو مین بهي بجار جاؤنگا) میر سرفراز

حسین کو دعا کہنا اور یہہ خط اونکو ضرور سنا دینا برخوردار میر نصیر الدین کو دعا پہنچے * (۲۰۳)

ایضا

میر مہدي جیتے رہو آفرین صد هزار آفرین - اردو عبارت لکھنیکا اچھا ڈھنگ پیدا کیا هی که مجھکو رشک آنے لگا سنو دلي کے تمام مال و متاع و زر گوهر کي لوٹ پنجاب احاطه مین گئي هی یہه طرز عبارت خاص میري دولت تهي سو ایک ظالم پاني پت انصاریون کے محله کا رهنے والا لوٹ لیگیا مگر مین نے اوسکو بحل کیا الله برکت دے - میري پنشن اور ولایت کے انعام کا حال کماهوحقه سمجهه لو (ع) وَ لِلرَّحْمٰنِ اَلْطَافٌ خَفِیَّة * ایک طرز خاص پر تحریک هوئي نواب گورنر جنرل بهادر نے حاکم پنجاب کو لکها که حاکم دهلي سے فلان شخص کے پنشن کے کل چڑهے هوئے روپیه کي یکمشت پانیکي اور آینده ماه بماه ملنے کي رپورٹ منگواکر اپني منظوري لکهکر همارے پاس بهیج دو تاکه هم حکم منظوري دیکر تمهارے پاس بهیج دین سو یهان اوسکي تعمیل بطرز مناسب هوگئي کم و بیش دو مهینے مین سب روپیه مل جائیگا - اور هان صاحب کمشنر بهادر نے یہه بهي کہا که اگر تمکو ضرورت هو تو سو روپیه خزانے سے منگوا لو مین نے کہا صاحب یہه کیسي بات هی که اورون کو برس دنکا روپیه ملا اور مجهے سو روپیه دلواتے هو فرمایا که تمکو اب چند روز مین سب روپیه اور اجرا کا حکم مل جائیگا اورون کو یہه بات برسون مین میسر آئیگي مین چپ هورها آج دوشنبه یکم شعبان اور هفتم مارچ هی دوپهر هوجاے تو

اپنا آدمي مع رسيد بھيجکر سو روپيہ منگا لون پر يار ولايت کے انعام کی توقع خدا ھی سے ھی حکم تو اسی حکم کے ساتھہ اوسکی رپورٹ کرنیکا بھی آیا ھی مگر یہہ بھی حکم ھی کہ اپنی راے لکھو اب دیکھئی یہہ دو حاکم یعنے حاکم دھلي اور حاکم پنجاب اپنی راے کیا لکھتے ھین - حاکم پنجاب کے گورنر بہادر کا یہہ بھی حکم ھی کہ دستنبو منگاکر اور تم دیکھکر ھمکو لکھو کہ وہ کیسي ھی اور اوسمین کیا لکھا ھی چنانچہ حاکم دھلي نے ایک کتاب یہي کہکر مجھسے مانگي اور مین نے دي اب دیکھون حاکم پنجاب کیا لکھتا ھی - اسوقت تمھارا ایک خط اور یوسف مرزا کا ایک خط آیا مجھکو باتین کرنیکا مزا ملا تو دونون کا جواب ابھي لکھکر روانہ کیا اب مین روٹي کھانے جاتا ھون- میر سرفراز حسین میرنصاحب میر نصیر الدین کو دعا * (۲۰۴)

ایضا

سید صاحب - نہ تم مجرم نہ مین گنھگار تم مجبور مین ناچار لو اب کہاني سنو میري سرگذشت میري زباني سنو- نواب مصطفي خان بمیعاد سات برس کے قید ھوگئے تھے سو اونکي تقصیر معاف ھوئي اور اونکو رھائي ملي صرف رھائي کا حکم آیا ھی جہانگیر آباد کي زمینداري اور دلي کی املاک اور پنشن کي باب مین ھنوز حکم کچھہ نہین ھوا ناچار وہ رھا ھو کر میرٹھہ ھي مین ایک دوست کے مکان مین ٹھہرے ھین مین بمجرد استماع اس خبر کے ڈاک مین بیٹھکر میرٹھہ گیا اونکو دیکھا چار دن وھان رھا پھر ڈاک مین اپنے گھر آیا تاریخ آنے جانیکي یاد نہین مگر ھفتہ کو گیا

منگل کو آیا آج بدھ دوم فروري هی مجهکو آئے هوئے نوان دن هی انتظار مین تها که تمهارا خط آئے تو اوسکا جواب لکها جائے آج صبح کو تمهارا خط آیا دوپہر کو مین جواب لکهتا هون * بیت

روز اس شہر مین ایک حکم نیا هوتا هی
کچهه سمجهه مین نهین آتا هی که کیا هوتا هی

میرٹهه سے آکر دیکها که یہان بڑي شدت هی اور یهه حالت هی که گورون کي پاسپاني پر قناعت نهین هی لاهوري دروازه کا تهانه‌دار مونڈها بچهاکر سڑک پر بیٹهتا هی جو باهر سے گورے کي آنکهه بچاکر آتا هی اوسکو پکڑ کر حوالات مین بهیجدیتا هي حاکم کے هان سے پانچ پانچ بید لگتے هین یا دو روپیه جرمانه لیا جاتا هی آٹهه دن قید رهتا هی اس سے علاوه سب تهانون پر حکم هی که دریافت کرو کون بے ٹکٹ مقیم هی اور کون ٹکٹ رکهتا هی تهانون مین نقشے مرتب هونے لگے یہان کا جماعه‌دار میرے پاس بهي آیا مین نے کہا بهائي تو مجهے نقشے مین نرکهه میري کیفیت کي عبارت الگ لکهه عبارت یهه که اسد الله خان پنشندار سنه ۱۸۵۰ عیسوي سے حکیم پٹیالے والے کے بهائي کي حویلي مین رهتا هی نه کالون کے وقت مین کهین گیا نه گورون کے زمانے مین نکلا اور نه نکالا گیا کرنیل برون صاحب بهادر کي زباني حکم پر اوسکي اقامت کا مدار هی ابتک کسي حاکم نے وه حکم نهین بدلا اب حاکم وقت کو اختیار هی پرسون یهه عبارت جماعه‌دار نے محله کے نقشے کے ساتهه کوتوالي مین بهیجدي هی کل سے یهه حکم نکلا که یهه لوگ شہر سے باهر مکان دکان کیون بناتے هین جو مکان بن چکے هین اونهین

دعا دو اور آیندہ کو ممانعت کا حکم سنادو اور یہہ بھي مشہور هی کہ پانچ هزار ٹکٹ چھاپے گئے هیں جو مسلمان شهر مین اقامت چاهے بقدر مقدور نذرانہ دے اوسکا اندازہ قرار دینا حاکم کي راے پر هی روپیہ دے اور ٹکٹ لے گھر برباد هو جاے آپ شهر مین آباد هو جائے آج تک یہہ صورت هی دیکھئے شهر کے بسنے کي کون مہورت هی جو رهتے هین وہ بھي اخراج کئے جاتے هین یا جو باهر پڑے هوئے هین وہ شهر مین آتے هین الملک لله والحکم لله - نور چشم میر سرفراز حسین اور برخوردار میر نصیر الدین کو دعا اور جناب میرن صاحب کو سلام بھي اور دعا بھي اسمین سے وہ جو چاهین قبول کرلین * (۲۰۵)

ایضا

میري جان - خدا تجھکو ایک سو بیس برسکي عمر دے - بوڑها هونے آیا داڑهي مین بال سفید آگئے مگر بات سمجھنی نہ آئي پنشن کے باب مین اولجھے هو اور کیا بیجا اولجھے هو یہہ تو جانتے هو کہ دلي کے سب پنشنداروں کو مئي سنہ ۱۸۵۷ع سے پنشن نہین ملا یہہ فروري سنہ ۱۸۵۹ع بائیسواں مہینا هی چند اشخاص کو اس بائیس مہینے مین سال بھر کا روپیہ بطریق مدد خرچ ملگیا باقي چڑهے هوئے روپیہ کے باب مین اور آیندہ ماہ بماہ ملنے کے واسطے ابھي کچھہ حکم نہین هوا تم اب اپنے سوال کو یاد کرو کہ اس واقعہ سے اوسکو کچھہ نسبت هی یا نہین یہہ حضرت کا سوال امیر خسرو کي انملي هی (ع)

چیل بسولا لیگئي تو کاهے سے پھٹکوں راب

علي بخش خان پچاس روپيه مهينا پاتے تھے بائيس مهينے كے گيارہ سو هوتے هين اونكو چهه سو روپيه مل گئے باقي روپيه چڑها رها آينده ملنے مين كچهه كلام نهين - غلام حسن خان سو روپيه مهينے كا پنشندار بائيس مهينے كے بائيس سو روپيه هوتے هين اوسكو بارہ سو ملے - ديوان كشن لال كا ڈيرہ سو روپيه مهينا بائيس مهينے كے تين هزار تين سو هوتے هين اوسكو اٹهارہ سو ملے - مُتّا جماعه دار دس روپيه مهينے كا سكهه لمبر سال بهر كے ايكسو بيس لے آيا اسيطرح پندرہ سوله آدميون كو ملا هى آينده كے واسطے كسيكو كچهه حكم نهين مجهكو پهر مدد خرچ نهين ملا جب كئي خط لكهے تو اخير خط پر صاحب كمشنر بهادر نے حكم ديا كه سايل كو بطريق مدد خرچ سو روپيه مل جائين مين نے وہ سو روپيه نه لئے اور پهر صاحب كمشنر بهادر كو لكها كه مين باسٹهه روپيه آٹهه آنه مهينا پانے والا هون سال بهر كے ساڑهے سات سو روپيه هوتے هين سب پنشندارون كو سال سال بهر كا روپيه ملا مجكو سو روپيه كيسے ملتے هين مثل اورون كے مجهے بهي سال بهر كا روپيه ملجاے ابهي اسمين كچهه جواب نهين ملا - آباديكا يهه رنگ هى كه ڈهنڈهورا پٹوا ٹكٹ چهپوا كر اجرٹن صاحب بهادر بطريق ڈاك كلكته چلے گئے دلي كے حمقا جو باهر پڑے هوئے هين مهنه كهولكر رهگئي اب جب وہ معاودت كرينگے تب شايد آبادي هوگي يا كوئي اور نئي صورت نكل آئے - مير سرفراز حسين اور مير نصيرالدين اور ميرن صاحب كو دعائين پهنچين - برخوردار كامگار مير مهدي- قطعه تمنے ديكها سچ مچ ميرا حليه هى واہ اب كيا شاعري رهگئي هى جسوقت مين نے يهه

قطعه وهانکے بهیجنے کے واسطے لکها اراده تها که خط بهي لکهون لڑکون
نے ستایا که دادا جان چلو کهانا تیار هی همین بهوک لگي هی تین
خط اور لکهے هوئے رکهے تهے مین نے کہا که اب کیون لکهون اوسي کاغذ
کو لفافے مین رکهکر ٹکٹ لگا سرنامه لکهه کلیان کے حواله کرگهر
مین چلا گیا اور هان ایک چهیڑ بهی تهي که دیکهون میرا میر
مهدي خفا هو کر کیا باتین بناتا هی سو وهي هوا تمنے جلے
پهپهولے پهوڑے لو اب بتاؤ خط لکهنے بیٹهاهون کیا لکهون یهان
کا حال زباني میرن صاحب کي سن لیا هوگا مگر وه جو کچهه
تمنے سنا هوگا بے اصل باتین هین پنشن کا مقدمه کلکته مین
نواب گورنر جنرل بهادر کے پیش نظر یهان کي حاکم نے اگر ایک
روبکاري لکهکر اپنے دفتر مین رکهه چهوڑي میرا اوسمین کیا ضرر یهان
تک لکهه چکا تها که دو ایک آدمي آگئے دن بهي تهوڑا رهگیا مین
نے بکس بند کیا باهر تختون پر آبیٹها شام هوئي چراغ روشن هوا
منشي سید احمد حسین سرهانیکي طرف مونڈهے پر بیٹهے هین
مین پلنگ پر لیٹا هوا هون که ناگاه چشم و چراغ دودمان علم و یقین
سید نصیرالدین آیا ایک کوڑا هاتهه مین اور ایک آدمی ساتهه اوسکے
سرپر ایک ٹوکرا اُس پر گهاس هري بچهي هوئي مین نے کہا
اها ها ها سلطان العلما مولانا سرفراز حسین دهلوي نے دوباره رسید
بهیجي هی بارے معلوم هوا که وه نهین هی یهه کچهه اور هی فیض
خاص نهین لطف عام هی شراب نهین آم هی خیر یهه عطیه بهي
بے خلل هی بلکه نعم البدل هی ایک ایک آم کو ایک ایک
سربمهر گلاس سمجها بادهٔ انگوري سے بهرا هوا مگر واه کس حکمت

سے بھرا ھی کہ پیستھہ گلاس میں سے ایک قطرہ نہیں گرا ھی میان کہتا تھا کہ یہہ اسي تھے پندرہ بگڑ گئے بلکہ سڑگئے تا اونکي برائي اور ونمیں سرایت نکرے توکرےمیں سے پھینک دئے میں نے کہا بھائي یہہ کیا کم ھی مگر میں تمھارے تکلیف اور تکلف سے خوش نہیں ھوا تمھارے پاس روپیہ کہاں جو تمنے آم خریدے خانہ آباد دولت زیادہ - لیکور ایک انگریزي شراب ھوتي ھی قوام کي بہت لطیف اور رنگت کي بہت خوب اور طعم کي ایسي میٹھي جیسا قند کا قوام پتلا دیکھو اس لغت کے معنے کسي فرہنگ میں نپاؤگے ھان فرھنگ سرور میں ھو تو ھو - مجتہد العصر اور حکیم میر اشرفعلي کو کہ وہ اونکے علم کي کنجي ھیں اور ٹکے ٹکے کي کتابیں چالیس پچاس روپیہ کو لیگئے ھیں میري دعا کہدینا * (۲۰۶)

ایضاً

کیون یار کیا کہتے ھو ھم کچھہ آدمي کام کے ھیں یا نہیں تمھارا خط پڑھکر دو سو بار یہہ شعر پڑھا *

وعدۂ وصل چون شود نزدیک * آتش شوق تیز تر گردد

کلو کو مولوي مظھر علي صاحب کے پاس بھیجکر کہلا بھیجا کہ آپ کہیں جائیگا نہیں میں آتا ھون بھلا بھائي اچھي حکمت کي کیا وہ میرے بابا کے نوکر تھے کہ میں اونکو بلاتا اونھون نے جواب میں کہلا بھیجا کہ آپ تکلیف نکریں میں حاضر ھوتا ھون دو گھڑي کے بعد وہ آئے ادھر کي بات اودھر کي بات کوئي انگریزي کاغذ دکھایا کوئي فارسي خط پڑھوا یا اجي کیون حضرت

آپ میرنصاحب کو نہین بلاتے صاحب مین تو اونکو لکھہ چکا ہون کہ تم چلے آؤ اور ایک مقام کا اونکو پتا لکھا ہی کہ وہان ٹھہر کر مجھکو اطلاع کرو مین شہر مین بلالونگا - صاحب اب وہ ضرور آئینگے - آخر کار اونسے اجازت لیکر اب تمکو لکھتا ہون کہ اونسے مختصر یہہ کلمہ کہدو کہ بھائی یہہ تو مبالغہ ہی کہ روٹی وہان کھاؤ تو پانی یہان پیو یہہ کہتا ہون کہ عید وہان کرو تو باسی عید یہان کرو - یہہ میرا حال سنو کہ بے رزق جینے کا ڈھب مجھکو آگیا ہی اس طرف سے خاطر جمع رکھنا رمضان کا مہینا روزہ کھا کھاکر کاٹا آیندہ خدا رزاق ہی کچھہ اور کھانیکو نملا تو غم تو ہی بس صاحب جب ایک چیز کھانیکو ہوئی اگرچہ غم ہی ہو تو پھر کیا غم ہی - میر سرفراز حسین کو میری طرف سے گلے لگانا اور پیار کرنا - میر نصیرالدین کو دعا کہنا اور شفیع احمد صاحب کو اور میر احمد علی صاحب کو سلام کہنا میرنصاحب کو نہ سلام نہ دعا یہہ خط پڑھا دو اور ادھر کو روانہ کرو - کیا خوب بات یاد آئی ہی کیون وہ شہر سے باہر ٹھہرین اور کیون کسی کے بلانے کی راہ دیکھین شکرم مین کرانچی مین چوپہئی مین یعنے ڈاک مین آئین بلیمارونکے محلہ مین میرے مکان پر اوتر پڑین مرزا قربان بیگ کے مکان مین مولوی مظہر علی رہتے ہین میرے اونکے مسکن مین ایک میر خیراتی کی حویلی درمیان ہی ڈاک کو زنہار کوئی نہین روکتا یہہ صلاح تو ایسی ہی کہ اگر اس خط کے پہنچتے ہی چلدین تو عید بھی یہین کرین * (۲۰۷)

ایضا

میان - کیون تعجب کرتے ہو یوسف مرزا کے خطوط کے نہ آنے سے - وہ وہان اچھی طرح ہی حاکمون کے ہان آنا جانا نوکري کي تلاش - حسین مرزا صاحب بھي وہین ہین وہانکے حکام سے ملتے ہین وہان پنشن کي درخواست کر رہے ہین ان دونون صاحبون کے ہر ہفتہ مین ایک دو خط مجھکو آتے ہین جواب بھیجتا ہون - بھائي لکھنؤ مین وہ امن و امان ہی کہ نہ ہندوستاني عملداري مین ایسا امن و امان ہوگا - نہ اس فتنہ و فساد سے پہلے انگریزي عملداري مین یہہ چین ہوگا - اُمرا اور شرفاکي حکام سے ملاقاتین - بقدر رتبہ تعظیم و توقیر - پنشن کي تقسیم علی العموم - آبادي کا حکم عام - لوگون کو کمال لطف اور نرمي سے آباد کرتے جاتے ہین - اور ایک نقل سنو وہان کے صاحب کمشنر بہادر اعظم نے جو دیکھا کہ عملہ مین ہنود بھرے ہوئے ہین اہل اسلام نہین ہین ہنود کو اور علاقون پر بھیجدیا اور اونکي جگہہ مسلمانون کو بھرتي کیا یہہ تو آفت دلي ہی پر ٹوٹ پڑي ہي لکھنو کے سوا اور سب شہرون مین عملداري کي وہ صورت ہی جو غدر سے پہلے تھي اب یہان ٹکٹ چھاپے گئے ہین مین نے بھي دیکھي فارسي عبارت یہہ ہی (ٹکٹ آبادي درون شہر دہلی بشرط ادخال جرمانہ) مقدار روپیہ کي حاکم کي راے پر ہی آج پانچ ہزار ٹکٹ چھپ چکا ہی کل اتوار یوم التعطیل ہی پرسون دوشنبہ سے دیکھئے یہہ کاغذ کیونکر تقسیم ہون یہہ تو کیفیت عموما شہر کي ہی خصوصا میرا حال سنو بائیس مہینے

کے بعد پرسون کوتوال کو حکم آیا هی که اسد الله خان پنشندار کي کیفیت لکهو که وہ بے مقدور اور محتاج هی یا نهین کوتوال نے موافق ضابطه کے مجهسے چار گواہ مانگے هین سو کل چار گواہ کوتوالی چبوترے جائینگے اور میري بے مقدوري ظاهر کر آئینگے تم کهین یهه نسمجهنا که بعد ثبوت مفلسي چڑها هوا روپیه ملجائیگا اور آیندہ کو پنشن جاري هوجائیگا نه صاحب یهه تو ممکن هی نهین بعد ثبوت افلاس مستحق ٹهہرونگا چهه مهینے یا برس دن کا روپیه علی الحساب پائیگا - میرنصاحب جو بلائے گئے هین اوس طلب کے جواب مین یهي کیون نهین لکهتے که ٹکٹ میرے نام کا حاصل کرکے بهیجدو تو مین آؤن دیکهو اب دس پانچ دن مین سب حال کهلا جاتا هی - میر سرفراز حسین کو دعا کهنا اور میري طرفسے گلے لگانا اور پیار کرنا - میر نصر الدین کو دعا کهنا اور میرن صاحب کو مبارک باد کهنا * (۲۰۸)

بنام شاہ عالم صاحب

مخدوم زادۂ والا تبار حضرت شاہ عالم سلام و دعاے درویشانه قبول فرماوین - آپکا مع الخیر وطن پهنچنا اور بزرگونکے قدمبوس اور بهائیون کی هم آغوش هونا آپکو مبارک هو * مصرع *

یوسف از مصر بکنعان آمد * تفرقه اوقات و سفر رامپور و شدت تموز مقتضي اسکي هوئي که هنوز تمهارے مسودات دیکهے نهین گئے تا نزول باران رحمت الهي اور بهي چپکے بیٹهے رهو اپنے ماموں صاحب کو نیاز معتقدانه اور اپنے بهائیونکو سلام مخلصانه کهئیگا اور اپنے والد ماجد یعنے میرے مرشد هم عمر و هم فن کو وہ سلام

جس سے محبت ٹپکے اور اشتیاق برسے پہنچائیگا اور عرض کیجئیگا
که آرزوي دیدار حد سے گزر گئي یارب جبتک حضرت صاحب
عالم کو مارهره مین اور انور الدوله کو کالپي مین نه دیکهه لون
اور اونسے همکلام نهو لون میري روح کو قبض کا حکم نهو لیکن سنه
۱۲۷۷ مین دو مهینے باقي هین ابکی محرم سے اوس ذی حجه
تک میرا مدعا حاصل هوجاے - مشفقي مکرمي چودهري
عبدالغفور صاحب کومیرا سلام کهئیگا اور یهه پیام پهنچائیگا که حضرت
صاحب عالم کي تمناي دیدار بقید مارهره کنایه اس سے هی که
اور کسیکا بهي دیدار مطلوب هی * مصرع *
خواهش وصل مقدر هي جو مذکور نهین * اونکے اس خط کا
جواب جو پرسون مجهکو پهنچا هی موم جامه مین لپیٹ کر
بهیجونگا انشا الله العزیز- هان جناب شاه عالم صاحب پهر روے
سخن آپکي طرف هی- جناب میر وزیرعلي صاحب بلگرامي یهان
تشریف لائے اور میرے مسکن سے ایک تیر پرتاب کے فاصله پر
چاندني چوک مین قطب الدین سوداگر کي حویلي مین اوترے
هین مرفي صاحب کا کام اونکے سپرد هوا هی یعنی ڈپٹي کلکٹر اور
ڈپٹي مجسٹریٹ هین اور هزار روپیه تک کا مقدمه عدالت دیوانی
کا بهي کرتے هین لیکن هنوز قایم مقام هین وه صاحب جسکا نام
لکهه آیا هون بطریق رخصت سپاٹو گیا هی ایک دن فقیر بهي
اونکے مکان پر چلاگیا تها حسن صورت اور حسن سیرت دونون اونمین
جمع هین آنکهین اونکے حسن صورت سے روشن هوگئین اور دل اونکے
حسن سیرت سے خوش هوگیا - واه خاک پاک بلگرام مین نے

وهانکي جس بزرگوار کو دیکھا بہت اچھاپایا * (۲۰۹)

ایضا

مخدوم زادہ عالیشان مقدس دودمان حضرت شاهعالم امن و امان و عز و شان و علم و عمر سے برخودار رهین - همارے حضرت همکو بھول گئے هان سچ هی اونکا لطف چودهري عبدالغفور صاحب کے جوهر مهر و محبت کا عرض تها جب جوهر نرها تو عرض کہان بهرحال جناب حضرت صاحب عالم صاحب کو میري بندگي پهنچ جائے اوریهه سطرین اونکي نظر سے گزر جائین - چودهري عبدالغفور صاحب کو سلام کہئیگا اور یهه پوچھئیگا کہ قصیدہ کا بعد اصلاح کے نہ پہنچنا میرا گناہ هی یا اوسکے سوا کوئی اور قصور هی اگروهي جرم هي تو معاف کیجئے اور کوئي اور جرم بهي هي تو مجھے اطلاع دیجئے - ان دو پیام کي تبلیغ کے بعد پهرروے سخن آپکي طرف هی آپکا خط میرے نام کا اور اوسکے ساتھہ ایک خط ڈپٹي میر وزیر علي صاحب کے نام کا پہنچا وہ پڑھا وہ بھجوا دیا جو آدمي خط لیکر گیا تها وہ دو بار جواب مانگنے کو گیا پہلے بار حکم هوا کہ کل آئیو دوسرے بار حضرت نملے مین نے اوسکے جواب سے قطع نظر کرکے اپني خدمت گذاري کي آپکو اطلاع دي - یاے تحتاني لکھہ چکا تها کہ ایک چپراسي آیا اور اوسنے خط تمہارے نام کا ٹکٹ لگا هوا دیا اور کہا کہ ڈپٹي صاحب نے سلام کہا هی اوریهه خط دیا هی اب مین یهه خط اپنا مع اونکے خط کے ڈاک گهر مین بھیجتا هون - صبح کا وقت یکشنبہ کا دن ۸ صفر اور ۲۵ اگست کي هي ڈپٹي صاحب

چاندني چوک حافظ قطب الدين سوداگر کي حويلي مين رهتے هين باقي اونکے حالات اونکے خط سے معلوم هوجائينگے - اپنے ماموں صاحب کي خدمت مين سلام نياز اور اپنے بهائي صاحبون کيخدمت مين فقير کي دعا پهنچائيگا - والسلام * (۲۱۰)

بنام صاحب عالم صاحب

پير و مرشد - اس مطلع و حسن مطلع کو کيا سمجهون اور اوسکا شکر کيونکر بجا لاؤن خدا کي بنده نوازيان هين که مجهه ننگ آفرينش کو اپنے خاصان درگاه سے بهلا کهواتا هی - ظاهرا ميرے مقدر مين يهه سعادت عظمی تهي که مين اس وباے عام مين جيتا بچ رها - الله الله ايسي کشتني و سوختني کو يون بچايا اور پهر اس رتبه کو پهنچايا کبهي عرش کو اپنا نشيمن قرار ديتا هون اور کبهي بهشت کو اپنا پائين باغ تصور کرتا هون - واسطے خدا کے اور اشعار نفرمائيگا ورنه بنده دعوي خدائی کرنے مين محابا نکريگا - کتاب افادت مآب پنج آهنگ نسخهٔ لطيف شريف تاليف اسکے آگے غلام سے کچهه نه پڑها گيا مگر چودهري صاحب اور حضرت سيد شاه امير صاحب اور مولوي فضل احمد صاحب يهه تين اسم معلوم هوئے پهر بهي دوسرے اسم مين متردد هون که آيا ميرا قياس مطابق واقع هی يا نهين هان چودهري صاحب اور مولوي فضل احمد صاحب ان دو نامون مين تردد باقي نهين - معهذا يهه نه سمجها که مقصود کيا هی اگر پنج آهنگ مطلوب هی تو اوسکا جواب يهه هی که ميرا ايک سببي بهائي هی نواب ضياء الدين خان سلمه الله تعالی وه ميرے نظم و نثر کو فراهم کرتا رهتا تها چنانچه

مجموعهٔ نثر اور کلیات نظم فارسي اور کلیات نظم اردو سب نسخے اوسکے کتب خانه مین تھے وہ کتب خانه تذر کر عرض کرتا هون بیس هزار روپیه کي مالیت کا هوگا لٹ گیا ایک ورق نہین رها هان چھاپے کے پنج آهنگین اب بھي بکتے هین اور معیوب بدو عیب هین ایک تو یهه که جوبعد انطباع از قسم نثر تحریر هوا هی وہ اوس مین نہین- دوسرے یهه که کاپي نویس نے وہ اصلاح میرے نثر کو دي هی که میراجي جانتا هی اگر کہون کوئي سطر غلطي سے خالي نہین تو اغراق هی بے مبالغه یهه هی که کوئي صفحه اغلاط سے خالي نہین- بهرحال اگر فرمائے تو لیکر بھیجدون- مخدوم زاده هاے والاتبار مین پهلا نام سمجهه مین نہین آیا مگر پهلے اونکي خدمت مین اور پھر سید مقبول عالم کي خدمت مین سلام مسنون اور اشتیاق روز افزون عرض کرتا هون * (۲۱۱)

ایضا

بعد حمد خداوند و نعمت رسول صلي الله علیه و سلم پهلے قبلهٔ روح و روان جناب صاحبعالم صاحب کو بندگي اور حضرت مقبول عالم کي شادي کي مبارکباد - کیا عرض کرون که میرا کیا حال هی اضمحلال قوي کا حال مختصر یهه هی که اگر کوئي دوست ایسا که جس سے تکلف کي ملاقات هی آجائے تو اوٹھه بیٹھتا هون ورنه پڑا رهتاهون جو کچهه لکھنا هوتا هی وہ بھي اکثر لیٹے لیٹے لکھتا هون- آج دوپهر کو میر عبدالعزیز صاحب آئے مین بے کلاہ و پیرهن پلنگ پر لیٹا هوا تھا اونکو دیکھکر اوٹھا مصافحه کیا اونهون نے جناب شاہ عالم کا خط مع مسودات اشعار دیا اور فرمایا که پرسون

جاؤنگا - عرض کیا که کل آخر روز آپ تشریف لائین خط کا جواب اور اصلاحي مسوده لیجائین وه تشریف لیگئے مین لیت رها دنکے سونیکي عادت نهین هی جي مین کها آؤ بیکار کیون رهو خط کا جواب آج لکهه رکهو اوتهے کون بکس کهولے کون لڑکونکي دوات قلم مونڈهے پر پلنگ کے پاس رکهه لي ادب مقتضي اسکا هوا که آغاز نامه بنام اقدس هو- حضرت نسخهٔ قاطع برهان تیسري چوتهي نظر مین مکمل هوکر مسودات ایک کاتب کے حواله هوئے آٹهه جزو لکهے گئے کم و بیش دو جزو باقي هین پرسون تک آجائینگے بعد اوسکے انطباع کي فکر هوگي جب وه عزیمت امضا پزیر هوجائگي حضرت کي نظر سے بهي شرف پائیگي - حضرت سید عالم کو نیاز خورشید عالم کو سلام چودهري صاحب کو نه سلام نه نیاز صرف یهه پیام که هم تمهارے خط کو مفرح روح سمجهتے تهے باتونکا مزا ملتا تها خیر و عافیت معلوم هوجاتي تهي وه وظیفهٔ روحاني منقطع کیون هوا صاحب یهه روش اچهي نهین گاه گاه ارسال رسل و رسائل کا طور بنا رهے * (٢١٢)

بنام مولوي عبد الغفور خان بهادر نساخ

جناب مولوي صاحب قبله - یهه درویش گوشه نشین جو موسوم به اسد الله اور متخلص بغالب هی مکرمت حال کا شاکر اور آینده افزایش عنایت کا طالب هي دفتر بے مثال کو عطیه کبری اور موهبت عظمی سمجهکر یاد آوري کا احسان مانا - پهلے اس قدر افزائي کا شکر ادا کرتا هون که حضرت نے اس هیچ میرز هیچمدان کو قابل خطاب اورلایق عطای کتاب جانا مین دروغ گو نهین خوشامد

میري خو نہبن دیوان فیض عنوان اسم با مسمیٰ هی دفتر بیمثال اسکا نام بجا هی الفاظ متین معاني بلند مضمون عمده بندش دلپسند هم فقیر لوگ اعلان کلمة الحق مین بیباک و گستاخ هین شیخ امام بخش طرز جدید کے موجد اور پراني ناهموار روشونکے ناسخ تھے آپ اونسي بڑھکر بصیغۂ مبالغہ بے مبالغہ نساخ هین۔ تم داناي رموز اردو زبان هو سرمایۂ نازش قلمرو هندوستان هو خاکسار نے ابتدای سن تمیز مین اردو زبان مین سخن‌سرائي کي هی پهر اوسط عمر مین بادشاه دهلي کا نوکر هوکر چند روز اوسي روش پر خامه فرسائي کي هی نظم ونثر فارسي کا عاشق و مایل هون هندوستان مین رهتا هون مگر تیغ اصفهاني کا گهائل هون جهانتک زور چل سکا فارسي زبان مین بهت کچهه بکا اب نه فارسي کي فکر نه اردو کا ذکر نه دنیا مین توقع نه عقبیٰ کي امید مین هون اور اندوه ناکامي جاوید جیسا که خود ایک قصیدۂ نعت کي تشبیب مین کهتا هون * شعر

چشمم کشوده اند بکردارهای من * زاینده نا امیدم و از رفته شرمسار

ایک کم ستر برس دنیا مین رها اب اور کهانتک رهونگا ایک اردو کا دیوان هزار باره سو بیت کا ایک فارسي کا دیوان دس هزار کئي سو بیت کا تین رسالے نثر کے یهه پانچ نسخے مرتب هوگئے اب اور کیا کهونگا مدح کا صله نملا غزل‌کي داد نپائي هرزه گوئي مین ساري عمر گنوائي بقول طالب آملی علیه الرحمة

لب از گفتن چنان بستم که گوئي * دهن برچهره زخمي بود به شد

سچ تو یون هی که قوت ناطقه پروه تصرف اور قلم مین وه زور

نرها طبیعت مین وه مزه سر مین وه شور نرها پچاس پچپن برس کي مشق کا ملکه کچهه باقي رهگیا هی اوسي سبب سے فن کلام مین گفتگو کرلیتا هون حواس کا بهي بقیه اسیقدر هی که معرض گفتار مین موافق سوال جواب دیتا هون روز و شب یهه فکر رهتي هی که دیکهئے وهان کیا پیش آتا هی اوریهه بال بال گنهگار بنده کیونکر بخشا جاتا هی - حضرت سے یهه التماس هی که آپ جو ابدا کی بادي اور مجهکو ارسال نامه کے سببل کے عادي هوئے هین جبتک مین جیتا رهون نامه و پیام سے شاد اور بعد میرے مرنیکے دعاے مغفرت سے یاد فرماتے رهئیگا - والسلام بالوف الاحترام * (۲۱۳)

بنام مرزا یوسف علیخانصاحب عزیز

بهائي - تم کیا فرماتے هو جان بوجهه کر انجان بنےجاتے هو واقعي غدر مین میرا گهر نهین لٹا مگر میرا کلام میرے پاس کب تها که نه لٹتا هان بهائي ضیاء الدین خانصاحب اور ناظر حسین مرزا صاحب هندي اور فارسي نظم و نثر کے مسودات مجهسے لیکر اپنے پاس جمع کرلیا کرتے تهے سو ان دونون گهرون پر جهاڑو پهر گئی نه کتاب رهي نه اسباب رها پهر اب مین اپنا کلام کهان سے لاؤن هان تمکو اطلاع دیتا هون که مئی کي گیارهوین سنه ۱۸۵۷ع سے جولائي کی اکیسوین سنه ۱۸۵۸ تک پندره مهینے کا اپنا حال مین نے نثر مین لکها هی اور وه نثر فارسي زبان قدیم مین هی که جسمین کوئي لفظ عربي نه آئے اور ایک قصیده فارسي متعارف عربي و فارسی ملي هوئی زبان مین حضرت فلک رفعت جناب ملکه معظمهٔ انگلستان کی ستایش مین اوس نثر کے ساتهه شامل

هی یهه کتاب مطبع مفید خلایق آگره مین منشی نبي بخش صاحب حقیر او مرزا حاتم علی بیگ اور منشي هرگوپال تفته کے اهتمام مین چهاپي گئي هی فی الحال مجموعه میري نظم نثر کا اوسکے سوا اور کهین نهین اگر جناب منشي امیر علي خان صاحب میرے کلام کے مشتاق هین تو نسخه موسوم به دستنبو مطبع مفید خلایق سے منگا لین اور ملاحظه فرمائین* (۲۱۴)

بنام قاضي عبد الجمیل صاحب

مخدوم مکرم و معظم جناب مولوي عبد الجمیل صاحب کي خدمت مین ابلاغ سلام مسنون الاسلام کے بعد عرض کیا جاتا هی که آپ کي ارادت میرا ذریعهٔ فخر و سعادت هی - دو عنایت نامه آپکے اوقات مختلف مین پهنچے - پہلے خط کے حاشیه اور پشت پر اشعار لکھے هوئے هین - سیاهي اسطرح کي پهیکي که حروف اچهی طرح پڑھے نهین جاتے اگرچه بینائي میري اچهي هی اور مین عینک کا محتاج نهین لیکن با این همه اوسکے پڑهنے مین بهت تکلف کرنا پڑتا هی - علاوہ اسکے جگهه اصلاح کي باقي نهین چنانچه اوس خط کو آپکي خدمت مین واپس بهیجتا هون تا که آپ یهه نجانین که میرا خط پهاڑکر پهینک دیا هوگا اور معهذا میرا اندیشه آپکو بهي معلوم هوجائے آپ خود دیکهه لین که اس مین اصلاح کهان دیجائے واسطے اصلاح کے جو غزل بهیجئے اوس مین بین الافراد و بین المصرعین فاصله زیاده چهوڑئے - آپکے خط مین جو کاغذ اشعار کا هی حروف اوسکے روشن هین مگر بین السطور مفقود اور اصلاح کي جگهه معدوم آپکي خاطر سے

رنج کتابت اوٹھاتا ہون اور اون دونون غزلون کو بعد اصلاح لکھتا جاتا ہون مسودہ تو آپکے پاس ہوگا اوس سے مقابلہ کرکے معلوم کرلیجئیگا کہ کس شعر پر اصلاح ہوئي اور کیا اصلاح ہوئي اور کونسي بیت موقوف ہوئي مشاعرہ یہان شہر میں کہین نہین ہوتا قلعہ مین شہزادگان تیموریہ جمع ہوکر کچھہ غزلخواني کرلیتے ہین وہان کے مصرع طرحي کو کیا کیجئیگا اور اوسپر غزل لکھکر کہان پڑھئیگا مین کبھي اوس محفل مین جاتا ہون اور کبھي نہین جاتا اور یہہ صحبت خود چند روزہ ہي اسکو دوام کہان کیا معلوم ہی ابکي نہو اور اگر ابکي ہو تو آیندہ نہو - والسلام مع الاکرام * (۲۱۵)

ایضا

قبلہ - آپ کو خط کے بھیجنے مین تردد کیون ہوتا ہی - ہر روز دو چار خط اطراف و جوانب سے آتے ہین گاہ گاہ انگریزي بھي اور ڈاک کے ہرکارے بھي میرا گھر جانتے ہین پوسٹ ماسٹر میرا آشنا ہی مجھکو جو دوست خط بھیجتا ہی وہ صرف شہر کا نام اور میرا نام لکھتا ہی محلہ بھي ضرور نہین آپ ہي انصاف کرین کہ آپ لال کنوان لکھتے رہے اور مجھکو بلیمارون مین خط پہنچتا رہا - خلاصہ یہہ کہ خط آپکا کوئي تلف نہین ہوا جو آپ نے بھیجا وہ مجھکو پہنچا بات یہہ ہی کہ شوقیہ خطوط کا جواب کہان تک لکھون مین نے آئین نامہ نگاري چھوڑکر مطلب نویسي پر مدار رکھا ہی جب مطلب ضروري التحریر نہو تو کیا لکھون ابکے آپ کے خط مین تین مطلب جواب لکھنے کے قابل تھے ایک تو وہ رباعي جو آپنے اس ننگ آفرینش کي

مدح مین لکھی ھی اوسکا جواب بندگی ھی اور کورنش اور آداب دوسرا مدعا خط کے نہ پہنچنے کا وسوسہ سو اوسکا جواب لکھہ چکا تیسرا امر جناب مولوی امتیاز خان صاحب کا میرے ھان آنا اور میرا اوسوقت مکان پر موجود نہونا واللہ مجکھو بڑا رنج ھوا اگر آپ سے ملین تو میرا سلام کہئیگا اور میرا ملال اونسے بیان کیجئیگا صبح کو مین ھر روز قلعہ کوجاتا ھون ظاھرا مولوی صاحب اول روز آئے ھونگے جب سوار ھو جاتا ھون تب بھی دو چار آدمی مکان پر ھوتے ھین مولوی صاحب بیٹھتے حقہ پیتے اگر قلعہ جاتا ھون تو پہر دن چڑھے آتا ھون زیادہ اس سے کیا لکھون * (۲۱۶)

ایضا

پیر و مرشد - نواب صاحب کا وظیفہ خوار گویا اس در کا فقیر تکیہ دار ھون مسند نشینی کی تہنیت کے واسطے رامپور آیا - مین کہان اور بریلی کہان ۱۲ اکتوبر کو یہان پہنچا بشرط حیات آخر دسمبر تک دھلی جاونگا نمایش گاہ بریلی کی سیر کہان اور مین کہان خود اس نمایش گاہ کی سیر مین جسکو دنیا کہتے ھین دل بھر گیا اب عالم بیرنگی کا مشتاق ھون لا الہ الا اللہ لا موجود الا اللہ لا موثر فی الوجود الا اللہ * (۲۱۷)

ایضا

قبلہ - ایک سو بیس آم پہنچے خدا حضرت کو سلامت رکھے دس قلمین اور چھٹانک بھر سیاھی کہار کے حوالہ کردی ھی خدا کرے بحفاظت آپکے پاس پہنچے مین مریض نہین ھون بوڑھا ھون اور ناتوان گویا نیم جان رہ گیا ھون ایک کم ستر برس دنیا

میں رہا کوئی کام دین کا نہیں کیا افسوس ہزار افسوس وہ غزل چو کہار لایا تھا وہاں پہنچي جہان اب مین جانے والا ہون یعنے عدم - مدعا یہہ کہ گم ہوگئي * (۲۱۸)

ایضا

جناب قاضي صاحب کو سلام اور قصیدہ کي بندگي اگر مجھے قوت ناطقہ پر تصرف باقي رہا ہوتا تو قصیدہ کي تعریف مین ایک قطعہ اور حضرت کي مدح مین ایک قصیدہ لکھتا بات یہہ ہی مین اب رنجور نہین تندرست ہون مگر بوڑھا ہون جو کچھہ طاقت باقي تھي وہ اس ابتلا مین زایل ہوگئي اب ایک جسم بے روح متحرک ہون (ع) یکي مردہ شخص بمردي روان * اس مہینے مین رجب سنہ ۱۲۸۰ سے ستروان برس شروع اور اسقام و آلام کا آغاز ہی * (۲۱۹)

ایضا

جناب مخدوم مکرم کو میري بندگي- تفقد نامہ مرقومۂ ۲۱ ستمبر مین نے پایا حضرت کي سلامت حال پر خدا کا شکر بجا لایا کوئي محکمہ تخفیف مین آئے کوئي گانو مثلا لٹ جائے آپکا عہدہ آپکو مبارک آپکا دولت خانہ سلامت - ہان وہ جو اپنے ابن الخال کا اس محکمہ مین وکیل ہونے کا کھٹکا ہی البتہ بجا ہی جب آپ ظاہر کرچکے ہین تو اب اوسکا اندیشہ کیا ہی حاکم سمجھہ لیگا وہ وکیل ہین محکمہ منصفي مین نرہینگے محکمہ صدر امین و ششن جج مین کام کرینگے - مین نہ تندرست ہون نہ رنجور ہون زندہ بدستور ہون دیکھئے کب بلاتے ہین اور جب تک جیتا رہون

اور گیا دکھاتے ہیں - و السلام بالوف الاحترام * (۲۲۰)

ایضا

جناب قاضي صاحب کو میری بندگي پہنچے - مکرمي مولوي غلام غوث خانصاحب بہادر میر منشي کا قول سچ ہی اب میں تندرست ہوں پھوڑا پھنسي کہیں نہیں مگر ضعف کي وہ شدت ہی کہ خدا کي پناہ ضعف کیونکر نہو بورسدن صاحب فراش رہا ہوں ستر برسکي عمر جتنا خون بدنمیں تھا بے مبالغہ ادھا اوسمیں سے پیپ ہوکر نکل گیا سن کہاں جو اب پھر تولید دم صالح ہو - بہرحال زندہ ہوں اور ناتوان اور آپکي پرسشہای دوستانہ کا ممنون احسان و السلام مع الاکرام * (۲۲۱)

ایضا

جناب مولوي صاحب آپکے دونوں خط پہنچے میں زندہ ہوں لیکن نیم مردہ آٹھہ پہر پڑا رہتا ہوں اصل صاحب فراش میں ہوں بیس دن سے پانوں پر ورم ہوگیا ہی کف پا و پشت پا سے نوبت گزر کر پنڈلیاں تک آماس ہی جوتے میں پانو سماتا نہیں بول و براز کے واسطے اوٹھنا دشوار یہہ سب باتیں ایک طرف درد محلل روح ہی سنہ ۱۲۷۷ ہجري میں میرا نہ مرنا صرف میری تکذیب کے واسطے تھا مگر اس تین برس میں ہرروز مرگ نو کا مزا چکھتا رہا ہوں حیران ہوں کہ کوئي صورت زیست کي نہیں پھر میں کیوں جیتا ہوں روح میری اب جسم میں اسطرح گھبراتي ہی جسطرح طایر قفس میں - کوئي شغل کوئي اختلاط کوئي جلسہ کوئي مجمع پسند نہیں کتاب سے نفرت شعر سے نفرت جسم

سے نفرت روح سے نفرت یہہ جو کچھہ لکھا ھی بے مبالغہ اور بیان واقع (ع)
خرم انروز گزین منزل ویران بروم * ایسے مخمصہ مین اگر تحریر
جواب مین قاصر رھون تو معاف ھون مجھے کیون شرمندہ کیا مین
اس ثنا و دعا کے قابل نہین مگر اچھونکا شیوہ ھی برونکو اچھا
کہنا اس مدح گستری کے عوض مین آداب بجا لاتا ھون * (۲۲۲)

ایضا

جناب قاضي صاحب کو بندگي پہنچے - عنایت نامہ کے ورود نے
شادمان کیا مگر مبہمہ جو نگارش پذیر تھي اونھون نے حیران کیا
ابہام کي توضیح اور اجمال کي تفصیل کا مشتاق ھون آمونکے باب
مین جوکچہہ لکھا یہہ کیون لکھا اھدا کو دوام کیا ضرور ھی خصوصا
جبکہ بذات خود حادث ھو حضرت ابکي سال ھر جگہہ آم کم
ھی اور جوکچہہ ھی وہ خشک و بے مزہ ھی آم کہان سے ھو نہ
مہاوٹ نہ برسات دریا پایاب ھوگئے کنوین سوکھہ گئے اثمار مین
طراوت کہان سے ھو جناب اِسکا خیال نفرماوین اپنے کشف کو غلط
کردونگا برشکال آیندہ تک جیونگا آپکے موھبتي آم کھاونگا * (۲۲۳)

ایضا

حضرت بہت دنون میں آپنے مجکو یاد کیا سال گذشتہ ان دنون
مین مین رام پور تھا مارچ سنہ ۱۸۶۰ع مین یہان آگیا ھون اب
یہین ھون اور یہین مین نے آپکا خط پایا ھی آپنے سرنامہ پر
رام پور کا نام ناحق لکھا حق تعالی والي رامپور کو صد و سي سال
سلامت رکھے اونکا عطیہ ماہ بماہ مجھکو پہنچتا ھی کرم گستري
اور استاد پروري کر رھے ھین میرے رنج سفر اوٹھانیکي اور رامپور

جانیکي حاجت نہین - خلیفه حسین علي صاحب رامپور مین مجھسے ملے ہونگے مگر واللہ مجھکو یاد نہین نسیانکا مرض لاحق ہی حافظہ گویا نرہا شامہ ضعیف سامعہ باطل باصرہ مین نقصان نہین البتہ حدت کچھہ کم ہوگئي ہی * (ع)

پیري و صد عیب چنین گفتہ اند * بہر حال چونکہ مین دلي مین ہون اور وہ رامپور گئے ہین تو البتہ وہ آپکے پیام جو اونکي زبان کے محول تہے بدستور اونکي تحویل مین رہے اور مجھہ تک نہ پہنچے - یہہ شہر بہت غارت زدہ ہی نہ اشخاص باقي نہ امکنہ کتاب فروشون سے کہدونگا اگر میري نظم و نثر کے رسالون مین سے کوئي رسالہ آجائیگا تو وہ مول لیکر خدمت مین بہیجدیا جائیگا (ع)

دل ہی تو ہی نہ سنگ و خشت درد سے بہر نہ آئے کیون

ایک دوست کے پاس بقیة التہذیب و الغارت کچھہ میرا کلام موجود ہی اوس سے یہہ غزل لکھواکر بہیجدونگا * (۲۲۴)

ایضا

پیر و مرشد - فقیر ہمیشہ آپکي خدمتگزاري مین حاضر رہا ہی جو حکم آپکا ہوتا ہی اوسکو بجالاتا ہون مگر معدوم کو موجود کرنا میرے وسع قدرت سے باہر ہی اس زمین مین کہ جسکا آپنے قافیہ درد دل لکھا ہی میننے کبھي غزل نہین لکھي خدا جانے مولوي درویش حسن صاحب نے کس سے اوس زمین کا شعر لیکر میرا کلام گمان کیا ہی ہرچند مین نے خیال کیا اس زمین مین میري کوئي غزل نہین دیوان ریختہ چھاپے کا یہان کہین کہین ہی اپنے حافظہ پر اعتماد نکرکے اوسکو بھي دیکھا وہ غزل نہ نکلي سننئے اکثر ایسا

هوتا هی که اور کي غزل میرے نام پر لوگ پڑہ دیتے هین چنانچه انہین دنون مین ایک صاحب نے مجھے آگرہ سے لکھا که یہه غزل بھیجدئے (ع) اسد اور لینے کے دینے پڑے هین * مینے کہا لاحول ولا قوت اگر یہه میرا کلام هو تو مجھپر لعنت اسي طرح زمانه سابق مین ایک صاحب نے میرے سامنے یہه مطلع پڑھا (ع) اسد اس جفا پر بتون سے وفا کي * میرے شیر شاباش رحمت خدا کي مین نے سنکر عرض کیا که صاحب جس بزرگ کا یہه مطلع هی اوسپر بقول اوسکے رحمت خدا کي اور اگر میرا هو تو مجھپر لعنت - اسد اور شیر اور بت اور خدا اور جفا اور وفا میري طرز گفتار نہین هی بھلا اندونون شعرونمین تو اسد کا لفظ بھي هی وہ شعر میرا کیونکر سمجھا گیا والله بالله وہ شعر خدنگ رنگ کے قافیه کا میرا نہین * (۲۲۵)

ایضا

آداب بجالاتا هون - آپکا نوازشنامه پهنچا - غزلین دیکھی گئین فقیر کا قاعدہ یہه هی که اگر کلام مین اغلاط و اسقام دیکھتا هون تو رفع کر دیتا هون اور اگر سقم سے خالي پاتا هون تو تصرف نہین کرتا پس قسم کھا کر کہتا هون که ان غزلون مین کہین اصلاح کي جگہه نہین سبحان الله سر آغاز فصل مین ایسے ثمرهاي پیش رس کا پهنچنا نوید هزار گونه میمنت اور شاد ماني هی یہه ثمر رب النوع اثمار هے اسکي تعریف کیا کرون - کلام اس باب مین کیا چاهتا هون که مین یاد رها اور اهدا کا آپکو خیال آیا پروردگار آپکو بااین همه روان پروري و کرم گستري و یاد آوري

سلامت رکھے - جمعہ کے دن دوپہر کے وقت کہار پہنچا اور اوسیوقت خط کا جواب لیکر اورآم کے دو ٹوکرے خالي دیکر روانہ کیا یہان سے اوسکو حسب الحکم کچھہ نہین دیا گیا خاطر عاطر جمع رہے*(۲۲۶)

بنام مردان علي خان رعنا

خانصاحب عالیشان مردان علیخان صاحب کو فقیر غالب کا سلام - نظم و نثر دیکھہ کر دل بہت خوش هوا آج اس فن مین تم یکتا هو خدا تمکو سلامت رکھے - بھائي جفا کے مونث هونے مین اهل دهلي و لکھنو کو باهم اتفاق هی کبھي کوئي نکہیگا کہ جفا کیا هان بنگالہ مین جہان بولتے هین کہ هتني آیا اگر جفا کو مذکر کہین تو کہین ورنہ ستم و ظلم و بیداد مذکر اور جفا مونث هي بے شبہ و شک - و السلام والاکرام * (۲۲۷)

ایضا

خانصاحب شفیق عالیشان کو میرا سلام - کل تمہارا عنایت نامہ پہنچا رامپورکا لفافہ آج رامپورکو روانہ هوا کاغذ اشعار مین نے دیکھہ لیا کہین اصلاح کي حاجت نتھي نالہ در الغ شعر رعنا * شعر *

گزرا هی میرا نالۂ دل چرخ کہن سے
تھا روح کا همدم نہ پھرا جاکے وطن سے

نالۂ دل بنا دیا - نواب صاحب اردو کا تذکرہ لکھتے هین فارسي غزل تمنے بیفایدہ لکھي دیکھو صاحب تمنے اپنے مسکن کا پتا لکھا سو مین نے دوسرے دن تمہارے خط کا جواب روانہ کیا - منشي نول کشور صاحب یہان آئے تھے مجھہ سے ملے بہت خوبصورت اور خوش سیرت سعادتمند اور معقول پسند آدمي هین تمہارے وہ مداح اور مین اونکا ثنا خوان * (۲۲۸)

بنام مولوي عبد الرزاق شاكر

جناب مولوي صاحب مخدوم مولوي محمد عبدالرزاق شاكر كي خدمت مين بعد سلام يهه التماس هى كه مولويصاحب عاليشان مولوي مفتي اسد الله خان بهادر كي خدمت مين فقير كا سلام پهنچانے مين تو آپ سے عرض كرتا هون مگر آپ مفتي صاحب سے كهئے كه مجهكو باوجود شدت نسيان آپكا تشريف لانا ياد هى چهاپے كے اجزا اوٹهاكر مين نے آپكے سامنے ايك غزل اپني پڑهي تهي جسكے دو شعر قطعه بند يهه هين * شعر

از زنده گوهري چو من اندر زمانه نيست
خود را بخاك رهگزر حيدر افگنم
منصور فرقهٔ على اللهيان منم
آوازهٔ انا اسد الله در افگنم

خدا كرے حضرتكو بهي يهه واقعه ياد هو اتحاد اسمي دليل مودت روحاني هى - اخي مكرمي مير قاسم عليخان كو سلام پهنچے سال گزشته كي تعطيل كيطرح دلي آكر مجهه سے بے ملے نچلے جائيگا - پهر حضرت مكتوب اليه سے كلام هى - اشعار بعد حك و اصلاح كے پهنچتے هين يهه رتبه ميري ارزش كي فوق هى كه مين آپكے كلام مين دخل و تصرف كرون - بنده نواز زبان فارسي مين خطونكا لكهنا پهلے سے متروك هى پيرانه سري و ضعف كے صدمون سے محنت پژوهى و جگر كاوي كي قوت مجهه مين نهين رهي حرارت غريزي كو زوال هى اور يهه حال هى * شعر *

مضمحل هوگئے قوٰے غالب * وه عناصر مين اعتدال كهان

کچھہ آپ هي کي تخصیص نہین سب دوستون کو جن سے کتابت رهتي هی اردو هي مین نیازنامے لکھا کرتا هون جن جن صاحبون کي خدمت مین آگے مین نے فارسي زبان مین خطوط لکھے اور بھیجے تھے اون مین سے جو صاحب الي الان موجود هین اون سے بھي عند الضرورت اسي زبان مروج مین مکاتیب و مراسلت کا اتفاق هوا کرتا هی پارسي مکتوبون اور رسالون اور نسخون اور کتابون کي مجموع اجزا چھاپا هوکر اطراف و اقصاي عجم مین پھیل گئے حال کي نثرون کو کون فراهم کرے جو نثرین که مجموع و یکجا هوکر جهان جهان منتشر هوگئي هین اور آینده هون اونهین کو جناب احدیت جلّت عظمتُهٗ مقبول قلوب اهل سخن و مطبوع طبایع ارباب فن فرمائے اور مین اب انتهاے عمر ناپایدار کو پهنچکر آفتاب لب بام اور هجوم امراض جسماني وآلام روحاني سے زنده در گور هون کچھہ یاد خدا بھي چاهیئے نظم و نثر کي قلمرو کا انتظام ایزد دانا و توانا کي عنایت و اعانت سے خوب هوچکا اگر اوسنے چاها تو قیامت تک میرا نام و نشان باقي و قایم رهیگا پس امیدوار هون که آپ انهین نذور محقره یعنی تحریرات روزمرهٔ اردوی ساده و سرسري کو غنیمت جانکر قبول فرماتے رهین اور درویش دلریش و فروماندهٔ کشاکش معاصي کے خاتمه بخیر هونیکي دعا مانگین - الله بس ما سوی هوس * (۲۲۹)

ایضا

قبله - و کعبه فقیر پا در رکاب هی- سه شنبه چارشنبه ان دونون دنون مین سے ایک دن عازم رامپور هونگا تقریب وهان کے جانیکي

رئیس مرحوم کي تعزیت اور رئیس حال کي تہنیت - دو چار مہینے وہان رہنا ہوگا اب جو کوئي خط آپ بھیجین تو رامپور- مکان کا پتا لکھنا ضرور نہین شہر کا نام اور میرا نام کافي ہی - مخمس بعد اصلاح بھیجا جاتا ہی حق تو یہہ ہی کہ شعر آپ کہتے ہین اور حظ مین اوٹھاتا ہون - حسن اتفاق سے اصلاح خمسہ کے وقت دوست غمگسار یار وفا شعار علامۂ روزگار ختم العلماء المتبحرین مولوي مفتي صدرالدین خان صاحب بہادر صدر الصدور سابق دہلي المتخلص بآزردہ دام بقاہ و زاد علاوہ - مجھہسے ملنے کو غمخانہ پر تشریف لائے ہوئے موجود تھے خمسہ کو دیکھکر پسند فرمایا حضور کی بلاغت کي تحسین کي عربي مصرعون کے میرے ساتھہ شریک غالب ہوکر مزے لوٹے اور آپکي شیریني گفتار کے وصف مین تا دیر عذب البیان اور رطب اللسان رہے اور مجھہسے بقدر میرے معلوم اور بیان کے آپکي صفات حمیدہ سے واقف و آگاہ ہوکر بہت شاد و خورسند ہوئے نادیدہ و غائبانہ یعنے محض مشتاقانہ بہ تمناے ملاقات سلام لکھنے کو ارشاد کر گئے ہین لہذا مین لکھتا ہون قبول فرمائیگا * (۲۳۰)

بنام مولوي عزیز الدین صاحب

صاحب - کیسي صاحبزادون کي سي باتین کرتے ہو دلي کو ویساهي آباد جانتے ہو جیسي آگے تھي قاسم جان کي گلي میر خیراتي کے پھاٹک سے فتح الله بیگ خان کے پھاٹک تک بیچراغ ہی ہان اگر آباد ہی تو یہہ ہی کہ غلام حسین خانکي حویلي ہسپتال ہی اور ضیاءالدین خانکے کمرے مین ڈاکٹر صاحب

رہتے ہیں اور کالے صاحب کے مکانوں میں ایک اور صاحب عالیشان انگلستان تشریف رکھتے ہیں ضیاءالدین خان اور اونکے بھائی مع قبایل اور عشایر لوہارو میں - لال کنوئیں کے محلہ میں خاک اوڑتی ہی - آدمی کا نام نہیں تمہارے مکان میں جو چھوٹی بیگم رہتی تھی وہ لاہور گئی ہوئی ہی کھیمی کی دکان مین کتے لوٹتے ہیں - مولوی صدرالدین خانصاحب لاہور ہیں - ایزد بخش تراب علی ان لوگوں سے میری ملاقات نہیں میں نے آپ مہر کردی - حکیم احسن اللہ خان اور میاں غلام نجف اور بہادر بیگ اور نبی بخش خان ساکن دریبہ اونکی مہریں ہوگئیں مختصر آپکے پاس بھیجتا ہوں خط از روے احتیاط بیرنگ بھیجا ہی پوسٹ پیڈ خط اکثر تلف ہوجاتے ہیں چنانچہ قاضی عبد الجمیل صاحب کا خط جسکا آپنے ذکر لکھا ہی آنکھیں پھوٹ جائیں اگر میں نے دیکھا ہو - آپ اونسے میرا سلام نیاز کہئے اور خط کے نہ پہنچنے کی اونکو خبر پہنچائیے * (۲۳۱)

بنام مفتی سید محمد عباس صاحب

قبلہ - حضرت کا نوازشنامہ آیا میں نے اوسکو حرز بازو بنایا آپکی تحسین میرے واسطے سرمایۂ عز و افتخار ہی فقیر امیدوار ہی کہ یہہ دفتر بیمعنی سراسر دیکھا جاے نہ پیش نظر دھرا رہے بلکہ اکثر دیکھا جاے میں نے جو نسخہ وہاں بھجوایا ہی گویا کسوٹی پر سونا چڑھایا ہی نہ ہٹ دھرم [illegible] مجھے اپنی بات کی پچ ہی دیباچہ و خاتمہ [illegible] لکھہ آیا ہوں سب سچ ہی کلام کی حقیقت کی دا[illegible]ا چاہتا ہوں طرز عبارت کی

داد جدا چاهتا هون نگارش لطافت سے خالي نهوگي گزارش لطافت سے خالي نهوگي علم و هنر سے عاري هون ليکن پچپن برس سے محو سخن گزاري هون مبدأ فياض کا مجهپر احسان عظيم هی ماخذ ميرا صحيح اور طبع ميري سليم هی فارسي کے ساتهه ايک مناسبت ازلي و سرمدي لايا هون مطابق اهل پارس کي منطق کا بهي مزه ابدي لايا هون مناسبت خدا داد تربيت اوستاد حسن و قبح ترکيب پهچاننے فارسي کے غوامض جاننے لگا بعد اپني تکميل کے تلامذه کي تهذيب کا خيال آيا قاطع برهان کا لکهنا کيا هی گويا باسي کڑهي مين وبال آيا لکهنا کيا تها که سهام ملامت کا هدف هوا هی که يهه تنک مايه معارض اکابر سلف هوا ايک صاحب فرماتے هين که قاطع برهان کي ترکيب غلط هی عرض کرتا هون که حضرت برهان قاطع و قاطع برهان کي ايک نمط هی برهان قاطع نے کيا لنها - نيئو - نين سکهه قطع کيا هی جو آپنے اوسکو قاطع لقب ديا هی برهان جب تک غير کے کسي برهان کو قطع نکرے کيونکر برهان قاطع نام پائيگي برهان قاطع کي صحت مين جتني تقرير کيجئيگا وه قاطع برهان کي صحت هونيکي کام آئيگي - قطع تاريخ کا کيا کهنا گويا يهه کتاب معشوق اور يهه قطعه اوسکا گهنا هی - جناب نواب صاحب کا نيازمند اور بندۀ فرمان بردار هون بعد عرض سلام شعر کے پسند آنيکا شکرگزار هون آپکے علم و فضل و فهم وادراک کي جو تعريف کي جاے وه حق هی ليکن ميرے شعر کي تعريف صرف خريداري دکان بے رونق هی * (۲۳۲)

بنام عضد الدوله حکیم غلام نجف خانصاحب

سعادت و اقبال نشان حکیم غلام نجف خان طال بقاوہ - تمہارا رقعہ پہنچا جو دم ہی غنیمت ہی اسوقت تک مین مع عیال و اطفال جیتا ہون بعد گھڑي بھر کے کیا ہو کچھہ معلوم نہین قلم ہات مین لئے پرجي بہت لکھنے کو چاہتا ہی مگر کچھہ نہین لکھہ سکتا اگر مل بیٹھنا قسمت مین ہی تو کہہ لینگي ورنہ انا للہ و انا الیہ راجعون - نواسي کا حال معلوم ہوا حق تعالی اوسکي مان کو صبر دے اور زندہ رکھے مین یون سمجھتا ہون کہ یہہ چھو کري قسمت والی اور حرمت والي تھي تمہاري اُستاني تمکو اور ظہیرالدین کو اور اوسکي مان کو اور اوسکي بہن کو دعا کہتي ہین اور مین ظہیر الدین کو پیار کرتا ہون اور دعا دیتا ہون * غالب

سہ شنبہ ۱۹ جنوري سنہ ۱۸۵۸ع * (۲۳۳)

ایضا

میان - حقیقت حال اس سے زیادہ نہین ہی کہ ابتک جیتا ہون بھاگ نہین گیا نکالا نہین گیا لٹا نہین کسي محکمہ مین ابھي تک بلایا نہین گیا معرض باز پرس مین نہین آیا آیندہ دیکھئے کیا ہوتا ہی شیر زمان خان نے مجھے آگرہ سے خط لکھا اوسمین ایک رقعہ شیخ نجم الدین حیدر صاحب کي طرف سے بنام ظہیر الدین کے - اب مجھکو ضرور آپڑا کہ اوسکو تمہارے پاس بھیجون آدمي کوئي ایسا نظر نہ چڑھا ناچار بطریق ڈاک بھیجتا ہون اگر پہنچ جاے تو آگرہ کا جواب لکھکر میرے پاس بھیجدینا مین یہان سے آگرہ کو روانہ کردون گا - غالب * مرسلۂ دوشنبہ چارم

جمادي الاول سنہ ۱۲۷۴ جوابطلب * (۲۳۴)

ایضا

صبح شنبہ ۲۱ ماہ اکتوبر سنہ ۱۸۶۵ع

اقبال نشان عضد الدولہ حکیم غلام نجف خان کو غالب علیشاہ کي دعا پہنچے - تمہارے خط سے معلوم ہوا کہ تمکو میرے کہانے پینے کي طرفسے تشویش ہی خدا کي قسم مین یہان خوش اور تندرست ہون دنکا کہانا ایسے وقت آتا ہی کہ پہر دن چڑہے تک میرے آدمي بہي روٹي کہا چکتے ہین شام کا کہانا بہي سویرے آتا ہی کئي طرحکے سالن پلاؤ متنجن پسندے دونون وقت روٹیان خمیري چپاتیان مربے آچار مین بہی خوش لڑکے بہي خوش کلو اچھا ہوگیا ہی سقا مشعلچي خاکروب سرکارسے متعین ہی حجام اور دہوبي نوکر رکہہ لیا ہی آج تک دوملاقاتین ہوئي ہین تعظیم تواضع اخلاق کسي باتمین کمي نہین - ظہیرالدین خان بہادر کو دعا پہنچے یہہ خط لیکر تم اپني دادیصاحب پاس جاؤ اور یہہ خط پڑھکر سناؤ اور اونسے یہہ کہدو کہ وہ بات جو مین نے تمسے کہي تہي وہ غلط ہی اوسکي کچھہ اصل نہین ہی - باقی خیر وعافیت * (۲۳۵)

ایضا

میان - تمہارا خط پہنچا آج مین نے اوسکو اپنے خط مین ملفوف کر کے آگرہ کو روانہ کیا تم جو کہتے ہو کہ تمنے کبہی مجھکو خط نہین لکھا اور اگر شیخ نجم الدین حیدر کا خط نہ آتا تو اب بہی نہ لکھتے - انصاف کرو لکھون توکیا لکھون کچھہ لکھہ سکتا ہون کچھہ قابل لکھنے کے ہي تمنے جو مجھکو لکھا تو کیا لکھا اور اب جو مین لکھتا

هون تو کیا لکھتا هون بس اتنا هي هی کہ اب تک هم تم جیتے هین زیادہ اس سے نہ تم لکھوگے نہ مین لکھونگا ۔ ظهیرالدین کو دعا کہنا اور میري طرفسے پیار کرنا تمکو اور ظهیرالدین کو اور اوسکي مان کو اور اوسکي بهن کو اور اوسکي لڑکی کو تمهاري مان دعا کهتي هی اور دعائین دیتي هی - یهہ رقعہ حیدر حسن خان کے نام کا هی اونکو حواله کردینا - اسدالله * نگاشته شنبه ۲۶ دسمبر سنه ۱۸۵۷ع * (۲۳۶)

ایضا

میان تمکو مبارک هو کہ حکیم صاحب پر سے وہ سپاهي جو اونکے متعین تها اوٹهه گیا اور اونکو حکم هوگیا کہ اپني وضع پر رهو مگر شهر مین رهو باهر جانیکا اگر قصد کرو تو پوچهکر جاؤ اور هرهفته مین ایکبار کچهري مین حاضر هوا کرو چنانچه وہ کچے باغ کے پچهواڑے مرزا جاگن کے مکان مین آ رهے صفدر میرے پاس آیا تها یهہ اوسکي زباني هی جي اونکے دیکهنے کو چاهتا هی مگر از راه احتیاط جانهین سکتا ۔ مرزا بهادر بیگ نے بهي رهائي پائي اب اسوقت سنا هی کہ وہ خان صاحب کے پاس آئے هین یقین هی کہ بعد ملاقات باهر چلے جائینگے یهان نرهینگے قدم شریف مین وہ رهتے هین آج پانچوان دن هی کہ حکیم محمود خان مع قبایل اور عشایر پٹیاله کو گئے هین بمقتضاے وقت اپني سکونت کے مکان چهوڑکر یهان آ رها هون اسطرح کہ محلسرا مین زنانه اور دیوانخانه مین مردانا - پنشن کي درخواست کا ابهي کچهہ حکم نہین معلوم هوا کلکٹر سے کیفیت طلب هوئي هی دیکهئے بعد کیفیت کے جانیکے پنشن

ملتا هی یا جواب * پنجشنبه ۱۶ شعبان سنه ۱۸۷۴ع * (۲۳۷)

ایضا

بھائي هوش مین آؤ - مین نے تمکو خط کب بھیجا اور رقعہ مین کب لکھا کہ مین شیرزمان کا خط تمہارے پاس بھیجتا هون مین نے تو ایک لطیفہ لکھا تھا کہ شیرزمان خان نے میرے خط مین تمکو بندگي لکھي تھي اور مین وہ بندگي اس رقعہ مین لپیٹ کر تمکو بھیجتا هون بس بات اتني هي تھي وهي بندگي لکھي هوئي گویا لپٹي هوئي تھي سو حضرت کو پہنچ گئي خاطر عاطر جمع رهے - غالب * (۲۳۸)

ایضا

میان - چانول برے بڑھتے نہین لمبے نہین پتلے نہین - اب زیادہ قصہ نکرو پرانے اور پتلے چانول آئین ایک روپیہ کے خرید کرکے بھیجدو یاد رهے نئے چانول قابض هوتے هین اور پرانے چانول قابض نہین هوتے یہہ میرا تجربہ هی - شام کو میر مجدالدین صاحب کہتے تھے کہ حکیم غلام نجف خان کے پاس ایک کاتب هی - بھائي دس بارہ جزو کي ایک کتاب نثر کي مجھکو لکھواني هی یہہ معلوم کرلو کہ وہ صاحب روپیہ کے کی جزو لکھینگے اور روز کسقدر لکھہ سکھتے هین یہہ تو اب لکھو اور پھر دوپہر کے بعد اونکو میرے پاس بھیجدو تا کہ مین اونکو کاغذ اور منقول عنہ حوالہ کرون - ظہیرالدین کو دعا کہو اور اوسکا حال لکھو - غالب * (۲۳۹)

ایضا

حکیم غلام نجف خان - سنو - اگر تمنے مجھے بنایا هی یعنے استاد

اور باپ کہتے ہو یہہ امر از روے تمسخر ھی تو خیر اور اگر از روے اعتقاد ھی تو میری عرض مانو اور ھیرا سنگھ کی تقصیر معاف کرو بھائی انصاف کرو اوسنے اگر حکیم احسن اللہ خان سے رجوع کی وہ تمھارے بھائی بھی ھین اور تمکو اونسے استفادہ بھی ھی اگر گھبراکر حکیم محمود خان کے پاس گیا تو اونکے باپ سے تمکو نسبت تلمذ کی ھی ابتدا مین اونسے پڑھے ہو پس یہہ غریب سواے تمھارے اگر گیا تو تمھارے ھی علاقہ مین گیا وہ بھی گھبراکر اور خفقان سے تنگ آکر اب جو حاضر ہوتا ھی تو لازم ھی کہ اسپر بہ نسبت سابق کے توجہ زیادہ فرماؤ اور بدل اوسکا معالجہ کرو - التفات کا طالب غالب * (۲۶۰)

ایضا

میان - پہلے ظہیرالدین کا حال لکھو پھر حکیم صاحب کی حقیقت لکھو کہین اورجائینگے یا یہان آئینگے اگر یہان آئینگے تو کب تک آئینگے پھر تم خط لکھو میان نظام الدین کو اور اُسمین لکھو کہ تمنے غالب کے خط کا جواب نہین لکھا وہ کہتا ھی کہ مین حیران ہون کہ میان نظام الدین اور میرے خط کا جواب نہ لکھین خدا جانے مجھسے ایسی کیا تقصیر ہوئی ھی - نجات کا خدا سے اور تمسے اس رقعہ کے جواب کا طالب غالب * (۲۶۱)

ایضا

بھائی - مین تمکو کیا بتاؤن کہ مین کیسا ہون طاقت یکقلم جاتی رہی ھی پھوڑا بدستور ھی رستا ھی خیر محل اندیشہ نہین ھی رس رس کر مادہ نکلجائیگا اس سے اور زیادہ خستہ و افسردہ

هون قبض که وہ دشمن جاني هی اندنون مین حد کو پهنچ گیا هی بهرحال (ع) مرگیست بنام زندگاني * حضرت غور کي جگهه هی ایک مکان دلکشا کوچه کي سیر بازار کا تماشا دو کمرے دو کوتهریان آتشدان صحن و سیع اسکو چهوڑ کر وہ مکان لون جو ایک تنگ گلي کے اندر هی دروازہ وہ تاریک که دنکو بغیر چراغ کے راہ نملے اور پهر دیوڑهي پر حلال خورونکا مجمع * * * کهین بیل بندها هوا هی کهین کوڑا پڑا هوا هی عیاذا بالله خدا نه لیجاے ایسے مکان مین - تمنے وہ مسودہ کیون نهین بهیجا مین خدمت گزاري کو آمادہ هون - نجات کا طالب غالب * (۲۴۲)

ایضا

صاحب - تم سچ کهتے هو بهائي فضل الله خان کي غمخواري اور مددگاري کا کیا کهنا هی مگر الور سے مجهکو لهنا نهین - یاد رکهنا که وهان سے مجهے کچهه نه آئیگا بفرض محال اگر ملا تو ڈهائي سو روپیه سو وہ بهي مجهے بهائي فضل الله خان کا دینا هی اونکا قرض ادا هوجائیگا احیانا اگر خلاف میرے عقیدیکے پانسو روپیه کا حکم هوا اور وہ آجائین تو تم بعد اطلاع ڈهائي سو میان فضل کو دیکر مجهکو لکهنا باقي کے واسطے مین جسطرح لکهون اوسطرح کرنا - لو صاحب شیخ چلي نیا خیال پلاؤ پکا لیا اب روداد سنو نوابصاحب کا اخلاص و التفات روزافزون هی آج منگل کا دن ۴ جمادي الثاني کي اور ۲۴ اکتوبر کي هی کهانیکي اور گهوڑون اور بیلونکے گهانس دانے کي نقدي هوگئي لیکن اسمین میرا فایدہ هی نقصان نهین دسمبر کي پهلي سے جشن شروع هوگا هفته دو هفته

کي مدت اوسکي هی بعد جشن کے رخصت هونگا خدا چاهے تو آخردسمبر تک تمکو آ دیکهتا هون ظهیرالدین خان کودعا* (۲۴۳)

ایضا

صاحب - کل آخر روز تمهارا خط آیا مین نے پڑها آنکهون سے لگایا پهر بهائي ضیاء الدین خانصاحب کے پاس بهجوایا یقین هی که اونهون نے پڑه لیا هوگا مَاکُتِبُ فِیْهِ معلوم کیا هوگا تمهارےیهان نهونے سے همارا جي گهبراتا هی کبهي کبهي ناگاه ظهیرالدین کا آنا یاد آتا هی کهو اب خیر سے کب آوٴگے کبي برس کي مهینے کي دن راه دکهاوٴگے یهانکا حال جیسا که دیکهه گئےي هو بدستورهی (ع) زمین سخت هی آسمان دور هی * جاڑا خوب پڑ رها هی - تونگر غرور سے مفلس سردي سے اکڑ رها هی - آبکاري کے بندوبست جدید نے مارا عرق کے نه کهنچنے کي قید شدید نے مارا ادهر انسداد دروازۂ آبکاري هی اودهر ولایتي عرق کي قیمت بهاري هی انا لله و انا الیه راجعون - مولوي فضل رسول صاحب حیدرآباد گئے هین مولوي غلام امام شهید آ گے سے وهان هین محي الدوله محمد یارخان سورتي نے ان صورتون کو وهان بلایا هی پر یهه نهین معلوم که وهان انکو کیا پیش آیا هی اگر تم معلوم کرسکو یا کچهه تمکو معلوم هوگیا هو تو مجهکو ضرور لکهو زیاده کیا لکهون - کیون ظهیرالدین کیا مین اس لایق نتها که تو ایک خط مجهکو الگ لکهتا یا اپنے باپ کے خط مین اپنے هات سے اپني بندگي لکهتا حکیم غلام نجف خان خط لکهنے بیٹهے تیري بندگي لکهه دي نهرسه فرشتون کو بهي خبر نهین اس بندگي کے آنے کي مجهے

کیا خوشي- غالب * صبح یکشنبه ۱۱ جنوري سنه ۱۸۶۳ع * (۲۴۴)

ایضا

بهائي - میرا دکهه سنو هر شخص کو غم موافق اوسکي طبیعت کے هوتا هي ایک تنهائی سے نفور هی ایک کو تنهائی منظور هی تاہل میري موت هی مین کبهي اس گرفتاري سے خوش نهین رها پٹیالہ جانے مین ایک سبکي اور ذلت تهی اگرچه مجهکو دولت تنهائي میسر آجاتی لیکن اس تنهائي چند روزه اور تجرید مستعارکي کیا خوشي خدا نے لا ولد رکها تها شکر بجالاتا تها خدا نے میرا شکر مقبول و منظور نکیا یهه بلا بهي قبیله داري کي شکل کا نتیجه هی یعنی جس لوهے کا طوق اوسی لوهے کی دو هتهکڑیان بهی پڑ گئین- خیر اسکا کیا رونا هی یهه قید جاوداني هی جناب - حکیم صاحب ایکروز از راه عنایت یهان آئے کیا کهون که اونکے دیکهنے سے دل کیا خوش هوا هی خدا اونکو زنده رکهے- میان مین کثیر الاحباب شخص هون سیکڑون بلکه هزارون دوست اس باسٹهه برس مین مرگئے خصوصا اس فتنه و آشوب مین تو شاید کوئي میرا جاننے والا نه بچیگا اس راه سے مجهکو جو دوست اب باقي هین بهت عزیز هین والله دعا مانگتا هون که اب ان احیا مین سے کوئي میرے سامنے نه مرے کیا معني که جو مین مرون تو کوئي میرا یاد کرنے والا اور مجهپر رونے والا بهي تو دنیا مین هو - مصطفی خان کا حال سنا هوگا خدا کرے مرافعه مین چهوٹ جاے ورنه حبس هفت ساله کي تاب اوس ناز پرورد مین کهان - احمد حسین میکش کا حال کچهه تمکو معلوم هي یا نهین

مخذوق ہوا گویا اس نام کا آدمي شہر مین تہا ھي نہین - پنشن کي درخواست دے رکہي ھی بشرط اجرا بہي میرا کیا گزارہ ہوگا ہان دو باتین ھین ایک تو یہہ کہ میري صفائي اور بیگناهي کي دلیل ھی دوسرے یہہ کہ موافق قول عوام چولہے دلدر نہوگا - تجہکو میري جان کي قسم اگر مین تنہا ہوتا تو اس وجہ قلیل مین کیسا فارغ البال اور خوشحال رهتا یہہ بہي خبط ھی جو مین کہہ رہا ہون خدا جانے پنشن جاري ہوگا یا نہوگا احتمال تعیش و تنعم بشرط تجرید صورت اجراے پنشن مین سونچتا ہون اور وہ موہوم ھی بیدل کا شعر مجہکو مزا دیتا ھی * شعر

نہ شام مارا سحر نویدي نہ صبح مارا دم سپیدي

چو حاصل ماست نا امیدي غبار دنیا بفرق عقبیٰ

اسوقت جي تمسے باتین کرنیکو چاہا جو کچہہ دلمین تہا وہ تمسے کہا زیادہ کیا لکھون - از غالب بنام جان و جانان و از جان و جانان عزیز تر حکیم غلام نجف خان سلمہ اللہ تعالیٰ * (۲۴۵)

ایضا

قبلہ - یہہ تو معلوم ہوا کہ بعد قتل ہونے دس آدمي کے کہ دو اوسمین عزیز بہي تہے یہہ سب وہان سے نکالے گئے مگر صورت نہین معلوم کہ کیونکر نکلے پیادہ یا سوار تہیدست یا مالدار مستورات کو تو رتہین دے دین تہین ذکور کا حال کیا ہوا اور پہر وہان سے نکلنے کے بعد کیا ہوا کہان رہے اور کہان رہینگے سرکار انگریزي کي طرف سے مورد تفقد و ترحم ھین یا نہین رنگ کیا نظر آتا ھی جبر کسر کي توقع ھی یا نہین - تفضل حسین خان کا حال خصوصا

اور ان سوالات کا جواب عموما لکھو مرزا مغل میرا حقیقي بھانجا کہ وہ منشي خلیل الدین خان مرحوم کا خویش ھی اوسکي بي بی ھی اور شاید ایک یا دو بچے بھي ھین اذعانی ھی یہہ امر کہ وہ بھي قافلہ کے ساتھہ ھوگا اگر آپکو معلوم ھو تو اسکا حال بانفراد لکھئے - خواجہ جان اور خواجہ امان کي حقیقت بھي بشرط اطلاع ضرور تحریر فرمائے - اور ھانصاحب آپ جانتے ھونگے علي محمد خان کو جو وہ میر منشي عزیز اللہ خان کا خویش ھی اگر کچھہ اوسکا بھي ذکر سنا ھو تو مین اوسکا خیرطالب ھون - غالب * جواب طلب * (۲۴۶)

ایضا

بھائي - تمھارے رقعہ کا جواب پہلے تمکو شیر زمان خان نے دیا ھوگا پھر ظھیر الدین خان نے - تمسے کہا ھوگا کہو کوئي طرح شھر مین تمھارے آنیکي بھي ٹھھري یا نھین بعد تیس کوس اور آدہ کوس کا برابر ھی میري جان تم ھنوز دوجانے مین ھو مجھکو بھي تم جانتے ھو کہ میرا شھر مین رھنا بہ اجازت سرکار کے نھین اور باھر نکلنا بے ٹکٹ ممکن نھین پھر مین کیا کرون کیونکر وھان آؤن شھر مین تم ھوتے تو جرأت کرکے تمھارے پاس چلا آتا - شیرزمان خان صاحب ایکبار آئے تھے کہہ گئے تھے کہ پھر بھي آؤنگا مگر نھین آئے خدا جانے اونکے والد کي رھائي ھوئي یا نھین اگر تمسے ملین تو میرا سلام کہنا اور اونکو میرے پاس بھیج دینا اور تمکو اونکے والد کاجو حال اونکي زباني معلوم ھوا ھو وہ مجھکو لکھہ بھیجو ظھیر الدین کو دعا - والدعا - از غالب * (۲۴۷)

ایضا

بھائي - ھان غلام فخرالدین خان کي رھائي زندگيء دوبارہ ھی خدا تمکو مبارک کرے سنا ھی لوھارو بھي اون دونون صاحبون کو مل گیا یہہ بھي ایک تہنیت ھی خدا سبکا بھلا کرے - مجھکو ڈپٹي کمشنرنے بلا بھیجا تھا صرف اتناھي پوچھاکہ غدرمین تم کہان تھے جو مناسب ھوا وہ کہا گیا دو ایک خط آمد ولایت مین لے پڑھاے تفصیل لکھہ نہین سکتا انداز و ادا سے پنشن کا بحال و برقرار رھنا معلوم ھوتا ھی مگر ۱۵ مہینے پچھلے ملتے نظر نہین آتے - میان یہہ الور مین کیا فساد برپا ھوا ھی خدا خیر کرے واسطے خدا کے تمکو جو معلوم ھوا ھو اور جو معلوم ھوجاے اوس سے مجکو بھي اطلاع دینا - غالب * (۲۴۸)

ایضا

برخوردار سعادت و اقبال نشان حکیم غلام نجف خان کو میري دعا پہنچے - تمہاري تحریر پہنچي تم جدا گانہ خط کیون نہ لکھا کرو خط لکھا اور بیرنگ یا پوست پیڈ جسطرح چاھا اپنے آدمي کے ھات ڈاک گھر بھیج دیا مکان کا پتا ضرور نہین ڈاک گھر میرے گھر کے پاس ڈاک منشي میرا آشنا - اب تم ایک کام کرو آج یا کل ڈیوڑھي پر جاؤ اور جتنے خط جمع ھین وہ لو اور مانسنگي مضبوط کاغذ کا لفافہ کرو اور بیرنگ لکھکر کلیان کے ھاتھہ ڈاک گھر مین بھجوادو اور اپنے خط مین جو حال شہر مین نیا ھو وہ مفصل لکھو جناب حکیم صاحب کو سلام نیاز اور ظہیر الدین احمد خانکو دعا کہنا - اب میرا حال سنو تعظیم و توقیر بہت - ملاقاتین تین

هوئي هين ايک مکان که وه تين چار مکانون پر مشتمل هي رهنے کو ملا هی يهان پتهر تو دوا کو بهي ميسر نهين خشتي مکان گنتي کے هين کچے ديوارين اور کهپريل سارے شهر کي آبادي اسيطرح پر هی مجهکو جو مکان ملے هين وه بهي ايسے هين - هنوز کچهه گفتگو درميان نهين آئي مين خود اونسے ابتدا نکرونگا وه بهي مجهسے بالمشافه نکهينگے مگر بواسطۀ کارپردازان سرکار ديکهون کيا کهتے هين اور کيا مقرر کرتے هين مين سمجها تها که ميرے پهنچنے کے بعد جلد کوئي صورت قرار پائيگي ليکن آجتک که جمعه آٹهوان دن ميرے پهنچنے کو هی کچهه کلام نهين هوا کهانا دونون وقت سرکار سے آتا هی اور وه سبکو کافي هوتا هی غذا ميري بهي خلاف طبع نهين - پاني کا شکر کس منهه سے ادا کرون ايک دريا هی کوسي سبحان الله اتنا ميٹها پاني که پينے والا گمان کرے که يهه پهيکا شربت هی صاف - سبک - گوارا - هاضم - سريع النفوذ - اس آٹهه دن مين قبض و انقباض کے صدمه سے محفوظ هون صبح کو بهوک خوب لگتي هی لڑکے بهي تندرست آدمي بهي توانا مگر هان ايک عنايت الله دو دن سے کچهه بيمار هي خير اچها هوجائيگا والدعا * جمعه ۳ فروري سنه ۱۸۶۰ع * (۲۴۹)

ايضا

ميان تمنے برا کيا که لفافه کهولکر نه پڑه ليا - بارے آج سه شنبه ۱۴ فروري صبح کے وقت يهه لفافه پهنچا اور اوسي وقت پڑهوايا گيا خط لفٹنٹ گورنر بهادر کا نهين يهه خط نواب گورنر جنرل بهادر کے چيف سکرٹر کا هی ترجمه اوسکا يهه هی - از دفتر خانه سکرٹر اعظم - حکم ديا جاتا هی عرضي دينے والے کو که جواب اس

عرضي کا نواب گورنر جنرل بہادر بعد دریافت کے ارشاد فرمائینگے -
از کنپ لودھیانہ - ۲۸ جنوري سنہ ۱۸۶۰ ع * یہان کا یہہ حال
ھی کہ نواب لفٹنٹ گورنر بہادر آگرہ مرادآباد آیا چاھتے ھین
مرادآباد یہان سے بارہ کوس ھی - نوابصاحب دورے کو اپنے ملک
کے گئے ھین دو چار دن مین پھر آئینگے اگر اونکي ملاقات کو مرادآباد
جائینگے مین بھي ساتھہ جاؤنگا - اگرچہ گورنر غرب و شمال کو
دلي سے کچھہ علاقہ نہین مگر دیکھون کیا گفتگو درمیان آتي ھی
جو واقع ھوگا تمھین لکھونگا - یہہ تم کیا لکھتے ھو کہ گھر مین خط
جلد جلد لکھا کرو تمکو جو خط لکھتا ھون گویا تمھاري اوستاني
جي کو لکھتا ھون کیا تمسے اتنا نہین ھوسکتا کہ جاو اور پڑھکر سناو
اب انکو خیال ھوگا کہ اس انگریزي خط مین کیا لکھا ھی تم یہہ
خط میرا ھاتھہ مین لئے جاو اور حرف بحرف پڑہ سناو - لڑکے دونون
اچھي طرح ھین کبھي میرا دل بہلاتے ھین کبھي مجھکو ستاتے
ھین بکریان - کبوتر - بٹیڑین - تکل - کنکوا - سب سامان درست
ھی فروري مہینے کي دو دو روپیہ لیکر دس دن مین اوٹھا ڈالے پھر
پرسون چھوٹے صاحب آئے کہ دادا جان کچھہ ھمکو قرض حسنہ
دو ایکروپیہ دونون کو قرض حسنہ دیا گیا آج ۱۴ ھی مہینا دور
ھی دیکھئے کی بار قرض لینگے - یہان کا رنگ نوابصاحب کے آنے
پر جو ھوگا اور جو قرار پائیگا وہ مفصل تمکو لکھونگا اور تم اپنے
والدہ کو سنا دینا - اور ھان بھائي یہہ بھي گھر مین پوچھہ لینا
کہ کدار ناتھہ نے اندر باھر کي تنخواہ بانٹ دي مین نے تو
وفادار اور حلال خوري تک بھي تنخواہ بھیجدي ھی - غالب *

سه شنبه ۱۴ فروري سنه ۱۸۶۰ع * (۲۵۰)

ایضا

صاحب - تمهارے دو خط متواتر آئے ظهیر الدین کا آگره جانا میرا خط اوسکا موسومه تمهارے پاس پهنچنا اور اوسکا آگره کو روانه هونا ظهیر الدین کي دادي کا بعارضه سرفه و سعال رنجور هونا کدار ناتهه کا مجهسے خفا هونا مکان کے روکنے کي اجازت کا مانگنا فضل حسن سے میرے واسطے دریوزهٔ تفقد کرنا یهه مدارج و مطالب معلوم هوئے ظهیر الدین کا خط تمنے کیون کهولا وه مغلوب الغضب هی تمپر خفا هوگا - اوسکي دادي اس موسم مین همیشه ان امراض مین مبتلا هوجاتي هی ایک نسخه اوسکے پاس ماءاللحم کا هی وه کهچوا دو اور زرا خبر لیتے رهو- کدار ناتهه لڑکا هی وه مجهسے کیا خفا هوگا روپیه جو خزانے مین جمع هوگا آخر وهي لائیگا خفا مین هون که روپیه دام دام پایا اور میرا تمسک ندیا اور چٹها عـــه ۸ ر کا نه باندٹا مکان کے روکنے کو اورکسطرح لکهون - شهاب الدین خان کو لکها شمشاد علي بیگ کو لکها اب تمکو لکهتا هون ستمبر کی عـه ۸ ر دے آیا هون اکتوبر نومبر دسمبر یهه عـــه ۸ ر آکر دونگا بلکه اگر موقع بنیگا تو یهه سه ماهه یهانسے بطریق هنڈوي بهیجدونگا - اسمعیل خان صاحب کو میري دعا کهو اورکهو که دیوڑهي کي سیڑهي بنوا دین اور حویلي کے پاےخانه کي صورت درست کروا دین- هاے قسمت اس قسمت پر لعنت که میان فضل حسن میرے مربي و محسن بنین اور پهر واے محرومي که مطلب برآري نهو خدا کرے نهو- لونڈونکا احسان زهر قاتل هی فضل الله خان میرا بهائي هی

اوسکا احسان مجھکو گوارا - سو بار اوس سے کہا اور ہزار بار کہونگا خیر جو ہوا سو ہوا اب آپ اوس سے زنہار نہ کہئیگا نہ لکھئیگا اگر کچھہ کہو تو فضل سے کہو تفضل سے کہو و الا لا - نواب صاحب دورے سے یا آج شام کو یا کل آجائینگے جشن جمشیدي کي تیاریان ہو رہي ہیں - نجات کا طالب غالب * یکشنبہ ۱۲ نومبر سنہ ۱۸۶۰ع صبح کا وقت * (۲۵۱)

ایضا

شنبہ ۴ ذیقعد یکم اپریل

میان تمہارا گلہ میرے سر و چشم پر لیکن میرا حال سن لو اور اپنے وہم و قیاس پر عمل نکرو پہلے ظہیر دلپزیر کا خط آیا پڑھتے ہي اوسکا جواب لکھہ رکھا دوسرے دن ڈاک مین بھیجوایا مضمون بہ تغیر الفاظ یہہ - تم جو پھوڑے پھنسي مین مبتلا رہتے ہو اسکا سبب یہہ کہ مجھہ مین تمہارا لہو ملتا ہی اور مین احتراق خون کا پتلا ہون - پھر تمہارا خط آیا تیسرے دن اوسکا جواب بھجوادیا مضمون یہہ کہ تم سے تو میرا پیارا پوتا ظہیرالدین اچھا کہ جاتے وقت مجھسے مل گیا اور وہان پہنچتے ہی مجھکو خط لکھا رسید ڈاک گھر سے ملتي نہین خط دونون پیڈ تھے یہانکے ڈاک گھر مین ممکن نہین کہ میرے وہ دونون خط رہ گئے ہون شیخوپور کے ڈاک کے ہرکارون نے نہ پہنچایا میرا کیا قصور البتہ سرنامہ پر صرف بستي کا نام اور تمہارا نام تھا محلہ کا نام نتھا شاید اس سبب سے خط نہ پہنچا ہو اسي وقت تمہارا خط آیا مین نے لیٹے لیٹے یہہ سطرین لکھین اب عنایت اللہ کو تمہارے

گھر بھیجتا ہون اور پچھوا منگواتا ہون کہ پتا وہان سے کیا لکھا جاتا ہی - لو صاحب عنایت اللہ آیا اور یہہ پرزہ لایا ہی پتا سرنامہ پر لکھتا ہون مگر ڈاک کا وقت نہین رہا کل بھیجدونگا حکیم ظہیر الدین خان کو دعا بیٹا اب اسوقت مجھہ مین دم نہین دعا پر قناعت کر تیرے خط کا جواب جیساکہ اوپر لکھہ آیا ہون بھیج چکا ہون جھوٹے پر لعنت تو بھي کہہ بیش باد - نواب مصطفی خان کل شہر مین آگئے مع قبایل آئے ہین ذیقعدہ مین چھوٹے لڑکونکے ختنہ اور ذي الحجہ مین محمد علي خان کی شادي کرینگے - آج پانچوان دن ہی شہر مین مرغ کے انڈے برابر اولے پڑے کہین کہین اس سے بڑے بھي - نواب لفتنٹ گورنر بہادر جدید آئے دربار کیا میري تعظیم اور مجھپر عنایت میري تمنا سے زیادہ کي - آؤگے تو مفصل سن لوگے - نجات کا طالب غالب * (۲۵۲)

ایضا

میان آج صبحکو تم آئے تھے مین اوس ٹکٹ کے قصہ مین ایسے اولجھا کہ تمسے کہنا بھول گیا اب میر عنایت حسین صاحب تمہارے پاس پہنچتے ہین جس امر مین یہہ تمسے کوشش چاہین تمکو میري جانکي قسم بدل متوجہ ہوکر اوس کام کو انجام دو امر سہل ہی کچھہ بات نہین ہی مگر درصورت سعي خدا کے ہانسے تمکو بڑا اجر ملیگا اور مین تمہارا ممنون ہونگا *

نجاتکا طالب غالب * (۲۵۳)

ایضا

میان - مین تمسے رخصت ہوکر اوسدن مرادنگر مین رہا دوسرے

دن یعنے جمعہ کو میرٹھہ پہنچا نواب مصطفی خان نے ایک دن رکھہ لیا آج شنبہ ۲۱ جنوري یہان مقام ھی نو بج گئے ھین بیٹھا ھوا یہہ خط لکھہ رھا ھون مفت کا کھانا ھی خوب پیٹ بھرکر کھاؤنگا کل شاہ جہان پور پرسون گدہ مکتیشر رھونگا مراد اباد سے پھر تمکو خط لکھونگا لڑکون کے ھاتھہ کے دو خط لکھے ھوے اونکي دادي کو بھجوا دئے ھین تم اس اپنے نام کے خط کو لیکر دیوڑھي پر جانا - اور اپنے استاني جي کو پڑھکر سنا دینا اورخیرو عافیت کہدینا - جناب خانصاحب کو میرا سلام نیاز اور ظہیر الدین احمد کو دعا کہدینا - ھان بھائي مین ازروے مصلحت اپنے کو مقامات مختلف کا عازم کہہ آیا ھون اب جوشخص تمسے پوچھا کرے اوس سے پردہ نکرنا اور صاف کہدینا کہ رامپور کو گیا ھی یعنے سبکو معلوم ھوجاے اور کوئي تذبذب مین نرھے* مرقومۂ چاشتگاہ شنبہ ۲۱ جنوري * (۲۵م)

ایضا

برخوردار حکیم غلام نجف خان کو فقیر غالب علیشاہ کي دعا پہنچے - بدہ کا دن پہر بھر دن چڑھا ھوگا کہ مین فقط پالکي پر مراد آباد پہنچا ۲۰ جمادي الاول کی اور ۱۱ اکتوبر کي ھی دونون لڑکے دونون گاڑیان اور رتھہ اور آدمي سب پیچھے ھین اب آئے جاتے ھین رات بخیر گزري بشرط حیات کل رامپور پہنچ جائینگے گھبرایا ھوا ھون * * * * لڑکے بخیر و عافیت ھین اپني استاني سے کہدینا - مرزا شہاب الدین خان کو دعا نواب ضیاءالدین خان کو سلام میرا رقعہ ان دونون

صاحبونکو پڑھا دینا ضرور ضرور ظہیر الدین دعا سے خفا ہوگا اوسکو میری بندگی کہنا * (۲۵۵)

بنام حکیم ظہیر الدین احمد خان صاحب

پنجشنبہ ۲ نومبر سنہ ۱۸۶۵ ع

اقبال نشان حکیم ظہیر الدین احمد خان کو فقیر غالب علیشاہ کی دعا پہنچے - کہو میان تمہارا مزاج کیسا ہی اور تمہارے بھائی مرزا تفضل حسین خان کیسے ہین اگر ملو تو میری دعا کہنا اور مزاج کی خبر پوچھنا اور اپنے والد ماجد کو میری دعا کہنا اور کہنا کہ تمہارا خط میرے خط کے جواب مین تھا اوسمین اور کوئی بات جواب طلب نتھی - سنو میان ظہیر الدین تم اپنی دادی کے پاس ابھی چلے جاو اور اونسے میری اور دونون لڑکون کی خیر و عافیت کہو اور پوچھو کہ شہاب الدین خان نے اکتوبر مہینے کی تنخواہ کے پچاس روپیہ پہنچا دئے یا نہین کدار ناتھہ دیوڑھی پر آکر جعفر بیگ وفادار وغیرہ کی تنخواہ بانٹ گیا یا نہین اچھا میرا بیٹا یہہ دونون باتین اپنی دادی سے پوچھکر جلد مجھکو لکھیو دیر نکیجیو - خط کے جواب کا طالب فقیر غالب * (۲۵۶)

از جانب حکیم ظہیر الدین احمد خان بنام نجم الدین حیدر صاحب عم ایشان

جناب فیضماب چچا صاحب قبلہ و کعبۂ دوجہان کی حضور مین کورنش و تسلیم پہنچاتا ہون - اور ہزار زبان سے اس توپ کی مرحمت فرمانیکا شکر بجا لاتا ہون - سبحان اللہ کیا توپ جسکی آواز سے رعد کا دم بند اور رنجک کے رشک سے بجلی کو رنج - گولہ اوسکا خدا کا

قہر - دھوان اوسکا دریاے آتش کي لہر - استغفر الله کیا باتین کرتا ہون - جھوٹ سے دفتر بھرتا ہون - کیسي رنجک کیسا دھوان کیسا گراب - یہہ وہ توپ ھی کہ بغیر ان عوارض کے صرف اوسکي آواز سے رستم کا زھرہ ھوجاے آب - بارود ھو تو رنجک اوڑے - آگ دھکائین تو دھوان ھو - گولہ چھرا کچھہ اوسمین بھرین تو ظاھر مین کہین نشان ھو - صرف اوسکي آواز پر مدار ھی - نئي ترکیب اور نیا کاروبار ھی - ایک آواز - اور اوسمین یہہ اعجاز - کہ دوست کو فتح کي شلک کي صدا سناے - دشمن سنے تو ھیبت سے اوسکا کلیجا پھٹ جاے - آواز کا صدمہ اگرچہ صداے صور سے دونا ھی - مگر ھمین یہي کہتے بن آتا ھی کہ صور کا نمونا ھی - کیا خدا کي قدرت ھي - دیکھو تو کیسي ندرت ھي - توپ کا گولہ توپ ھي مین رہ جاے - اور جو قلعہ روبرو آے وہ ڈہ جاے - دانا آدمي اسے زنجیري گولہ کہتا ھی - کہ توپ مین سے نکلکر پھر وھین اولجھہ رھتا ھی - اچھے میرے چچا جان یہہ توپ کسنے بنائي - اور تمھارے ھات کہانسے آئي - جو دیکھتا ھی وہ حیران ھوتا ھی - اب شہر مین جا بجا اسي کا بیان ھوتا ھی - حق تعالی شانہ تمکو ھمارے سرپر سلامت رکھے - اور ھمیشہ بدولت و اقبال و عز و کرامت رکھے * (۲۵۷)

بنام نواب میر ابراھیم علي خانصاحب بہادر المتخلص بہ وفا

ولي نعمت کو غالب کي بندگي - بسبب ضعف پیري کے خدمت گزاري مین درنگ واقع ھوجاے تو معاف رھون قاصر کبھي نرھونگا انشاء الله العظیم - دو غزلون مین سے ایک غزل بعد

اصلاح پہنچتي هی دوسري غزل هفتهٔ آينده مين پهنچ جائيگي ضعف اعضا اور دوام مرض سے علاوه اختلال حواس کا کيا حال لکهون دوتين دن هوے که قبله و کعبه مير عالم علي خان کا خط آيا وه لکهتے هين که آزرده تخلص کي دو غزلين اصلاحي پهنچين ديکهئے اس سهو کو که کسکي غزلين کسکو بهيجين مزا اسمين هی که اب يهه بهي ياد نهين آتا که آزرده کا نام کيا هی اور وه کون هی اور کهانکا هی شايد اوس بندهٔ خدا کو حضرت کي غزلين بهيجي هونگي خدا کرے وه بزرگوار مير صاحب کي غزلين مير صاحب کي طرح ميرے پاس بهيج دے تو مير صاحب کي خدمت مين بهيج دون اگر ايسا نهوا تو ان غزلونکو جواب آئے هين ديکهونگا يهه اکهتر برسکي عمر کي خوبي هی اب مير صاحب قبله کو خط پڑهوا ديجئيگا - لطف و کرم کا طالب غالب *

۲ اکتوبر سنه ۱۸۶۶ ع * (۲۵۸)

ايضا

سيد صاحب قبله - نواب مير ابراهيم علي خان بهادر کو غالب علي شاه کا سلام - وه غزل جسکا مطلع يهه هی (بس شوق قتل سے هی الخ) گم هوگئي هی پهر لکهکر بهيجئے اور قصور معاف کيجئے يهه غزل جو اوس غزل کے بعد پهنچي هی في الحال بعد اصلاح کے پهنچتي هی - مير صاحب قبله سيد عالم علي خان بهادر کي دو غزلين پهنچين مگر وه يهه لکهتے هين که مين رجب کے مهينے مين وطن کو جاؤنگا اور وهان سے تيرے پاس آؤنگا آج بحساب جنتري ۲۷ اور از روي رويت ۲۶ رجب کي هی غزلين اونکي

موجود مگر بھیج نہین سکتا آپ میري بیگناهي کے گواه رهین قبله ضعف نے مضمحل کردیا هي حواس بجا نہین اس مہینے یعنے رجب کي آٹھوین تاریخ سے تہتّروان برس شروع هوگیا هي غذا باعتبار آرد و برنج مفقود محض - صبح کو پان سات بادام کا شیره ۱۲ بجے آب گوشت شام کو چار کباب تلے هوئے بس آگے خدا کا نام - هان حضرت جناب حکیم سید احمد حسن صاحب کي تحریر سے کچھه حال ناسازي کا اخوان و احباب سے معلوم هوا اور وه علم باعث توزع ضمیر هي متوقع هون که اوس فساد کے رفع هونے سے اور اپني طمانینت خاطر سے فقیر کو آگهي بخشئے اور اس خط کا جواب مع رسید غزل جلد ارسال فرمائیگا - اسد بیدستگاه * چارشنبه پنجم دسمبر سنه ۱۸۶۶ع رجب کي تاریخ اوپر لکھه آیا هون * (۲۵۹)

ایضا

پیر و مرشد جناب سید ابراهیم علي خانصاحب کو بندگي- غزل پہنچتي هی خط از روي احتیاط بیرنگ بھیجا هی - قبله آپکے بھائیصاحب میر عالم علي خانصاحب مجھپر کیون خفا هین که اپني غزل نہین بھیجتے یہه امر اونکي خاطر نشان هوجاے که غالب آپکے دادا کا غلام اور خدمت بجا لانیکو آماده هی- جواب کا طالب غالب * نهم ربیع الثاني سنه ۱۲۸۳ع هجري * (۲۶۰)

ایضا

بخدمت قبله سید احمد حسن صاحب مودودي تسلیم و بجناب نواب میر ابراهیم علي خان بهادر کورنش مقبول باد - تصویر

مہر تنویر مجھے پہنچي اور مین نے رسید لکھہ بھیجي عجب هی که آپ کو اوسکے پہنچنے مین تردد هی - امسال فقیر نے جو اپني خاکساري کا خاکا یعنے تصویر منشي میان داد خان کي معرفت نذر کي هی یقین هی وہ بهي پہنچي هوگي - دونون غزلین بعد اصلاح کے بھیجتا هون اپني غزل آپ رهنے دین اور سید صاحب کي غزل اونکو حواله کرین نجات کا طالب غالب * جمعه ۱۷ اگست سنه ۱۸۶۸ع * (۲۶۱)

ایضا

جناب تقدس انتساب سید صاحب و قبله - والا مناقب عالیشان نواب سید ابراهیم علي‌خان بهادر مد ظله العالی - بعد بندگي معروض هی حضرت سید احمد حسن خان صاحب مد ظله العالي کي تحریر سے معلوم هوا که آپ کے گھر مولود مسعود پیدا هوا ایک عبارت رنگین مرتب کرکے اکمل الاخبار مین مین نے چپوا دي هی اور ایک رباعي اور ایک قطعه اپنا اور ایک قطعه سید صاحب ممدوح کا جو اونهون نے یہان بھیجا تها وہ بهي چھپوا دیا اور تین قطعے تاریخي بهاري لال منتظم اور میر فخرالدین مہتمم مطبع نے جو یہان تاریخین لکھین تهین وہ چھپوادئے چنانچه اپني لکھي هوئي رباعي اور قطعه عرض کرتا هون (رباعي)

حق داد بسید زہی انعامش * فرخ پسری که واجبست اکرامش
تاریخ ولادتش بود بی کم و بیش * ارشاد حسین خان که باشد نامش

قطعه

غالب حال سنین هجري * معلوم کن از خجسته فرزند

چون یکصد و بست و چار ماند * اینست شمار عمر دلبند
یہہ تو ظاہر ہی کہ سنہ ۱۲۸۵ ہجري ہین جب خجستہ فرزند کے اعداد مین سے ۱۲۸۵ لے لئے تو ایک سو چوبیس بچتے ہین اونکو مین نے دعای عمر مولود قرار دیا حق تعالی اس مولود کو تمہارے سامنے عمر طبعي کو پہنچاے - خط گي رسید کا طالب غالب * (۲٦۲)

بنام مولوی احمد حسن صاحب قنوجی

یارب یہہ خط جو مجھکو بڑودہ گجرات سے آیا ہی کاتب نے اپنے کو احمد حسن قنوجي بتایا ہی اودہر سے اظہار آشنائي ہی میري طرف سے یہہ بے حیائي ہی کہ مجھکو انکي اور اپني ملاقات یاد نہین آتي سونچتا ہون کوئي بات یاد نہین آتي خانۂ نسیان خراب عشرۂ قتالہ کے مرحلہ کا رہ پیما ہون شاید اگر جیونگا تو اسکا بھي مجھکو علم نرہیگا کہ مین کون ہون اور کیا ہون ٦۵ برسکي عمر ہوئي حواس ظاہري مین سے سامعہ و شامہ باطل حواس باطني مین سے حافظہ زایل بسبب نسیان کے اکثر مطالب ضروري تلف ہوجاتے ہین خدایا کیا اس عمر مین سب آدمي ایسے خرف ہو جاتے ہین حیران ہون کہ آپکو سید لکھون مولوي لکھون خان لکھون خط مین تو خیر کچھہ لکھہ دونگا خط کا کیا عنوان لکھون - بندہ پرور فقیر معاف رہے حضرت کا دل غبار کدورت سے صاف رہے مولوي عبدالجمیل صاحب بریلوي کو جانتا ہون بلکہ اونکا احسان مانتا ہون کہ باوجود عدم ملاقات ظاہري اکثر اونکے خطوط آتے رہتے ہین گویا وہ اپنا نام ہمیشہ مجھکو یاد دلاتے رہتے ہین نہ

آپ کہ بعد ایک عمر کے ناگاہ بنامہ یاد فرمائیں اور اپنی اور میری ملاقات کا زمانا یاد نہ دلائیں - بہر حال تمہارا دعاگو ہون خیریت جو ہون اس خط کے جواب مین ایسا کچھہ لکھو کہ تمکو پہچان جاؤن کب ملے تھے کبی ملاقاتین ہوئی تھین یہہ سب مدراج جان جاون نثر کے شیوہ و انداز کا تو دھنگ اچھا ہی خود تمہاری تحریر سے معلوم ہوا کہ شاعر بھی ہو شاعر ہو تو تخلص کیا ہی نامہ نگار کا حال بسبیل اجمال یہہ ہی کہ سیاست سے محفوظ رہا ہون اور حکام کی عنایت سے محظوظ رہا ہون بیوفائی کا داغ نہین لگا ہی پنشن قدیم کو بدستور حکم اجرا ہی زندگی کا رنگ ابتک اچھا دیکھتا ہون دیکھئے مرنیکے بعد کیا دیکھتا ہون یہہ مکرم مخدوم آپکے ہمنام یعنی جناب مولوی احمد حسن صاحب عالیمقام ظاہرا بہت درویش نواز ہین کہ اس گمنام گوشہ نشین کو حضرت نے سلام لکھا ہی میری طرف سے سلام باشتیاق تمام پہنچائے - والسلام * راقم جواب نامہ کا طالب اسد اللہ المتخلص بغالب (۲۶۳)

ایضا

مخدوم مکرم مولوی سید احمد حسن خان صاحب باور کرین کہ یہہ درویش گوشہ نشین تمہارا دوست اور تمہارا دعاگو ہی تمہاری نثر کی طرز پسند تمہاری خواہش مقبول جناب حکیم سید احمد حسن صاحب کی خدمتگزاری منظور * شعر *

عشق نے غالب نکما کردیا * ورنہ ہم بھی آدمی تھے کام کے

۶۵ برس کی عمر ہوئی اضمحلال قوی ضعف دماغ فکر مرگ غم عقبی

جو آپ مجھے دیکھہ گئي ہین مین اب وہ نہین ہون نظم و نثر کا کام صرف ٥٠ برسکي مشق کے زرو سے چلتا ہی ورنہ جوہر فکرکی رخشندگي کہان بوڑھا پہلوان پیچ بتاتا ہی زور نہین دلوا سکتا بہرحال حکیم صاحب کو میرا سلام کہئے اور کہئے کہ آپ بے تکلف اپنا کلام بیجدیا کرین یہانسے بعد حک و اصلاح خدمت مین پہنچ جایا کریگا غالب * ٢١ ستمبر سنہ ١٨٦٠ع * (٢٦٤)

بنام حکیم سید احمد حسن صاحب مودودي

حضرت قبلہ - پہلے التماس یہہ ہی کہ آپ سید صحیح النسب تمام امت مرحومہ محمد علیہ السلام کے قبلہ و کعبہ جب آپ مجھکو قبلہ و کعبہ لکھین تو پھر مین آپکو کیا لکھون خدا کے واسطے غور کیجئے کہ قبلۂ قبلہ اور کعبۂ کعبہ یہہ کیا ترکیب ہی چونکہ آپنے مجھے استاد گردانا ہی اس التماس کو بھي ازقسم اصلاح تصور کیجئے زنہار قبلۂ قبلہ کبھي نہ لکھئیگا یہہ سوء ادب ہی بہ نسبت قبلہ عیاذا باللہ آپکا عطوفت نامہ پہنچا میرے پہلے خط کا بدیر پہنچنا اور اوسکي دیر رسي کا سبب مجھکو معلوم ہوا اب اسکا خیال رکھونگا یہہ اب آپکو معلوم رہے کہ آپکے کسي خط کا جواب میرے ذمہ باقي نہین ہی دو یا تین جس خط کا جواب نہین پہنچا اوسکو یہہ سمجھئے کہ وہ خط راہ مین تلف ہوئے اور میرے پاس نہین پہنچے (ع) بہار گلستان احمد حسن * یہہ سجع کیا برا ہی (ع) دل حیدر و جان احمد حسن * یہہ اوس سے بھي بہتر ہی انہین دونون مین سے ایک سجع مہر پر کھدوا لیجئے غزل بعد اصلاح کي پہنچتي ہی - غالب * ١٩ ذي الحجہ * (٢٦٥)

ایضا

حضرت پیر و مرشد - غزل بعد اصلاح کے پہنچتي هی غزل سہو سے لکھہ گیا هون دونون غزلین پہنچتے هین - جناب مولوي انصار علي صاحب سے تعارف اسمي هی اونکو میرا سلام کہئے اور کہئے که حضرت جناب مولوي صدرالدین صاحب بہت دن حوالات مین رهے کورٹ مین مقدمه پیش هوا روبکاریان هوئین آخر صاحبان کورٹ نے جان بخشي کا حکم دیا نوکري موقوف جاداد ضبط ناچار خسته و تباه لاهور گئے فنانشل کمشنر اور لفٹنٹ گورنر نے از راه ترحم نصف جاداد وا گزاشت کي اب نصف جاداد پر قابض هین اپني حویلي مین رهتے هین کرایه پر معاش کا مدار هی اگرچه یهه آمد اونکے گزارے کو کافی هی کسواسطے که ایک آپ اور ایک بي بي تیس چالیس روپیه مهینے کي آمد لیکن چونکه امام بخش چپراسي کي اولاد اونکي عترت هي اوروه دس باره آدمي هین لهذا فراغ بال سے نهین گذرتي ضعف پیري نے بہت گھیر لیا هي عشرۂ ثامنه کي اواخر مین هین خدا سلامت رکھے - غنیمت هین - غالب * یکشنبه 19 - جنوري سنه ۱۸۶۲ع * (۲۶۶)

ایضا

سید صاحب و قبله - عنایت نامه مع قصیده پہنچا پس و پیش ایک رافت نامه پیر و مرشد سید ابراهیم علي خان بہادر اور ایک عطوفت نامه قبله و کعبه سید عالم علي خان بہادر کا پہنچا مین علي کا غلام اور اولاد علي کا خانه زاد لیکن بوڑھا و ناتوان اور

مسلوب الحواس اور بیسر و سامان خدمت بجالانے مین عذر کرون تو گنہگار درنگ و توقف کا مضایقه نہین لَا یُکَلِّفُ اللّٰهُ نَفْساً اِلَّا وُسْعَهَا خداوند نعمت کیا تم دلي کو آباد اور قلعه کو معمور اور سلطنت کو بدستور سمجھے ہوئے ھو جو حضرت شیخ کا کلام اور صاحب زادہ شاہ قطب الدین ابن مولانا فخر الدین علیه الرحمة کا حال پوچھتے ھو آن دفتررا گاو خورد و گاو را قصاب برد و قصاب در راہ مرد بادشاہ کے دم تک یہه باتین تھین خود میان کالیصاحب مغفور کا گھر اس طرح تباہ ھوا که جیسے جھاڑو دي کاغذ کا پرزا سوئیکا تار پشمینه کا بال باقي نرھا شیخ کلیم الله جہان ابادي رحمة الله علیه کا مقبرہ اوجڑ گیا مقبرہ کیا ایک اچھے گانوکي آبادي اونکي اولاد کے لوگ تمام اوس موضع مین سکونت پزیر تھے اب ایک جنگل ھی اور میدان مین قبر اسکے سوا کچھه نہین وھان کے رھنے والے اگر گولیي سے بچے ھونگے تو خداھي جانتا ھوگا که کہان ھین اونکے پاس شیخ کا کلام بھی تھا کچھه تبرکات بھي تھے اب جب وہ لوگ ھی نہین تو کس سے پوچھون کیا کرون کہین سے یہه مدعا حاصل نہوسکیگا - سید صاحب قبله کیون تکلیف کرتے ھین اگر یہي مرضي ھی تو اتحاف و اھدا تکلف محض ھي فقیر بے سوال ھون اگر کچھه بھیج دینگے رد نکرونگا اگر نه بھیجینگے طلب نکرونگا کم و بیش پر نظر نکرین جتنے کا چاھین نوٹ خط مین لپیٹ کر بھیج دین - و السلام از اسد الله * روز شنبه یکم ستمبر سنه ۱۸۶۶ع * (۲۶۷)

ایضا

پیر و مرشد - تین برس عوارض احتراق خون مین ایسا مبتلا رہا ہون کہ اپنے جسم و جان کي بھي خبر نہین رہي آپکے خطوط آئے ہونگے کوئي خط پڑہ لیا ہوگا کوئی عنوان ناکشودہ پڑا رہا ہوگا - البتہ حاجي مصطفی خان کا آنا مجھکو یاد ہی یقین کرتا ہون کہ اونہون نے از روي مشاہدہ میري خستگي تن کا حال حضرت کو لکھا ہوگا اب مین اپني زبان سے یہہ کیونکر کہون کہ اچھا ہون مگر بیمار اور عوارض مین گرفتار نہین ہون بوڑھا بہرا اپاہچ بد حواس ناتوان فلک زدہ آدمي ہون عہد کرتا ہون کہ جب آپکا خط آئیگا اوسکا جواب لکھونگا جب غزل آئیگي اوسکو دیکھکر پھیر بھیجونگا مگر حضرت کے مسکن کا پتا بھول گیا ہون یہہ خط تو مصطفی خان سوداگر کو بھیجدیتا ہون وہ آپکو بھجوا دینگے آیندہ جو عنایت نامہ ڈاک مین آئے اوسمین مسکن و مقام و شہر کا نام لکھا جاے - نجات کا طالب غالب * ۲۴ جولائي سنہ ۱۸۶۵ع * (۲۶۸)

ایضا

حضرت پیر و مرشد - ان دنون مین اگر فقیر کے عرایض نہ پہنچے ہون یا ارشاد کے جواب ادا نہوئے ہون تو موجب ملال خاطر اقدس نہو

* شعر *

اتفاق سفر افتادہ بہ پیري غالب * انچہ از پاي نیامد ز عصامي آید

رامپور کي سرکار کا فقیر تکیہ دار روزینہ خوار ہون رئیس حال نے مسند نشیني کا جشن کیا دعاگوي دولت کو در دولت پر جانا

واجب هوا هفتم اکتوبر کو دلي سے رامپور کو روانه هوا بعد قطع منازل سته وهان پهنچا بعد اختتام بزم عازم وطن هوا هشتم جنوري کو دلي پهنچا عرض راه مین بیمار هوا پانچ دن مرادآباد مین صاحب فراش رها اب جیسا فرسوده روان ناتوان تها ویسا هون جواب خطوط مجتمعه لکهه سکتا هون بهرحال ایسا هون- نواب میر جعفر علیخان مبرور مغفور کا خاندان سبحان الله * شعر *

این سلسله از طلاي نابست * این خانه تمام آفتابست

نواب میر غلام بابا خان میرے دوست اور میرے محسن هین راه و رسم نامه و پیام مدت سے باهمدگر جاري هی آپکا حکم بے تکلف مانونگا جناب میر ابراهیم علي‌خان صاحب اور حضرت میرعلیخان صاحب کي خدمتگزاري‌کو اپنا فخرو شرف جانونگا اسوقت بکس کهولا هی خطوط اطراف و جوانب دیکهه رها هون پهلے حضرت کے خط کا جواب بطریق اختصار لکها هی اب جب اسکا جواب آئیگا تب فقیر حکم بجا لائیگا - اسد الله * چهارشنبه ۱۷ جنوري سنه ۱۸۶۶ع * (۲۶۹)

ایضا

پیرو مرشد - آپکو میرے حال کي بهي‌خبر هی ضعف نهایت‌کو پهنچ گیا رعشه پیدا هوگیا بینائی مین بڑا فتور پڑا حواس مختل هوگئے جهانتک هوسکا احباب کي خدمت بجا لایا اوراق اشعار لیٹے لیٹے دیکهتا تها اور اصلاح دیتا تها اب نه آنکهه سے اچهي‌طرح سوجهے نه هاتهه سے اچهي طرح لکها جاے کهتے هین‌که شاه شرف بوعلي قلندرکو بسبب کبرسن کے خداے فرض اور پیغمبرنے سنت

معاف کردي تهي مين متوقع هون که ميرے دوست خدمت اصلاح اشعار مجهپرمعاف کرين- خطوط شوقيه کا جواب جس صورت سے هو سکيگا لکهديا کرونگا - زيادہ حد ادب - راقم اسدالله خان غالب *

۸ اپريل سنه ۱۸۶۶ع * (۲۷۰)

ايضا

پير و مرشد - يکم محرم کا خط کل ۱۸ محرم کو پهنچا آج ۱۹ کو جواب لکهتا هون آپ پر اور مير ابراهيم عليخان اور مير عالم عليخان پر ميري جان نثار هے مضي ما مضي اب ايک ايک غزل آپ تينون صاحب بهيجديا کيجئے اوسيطرح مين فردا فردا بعد اصلاح بهيجديا کرونگا مگر ميرے قبله و کعبه واسطے خدا کے شجره منظومه ارسال نفرمائيگا اوسکي اصلاح ميرے حد وسع سے باهر هے - ميرا شيوه نهين هي خط بيرنگ بهيجنا يهه خط عمدا بيرنگ بهيجتا هون کهتے هين که پيڈ کے تلف هونيکا احتمال اور بيرنگ کا نهين -

اسد الله * شنبه دوم جون سنه ۱۸۶۶ع * (۲۷۱)

ايضا

قبله - کل ڈاک کے هرکارے نے کل دو خط ايکبار پهنچائے ايک آپکا خط مع غزل اور ايک نواب مير ابراهيم عليخان کا خط مع غزل آج تين باتين ضروري لکهني تهين اسواسطے يهه خط آج روانه کرتا هون ايک بات يهه که غزل کا کاغذ واپس بهيجتا هون نه اسکو پهاڑ سکون نه پاني مين دهو سکون شهيدي کي غزل ان قافيون مين به تغير رديف ايسي هي که اب ان قافيونکا باندهنا هرگز نچاهئے آپ اور غزل لکهئے اسکو هرگز ديوان مين نرکهئے يهه بهي

اس ضمن مین لکھنا مناسب ہی کہ میر ابراهیم علي خان صاحب نے اپني اصلاحي غزل کي رسید کل کے خط مین لکھہ بھیجي آپ اپنے خط مین کس راہ سے لکھتے ھین کہ وہ غزل اصلاحي مانگتے ھین اسي فصل مین یہہ بھي اطلاع دیتا ھون کہ آپکي یہہ غزل (سلاکر سوئے - اور نہاکر سوئے) اور تاریخہاے بناي مسجد دیکھکر اور اصلاح دیکر آج پانچوان دن ھی کہ ڈاک مین بھیج چکا ھون - دوسري یہہ بات ھی کہ آپ سید صاحب کا حال مفصل لکھئے ایسا کي لاکھہ کا ملک بڑودہ کي سرکار سے ہمارے محسن کو ملا ھی کہ اونسے دو لاکھہ روپیہ نذرانہ مانگا جاتا ھی آگے اوس راج مین حسام الدین حسین خان اور شرف الدین حسین خان بڑے معزز اور مکرم متوسل تھے اور سیر حاصل جاگیرین رکھتے تھے کیا سید ابراهیم علیخان صاحب اوسي خاندان مین سے ھین اور ھان یہہ بھي لکھئے کہ میر عالم علیخان کو انسے اور آپکو ان دونون صاحبون سے کیا قرابت ھی - تیسري بات یہہ ھی کہ جب نوٹ بھیجئے تو اهل کلکتہ کي طرح آدھا آدھا دو بار کرکے نہ بھیجئگا - میرے نام کا لفافہ جس شہر سے چلے اوسي شہر کے ڈاک گھر مین رہ جاے تو رہ جاے ورنہ دلي کے ڈاکخانہ مین پہنچکر کیا امکان ھی کہ تلف ھو- اسد * ۲۵ ستمبر سنہ ۱۸۶۶ع* (۲۷۲)

ایضا

حضرت - یہہ آپکے جد امجد کا غلام تو مرگیا کثرت احکام تواتر ورود اشعار پھر یہہ هنجار کہ سو روپیہ کي نوٹ کي رسید سو بار مانگتے هو- میر ابراهیم علیخانصاحب کي غزل جسکا ایک شعر یہہ ھی * شعر*

علی علی جو کہا تا سحر تو یون سمجھے
کہ ذو الفقار سے کٹتي ھی اب ھماري رات

بعد اصلاح بھیج چکا ھون اور آپ اوسکا تقاضا کئے جاتے ھین- غزلین آپکي برستي ھین کہان تک دیکھون آپکي غزلون کے ساتھہ اور غزلین بھي گم ھو جاتي ھین بہتر برسکا آدمي پھر رنجور دایمي غذا یکقلم مفقود آٹھہ پہر مین ایکبار آب گوشت پي لیتا ھون نہ روٹي نہ بوٹي نہ پلاو نہ خشکا آنکھہ کي بینائي مین فرق ھات کي گیرائی مین فرق رعشہ مستولي حافظہ معدوم جہان جوکاغذ رہا وہ وھین رہا - میر عالم علي خانصاحب کي دو غزلین آئي ھوئي کہین رکھہ کے بھول گیا ھون - خلاصہ یہہ کہ نوٹ عطیہ سید صاحب کا آپ کے خط مین پہنچا روپیہ وصول ھوا معا خرچ ھوا اونکي ایک غزل (ساري رات - ھماري رات) جسکا ایك شعر اوپر لکھہ آیا ھون بعد اصلاح بھیج چکا ھون اور کوئي غزل اونکي اب میرے پاس نہین اور جناب میر عالم علیخان کي دو غزلین یاد ھی کہ آئے ھین اگر ملجائیگي تو بعد اصلاح بھیجونگا - آپکی غزلین شمار سے باھر ھین بکس مین دیکھونگا کتابونمین ڈھونڈھونگا مدعا یہہ کہ آپ اور دونون سید صاحب اسکا التزام کرین کہ ایک غزل اپنے خط مین بھیجین جب وہ غزل اور اوس خط کا جواب پہنچ لے تب دوسري غزل خط مین ملفوف ھوکر بھیجي جاے اور خط ھر صاحب کا جدا ھو آپ یہہ میرا خط خود غور سے پڑہلین اور دونون سید صاحبون کو پڑھوادین- ازروی احتیاط بیرنگ بھیجتا ھون - اسد یکرنگ * ۱۸ اکتوبر سنہ ۱۸۶۶ع * (۲۷۳)

ایضاً

سید صاحب و قبلہ - حکیم سید احمد حسن صاحب کو غالب نیم جانکا سلام پہنچے- وہ جو آپ نے سنا ھی کہ اب غالب کو مرض سے افاقت ھی سو محض غلط ھی آگے ناتوان تھا اب نیم جان ھون خط نہین لکھہ سکتا ایک لڑکے سے یہہ چند سطرین لکھوا دین ھین جو مین کہتا گیا ھون وہ غریب لکھتا گیا ھی آپ سید ھین اور بزرگ ھین میرے حق مین دعا کرین کہ اب تہتر برس سے آگے نہ بڑھون اور اگر کچھہ زندگي اور ھي تو حق تعالی تھوڑي سي صحت اور طاقت عنایت کرے تا کہ دوستون کي خدمت بجا لاتا رھون - غالب * ۳ جولائي سنہ ۱۸۶۷ع * (۲۷۴)

ایضاً

جناب سید صاحب و قبلہ - سید احمد حسن صاحب کو غالب نیم جان کي بندگي مقبول ھو - اور یہہ عرض بھي قبول ھو - کہ جناب معلی القاب نواب ابراھیم علیخان بہادر کي خدمت مین میري بندگي عرض کرین بارے بصورت تصویر دونون صاحبونکي خدمت مین میرا پہنچنا معلوم ھوا اگرچہ اس صورت مین چلنا پھرنا خدمت بجالاني نہین ھوسکتي مگر خیر حضرت کے پیش نظر حاضر رھونگا عنایت کي نظر رہے میرے حالپر - یہہ جو آپ نے لکھا ھي کہ نواب صاحب قبلہ کے ھان اس مہینے مین لڑکا پیدا ھونیوالا ھی مجھکو تاریخ تولد کا خیال رھیگا جب آپکي تحریر سے نوید تولد معلوم کر لونگا تب قطعہ یا رباعي جو کچھہ ھوگئي ھوگي وہ بھیجدونگا اور یہہ جو آپ نے اپني اور نواب صاحب

کي غزلون کي اصلاح کے واسطے لکھا هي مجھے اس حکم کی تعمیل بدل منظور هی جس مهینے تک مین زنده هون اوس مهینے تک خدمت بجالاونگا * ۱۷ جولائي سنه ۱۸۶۸ع * (۲۷۵)

بنام تفضل حسین خاں صاحب

کیون صاحب - یهه چچا بهتیجا هونا اور شاگردي و استادي سب پر پاني پهرگیا اگر کوئی هزار پانسو کي چیز هوتی اور مین تمسے مانگتا تو خدا جانے تم کیا غضب ڈهاتے میرا کلام خرید اٹهه دس روپیه کي سو وه بهي مین یهه نهین کهتا که مجهکو دے ڈالو تمکو مبارک رهے مجهکو مستعار دو مین اوسکو دیکهه لون جو میرے پاس نهین هی اوسکي نقل کر لون پهر تمکو واپس بهیجدون اسطرح کي طلب پر ندینا دلیل اسکي هی که مجهکو جهوٹا جانتے هو میرا اعتبار نهین یا یهه که مجهکو آزار دینا اور ستانا بدل منظور هي وه کتاب ابهی میرے آدمي کو دیدو باللہ واللہ مین اونمین سے جو میرے پاس نهین هی نقل کرکے تمکو بهیجدونگا اگر تمکو واپس ندون تو مجهپر لعنت اور اگر تم میري قسم کو نه مانو اور کتاب حامل رقعه کو ندو تو تمکو آفرین- غالب* (۲۷۶)

بنام مرزا حاتم علیصاحب مهر

بهت سهي غم گیتي شراب کم کیا هی
غلام ساقي کوثر هون مجهکــــو غم کیا هی
سخن مین خامۂ غالب کي آتش افشــاني
یقین هی همکوبهي لیکن اب اوسمین دم کیاهی

علاقۂ محبت ازلي کو برحق مانکر اور پیوند غلامي جناب مرتضی

عالي کو سچ جان کر ایک بات اور کہتا هون که بینائي اگرچه
سبکو عزیز هی مگر شنوائي بهي تو آخر ایک چیز هی مانا که
روشناسي اوسکے اجارے مین آئي هی یهه بهي دلیل آشنائي
هی کیا فرض هی که جبتک دید وا دید نهو لے اپنے کو بیگانهٔ یکدگر
سمجهین البته هم تم دوست دیرینه هین اگر سمجهین سلام کے
جواب مین خط بهت بڑا احسان هی خداکرے خط جسمین مین نے
آپکو سلام لکها تها آپکي نظر سے گزر گیا هو احیانا اگر ندیکها هو
تو اب مرزا تفته سے لیکر پڑهه لیجئیگا اور خط کے لکهنے کے
احسان کو اوس خط کے پڑهه لینے سے دو بالا کیجیگا - هاے میجر
جان جاکوب کیا جوان مارا گیا هی سچ اوسکا یهه شیوا تها که
اُردو کي فکر کو مانع آتا اور فارسي زبان مین شعر کہنے کي رغبت
دلواتا یهه بهي اونهین مین هي که جنکا مین ماتمي هون -
هزارها دوست مرگئے کسکو یاد کرون اور کس سے فریاد کرون جیون
تو کوئي غمخوار نهین مرون تو کوئي عزا دار نهین - غزلین آپکي
دیکهین سبحان الله چشم بد دور اُردو کي راه کے تو سالک هو
گویا اس زبان کے مالک هو فارسي بهي خوبي مین کم نهین
مشق شرط هی اگر کہے جاؤگے لطف پاوگے میرا تو گویا بقول طالب
آملي اب یهه حال هی * شعر *

اب از گفتن چنان بستم که گوئي * دهن برچهره زخمي بود بهشد

جب آپنے بغیر خط کے بهیجے خط مجهکو لکها هو تو کیونکر مجهکو
اپنے خط کے جواب کي نه تمنا هو پہلے تو اپنا حال لکهئے که مین نے
سنا تها آپ کہین کے صدر امین هین پهر اب اکبرآباد مین کیون

خانہ نشین ہین اس ہنگامہ مین آپکی صحبت حکام سے کیسی رہی - راجہ بلوان سنگھہ کا بھی حال لکھنا ضرور ہی کہ کہان ہین اور وہ دو ہزار روپیہ مہینا جو اونکو سرکار انگریزی سے ملتا تھا اب بھی ملتا ہی یا نہین - ہاے لکھنو کچھہ نہین کھلتا کہ اوس بہارستان پر کیا گزری اموال کیا ہوئے اشخاص کہان گئے خاندان شجاع الدولہ کے زن و مرد کا انجام کیا ہوا قبلہ و کعبہ حضرت مجتہد العصر کی سرگزشت کیا ہی گمان کرتا ہون کہ بہ نسبت میرے تمکو کچھہ زیادہ آگہی ہوگی امیدوار ہون کہ جو آپ پر معلوم ہی وہ مجھپر مجہول نرہے پتا مسکن مبارک کا کشمیری بازار سے زیادہ نہین معلوم ہوا ظاہرا اسیقدر کافی ہوگا ورنہ آپ زیادہ لکھتے - مرزا تفتہ کو دعا کہئیگا اور اونکے اوس خط کے پہنچنے کی اطلاع دیجئیگا جسمین آپکے خط کی اونہون نے نوید لکھی تھی - و السلام * (۲۷۷)

ایضا

بھائی صاحب - ازروے تحریر مرزا تفتہ آپکا چھہ کتابون کی تزئین کی طرف متوجہ ہونا معلوم ہوا پھر بھائی منشی نبی بخش نے دوبار لکھا کہ مین باجمال لکھتا ہون مفصل مرزا حاتم علی صاحب نے لکھا ہوگا - یارب اونکے دو خط آگئے مرزا صاحب نے اگر لکھا ہوتا تو اونکا خط کیون نہ آتا اپنے حسن اعتقاد سے یون سمجھا کہ نہ لکھنا بہ مقتضای یکدلی ہی جب اپنا کام سمجھہ لئے تو مجھکو لکھنا کیا ضرور ہی مگر اسکو کیا کرون کہ جواب طلب باتون کا جواب نہین مطبع اخبار آفتاب عالمتاب مین یکم ستمبر سنہ ۱۸۵۸ع

حال سے حکیم احسن اللہ خان کا نام لکھوا دینا اور دو نمبرونکا اخبار ایکبار بھجوا دینا اور آیندہ ہر ہفتہ اوسکے ارسال کا طور ٹھہرا دینا - کیون صاحب یہہ امر ایسا کیا دشوار تھا کہ آپنے نکیا اور اگر دشوار تھا تو اوسکي اطلاع دیني کیا دشوار تھي ابھي شکایت نہین کرتا پوچھتا ہون کہ آیا یہہ امور مقتضي شکایت ہین یا نہین - مرزا تفتہ کے ایک خط مین یہہ قصہ لکھہ چکا ہون کیا اونہون نے بھي وہ خط تمکو نہین پڑھایا ہرچند عقل دوڑائي کوئي درنگ کي وجہ خیال مین نہ آئي اب حصول مدعا سے قطع نظر مین یہہ سوچ رہا ہون کہ دیکھون چھہ مہینے بعد برسدن بعد اگر مرزا صاحب خط لکھتے ہین تو اس امر خاص کا جواب کیا لکھتے ہین مین بھي شاعر ہون اگر کوئي مضمون ہوتا تو میرے بھي خیال مین آجاتا کوئی عذر ایسا میرے ذہن مین نہین آتا کہ قابل سماعت کے ہو مین بھي تو دیکھون تم کیا لکھتے ہو* (۲۷۸)

ایضا

صاحب میرے - عہدۂ وکالت مبارک ہو موکلون سے کام لیا کیجئے پریون کو تسخیر کیا کیجئے - مثنوي پہنچي جھوٹ بولنا میرا شعار نہین کیا خوب بول چال ہی انداز اچھا بیان اچھا روز مرہ صاف حبشیون کا استغاثہ کیا کہون کیا مزہ دے رہا ہی - اس مثنوي نے اگلي مثنویون کو تقویم پارینہ کردیا بیان بخشایش ہم

گنہگارون تک کیون پہنچیگا مگر ہان اس راہ سے (ع)

کہ مستحق کرامت گنہگاراننذ

بخشش کا متوقع ہون مین ابھي تک یہہ بھي نہین سمجھا کہ

وہ نسخہ نظم هی یا نثر هی اور مضمون اوسکا کیا هی - مرزا یوسف علي خان آتهہ دس مہینے سے مع عیال و اطفال اسي شہر مین مقیم هین میرے مسکن کے پاس ایک مکان کرایہ کو لیلیا هی اوسمین رهتے هین اگر اونکو خط بهیجو تو میرے مکان کا پتا لکهدینا اور یهہ بهي آپکو معلوم رهے کہ میرے خط کے سرنامہ پر محلہ کا نام لکهنا ضرور نهین شہر کا نام اور میرا نام قصہ تمام - هان یار عزیز کے خط پر میرے مکان کے قریب کا پتا ضرور هي - دو روز سے شعاع مہرکو دیکهہ رهے هین اکثر تمهارا ذکر خیر رهتا هی وہ تو اب هر وقت یهین تشریف رکهتے هین رات کو تو پهر چهہ گهڑي کي نشست هر روز رهتي هی ابهي یهین سے اوٹهکر گئے هین تمکو سلام کهتے هین اور شعاع مہر کي مداح اور بیان بخشایش کے مشتاق هین * (۲۷۹)

ایضا

جناب مرزا صاحب - آپکا غم فزا نامہ پهنچا مین نے پڑها یوسف علي خان عزیز کو پڑهوا دیا اونهون نے جو میرے سامنے اس مرحومہ کا اور آپکا معاملہ بیان کیا یعنے اوسکي اطاعت اور تمهاري اوس سے محبت سخت ملال هوا اور رنج کمال هوا - سنو صاحب شعرا مین فردوسي اور فقرا مین حسن بصري اور عشاق مین مجنون یهہ تین آدمي تین فن مین سر دفتر اور پیشوا هین شاعر کا کمال یهہ هی کہ فردوسي هوجاے فقیر کي انتها یهہ هی کہ حسن بصري سے ٹکر کهاے - عاشق کي نمود یهہ هی کہ مجنون کي همطرحي نصیب هو لیلی اوسکے سامنے مري تهي تمهاري

محبوبه تمہارے سامنے مري بلکه تم اوس سے بڑھکر ہوئے که لیلی اپنے گھر میں اور تمہاري معشوقه تمہارے گھر میں مري بهئي مغل بچے بهي غضب ہوتے ہیں جسپر مرتے ہیں اوسکو مار رکھتے ہیں میں بهي مغلبچه ہون عمر بهر میں ایک بڑي ستم پیشه ڈومني کو میں نے بهي مار رکھا ہی خدا اون دونوں کو بخشے اور ہم تم دونونکو بهی که زخم مرگ دوست کھائے ہوئے ہیں مغفرت کرے چالیس بیالیس برسکا یہه واقعه ہی با آنکه یہه کوچه چھٹ گیا اس فن سے میں بیگانۂ محض ہوگیا ہون لیکن اب بهي کبهي کبهي وه ادائین یاد آتي ہیں اوسکا مرنا زندگي بهر نه بهولونگا جانتاہون که تمہارے دلپر کیا گزرتي ہوگی صبر کرو اور اب ہنگامه عشق مجازي چهوڑو * شعر *

سعدي اگر عاشقي کني وجواني * عشق محمد بس است وآل محمد

الله بس ما سوی هوس (۲۸۰)

ایضا

شرط اسلام بود ورزش ایمان بالغیب

ای تو غایب زنظر مهر تو ایمان منست

حلیۂ مبارک نظر افروز ہوا - جانتے ہو که مرزا یوسف علیخان عزیز نے جو کچهه تمسے کہا اوسکا منشا کیا ہی کبهي میں نے بزم احباب میں کہا ہوگا که مرزا حاتم علي کے دیکھنے کو جي چاهتا هی سنتا ہون که وه طرحدار آدمي ہیں - اور بهائي تمہاري طرحداري کا ذکر میں نے مغل جان سے سنا تها جس زمانے میں که وه نواب حامد علی خان کے نوکر تهے اور اوسمیں مجهه میں

بے تکلفانہ ربط تھا تو اکثر مغل سے پہرون اختلاط هوا کرتے تھے اوسنے تمھارے شعر اپنی تعریف کے بھی مجھکو دکھائے - بہر حال تمھارا حلیہ دیکھکر تمھارے کشیدہ قامت ہونے پر مجھکو رشک نہ آیا کسواسطے میرا قد بھی درازی مین انگشت نما هی- تمھارے گندمی رنگ پر رشک نہ آیا کسواسطے کہ جب مین جیتا تھا تو میرا رنگ چنپئی تھا اور دیدہ ور لوگ اوسکی ستایش کیا کرتے تھے اب جو کبھی مجھکو وہ اپنا رنگ یاد آتا هی تو چھاتی پر سانپ سا پھر جاتا هی - هان مجھکو رشک آیا اور مین نے خون جگر کھایا تو اسبات پر کہ ڈاڑھی خوب گھنی هوئی هی وہ مزے یاد آگئے کیا کہون جی پر کیا گزری - بقول شیخ علی حزین * شعر * تا دسترسم بود زدم چاک گریبان * شرمندگی از خرقۂ پشمینہ ندارم جب ڈاڑھی مونچھہ مین بال سفید آگئے تیسرے دن چیونٹی کے انڈے گالونپر نظر آنے لگے اس سے بڑھکر یہہ هوا کہ آگے کے دو دانت ٹوٹ گئے ناچار مسی بھی چھوڑ دی اور ڈاڑھی بھی - مگر یہہ یاد رکھئے کہ اس بھونڈے شہر مین ایک وردی هی عام ملا حافظ بساطی نیچہ بند دھوبی سقہ بھٹیارہ جولاھہ کنجڑا مونہہ پر ڈاڑھی سر پر بال فقیر نے جسدن ڈاڑھی رکھی اوسی دن سر منڈایا - لاحول و لا قوة الا باللہ العلی العظیم کیا بک رہا هون - صاحب بندہ نے دستنبو جناب اشرف الامرا جارج فریڈرک ایڈمنسٹن صاحب لفٹنٹ گورنر بہادر غرب و شمال کی نذر بھیجی تھی سو اونکا فارسی خط محررۂ دھم مارچ مشتمل بر تحسین و آفرین و اظہار خوشنودی بطریق ڈاک آگیا پھر مین نے

تہنیت میں لفٹنٹ گورنري کے قصیدہ فارسي بھیجا اوسکي رسید میں نظم کی تعریف اور اپنی رضامندي پر متضمن خط فارسي بسبیل ڈاک مرقومۂ چہار دھم آگیا پھر ایک قصیدہ فارسي مدح و تہنیت میں جناب رابرٹ منٹگمریصاحب لفٹنٹ گورنر بہادر پنجاب کی خدمت میں بواسطۂ صاحب کمشنر بہادر دہلي بھیجا تھا کل اونکا مہري خط بذریعۂ صاحب کمشنر بہادر دہلي آگیا پنشن کے باب میں ابھي کچھہ حکم نہیں اسباب توقع کے فراھم ہوتے جاتے ھیں دیر آید درست آید - اناج کھاتا ھي نہیں ھوں آدہ سیر گوشت دنکو اور پاو بھر شراب راتکو ملي جاتي ھی

هرایک بات پہ کہتے ھو تم کہ تو کیا ھی
تمہیں کہو کہ یہہ انداز گفتگو کیا ھی

اگر ھم فقیر سچے ھیں اور اس غزل کے طالب کا ذوق پکا ھی تو یہہ غزل اس خط سے پہلے پہنچ گئي ھوگي - رھا سلام وہ آپ پہنچا دیںگے* (۲۸۱)

ایضا

مرزا صاحب - ھمکو یہہ باتیں پسند نہیں پینسٹھہ برسکي عمر ھی پچاس برس عالم رنگ و بو کي سیر کي ابتدای شباب میں ایک مرشد کامل نے یہہ نصیحت کي ھی کہ ھمکو زھد و ورع منظور نہیں ھم مانع فسق و فجور نہیں پیو کھاؤ مزے اوڑاؤ مگر یہہ یاد رہے کہ مصري کي مکھي بنو شہد کي مکھي نہ بنو سو میرا اس نصیحت پر عمل رھا ھی کسیکے مرنیکا وہ غم کرے جو آپ نہ مرے - کیسي اشک فشاني - کہاں کی مرثیہ خواني - آزادي کا شکر بجا لاؤ غم نہ کھاؤ اور اگر ایسے ھي اپني گرفتاري

سے خوش ہو تو چُنّا جان نسہي مُنّا جان سہي مین جب بہشت کا تصور کرتا ہون اور سوچتا ہون کہ اگر مغفرت ہوگئي اور ایک قصر ملا اور ایک حور ملي اقامت جاودانی هی اور اوسي ایک نیک بخت کے ساتھہ زندگاني هی اس تصور سے جي گھبراتا هی اور کلیجا مونهہ کو آتا هی - هی هی وہ حور اجیرن ہوجائگي طبیعت کیون نہ گھبرائیگي وهي زمردین کاخ اور وهي طوبی کي ایک شاخ - چشم بد دور وهي ایک حور - بهائي هوش مین آؤ کہین اور دل لگاؤ * شعر *

زن نو کن ایدوست در نوبهار * کہ تقویم پارینہ ناید بکار

مرزا مظہر کے اشعار کي تضمین کا مسدس دیکھا فکر سراپا پسند ذکر بہمہ جہت ناپسند اپنے نام کا خط مع اون اشعار کے مرزا یوسف علی خان عزیز کے حوالہ کیا مکرمي نواب محمد علیخان صاحب کی خدمت مین سلام عرض کرتا ہون پروردگار اونکو سلامت رکھے - مولوي عبدالوهاب صاحب کو میرا سلام دم دیکے مجھسے فارسی عبارت مین خط لکھوایا مین منتظر رہا کہ آپ لکھنؤ جائینگے وہ عبارت جناب قبلہ و کعبہ کو دکھائینگے اونکے مزاج اقدس کي خیر و عافیت مجھکو رقم فرمائینگے مین کیا جانون کہ حضرت میرے وطن مین جلوہ افروز هین (ع)

یار در خانہ و من گرد جہان میگردم

اب مجھے اونسے یہہ استدعا هی کہ دستخط خاص سے مجھکو خط لکھین اور لکھنؤ نہ جانیکا سبب اور جناب قبلہ و کعبہ کا حال جو کچھہ معلوم هو وہ سب اوس خط مین درج کرین * (۲۸۲)

ایضا

مرا بسادہ دلیہای من توان بخشید * خطا نمودہ ام و چشم آفرین دارم

کل دوشنبہ کا دن ۲۰ ستمبر کي تھي صبح کو مین نے آپکو شکایت نامہ لکھا اور بیرنگ ڈاک مین بھیجدیا دو پہر کو ڈاک کا ھرکارہ آیا تمہارا خط اور ایک مرزا تفتہ کا خط لایا معلوم ھوا کہ جس خط کا جواب مین آپسے مانگتا ھون وہ نہین پہنچا کچھہ شکوہ سے شرمندگي اور کچھہ خط کے نہ پہنچنے سے حیرت ھوئي دوپہر ڈھلے مرزا تفتہ کے خط کا جواب لکھکر ٹکٹ نکالنے لگا بکس مین سے وہ تمہارے نام کا خط نکل آیا اب مین سمجھا کہ خط لکھکر بھول گیا ھون اور ڈاک مین نہین بھیجا اپنے نسیان کو لعنت کي اور چپ ھو رھا - متوقع ھون کہ میرا قصور معاف ھو بعد چاھنے عفو جرم کے آپکے کل کے خط کا جواب لکھتا ھون - سبحان اللہ جلدونکي آرایش کے باب مین کیا اچھي فکر کی ھی میرے دلمین بھي ایسي ھي ایسی باتین تھین یقین ھی کہ متاع شاھوار ھو جائیدگے اھار مہرہ اگر ھوجائنگا تو حرف خوب چمک جائینگے اسکا خیال اون چار جلدون مین بھي رھے بارہ روپیہ کے ھنڈوي پہنچتي ھی روپیہ وصول کرکے مجھکو اطلاع دیجیگا ورنہ مین مشوش رھونگا - حضرت یہان دو چیزین مشہور ھین انکے باب مین آپ سے تصدیق چاھتا ھون ایک تو یہہ کہ لوگ کہتے ھین کہ آگرہ مین اشتہار جاري ھو گیا ھی اور ڈھنڈورا پٹ گیا ھی کہ کمپني کا ٹھیکہ ٹوٹ گیا اور بادشاھي عمل ھندوستان مین ھوگیا دوسري خبر یہہ ھی جناب اڈمنشٹن صاحب بہادر گورمنٹ کلکتہ کي چیف سکرٹر اکبر آباد کے

لفتنٹ گورنر هوگئے خبرین دونون اچهي هین خدا کرے سچ
هون اور سچ هونا اونکا آپکے لکھنے پر منحصر هی - هانصاحب ایک
بات اور هی اور وہ محل غور هي مین نے حضرت ملکۂ معظمہ
انگلستانکي مدح مین ایک قصیدہ اندنون مین لکھا هی تہنیت
فتح هند اور عملداري شاهي - ساتھہ بیت هي منظور یہہ تھا کہ
کتاب کے ساتھہ قصیدہ ایک اور کاغذ مذهب پرلکھکر بھیجون پھر یہہ
خیال مین آیا کہ دس سطر کے مسطر پر کتاب لکھي گئي هی یعنے
چھاپا هوئي اگر یہہ چھہ صفحے یعنے تین ورق اور چھپ کر اوس
کتاب کے آغاز مین شامل جلد هوجائین تو بات اچھي هی
آپ اور منشي نبي بخش صاحب اور مرزا تفتہ منشي شیو نرائن
صاحب سے کہکر اسکا طور درست کرین اور پھر مجھکو اطلاع دین
تو مین مسودہ آپکے پاس بھیج دون جب کتاب چھپ چکے تو
یہہ چھپ جاے - دو باتین هین ایک تو یہہ کہ چھپے بعد کتاب کے
اور لگایا جاے پہلے کتاب سے دوسري یہہ کہ اوسکي سیاہ قلم کي
لوح الگ هو اور پہلے صفحہ پر جسطرح کتاب کا نام چھاپتے هین
اسطرح یہہ بھي چھاپا جاے کہ قصیدہ در مدح جناب ملکۂ
انگلستان خلد الله ملکہا - میرا نام کچھہ ضرور نہین کتاب کے پہلے
صفحہ پر تو هوگا - هندوي کي رسید اور اس مطلب خاص کا
جواب باصواب یعني نوید قبول جلد لکھئے * (۲۸۳)

ایضا

بندہ پرور - آپکا مهرباني نامہ آیا آپکے مهر انگیز اور محبت خیز
باتون نے غم بیکسي بھلایا - کہان دھیان لڑا هي کہان سے دستنبو

کي مناسبت کے واسطے ید بیضا ڈھونڈ نکالا ھی آفرین آفرین صد ھزار آفرین تیسرا مصرع اگر یون ھو تو فقیر کے نزدیک بہت مناسب ھی * ع * نامہ خود سال خویش داد نشان * مرزا تفتہ کا خط ھاترس سے آیا اونکے لڑکے بالے اچھے ھین آپ گھبرائین نہین وہ آئے کي آئے ھین اگر تمھین بغیر اونکے آرام نہین تو اونکو بغیر تمھارے چین کہان - صاحب بندۂ اثنا عشري ھون ھر مطلب کے خاتمہ پر بارہ کا ھندسہ کرتا ھون خدا کرے کہ میرا بھي خاتمہ اسي عقیدہ پر ھو ۱۲ - ھم تم ایک آقا کے غلام ھین تم جو مجھسے محبت کروگے یا میري غمگساري مین محنت کروگے کیا تمکو غیر جانون جو تمھارا احسان مانون تم سراپا مہر و وفا ھو و اللہ اسم بامسمی ھو ۱۲ - مبالغہ اس کتاب کي تصحیح مین اسواسطے کرتا ھون کہ عبارت کا ڈھنگ نیاھي صحیح کا درست پڑھنا بڑي بات ھی اگر غلط ھوجاے تو پھر وہ عبارت نري خرافات ھی بارے بسبب التفات بھائي منشي نبي بخش صاحب کي صحت الفاظ سے خاطر جمع ھی متوقع ھون کہ وہ تکلیف سہین اور ختم کتاب تک متوجہ رھین منشي شیو نراین صاحب نے کاپي میرے دیکھنے کو بھیجي تھي سب طرح میري پسند آئي چنانچہ اونکو لکھہ بھیجا ھی اگر ھوسکے تو سیاھي ذرا اور بھي رنگت کي اچھي ھو ۱۲ - حضرت چار جلدین یہان کے حکام کو دونگا اور دو جلدین ولایت کو بھیجونگا اللہ اللہ کیا غفلت ھی اور کیا اعتماد ھی زندگي پر - بہر حال یہہ ھوس تھي اور شاید اب بھي ھو کہ ان چھہ جلدونکي کچھہ تزئین اور آرایش کي جاوے آپ اور بھائي صاحب اور اونکا

فرزند رشید منشي عبد اللطیف اور منشي شیونراین یهه چارون
صاحب فراهم هون اور باجلاس کونسل یهه امر تجویز کیا جاوے که
کیا کیاجاے معهذا دو دو روپیه کتاب سے زیاده کا مقدور بهي نهین هان
یهه ممکن هی که چار جلدین چهه روپیه مین اور دو جلدین چهه
روپیه مین تیار هون پهر سوچتا هون که یارب آرایش کي گنجایش
کهان ناچار چار کتابون‌کي جلد ڈیڑه ڈیڑه روپیه‌کي اور دو کتابونکي
جلد تین تین روپیه کي بنائي‌جاے - قصه مختصر کچهه کیاجاے
یا یهي کهدیا جاے که تیري راے کونسل مین مقبول اور صرف
جلدونکي تیاري منظور هوئي باره روپیه بهیج دے ۱۲ - مطالب اور
مقاصد تمام هوئے اور هم تم بزبان قلم باهمدگر همکلام هوئے * (۲۸۴)

ایضا

مرزا صاحب - مین نے وه انداز تحریر ایجاد کیا هی که مراسله کو
مکالمه بنا دیا هی هزار کوس سے بزبان قلم باتین کیا کرو هجر مین
وصال کي مزے لیا کرو کیا تمنے مجهسے بات کرنیکي قسم کهائي هی
اتنا تو کهو که یهه کیا بات تمهارے جي مین آئي هی برسون
هو گئے که تمهارا خط نهین آیا نه اپني خیر و عافیت لکهي نه
کتابونکا بیورا بهیجوایا هان مرزا تفته نے هاترس سے یهه خبر دي
هی که پانچ ورق پانچون کتابون کي آغاز کے اونکو دي آیا هون
اور اونهون نے سیاه قلم‌کي لوحونکي تیاري کي هي یهه تو بهت دن
هوئے جو تمنے مجهکو خبر دي هی که دو کتابون کي طلائي
لوح مرتب هو گئی هی پهر اب اون کتابون کي جلدین
بنجانیکي کیا خبر هی اور ان پانچون کتابونکے تیار هونے مین

درنگ کسقدر هی - مہتمم مطبع کا خط پرسون آیا تہا وہ لکھتے
هین کہ تمہاري چالیس کتابین بعد منہائي لینے سات جلدونکي
اسی هفتہ مین تمہارے پاس پہنچ جائینگي اب حضرت
ارشاد کرین کہ یہہ سات جلدین کب آئینگي هرچند کاریگرون
کے دیر لگانے سے تم بہي مجبور هو مگر ایسا کچھہ لکھو کہ آنکھون
کي نگراني اور دل کی پریشاني دور هو خدا کرے اون تینتیس
جلدون کے ساتھہ یا دو تین روز کے آگے پیچھے یہہ سات جلدین
آپکي عنایتي بہي آئین تا خاص و عام کو حا بجا بھیجي
جائین میرا کلام میرے پاس کبھي کچھہ نہین رہا نواب ضیاء الدین
خان اور نواب حسین مرزا جمع کرلیتے تھے جو مین نے کہا آنہون
نے لکھہ لیا اون دونون کے گھر لٹ گئے هزارون روپیہ کے کتابخانے
برباد هوئے اب مین اپنے کلام کے دیکھنے کو ترستا هون کئی دن هوئے
کہ ایک فقیر کہ وہ خوش آواز بہي هی اور زمزمہ پرداز بہي هی
ایک غزل میري کہین سے لکھوا لایا اوسنے وہ کاغذ جو مجھکو
دیکھایا یقین سمجھنا کہ مجھکو رونا آیا غزل تمکو بھیجتا هون
اور صلہ مین اس خط کے جواب چاهتا هون * غزل

درد منت کش دوا نہوا * مین نہ اچھا هوا برا نہوا
جمع کرتے هو کیون رقیبون کو * اک تماشا هوا گلا نہوا
رہزني هی کہ دلستاني هی * لیکے دل دلستان روانہ هوا
زخم گر دب گیا لہو نہ تھما * کام گر رک گیا روا نہوا
کتنے شیرین هین تیرے لب کہ رقیب * گالیان کھاکے بے مزہ نہوا
کیا وہ نمرود کي خدائي تھي * بندگي مین مرا بھلا نہوا

جان دے دے ہوئے اوسیکے تہی * حق تو یون ہي کہ حق ادا نہوا
کچھہ تو پڑھئیے کہ لوگ کہتے ہین * آج غالب غزل سرا نہوا (۲۸۵)

ایضا

بہائي صاحب - آپکے خامہ مشکبار کي صریر نے کتابون کي لوح طلائي کا آوازہ یہان تک پہنچایا بلکہ مجھکو اونکي لوحون کا خط طلائي مانند شعاع آفتاب نظر آیا کیا پوچھنا ہی اور کیا کہنا ہی مجھکو تو بموجب اس مصرع کے (ع)

خاموشي از ثناي تو حد ثناي تست

دلمین خوش ہوکر چپ رہنا ہی حضرت مدح کو ایک موقع ضرور ہی مجھکو آپکے حکم کا بجا لانا منظور ہی اس نذر کے پہنچنے کے بعد جب کوئي اونکا عنایت نامہ آئیگا تو بندۂ درگاہ مدح گستري کا جوہر دکھائیگا اوس نظم مین آپ کا ذکر خیر بھي آجائیگا اب یہہ تو فرمائے کہ مدت انتظار کب انجام پائیگي اور کتابون کي روانگي کي خبر مجھکو کب آئیگي آپکے فرط توجہ کا سبب طرح یقین ہی سیاہ قلم کي پانچون لوحین بھي اگر بن گئي ہون تو عجب نہین ہی جلدون کا بنانا البتہ چھاپے کے اختتام پر موقوف ہی معلوم تو ہوتا ہی کہ بہائي نبي بخش صاحب اور ہمارے شفیق منشي شیو نراین صاحب کي ہمت اوسکي جلد انجام ہونے پر مصروف ہی یا رب اسي اکتوبر کے مہینے مین یہہ کام انجام پا جاے اور چالیس جلدون کا پشتارہ میرے پاس آجاے مرزا تفتہ کو کیا دون اور کیا لکھون مگر دعا دون اور دعا لکھون

صاحب اب تعطیل نکرو کام مین تعجیل کرو * (ع)

اي ز فرصت بیخبر در هرچه باشي زود باش

خدا کرے نثر کي تحریر انجام پاگئي هو اور قصیده کے چهاپنے کي نوبت آگئي هو قصیده کا نثر سے پهلے لگانا از راه اکرام و اعزاز هی ورنه نثر مین اور صنعت اور نظم کا اور انداز هی یهه اوسکا دیباچه کیون هو بلکه صورت ان دونون کي اجماع کي یون هو که سر رشتهٔ آمیزش توڑ دیا جاے اور قصیدیکے اور دستنبو کے بیچ مین ایک ورق ساده چهوڑ دیاجاے - راے امید سنگهه کا کوئي خط اگر اِندور سے آیا هو تو مجهکو بهی آگهي دو چاهو تمهین ابتدا کرو اور ایک خط اونکو لکهو اور اوسکا پرداز اسبات پر رکهو که اب وه کتابین تیار هونے کو آئي هین آپکي خدمت مین کهان بهیجي جائین اور کیا پتا لکها جاے یهه خط جواب طلب هوجائگا اور اونکو جواب لکهنا پڑیگا * (۲۸۹)

ایضا

بهائي صاحب - مطبع مین سے ساده کتابین یقین هی که آجکل پهنچ جائین اور پس و پیش سات جلدین آپکي بنوائي هوئي بهي آئین بالفعل ایک اور عقده سرشتهٔ خیال مین پڑا هی یعنے ازروے اخبار مفید خلایق ذهن لڑا هی که اس هفته مین جناب اِدمنشٹن صاحب بهادر آگره آئینگے اور وسادهٔ لفٹنٹ گورنري پر اجلاس فرمائینگے اس صورت مین اغلب هی که ولیم میور صاحب بهادر انکي جگهه چیف سکرتر بنجاینگے پهر دیکهئے که یهه محکمه لفٹنٹ گورنري مین اپنا سکرتر کسکو بنائینگے میر منشي اس محکمه کے تو وهي منشي غلام غوث خان بهادر رهینگے دیکهئے

ہمارے منشي مولوي قمرالدین خان کہان رہینگے- بہرحال آپ سے یہہ استدعا ہی کہ پہلے کتابون کا احوال لکھئے اور پھر جدا جدا جواب ہر سوال کا لکھئے جب تک اِدمنسٹن صاحب بہادر چیف سکرتر تھے تو یہہ خیال مین تھا کہ اونکي نذر اور نواب گورنر جنرل بہادر کي نذر یعنے دو کتابین مع اپنے خط کے اونکے پاس بھیجونگا اب حیران ہون کہ کیا کرون آیا انکي جگہہ سکرتر کون ہوا اور یہہ جو لفتنت گورنر ہوے تو اونہون نے سکرتر کسکو کیا میر منشي لفتنت گورنر کا کون رہا اور گورنر جنرل کا منشي کون ہی جو آپکو معلوم ہو وہ اور جو نہ معلوم ہو وہ دریافت کرکے لکھئے - قمرالدین خان کا حال ضرور - منشي غلام غوث خان کا حال پرضرور - بھائي میرے سر کي قسم اس خط کا جواب ضرور لکھنا اور مفصل لکھنا اور ایسا واضح لکھنا کہ مجھسا کند ذہن اچھي طرح اسکو سمجھہ لے - زیادہ کیا لکھون * (۲۸۷)

ایضا

بھائي صاحب - خدا تمکو دولت و اقبال روز افزون عطا کرے اور ہم تم ایک جگہہ رہا کرین - خدا کرے قصیدے کے چھاپے کي منظوري اور ہنڈوي کي رسید آئے گویا صفر کے مہینے مین عید آئے ہنڈوي کا روپیہ جب چاہو منگواؤ اور کتابونکي لوحین اور جلدین موافق اپني راے کے بنوا لو اب آپ دو ورقہ کا ڈاک مین بھیجنا موقوف رکھین اور کتابونکي درستي پر ہمت مصروف رکھین قصیدے کے مسودہ کا ورق مرزا تفتہ کے خط مین پہنچ گیا ہوگا آپ نے اور مرزا تفتہ نے اور بھائي منشي نبي بخش

صاحب نے قصیدے کو دیکھا ہوگا قصیدے کا شامل کتاب ہونا بہت ضرور ہی پر دیکھا چاہئے کہ صاحب مطبع کو کیا منظور ہی اگر وہ کاغذ کي قیمت کا عذر کرینگے تو ہم پانچ سات روپیہ سے اور بھي اونکا بھرنا بھرینگے جناب اڈمنسٹن صاحب بہادر سے مین صورت آشنا نہین کبھي مین نے اونکو دیکھا نہین خطونکي میري اونکي ملاقات ہی اور نامہ و پیام کي یون بات ہی کہ جب کوئی نواب گورنر جنرل بہادر نئے آتے ہین تو میریطرف سے ایک قصیدہ بطریق نذر جاتا ہی بے ذریعہ جناب صاحب اجنٹ بہادر دہلي اور نواب لفٹنٹ گورنر بہادر آگرہ بھجواتا ہون اور صاحب سکرٹر بہادر گورمنٹ کا خط اوسکي رسید مین بسبیل ڈاک پاتا ہون جب جناب لارڈ کیننگ بہادر نے کرسي گورنري پر اجلاس فرمایا تو مین نے موافق دستور کے قصیدہ ڈاک مین بھیجوایا اڈمنسٹن صاحب بہادر چیف سکرٹر کا جو مجھکو خط آیا تو اونہون نے باجود عدم سابقہ معرفت میرا القاب بڑھایا قبل ازین خانصاحب بسیار مہربان دوستان میرا القاب تھا اس قدر شناس نے از راہ قدر افزائی خانصاحب مشفق بسیار مہربان مخلصان لکھا اب فرمائے اونکو کیونکر اپنا محسن اور مربي نجانون کیا کافر ہون جو احسان نمانون - برخوردار مرزا تفتہ کو دعا کہتا ہون بھائي اب مین اسکا منتظر رہتا ہون کہ تم اور مرزا صاحب مجھکو لکھو کہ لو صاحب دستنبو کا چھاپا تمام کیا گیا اور قصیدہ چھاپکر ابتدا مین لگا دیا گیا - مادۂ تاریخ مین کیا برائي ہي جو تمھارے جي مین یہہ بات آئي ہي کہ

مجھسے بار بار پوچھتے ہو مادہ اچھا ہی قطعہ لکھلو اور خاتمہ کتاب پر لگادو ایک قطعہ مرزا صاحب کا ایک قطعہ تمہارا یہہ دونون قطعے رہین اور اگر وہان کوئي اور صاحب شاعر ہون تو وہ بھي کہین اس عبارت سے یہہ نہ سمجھنا کہ روی سخن ساري خدائي کي طرف ہي بلکہ خاص یہہ اشارہ بھائي کي طرف ہي مولانا حقیر کو توجہ اسباب مین چاہئے اور اونکا نام بھي اس کتاب مین چاہئے - اس خط کو لکھکر بند کرچکا تھا کہ ڈاک کا ہرکارہ میرے مشفق منشي شیو نراین صاحب کا خط لایا بارے قصیدہ کا مسودہ پہنچ گیا اور منشي صاحب نے اوسکا چھاپنا قبول کیا یہہ تشویش بھي رفع ہوگئي اب اونسے میرا سلام کہدیگا اور یہہ کہدیگا

(ع) شکر رافت ہاي تو چند انکہ رافت ہاي تو

اور یہہ اونکو اطلاع دیجئگا کہ اخبار کا لفافہ ہرگز مجھکو نہین پہنچا ورنہ کیا امکان تھا کہ مین اوسکي رسید نہ لکھتا * (۲۸۸)

ایضا

خودشکوہ دلیل رفع آزار بس است * آید بزبان ہر انچہ از دل برود

بندہ پرور - فقیر شکوہ سے برا نہین مانتا مگر شکوہ کي فن کو سوای میرے کوئی نہین جانتا شکوہ کي خوبي یہہ ہي کہ راہ راست سے مونہہ نہ موڑے اور معہذا دوسرے کیواسطے جواب کي گنجایش نچھوڑے کیا مین یہہ نہین کہہ سکتا کہ مجھکو آپکا فرخ آباد جانا معلوم ہو گیا تھا اسواسطے آپکو خط نہین لکھا تھا کیا مین یہہ کہہ نہین سکتا کہ مین نے اس عرصہ مین کئے خط بھجوائے اور وہ اولٹے پھر آئے آپ شکوہ کاہیکو کرتے ہین اپنا گناہ میرے ذمہ دھرتے

هين نه جاتے وقت لکها که مين کهان جاتا هون نه وهان جاکر لکها که مين کهان رهتاهون - کل آپکا مهرباني نامه آيا آج مين نے اوسکا جواب بهجوايا کهئه اپنے دعوي مين صادق هون يا نهين بس درد مندونکو زيادہ ستانا اچها نهين - مرزا تفته سے آپ فقط اونکے خط نه لکهنے کے سبب سرگران هين مين يهه بهي نهين جانتا که وہ ان دنون مين کهان هين آج توکلت علی الله سکندر آباد خط بهيجتا هون ديکهون کيا ديکهتا هون * (۲۸۹)

ايضا

بهائي صاحب - تمهارا خط اور قصيدہ پهنچا اصل خط تمهارا لفافه مين لپيٹ کر مرزا تفته کو بهيجديا تاکه حال اونکو مفصل معلوم هو جاے بعد اس رپورٹ کے تمکو تهنيت ديتا هون پروردگار به تصدق آيمۂ اطهار يهه پيش آمد اقبال تمکو مبارک کرے اور منصبهای خطير اور مدارج عظيم کو پهنچارے واقعی يهه که تمنے بڑي جرأت کی في الحقيقت اپنی جان پر کهيلتے تهے بات پيدا کی مگر اپني مردی و مردانگي سے دولت کا هاتهه آنا مع نيکنامي اس سے بهتر دنيا مين کوئي بات نهين اب يقين هی که خدمت منصفي ملے اور جلد ترقی کرو ايسا که سال آيندہ تک چشم بددور صدر الصدور هو جاؤ - الله الله ايک وہ زمانه تها که مغل نے تمهارا ذکر مجهسے کيا تها اور وہ اشعار جو تمنے اوسکے حسن کے وصف مين لکهے تهے تمهارے هات کے لکهے هوئے مجهکو دکهائے تهے اب يهه ايک زمانه هی که طرفين سے نامه و پيام آتے جاتے هين انشا الله تعالی وہ دن بهی آجائيگا که هم تم باهم

بیٹھین اور باتین کرین قلم بیکار ہو جاے زبان بر سر گفتار آے ۔ انشا الله خانکا بهی قصیدہ مین نے دیکھا ھی تمنے بہت بڑھکر لکھا ھی اور اچھا سمان باندھا ھی زبان پاکیزہ مضامین اچھوتے معاني نازک مطالب کا بیان دلنشین - زیادہ کیا لکھون * (۲۹۰)

ایضا

خدا کا شکر بجالاتا ہون کہ آپکو اپني طرف متوجہ پاتا ہون - مرزا تفتہ کا خط جو آپ نے نقل کرکے بھیجدیا ھی مین نے منشي شیو نراین کا بھیجا ھوا اصل خط دیکھہ لیا ھی اگرتم مناسب جانو تو ایک بات میري مانو رقعات عالمگیري یا انشاء خلیفہ اپنے سامنے رکھہ لیا کرو جو عبارت اوسمین سے پسند آیا کرے وہ خط مین لکھدیا کرو خط مفت مین تمام ھو جایا کریگا اور تمھارے خط کے آنیکا نام ھو جایا کریگا اگر کبھي کوئي قصیدہ کہا اوسکا دیکھنا مشاھدۂ اخبار پر موقوف رہا * (ع)

برات عاشقان برشاخ آھو * واقعی جو اخبار آگرہ سے دلی آتے ھین وہ میرے سامنے پڑھے جاتے ھین - صاحب ھوشمین آو اور مجھکو بتاؤ کہ یہان جو پارسیون کي دکانونمین فرنچ اور شامپین کے درجن دھرے ھوئےھین یا ساھوکارون کے اور جوھریونکے گھر روپیہ اور جواھر سے بھرے ھوئے ھین مین کہان وہ شراب پینے جاؤنگا اور وہ مال کیونکر اوٹھاونگا . بس اب زیادہ باتین نہ بنائیے اور وہ قصیدہ مجھکو بھجوائیے - مین نے کتابین جابجا بسبیل پارسل ارسال کي ھین اگرچہ پہنچنے کي خبر پائي ھی مگر نوید قبول ابھی کہین سے نہین آئي ھی * شعر *

رات‌دن گردش میں هیں سات آسمان * هو رهیگا کچهه نکچهه گهبرائین کیا

دیکهنا بهائي اس غزل کا مطلع کیا هي * شعر *

جور سے باز آئین پر باز آئین کیا * کہتے هیں هم تجهکو مونهه دکهلائین کیا

موج خون سر سے گزر هي کیون نجاے * آستان یار سے اوتهه جائین کیا

لاگ هو تو اوسکو هم سمجهین لگاو * جب نهو کچهه بهي تو دهوکا کهائین کیا

پوچهتے هین وه که غالب کون هی * کوئي بتلاو که هم بتلائین کیا

غزل ناتمام هی

هی بسکه هر ایک اونکے اشاریمین نشان اور
کرتے هین محبت تو گزرتا هی گمان اور

تم شهر مین هو تو همین کیا غم جب اوٹهینگے
لے آئینگے بازار سے جاکر دل و جان اور

لوگون کو هی خرشید جهانتاب کا دهوکا
هر روز دکهاتا هون مین ایک داغ نهان اور

ابرو سے هی کیا اوس نگهه ناز کو پیوند
هی تیر مقرر مگر اسکي هی کمان اور

یارب وه نسمجهے هین نسمجهینگے میری بات
دے اور دل اونکو جو ندے مجهکو زبان اور

هر چند سبک دست هوئے بت شکني مین
هم هین تو ابهی راه مین هی سنگ گران اور

پاتے نهین جب راه تو چڑه جاتے هین نالے
رکتي هی میري طبع تو هوتي هی روان اور

مرتا هون اس آواز په هر چند سر اوڑ جاے

جلاد کو لیکن وہ کہے جائین کہ ہان اور
ہین اور بھی دنیا مین سخنور بہت اچھے
کہتے ہین کہ غالب کا ہی انداز بیان اور

دوشنبہ کا دن ٢٥ دسمبر کي صبح کا وقت ہی انگیٹھي رکھی ہوئي ہی آگ تاپ رہا ہون اور خط لکھہ رہا ہون یہہ اشعار یاد آگئے تمکو لکھہ بھیجے - والسلام * (٢٩١)

ایضا

بھائي جان - کل جو جمعہ روز مبارک و سعید تھا گویا میرے حق مین روز عید تھا چار گھڑي دن رہے نامۂ فرحت فرجام اور چار گھڑي کے بعد وقت شام سات جلدونکا پارسل پہنچا واہ کیا خوب برمحل پہنچا آدمي کو موافق اوسکے تمنا کے آرزو برآتی بہت محال ہی میري آرزو ایسي برآئي کہ وہ برتر از وہم و خیال ہي یہہ بناؤ تو میرے تصور مین بھي نہین گذرتا تھا مین تو صرف اسقدر خیال کرتا تھا کہ جلدین بندھي ہوئي دوکي لوحین زرین اورپانچ لوحین سیاہ‌قلم کی ہونگي واللہ اگر تصورمین گذرتاہو کہ کتابین اس رقم کي ہونگي - جب تک جہان ہی تم جہان مین رہو ایمہ اطہار علیہم السلام کي امان مین رہو - میرا مقصود یہہ تھا کہ ایک کتاب مثل اون چار کے بن جاے نہ یہہ کہ دو کتابون کا سا رنگ دکھلائے اب مین حیران ہون کہ آیا شمار ایمہ نے اون بارہ روپیون مین برکت دي یا کچھہ تمہارا روپیہ صرف ہوا دو پارسلون کا محصول دو رجسٹریونکا معمول تین کتابون کي لوحین طلائي یہہ ساري بات اوس روپیہ مین کسطرح بن آئي

اور کیونکر معلوم کرون کس سے پوچھون خدا کرے تم تکلیف نکرو اور اس امر کے اظہار مین توقف نکرو خفقاني آدميکو بغیر حال معلوم هوئے آرام نهین آتا جهان صحبتین دیني اور روحاني هون وهان تکلف کام نهین آتا - زیاده اس سے که شکرگزار هون اور شرمسار هون کیا لکهون * (۲۹۴)

ایضا

بنده پرور - آپکا خط کل پهنچا آج جواب لکهتا هون داد دنیا کتنا شتاب لکهتا هون مطالب مندرجه کے جواب کا بهي وقت آتا هی پہلے تمسے یهه پوچها جاتا هی که برابر کئے خطون مین تمکو غم و اندوه کا شکوه گزار پایا هی پس اگر کسي بیدرد پر دل آیا هی تو شکایت کي کیا گنجایش هی بلکه یهه غم تو نصیب دوستان درخور افزایش هی بقول غالب علیه الرحمة (ع)

کسیکو دیکے دل کوئي نواسنج فغان کیون هو
نهوجب دل هی پهلومین تو پهر منهه مین زبان کیون هو

هے هے حسن مطلع * شعر*

یهه فتنه آدمي کے خانه ویرانیکو کیا کم هی
هوا تو دوست جسکا دشمن اوسکا آسمان کیون هو

افسوس هی که اس غزل کے اور اشعار یاد نه آئے - اور اگر خدا نخواسته باشد غم دینا هی تو بهائي همارے هم درد هو هم اس بوجهه کو مردانه اوٹها رهے هین تم بهي اوٹهاؤ اگر مرد هو بقول غالب مرحوم

دلا یهه درد و الم هی تو مغتنم هی که آخر
نه گریهٔ سحري هی نه آه نیم شبي هی

(سحر ھوگیي - خبر ھوگیي) اس زمین میں وہ شعر یعنی

تمھارے واسطے دل سے مکان کرئي نہين بہتر
جو آنکھون مین تمھین رکھون تو ڈرتا ھون نظر ھوگیي

کتنا خوب ھی اور اردو کا کیا اچھا اسلوب ھی قصیدہ کا مشتاق ھون خدا کرے جلد چھاپا جاے تو ھمارے دیکھنے مین بھي آے - (کیا کہئے - بھلا کہئے) یہہ زمین ایکبار یہان طرح ھوئي تھي مگر بحر اور ھي تھي * شعر *

کہون جو حال تو کہتے ھو مدعا کہئے * تمھین کہو کہ جو تم یون کہو تو کیا کہئے
رھے بجان تو قاتل کو خون بہا دیجئے * کٹے زبان تو خنجر کو مرحبا کہئے
سفینہ جبکہ کنارے پہ آلگا غالب * خدا سے کیا ستم وجور ناخدا کہئے

اور وہ جو (فعلاتن فعلاتن فعلاتن فعلن) یہہ بحر ھی اسمین میرا ایک قطعہ ھی کہ وہ مین نے کلکتہ میں کہا تھا تقریب یہہ کہ مولوي کرم حسین صاحب ایک میرے دوست تھے اونھون نے ایک مجلس مین چکني ڈلي بہت پاکیزہ اور بے ریشہ کف دست پر رکھکر مجھسے کہا کہ اسکي کچھہ تشبیہات نظم کیجئے مین نے وھان بیٹھے بیٹھے نو دس شعر کا قطعہ لکھکر اونکو دیا اور صلہ مین وہ ڈلي اونسے لي اب سونچ رھا ھون جو شعر یاد آتے جاتے ھین لکھتا جاتا ھون *قطعہ *

ھی جو صاحب کے کفدست پہ یہہ چکني ڈلي
زیب دیتا ھی اسے جسقدر اچھا کہئے
خامہ انگشت بدندان کہ اسے کیا لکھئے
ناطقہ سر بہ گریبان کہ اسے کیا کہئے

اختـــر سوختۂ قیس سے نســبت دیجئے
خال مشــکین رخ دلکـــش لیـــلی کہئے
حجـــر الاسود دیوار حرم کیجـــئے فرض
نافہ آھوي بیابان ختـــن کا کہـــئے
صومعہ مین اسے ٹھہـــرائے گرمہـــر نماز
میکـــدہ مین اسے خشت خم صہبـــا کہئے
مســـی آلودہ سر انگشت حســـینان لکھئے
ســـر پســـتان پریـــزاد سے مانا کہـــئے

غرضکہ بیس بائس پھبتیان ھین اشعار سب کب یاد آتے ھین اخیرکي بیت یہہ ھی * بیت *

اپنے حضرت کے کف دست کودل کیجئے فرض
اور اس چکني سپـــاري کو سویدا کہـــئے

لو حضرت آپ کے خط کے جواب نے انجام پایا اب میرا درد دل سنو برخوردار منشي شیونراین نے میرے دو خطون کا جواب نہین لکھا اور وہ خطوط جواب طلب تھے تم اونکو میري دعا کہو اور کہو کہ میان میرا کلام بند ہے اوس مطلب خاص کا جواب جلد لکھو یعنے اگروہ کتاب بن چکي ھی تو جلد بھیجو اور اگر اوسکے بھیجنے مین دیر ھی تو یہہ لکھہ بھیجو کہ وہ سیاہ قلم کي لوح کي ھی یاطلائي * (۲۹۳)

ایضا

جناب مرزا صاحب دلي کا حال تو یہہ ھی * شعر *

گھر مین تھا کیا جو تیرا غم اوسے غارت کرتا

وہ جو رکھتے تھے ہم ایک حسرت تعمیر سو ہی
یہان دھرا کیا ھی جو کوئي لوٹیگا - وہ خبر محض غلط ھی اگر کچھہ ھی تو بدین نمط ھی کہ چند روز گورون نے اہل بازار کو ستایا تھا اہل قلم اوراہل فوج نے بہ اتفاق راے ھمدگر ایسا بندوبست کیا کہ وہ فساد مٹ گیا اب امن و امان ھي - ناسخ مرحوم جو تمہارے استاد تھے میرے بھي دوست صادق الوداد تھے مگر ایک فني تھے صرف غزل کہتے تھے قصیدہ اور مثنوي سے اونکو کچھہ علاقہ نتھا - سبحان اللہ تمنے قصیدہ مین وہ رنگ دکھایا کہ انشا کو رشک آیا مثنوي کے اشعار جو مین نے دیکھے کیا کہون کیا حظ اوٹھایا * شعر
خدا سے مین بھي چاھون ازہ مہر * فروغ میرزا حاتم علي مہر
اگر اسي انداز پر انجام پاویگي تو یہہ مثنوي کارنامۂ اردو کہلاویگي - خدا تمکو جیتا رکھے تمہارا دم غنیمت ھی - صاحب مین تمسے پوچھتا ھون کہ میعار الشعرا مین تمنے اپنا خط کیون چھپوایا تمہارے ھاتھہ کیا آیا - سنو تو سہي اگر سبکا کلام اچھا ھو تو امتیاز کیا ھی * (۲۹۴)

بنام منشی نبی بخش صاحب

بھائي صاحب - آپکا عنایت نامہ پہنچا حال معلوم ھوا میان کا عذر مقبول و مسموع حق تعالی اونکو زندہ اور تندرست اور خوش و خورم رکھے اور دولت و اقبال عطا کرے - بالفعل جناب مرزا حاتم علي صاحب کا خط آیا اونہون نے جو صورت ۲ کتابون کي آرایش کي جس تفریق سے ٹھہرائي ھی وہ مجھکو بہت

پسند آئي هی کل مین نے اونکو اجازت اوسیطرح کي تزئین کي لکهه بهیجي هی حال تصحیح کا بتصریح آپکو لکهہ چکا هون اوسي پر عمل رهے - مین نے مرزا تفته کو که وه غیاث اللغات کے بهت معتقد هین اس امر کي اطلاع کر دي هی - بهائي جان مین نے ایک قصیده جناب ملکهٔ معظمهٔ انگلستان کي مدح مین لکها هی سائهه شعر هین چهه صفحے یعنے تین ورق پر چهپ کر دستنبو سے پہلے شیرازه مین شامل کردئے جائین تو کتاب کو قصیده سے عزت اور قصیده کو کتاب کے سبب سے شهرت هو جائیگي - کل جناب مرزا صاحب کو یهه لکهه چکا هون یقین هی که وه بهي آپ سے کهینگے اور آپ اور مرزا صاحب اور مرزا تفته اور منشي شیو نراین صاحب اس خواهش کو منظور اور اس قاعده کو مقبول کرینگے اور جب باتفاق تم چارون صاحب پسند کروگے تو گویا باجلاس کونسل اس قانون کا اجرا منظور هوجائیگا اور امید وار هون که اجراے قانون سے پہلے مجهکو منظوري کي اطلاع هو جاے تاکه مسوده اوس قصیده کا بهیج دون مهتمم مطبع کو اگر کچهه تامل هو تو هو ورنه بات آسان هی - منشي عبداللطیف کو دعا کهنا اور اونکے عذر کے مقبول هونیکي اونکو اطلاع دینا - بیگم کو دعا پہنچے اور سب لڑکے بالونکو - یهان باقر علي اور حسین علي تمکو بندگي اور اپنے بهائي بهنون کو علی قدر مراتب بندگي سلام دعا کهتے هین - هان حضرت اب ایک امر مختصر کیواسطے جداگانه خط مرزا تفته‌کو کیا لکهون میري طرف سے دعا کهکر اونکو کهدیگا که اخبار گزشته کے اوراق مع خط

مہتمم مطبع آفتاب عالمتاب حکیم صاحب کو پہنچ گئے کل وہ چار روپیہ کي ہنڈوي اور اونکے خط کا جواب روانہ کرینگے آپ چتربھوج سہاے سے کہدیجیگا اور تاکید کر دیجیگا کہ چار نمبر سابق کا منتخب کاتب سے نقل کرواکر جلد بھیجین۔ بھائي مجھکو اس مصیبت مین کیا ہنسي آتي ہی کہ یہہ ہم تم اور مرزا تفتہ مین مراسلت گویا مکالمت ہوگئي ہی روز باتین کرتے ہین الله الله یہہ دن بھي یاد رہینگے خط سے خط لکھے گئے ہین مجھکو اکثر اوقات لفافے بنانے مین گزرتے ہین اگر خط نہ لکھونگا تو لفافے بناونگا غنیمت ہی کہ محصول آدہ آنہ ہی ورنہ بہ تین کرنیکا مزا معلوم ہوتا * چارشنبہ ۲۲ستمبر سنہ ۱۸۵۸ع جو باتین جواب طلب ہین اونکا جواب طلب ہی * (۲۹۵)

ایضا

بھائي - مین تمکو اطلاع دیتا ہون کہ آج میرے پاس لکھنؤ کے ایک پارسل کي رسید آگئي دوسرا بھي یقیني پہنچ گیا ہوگا خاطر جمع رکھو- جناب ارنلڈ صاحب بہادر آج تشریف لیگئے سنتا ہون کہ کلکتے جائینگے میم اور بچونکو ولایت بھیجکر پھر آئینگے مجھسے وہ سلوک کرگئے ہین اور مجھپر وہ احسان کر گئے ہین کہ قیامت تک اونکا شکر گزار رہونگا ۔ مرزا حاتم علی صاحب اگرآجائین تو اونکو میرا سلام کہنا ۔ مرزا تفتہ کو اگرکبھي خط لکھو تو میري دعا لکھنا ۔ از غالب * مرقومۂ دوشنبہ ہفدہم جنوري سنہ ۱۸۵۹ ع * (۲۹۶)

بنام منشي عبداللطیف صاحب ابن منشي نبي بخش

صاحب - آگے تمہارا ایک خط پھر بارہ کتابون اور ایک جنتریکا پارسل

پہنچا بعد اوسکے کل ایک خط اور آیا - ریڈ صاحب کے وہان آنیکا حال معلوم ہوا آج ۶ دسمبر کي ھی ۷ کو بموجب تمہارے لکھنے کے وہ وہان سے جانے والے ہیں اور مجھکو معلوم ھی کہ میرٹ آئینگے - دو دن کے بعد بمقام میرٹ خط روانا کرونگا خاطر جمع رکھو - وہ صاحب مہر جیسا لکھین مجھکو اطلاع دینا - رہی تمہاری مہر اوسکا کچھہ خیال نکرو وہ جسطرح تمنے لکھا ھی بن جائیگي مگر بھائي سنہ ۵۸ مین دن کی باقي رہے ہیں - آج ۶ دسمبر کي ھی ۲۴ - ۲۵ دن باقي ہیں سنہ ۵۹ جنوري مہینے مین خدا چاہے تو کہد جائیگي - تم میرے بجاے فرزند ھو میرے بھتیجے ھو جو تمہارا کام ھو بے تکلف کہو شرم کیا اور تکلف کیون یہہ مہر کا کہدنا کونسا کام ھی - مرزا حاتم علي صاحب ملین تو میرا سلام کہنا - اور مرزا تفتہ کو خط لکھو تو میري سفارش لکھنا وہ مجھسے خفا ہوگئے ہیں - اور خط نہین لکھتے - غالب * ۶ دسمبر سنہ ۱۸۵۸ع * (۲۹۷)

بنام خواجہ غلام غوث خانصاحب میر منشی المتخلص بہ بیخبر

قبلہ - اس نامۂ مختصر نے وہ کیا جو پارۂ ابر کشت خشک سے کرے یعنے خط اور پارسل کا پہنچ جانا ایسا نہین کہ اوسکي خبر پاکر بخت کي رسائي کا سپاس گزار نہون یہہ تو حضرت کو لکھہ چکا ہون کہ دوسرا پارسل اور خط معا اس خط کے ساتھہ بھیجا گیا ھی اور ہرگونہ توقع کا خیال اوسي پارسل پر ھی - کسواسطے کہ اوس خط مین حاکم اعظم کے نام کي عرضي ملفوف ھی

جانتا هون که محکمه ایک ڈاک ایک دونون پارسل اور دونون لفافے ایک دن پهنچے هونگے - مگر دل نهین مانتا اور کهتا هی که نمانونگا جب تک که حضرت اوس سررشته سے معلوم کرکے نه لکهینگے اب آپ جانئے اور یهه دل سودا زده - مین اوسکي سفارش کرنیوالا اور اوسکي مدعا کا گزارش کرنیوالا کون هان اتني بات هی که آپ لکهه سکتے هین بلکه یهه بهی آپ مجهپر حالي کرسکتے هین که نذر ولایت کي ولایت کو روانه هوئي یا نهین میري جگر کاوی کي قدرداني هوئي یا نهین پیشگاه حکام سے موافق دستور قدیم کے خط کا امیدوار رهون یا نهین اپنے حسن طبع کا شکرگزار رهون یا نهین - اس خط کا جواب جتنا جلد عنایت کیجئیگا مجهکو جلا لیجئیگا - لوهارو کا خط ایک معتمد کے هاتهه بهیجدیا گیا * (۱۹۸)

ایضا

قبله - کبهي آپکو یهه خیال آتا هی که کوئي همارا دوست جو غالب کهلاتا هی وه کیا کهاتا پیتا هی اور کیونکر جیتا هی پنشن قدیم اکیس مهینے سے بند اور مین ساده دل فتوح جدید کا آرزومند اوس پنشن کا احاطۂ پنجاب کے حکام پر مدار هے سو اون کا یهه شیوه اور یهه شعار هی که نه روپیه دیتے هین نه جواب نه مهرباني کرتے هین نه عتاب خیر اوس سے قطع نظر کي اب سنئے اودهر کے سنه ۱۸۵۶ع سے بموجب تحریر وزیر عطیۂ شاهي کا امید وار هون تقاضا کرتے هوئے شرماون اگر گنهگار هون گنهگار ٹههرتا تو گولي یا پهانسي سے مرتا اس بات پر که مین بیگناه هون مقید اور مقتول نهونے سے آپ اپنا گواه هون پیشگاه گورمنٹ کلکته مین جب کوئي کاغذ بهجوایا

هی بقلم چیف سکرٹر بہادر اوسکا جواب پایا هی ابکي بار دو
کتابین بهیجین ایک پیشکش گورمنٹ اور ایک نذر شاهي هے
نه اوسکی قبول کي اطلاع نه اوسکي ارسال سے آگاهي هی - جناب
ولیم میور صاحب بہادر نے بهي عنایت نفرمائي اون کي
بهي کوئی تحریر مجهکو نه آئي یهه سب ایک طرف اب
خبرین هین مختلف - کہتے هین که چیف سکرٹر بہادر لفٹنٹ
گورنر هوئے یهه کوئي نهین کهتا که اونکي جگهه کونسے صاحب
عالیشان چیف سکرٹر هوئے-مشهور هی که جناب ولیم میور صاحب
بہادر صدر بورڈ مین تشریف لیگئے یهه کوئي نهین بتاتا که
لفٹنٹ گورنري کے سکرٹري کا کام کسکو دیگئے آپکا حال کوئي
نهین کهتا که اب کهان هین هان از روی قیاس جانتا هون که آپ
اوسي منصب اور اوسي دفتر مین شاد و شادمان هین جو اب
لفٹنٹي کے سکرٹر هوئے هونگے اونسے علاقه رهتا هوگا میور صاحب بہادر
سے کاهیکو ملنا هوتا هوگا لفٹنٹ گورنري اور صدر بورڈ یهه دونون
محکمه اله آباد آگئے یا آئینگے بهر حال آپ اب کیون آگره کو جائینگے
نواب گورنر جنرل بہادر کي روانگي کي خبر مین اختلاف هی
کوئي کهتا هی که ۲۰ جنوری کو گئے کوئي کهتا هی فروري مین
کوچ فرمائینگے مین تو اودهر سے بهي هات دهو بیٹها هرطرح اپني
قسمت کو رو بیٹها مگر یهه چاهتا هون که حقیقت واقعي پر کماهو
حقه اطلاع حاصل هونا که تسلي خاطر اور تسکین دل هو اگر ان
مطالب کا جواب نه مجمل بلکه مفصل نه دیر بلکه جلد مرحمت
کیجیئگا تو گویا مجهکو مول لے لیجئیگا - زیاده اس سے کیا لکهون*(۲۹۹)

ایضا

جناب عالي- آج دوشنبه ۳ جنوري سنه ۱۸۵۹ اکي هی پهر دن چڑها هوگا که ابر گهر رها هی ترشح هو رها هی هوا سرد چل رهي هی پینے کو کچهه میسر نهین ناچار روٹي کهائي هی * شعر *

افق ها پر از ابر بهمن مهي * سفالینه جام من از مي تهي

غمزده و درد مند بیٹها تها که ڈاک کا هرکاره تمهارا خط لایا سرنامه کو دیکهکر اس راه سے که دستخط خاص کا لکها هوا هی بهت خوش هوا خط کو پڑهکر اس رو سے که حصول مدعا کے ذکر کے حاوي نتها افسردگي حاصل هوئي * شعر *

ما خانه رمیدگان ظلمیم * پیغام خوش از دیار مانیست

اسي افسردگي مین جی چاها که حضرت سے باتین کرون باآنکه خط جواب طلب نتها جواب لکهنے لگا پہلے تو یهه سنئے که آپ کے دوست کو آپکا خط پهنچ گیا مگر وه دو بار مجهکو لکهه چکا هی که مین جواب اوسکا نشان مرقومهٔ لفافه کے مطابق ڈاک مین بهیج چکا هون جواب الجواب کا منتظر هون آپ جانتے هین که کمال یاس مقتضي استغنا هی پس اب اس سے زیاده یاس کیا هوگي که بامید مرگ جیتا هون اس راه سے کچهه مستغني هوتا چلاهون دو تهائي برسکي زندگي اور هی هر طرح گذر جایگي- جانتا هون که تمکو هنسي آئگي که یهه کیا بکتا هی مرنیکا زمانه کون بتا سکتا هی چاهئے الهام سمجهئے چاهئے اوهام سمجهئے بیس برس سے یهه قطعه لکهه رکها هی * قطعه

من که باشم که جاودان باشم * چون نظیري نماند و طالب مرد

ور بگویند در کدامین سال * مرد غالب بگو که غالب مرد
اب بارہ سو پچہتر ہین اور غالب مرد کے بارہ سو ستتر ہین اس عرصہ
مین جو کچہہ مسرت پہنچنی ہو پہنچلے ورنہ پہر ہم کہان * (۳۰۰)

ایضا

پیر و مرشد - یہہ خط ہی یا کرامت ہي صاف صفائي ضمیرو
کشف حجت کي علامت ہی مدعا ضروری التحریر اور اندیشۂ
نشان مسکن دامن گیر اگر یہہ خط کل نہ آجاتا تو آج خط کیونکر
لکہا جاتا سبحان اللہ جسدن یہان مجہکو وہ مطلب خطیر درپیش
آیا ہی اوسي دن آپ نے وہان خط لکہنے کو قلم اوٹہایا ہی آپکو
عارف کامل کیونکر نکہون اور کیا کہون ولي اگو نکہون - مدعا بیان کرتا
ہون مجہے یہہ گمان کرتاہون کہ یہہ خط پہنچنے نہ پائیگا کہ وہ رازِ سربستہ
آپ پر کہل جائیگا یعنی یکشنبہ ۲۸ نومبر کو دو خط اور دو پارسل
ایک مین دستنبو کا ایک مجلد اور ایک مین تین معا بسبیل ڈاک
روانہ کرچکا ہون خطونکا چوتہے پانچوین دن اور پارسلون کا چہٹے
ساتوین دن پہنچنا خیال کرتا ہون پارسلونکي عنوان پر خطون کي
معیت رقم کي ہی اور خطون کے سرنامہ پر پارسلون کے ارسال
کي اطلاع دي ہی تین کتاب والے پارسل اور ایک خط پر جناب
چیف سکرٹر بہادر اول کا نام نامي ہی اور ایک کتاب والے پارسل
اور ایک خط پر جناب سکرٹر بہادر دوم کا اسم سامي ہی آج پانچوان
دن ہی خط دونون اگر پہنچ گئے ہون تو کیا عجب ہی بلکہ سچ
تو یون ہی کہ اگر نہ پہنچے ہون تو بڑا غضب ہی اگلے عرایض کے
نہ پہنچنے مین کچہہ شک نہین جواب امر اخري دفتر مین اوسکا

پتا آجتک نہین اب کار پردازان ڈاک نہ بن جائین اور میرے ان دونون خطون اور پارسلون کو باحتیاط بہنچائین صرف عنایت کي گنجایش تو آپ جب پائین که وہ خط اور پارسل پہنچ جائینگے ابھي تو آپ سے مجھکو اونکے نہ پہنچنے کا سوال ھی کسواسطے که جبتک آپ مجھکو اطلاع ندینگے اونکے نہ پہنچنے کي بھي خبر مجھه تک پہنچني محال ھی بہرحال یہه نیاز نامه جسدن پہنچے اوسکے دوسرے دن جواب لکھئے جیسا مین نے جلد لکھا ایسا ھی آپ بھي شتاب لکھئے آپ کے عنایت نامه مین کوئي امر ایسا نتھا که جسکا جواب لکھا جاے یا اوس باب مین کچھه اور عرض کیا جاے - لوھارو کي روانگي کا خط جب آئیگا لوھارو کو بھیجدیا جائیگا - جناب منشي نواب جان صاحب اورجناب منشي اظہار حسین صاحب مین اور آپ مین اگر ربط بے تکلف ھو تو اون دو صاحبونکي خدمت مین میرا سلام نیاز پہنچانے مین نه توقف ھو* (ع) تم سلامت رھو قیامت تک (۳۰۱)

ایضا

مولانا بندگي - آج صبح کے وقت شوق دیدار مین بے اختیار نه ریل نه ڈاک توسن ھمت پر سوار چل دیا ھون جانتا ھون که تم تک پہنچ جاؤنگا مگر یہه نہین جانتا که کہان پہنچونگا اور کب پہنچونگا اتنا بیخود ھون که جب تک تم اطلاع ندوگے مین نه جانونگا که کہان پہنچا اور کب پہنچا - آپکا پہلا خط رامپور سے دلي آیا مین راہ مین تھا پھر دلي سے خط رام پور پہنچا مین وھان بھي نتھا خط دلي روانه ھوا اب کئي دن ھوئے که مین نے ڈاک

سے پایا اوس حال مین که مین بیمار تها معہذا جاڑے کي شدت
مہارت کا مینهه دهوپ کا پتا نہین پردے چهتے هوئے نشیمن تاریک
آج نیر اعظم کي صورت نظر آئي دهوپ مین بیٹهاهون خط لکهه رها
هون حیران هون که کیا لکهون اس خط کے مضامین اندوه فزا نے دلکو
مضمحل کردیا جانتا تها که خواجه صاحب مغفور تمهارے مامون
هین مگر اونکے اور تمهارے معاملات مهر و ولا جیسے که تمهاري تحریر
سے اب معلوم هوئے میرے دلنشین نتهے ایسي محبت کا فراق اور پهر
بقید دوام کیونکر جانگزا نهو حق تعالی اونکو بخشے اور تمکو صبر
دے - حضرت مین بهي اب چراغ سحري هون رجب سنه ۱۲۸۲
حال کي آٹهوین تاریخ سے اکهتروان سال شروع هوگیا طاقت سلب
حواس مفقود امراض مستولي بقول نظامي (ع)
یکي مرده شخصم بمردي روان * آج مین اور بهي باتین کرتا
مگر میرا خاص تراش آگیا مهینا بهر سے حجامت نہین بنوئي خط
لپیٹ کر ڈاک مین بهیجتا هون اور خط بنواتا هون * (۳۰۲)

ایضا

قبله - پیري و صد عیب - ساتوین دهاکے کے مهینے گن رها هون قولنج
آگے دوري تها اب دایمي هوگیا هی مهینا بهر مین پانچ سات بار
فضول مجتمعه دفع هوجاتے هین اور یهی منشاء حیات هی غذا
کم هوتے هوتے گر معدوم نهو تو بمنزله مفقود کهو پهر گرمي نے
مار ڈالا ایک حرارت غریبه جگر مین پاتا هون جسکي شدت سے
بهنا جاتا هون اگرچه جرعه جرعه پیتا هون مگر صبح سے سوتے وقت
تک نہین جانتا که کتنا پاني پي جاتا هون - میرے ایک رشته

کے بھتیجے نے بوستان خیال کا اردو میں ترجمہ کیا ھی میں نے
اوسکا دیباجہ لکھا ھی ایک دو ورقہ اوسکا نہ بصورت پارسل بلکہ
بہئیت خط بھیجتا ہون آپکا مقصود دیباجہ ھی سو نقل کر لیجئے
میرا مدعا اس دو ورقہ کے ارسال سے یہہ ھی کہ اگر آپکے پسند
آئے یا اور اشخاص خرید کرنا چاہیں تو چھہ روپیہ قیمت اور
محصول ذمۂ خریدار ھی * (۳۰۳)

ایضا

بندہ گنہگار شرمسار عرض کرتا ھی - کہ پرسون غازی‌آباد کا اونٹہا
ہوا گیارہ بجے اپنے گھر پر مثل بلای ناگہانی نازل ہوا ہون *بیت*

باید کہ کنم هزار نفرین بر خویش * اما بزبان جادۂ راہ وطن

خواجہ صاحب کی رحلت کا اندوہ بقدر قرب و قرابت آپکو اور
باندازۂ مہر و محبت مجھکو وہ مغفور میرا قدردان اور مجھپرمہربان
تھا حق تعالی ارسکو اعلی علین میں بسبیل دوام قیام دے- رامپور
ھی میں تھا کہ اودہ اخبار میں حضرت کی غزل نظر فروز ہوئی کیا
کہنا ھی ابداع اسکو کہتے ہیں جدت طرز اسکا نام ھی جو ڈھنگ
تازہ نوایان ایران کے خیال میں نگزراتھا وہ تم بر روے کار لائے خدا تمکو
سلامت رکھے اور میرے اور دکھنی جامع برہان قاطع کے جھگڑے میں
بخلاف اور فارسی دانونکے توفیق انصاف عطا کرے - لو اب اس
خط کا جواب جلد بھیجو تا یہہ طریقہ مسلسل ہوجائے * (۳۰۴)

ایضا

قبلہ - آپکا خط پہلا آیا اور میں اوسکا جواب لکھنا بھول گیا کل دوسرا
خط آیا مگر شام کو اوسیوقت پڑہ لیا آدمی کے حوالہ کیا اوسنے

آج صبحدم مجھکو دیا میں جواب لکھہ رہا ہوں بعد اختتام تحریر معجون کرکے ڈاک میں بھیجوا دونگا - والی رامپور کو خدا سلامت رکھے اپریل مئی ان دونوں مہینوں کا روپیہ موافق دستور قدیم آیا جون ماہ آیندہ کا روپیہ خدا چاہے تو آجائے آج جمعہ ۷ جولائی ہی معمول یہہ ہی کہ دسوین بارھوین کو رئیس کا خط مع ہنڈوي آیا کرتا ہی میں نے قصیدہ تہنیت جلوس بھیجا اوسکا جواب آگیا - اب میں نظم و نثر کا مسودہ نہیں رکھتا دل اس فن سے نفور ہی دو ایک دوستوں کے پاس اوسکي نقل ہی اونکو اسوقت کہلا بھیجا ہی اگر آج وہ آگیا کل اور اگر کل آیا پرسوں بھیج دونگا - بھائي امین الدین خانصاحب کي اصرار سے خسرو کي غزل پر ایک غزل لکھي ہی علاو الدین خان نے اوسکي نقل اونکو بھیج دي میں دیوان پر نہیں چڑھاتا مسودہ بھیجتا ہوں تقدیم و تاخیر ہندسونکي مطابق ملحوظ رہے - گرمي کي شدت ہی حواس بجا نہیں معہذا امراض جسماني و آلام روحاني * (۳۰۵)

ایضا

در نومیدي بسي امید است * پایان شب سیہ سپید است

قبلہ - آج آپکي خوشي اور خشنودي کے واسطے اپني روداد لکھتا ہوں توطیہ سنہ ۱۸۶۰ میں لارڈ صاحب بہادر نے میرٹھہ میں دربار کیا صاحب کمشنر بہادر دہلي اہالئ دہلي کو ساتھہ لے گئے میں نے کہا میں بھی چلوں فرمایا کہ نہیں - جب لشکر میرٹھہ سے دلي آیا میں موافق اپنے دستور کے روز ورود لشکر مخیم میں گیا میر منشي صاحب سے ملا اونکے خیمہ میں سے اپنے نام کا ٹکٹ صاحب

سکرتر بہادر کے پاس بھیجا جواب آیا کہ تم غدر کے دنون مین
بادشاہ باغي کي خوشامد کیا کرتے تھے اب گورمنٹ کو تمسے ملنا
منظور نہین مین گداے مجرم اس حکم پر ممنوع نہوا جب لارڈ
صاحب بہادر کلکتہ پہنچے مین نے قصیدہ حسب معمول قدیم
بھیجدیا مع اس حکم کے واپس آیا کہ اب یہہ چیزین ہمارے
پاس نہ بھیجا کرو مین مایوس مطلق ہوکر بیٹھہ رہا اور حکام شہر
سے ملنا ترک کیا واقع اواخر ماہ گذشتہ یعني فروري سنہ ۱۸۶۳
مین نواب لفٹنٹ گورنر پنجاب دلي آئے اہالئ شہر صاحب
ڈپٹي کمشنر بہادر و صاحب کمشنر بہادر کے پاس دوڑے اور
اپنے نام لکھوائے مین تو بیگانۂ محض اور مطرود حکام تھا مجکھہ
سے نہ ملا کسي سے نہ ملا دربار ہوا ہر ایک کامگار ہوا شنبہ آٹھوین
فروري کو ازادانہ منشي منپھول سنگھہ صاحب کے خیمہ مین
چلا گیا اپنے نام کا ٹکٹ صاحب سکرٹر بہادر پاس بھیجا مہربان
پاکر نوابصاحبکي ملازمت کي استدعا کي وہ بھي حاصل ہوئي
دو حاکم جلیل القدر کي وہ عنایتین دیکھین جو میرے تصور مین
بھی نہ تھین (جملۂ معترضہ) میر منشي لفٹنٹ گورنري سے
سابقہ تعارف نتھا وہ بطریق حسن طلب میرے خواہان ہوئے
تو مین گیا جب حکام بمجرد استدعا مجھسے بے تکلف ملے تو
مین قیاس کرسکتا ہون کہ میر منشي کي طرفسے حسن طلب
بہ ایماے حکام ہوگا(وَلِلرَّحمٰنِ اَلْطَافُ خَفِیَّۃٌ) بقیۂ روداد یہہ ہی کہ
دوشنبہ دوم مارچ کو سواد شہر مخیم خیام گورنري ہوا آخر روز
مین اپنے شفیق قدیم جناب مولوی اظہار حسین خان بہادر کے

پاس گیا اثنائے گفتگو مین فرمایا کہ تمہارا دربار و خلعت بدستور بحال و برقرار هی متحیرانه مین نے پوچھا کہ حضرت کیونکر حضرت نے کہا کہ حاکم حال نے ولایت سے آکر تمہارے علاقه کے سب کاغذ انگریزی و فارسي دیکھے اور به اجلاس کونسل حکم لکھوایا کہ اسد الله خان کا دربار اور نمبر اور خلعت بدستور بحال و برقرار رهے مین نے پوچھا کہ حضرت یهه امر کس اصل پر متفرع هوا فرمایا کہ همکو کچھه معلوم نہین بس اتنا جانتے هین کہ یهه حکم دفتر مین لکھواکر ۱۴ دن یا ۱۵ دن بعد ادھر کو روانه هوئے هین مین نے کہا سبحان الله * شعر *

کارساز ما بفکر کار ما * فکر ما درکار ما آزار ما

سه شنبه ۳ مارچ کو باره بجے نواب لفٹنٹ گورنر بهادر نے مجھکو بلایا خلعت عطا کیا اور فرمایا کہ لارڈ صاحب بهادر کے هانکا دربار اور خلعت بھي بحال هی انباله جاؤگے تو دربار اور خلعت پاؤگے عرض کیا گیا حضور کے قدم دیکھي خلعت پایا لارڈ صاحب بهادر کا حکم سن لیا نهال هوگیا اب انباله کہان جاؤن جیتا رها تو اور دربار مین کامیاب هو رهونگا * شعر *

کار دنیا کسے تمام نکرد * هر چه گیرید مختصر گیرید (۳۰۶)

ایضا

حضور- پہلے خدا کا شکر پھر آپکا شکر بجالاتا هون کہ آپنے خط لکھا اور میرا حال پوچھا یهه پرسش حکم نشتر کا رکھتي هی اب رگ قلم کي خونابه فشانی دیکھو گورنر اعظم نے میرٹھه مین دربار کا حکم دیا صاحب کمشنر بهادر دهلي نے سات جاگیر دارون مین

سے جو تین بقیۃ السیف تھے اونکو حکم دیا اور دربار عام سے سوائے میرے کوئی باقی نتھا یا چند مہاجن مجھکو حکم نہ پہنچا جب مین نے استدعا کی تو جواب ملا کہ اب نہین ہوسکتا جب یہہ سرزمین مخیم خیام گورنری ہوئی مین اپنی عادت قدیم کے موافق خیمہ گاہ مین پہنچا مولوی اظہار حسین خانصاحب بہادر سے ملا چیف سکرتر بہادر کو اطلاع کی جواب آیا کہ فرصت نہین مین سمجھا کہ اسوقت فرصت نہین دوسرے دن پھر گیا میری اطلاع کے بعد حکم ہوا کہ ایام غدر مین تم باغیون سے اخلاص رکھتے تھے اب گورمنٹ سے کیون ملنا چاہتے ہو اوسدن چلا آیا دوسرے دن مینے انگریزی خط اونکے نام کا لکھکر اونکو بھیجا مضمون یہہ کہ باغیون سے میرا اخلاص مظنہ محض ہی امید وار ہون کہ اسکی تحقیقات ہو تاکہ میری صفائی اور بیگناہی ثابت ہو یہان کے مقامات پر جواب نہوا اب ماہ گزشتہ یعنی فروری مین پنجاب کے ملک سے جواب آیا کہ لارڈ صاحب بہادر فرماتے ہین کہ ہم تحقیقات نکرینگے پس یہہ مقدمہ طی ہوا دربار خلعت موقوف پنشن مسدود وجہ نامعلوم (لَا مَوْجُوْدَ اِلَّا اللّٰہُ وَلَا مُؤثِرَ فِی الْوُجُوْدِ اِلَّا اللّٰہ) سنہ ۱۸۵۵ع مین نواب یوسف علیخان بہادر والی رامپور کہ میرے اشناے قدیم ہین اس سال یعنی سنہ ۱۸۵۵ مین میرے شاگرد ہوئے ناظم اونکو تخلص دیا گیا بیس پچیس غزلین اردو کی بھیجتے ہین اصلاح دیکر بھیجدیتا گاہ گاہ کچھہ روپیہ اودھر سے آتا رہتا قلعہ کی تنخواہ جاری انگریزی پنشن کھلا ہوا اونکی عطایا فتوح گنے جاتے تھے جب وہ دونون تنخواہین جاتی رہین

تو زندگي کا مدار اونکے عطیہ پر رہا بعد فتح دہلي وہ ہمیشہ میرے مقدم کي خواہان رہتے تہے مین عذر کرتا تہا جب جنوري سنہ ۱۸۶۵ میں گورمنٹ سے وہ جواب پایا کہ جو اوپر لکہہ آیا ہون تو مین آخر جنوري مین رام پور گیا چہہ سات ہفتہ وہان رہکر دلي آیا یہان آپکا خط محررہ ۸ مارچ پایا جواب بہیجا جاتا ہی * (۳۰۷)

ایضا

قبلہ - مین نہین جانتا کہ ان روزون مین بقول ہندي اختر شناسونکے کونسي کہوٹي گرہ آئي ہوئي ہی کہ ہرطرف سے رنج و زحمت کا ہجوم ہی - مولوي صاحب سے میری ایک ملاقات جب وہ دلی آئے تہے اور میر خیراتي کے گہر مین اوترے ہوئے تہے شرفا مین تعارف بنای محبت اور مودت ہی چہ جای آنکہ معانقہ اور مکالمہ اور مشاعرہ واقع ہوا ہو روز ملاقات سے اوسدن تک کہ حضرت دکن کو روانہ ہون کوئي امر ایسا کہ باعث ناخوشي کا ہو درمیان نہین آیا اور میرے اس قول کے اس راہ سے کہ مولوي صاحب آپکے ہم نشین و ہمدم تہے اور مجہہ مین آپ مین پیوند ولاے روحاني متحقق ہی آپ بہي گواہ ہوسکتے ہین اگر خدا نخواستہ مجہہ مین اونمین رنج پیدا ہوتا تو آپ بہت جلد اصلاح بین الذاتین کي طرف متوجہ ہوتے - اب سنئے حال منشي حبیب اللہ کا مین نے اونکو دیکہا ہو تو آنکہین پہوٹین تین چار برس ہوئے کہ ناگاہ ایک خط حیدراباد سے آیا اوسمین دو غزلین خط کا مضمون یہہ کہ مین مختار الملک کے دفتر مین نوکر ہون آپکا تلمذ اختیار کرتا ہون اندرونون غزلونکو اصلاح دیجئے اس امر کي

فقط وہ بادي نہین بریلی اور لکھنو اور کلکتہ اور بمبئي اور سورت
سے اکثر حضرات نظم و نثر فارسي اور هندي بهیجتے رهتے هین مین
خدمت بجالاتا هون اور وہ صاحب میرے حک و اصلاح کو مانتے
هین کلام کاحسن و قبح میرے نظرمین رهتا هی اور هرایک کا پایہ
اور دستگاہ فن شعرمین معلوم هو جاتا هی عادات و عندیات
عدم ملاقات ظاهري کے سبب مین کیا جانون - آمدم برسر مدعا
منشي حبیب الله ذکا کے اشعار آتے رهے اور مین اصلاح دیکر
بهیجتا رها بعد وارد هونے مولوي صاحب کے ایک غزل اونکي
آئي اور اونہون نے یہہ لکھا کہ مولوي غلام امام شهید اکبرآبادي
کي غزل پر یہہ غزل لکھکر بهیجتا هون مین نے حسب معمول غزل
کو اصلاح دیکر بهیجا اور یہہ لکھا کہ مولانا شهید اکبرآباد کے نہین
لکھنو اور الہ اباد کے هین اس کلمہ سے زیادہ کوئي بات مین نے نہین
لکھي اس مین سے توهین کي معني مستنبط هون تو مین اونکا
مستوجب سهي اب مین نہین جانتا کہ منشي صاحب نے مولوي
صاحب سے کیا کہا اور مولوي صاحب نے آپکو کیا لکھا * (۳۰۸)

ایضا

قبلہ - میرا ایک شعر هی * شعر *

خود پیش خود کفیل گرفتاري منست
هردم بہ پرسش دل مایوس مي رسد

یہہ معاملہ میرا اورآپ کا هی خارج سے مسموع هوا کہ مین نے
جو اغلاط برهان قاطع کے نکالکر ایک نسخہ موسوم بقاطع برهان
لکھا هی اور ایک مجلد اوسکا آپکو بهي بهیجدیا هی آپ اوسکي

تردید مین کوئي رساله لکهه رهے هین اگرچه باور نهین آیا لیکن عجب آیا - ایک مولوي نجف علي صاحب هین - باوجود فضیلت علم عربي فارسي داني مین اونکا نظیر نهین وه جوایک شخص مجهول الحال نے اهل دهلي مین سے میرے کلام کي تردید مین کتاب تصنیف کي هی مسمی به محرق قاطع برهان اونهون نے اوسکي توهین اور مسود کي تفضیح مین دو جزو کا ایک نسخه مختصر لکها هی اور ایک طالب علم مسمے به عبد الکریم نے سعادت علي مولف محرق قاطع سے سوالات کئےهین اور ایک مختصر اوسنے بفتواے علماے شهر مرتب کیا هی ایک میري دوست نے بصرف زر اوسکو چهپوایا هی ایک نسخه اوسکا آج اسي خط کے ساتهه بسبیل پارسل ارسال کیاهی - اس شهرمین ایک میلا هوتا هی پهول والون کا میلا کهلاتا هی بهادون کے مهینے مین هواکرتا هی امراے شهر سے لیکر اهل حرفه تک قطب صاحب جاتے هین دو تین هفته تک وهین رهتے هین مسلمان و هنود دونون فرقے کي شهر مین دکانین بند پڑے رهتے هین - بهائي ضیاءالدینخان اور شهاب الدینخان اور میرے دونون لڑکے سب قطب گئے هوئے هین اب دیوانخانه مین ایک مین هون اور ایک داروغه اور ایک بیمار خدمتگار بهائي صاحب وهان سے آئینگے تو مقرر آپکو خط لکهینگے بڑے پهاڑ سے اترے چهوٹے پهاڑ پر چڑه گئے عدم تحریر کي وجه یهه هی* (۳۰۹)

ایضا

قبلۂ حاجات - قطعه مین جو حضرت نے الهام درج کیا هی وه تو ایک لطیفه بسبیل دعا هی مگر هان یهه کشف یقیني هی

اور مخدوم کي روشندلي اور دور بيني هی که جو سوالات مين نے ۳۰ جنوري کو کئے اونکے جواب تمنے ۲۷ جنوري کو لکھکر بهيجدئے کيون نکهون روشن ضمير هو اگرچه جوان هو مگر ميرے پير هو خلاصهٔ تقرير يهه که ۳۰ کو آخر روز مين نے ڈاک مين خط بهيجوايا اور ۳۱ کو ڈاک کا هرکاره پهر دن چڑهے تمهارا خط لايا سوالات مين ايک سوال کا جواب باقي رها هی يعنے جناب اِڈمنشٹرن صاحب بهادر کي جگهه چيف سکرٹر گورنمنٹ کلکته کون هوا يهه دلمين پيچ و تاب باقي رها - کتاب کے باب مين جو کچهه لکها هی واقعي يهه که درست اور بجا هی جو کچهه واقع هوا اوسکو مفيد مطلب فرض کرون ليکن اگر اجازت پاؤن تو اسي باب مين يهه عرض کرون که پيشگاه گورمنٹ مين بتوسط چيف سکرٹر بهادر سابق اور لفٹنٹ گورنر بهادر حال دو مجلد پيش کئے هين ايک نذر گورمنٹ اور دوسري کيواسطے يهه سوال که ميري عزت بڑهائي جاوے اور يهه مجلد حضور حضرت شاهنشاهي مين بهجوائي جاوے اچها نذر گورمنٹ مين تو مولوي اظهار حسين صاحب کا وه اظهار هی نظر سلطاني کے ارسال و عدم ارسال مين کيا دار و مدار هی دو نسخے جو اون دونون صاحبون کے پيشکش مقرر هوئے اونمين سے ايک صدر بورڈ کے حاکم اور لفٹنٹ گورنر هوئے رد و قبول و نفرين و آفرين کچهه بهي نهين قياسا جو چاهون سو کرون يقين کچهه بهي نهين ۱۷ دسمبر سنه ۱۸۵۶ کا لکها هوا حکم وزير اعظم کا ولايت کي ڈاک مين مجهکو آيا هی که اوس قصيده کے صله اور جايزه کے واسطے که جو بتوسط لارڈ اِلن برا سائل نے بهجوايا هی خطاب اور خلعت اور

پنشن کي تجويز ضرور هي جو حکم صادر هوگا سائل کو بتوسط گورمنٹ اوسکي اطلاع ديني ضرور هي يهه حکم مورخهٔ ۱۷ دسمبر سنه ۱۸۵۶ آخر جنوري سنه ۱۸۵۷ مين مين نے پايا فروري مارچ اپريل خوشي اور توقع مين گزرے مئي سنه ۱۸۵۷ مين فلک نے يهه فتنه اوٹھايا - اب اس کتاب اور دوسرے قصيدے کي جا بجا نذر کرنيکا يهه سبب هي که سايل محکمه ولايت کو ياد دهي کرتا هي اور گورمنٹ سے تحسين طلب هي جب يهان سے نويد تحسين نهين تو ولايت کو نذر کے ارسال کا بهي يقين نهين تحسين اور آفرين سے گزرا نذر کے ولايت جانيکا يقين کيونکر حاصل هو جهان يهه تفرقه اور بے التفاتي اور يهه دشواري اور يهه مشکل هو - جي مين آتا هي که نواب گورنر جنرل بهادر اور نواب لفٹنٹ گورنر بهادر اورحاکم صدر بورڈ کو ايک ايک عريضه جدا جدا لکهون پهر يهه سونچتا هون که انگريزي لکهواؤن فارسي لکهون اور دونون صورتون مين کيا لکهون کل کا بهيجا هوا خط اور يهه آجکا خط يقين هي که دونون معا ايک وقت مين پهنچين وه تو جوابطلب نهين اسکا جواب لکهئے اور بهت شتاب لکهئے * (۳۱۰)

ايضا

مين ساده دل آزردگي يار سے خوش هون
يعني سبق شوق مکرر نهوا تها

پير و مرشد خفا نهين هوا کرتے يون سنا مجهے باور نه آيا يهانتک تو مين مورد عتاب نهين هوسکتا - جهگڑا استعجاب پر هي محل استعجاب وه هي که آپکا دوست کهتا هي که مير منشي نواب

لفٹنٹ گورنر بہادر میرے شاگرد ہیں اور وہ قاطع برہان کا جواب لکھہ رہے ہیں اولیا کا یہہ حال ہی واے بر حال ہم اشقیا کے یہہ حکایت ہی شکایت نہیں میں دنیاداري کے لباس میں فقیري کر رہا ہوں لیکن فقیر آزاد ہوں نہ شیاد و کیاد ستر برس کي عمر ہی بے مبالغہ کہتا ہوں ستر ہزار آدمي نظر سے گزرے ہونگے زمرۂ خواص میں سے عوام کا شمار نہیں دو مخلص صادق الولا دیکھے ایک مولوي سراج الدین رحمۃ اللہ علیہ دوسرا منشي غلام غوث سلمہ اللہ تعالی لیکن وہ مرحوم حسن صورت نہیں رکھتا تھا اور خلوص اخلاص اوسکا خاص میرے ساتھہ تھا اللہ اللہ دوسرا دوست خیر خواہ خلق حسن جمال چشم بد دور کمال مہر و وفا صدق و صفا نورا علي نور میں آدمي نہیں ہوں آدم شناس ہوں * شعر *
نگہم نقب ہمیزد بہ نہان خانۂ دل * مژدہ باد اہل ریا را کہ ز میدان رفتم
غایت مہر و محبت جسکي ملکہ کا تمکو مالک سمجھا ہوں وہ بہ نسبت اپنے اسقدر یقین کرتا ہوں کہ پہلے دو آدمیوں کو اپنے بعد اپنا ماتم دار سمجھا ہوا تھا ایک کو تو میں رو لیا اب اللہ آمین کا ایک دوست رہ گیا دعائیں مانگتا ہوں کہ خدایا اوسکا داغ نہ مجھے دکھائیو اوسکے سامنے مروں - میاں میں تمہارا عاشق صادق ہوں بھائي ابھی قطب سے نہیں آئے دافع ہذیان کے دو مجلد اور بھیجدونگا * (٣١١)

بنام نواب ضیاء الدین احمد خانصاحب بہادر

جناب قبلہ و کعبہ - آپکو دیوان کے دینے میں تأمل کیوں ہی روز آپکے مطالعہ میں نہیں رہتا بغیر اوسکے دیکھے آپکو کھانا نہ ہضم

هوتا هو يهه بهي نهين پهر آپ کيون نهين ديتے ايک جلد هزار جلد بنجائے ميرا کلام شهرت پاے ميرا دل خوش هو تمهاري تعريف کا قصيده اهل عالم ديکهين تمهارے بهائي کي تعريف کي نذر سبکے نظر سے گزرے اتنے فوايد کيا تهوڑے هين رها کتاب کے تلف هونيکا انديشه يهه خفقان هی کتاب کيون تلف هوگي احيانا اگر ايسا هوا اور دلي لکهنو کي عرض راه مين ڈاک لٹ گئي تو مين فورا بسبيل ڈاک رامپور جاونگا اور نواب فخرالدين خان مرحوم کے هاتهه کا لکها هوا ديوان تمکو لادونگا اگر يهه کهتے هو که اب وهان سے ليکر بهيجدو وه نه کهينگے که وهين سے کيون نهين بهيجتے هان يهه لکهون که نواب ضياء الدين خان صاحب نهين ديتے تو کيا وه يهه نهين کهه سکتے که جب وه تمهارے بهائي اور تمهارے قريب هوکر نهين ديتے تو مين اتني دور سے کيون دون اگر تم يهه کهتے هو که تفضل سے ليکر بهيجدو وه اگر نديں تو مين کيا کرون اگر دين تو ميرے کس کام کا پہلے تو ناتمام پهر ناقص بعض بعض قصايد اوسمين سے اور کے نام کر دئے گئے هين اور اسمين اوسي ممدوح سابق کے نام پرهين شهاب الدين خان کا ديوان جو يوسف مرزا ليگيا هی اوسمين يهه دونون قباحتين موجود تيسري يهه که سراسر غلط هر شعر غلط هر مصرعه غلط يهه کام تمهارے مدد کے بغير انجام نه پائگا اور تمهارا کچهه نقصان نهين هان احتمال نقصان وه بهی از روي وسوسه و وهم اوس صورت مين مين تلافي کا کفيل جيسا که اوپر لکهه آيا هون هون بهرحال راضي هوجاو اور مجهکو لکهو تو مين طالب کو اطلاع دون اور طلب اوسکي جب دوباره هو تو

کتاب بھیجدون - رحم و کرم کا طالب غالب * (۳۱۲)

بنام مرزا شہاب الدین احمد خانصاحب

بھائي - تمہارا خط حکیم محمود خانصاحب کے آدمي کے ہاتھہ پہنچا خیر وعافیت معلوم ہوئي انصاف کرو کتاب کوئي سي ہو اوسکا پتا کیونکر لگے لوٹ کا مال چوري چوري کہنے کہتروں میں بک گیا اور اگر سڑک پر بہی بکا تو میں کہاں جو دیکہوں صبر کرو اور چپ ہو رہو * شعر *

بردل نفس اندہ گیتي بسر آرید * گیرید کہ گیتي ہمہ یکسر بسرآمد

آدمي تو آتے جاتے رہتے ہیں خدا کرے یہاں کا حال سن لیا کرتے ہو اگر جیتے رہے اور ملنا نصیب ہوا تو کہا جائگا - ورنہ قصہ مختصر قصہ تمام ہوا لکہتے ہوئے ڈرتا ہوں اور وہ بہي کونسي خوشی کي بات ہی جو لکہوں - اپنے گھرمیں اور اپنے بچوں کو میرے اور میرے گھر کیطرف سے دعا کہدینا اور تمکو بہي تمہاري استاني دعا کہتي ہیں زیادہ زیادہ از غالب * دوشنبہ ۸ فروری سنہ ۱۸۵۸ * (۳۱۳)

ایضا

بھائي شہاب الدین خان - واسطے خدا کے یہہ تم نے اور حکیم غلام نجف خان نے میرے دیوان کا کیا حال کردیا ہی یہہ اشعار جو تمنے بھیجے ہیں خدا جانے کس ولدالزنا نے داخل کردئے ہیں دیوان تو چھاپے کا ہی متن میں اگر یہہ شعر ہوں تو میرے ہیں اور اگر حاشیہ پر ہوں تو میرے نہیں ہیں بالفرض اگر یہہ شعر متن میں پاے بہی جاویں تو یوں سمجھنا کہ کسي ملعون زن جلب نے اصل کلام کو چھیل کر یہہ خرافات لکہدئے

هین خلاصه یهه که جس مفسد کے یہہ شعر هین اوسکے باپ پر اور دادا پر اور پردادا پر لعنت اور وہ هفتاد پشت تک ولد الحرام اسکے سوا اور کیا لکھون ایک تو لڑکے میان غلام نجف دوسرے تم میري کمبختي بڑھاپے میں آئي کہ میرا کلام تمھارے هات پڑا - بعد ان سطرون کے لکھنے کے تمهارا خط پہنچا یہہ دوسرا حادثہ مجھکو پہلے هی معلوم هوگیا تها قضا و قدر کے امورمین دم مارنیکي گنجایش نهین هی کہین جاگیر پرجلدجانیکي اجازت هوجاے تا کہ سب یکجا باهم آرام سے رهو- اپنے کاتب کو کہدینا کہ یہہ خرافات متن مین نہ لکھے اور اگر لکھدئے هون تو وہ ورق نکلوا ڈالنا اور ورق اوسکے بدلے لکھوا کر لگا دینا مناسب تو یون هی کہ تم کسي آدمي کے هات وہ دیوان جو تمهارے کاتب نے نقل کیا هی میرے پاس بھیجدو تا کہ مین اوسکو ایک نظر دیکھکر پھر تمکو بھیجدون - زیادہ زیادہ آج میرے پاس ٹکٹ هی نہ دام معاف رکھنا و السلام* (۳۱۴)

ایضا

بھائي - تمهارا خط پہنچا کوئي مطلب جواب طلب نهین تها کہ مین اوسکا جواب لکھتا پھر سونچا کہ مبادا تم آزردہ هو اسواسطے آج یہہ رقعہ تمکو لکھتا هون میرا دل تو یہہ چاهتا تها کہ اب جو خط تمهین لکھون اوسکے آغاز مین یہہ لکھون کہ مبارک هو تمهارے اب و عم مع الخیر اپني جاگیر کو روانا هوگئي انشاء الله تعالی ابکے جو خط تمکو لکھونگا اوسکا مضمون یهی هوگا خاطر جمع رکھنا اور اگر میرا خط دو چار دن نہ پہنچے تو مجھکو اوسي مضمون کے ظهورکا منتظر سمجھنا اور گلہ نکرنا - اور هان صاحب تم جو خط

لکھتے ہو تو اوسمین احمد سعید خان کا کچھہ ذکر نہین لکھتے لازم هی کہ اوسکي خیر و عافیت اور اوسکي بہن کي خیر و عافیت لکھتے رہا کرو یہان تمہاري پھوپھي اور تمہارے دونون بھتیجے اچھی طرح ہین- والدعا از غالب - یکشنبه ۱۲ اپریل سنه ۱۸۵۸ع* (۳۱۵)

ایضا

میان مرزا شہاب الدین خان اچھي طرح هو - غازي آباد کا حال شمشاد علی سے سنا هوگا هفتے کے دن دو تین گھڑي دن چڑھے احباب کو رخصت کرکے راهی هوا قصد یهه تها که پلکھوي رهون وهان قافلے کي گنجایش نپائي هاپور کو روانه هوا دونون برخوردار گھوڑون پر سوار پہلے چلدئے چار گھڑي دن رہے مین هاپور کي سرا ے مین پہنچا دونون بھائیونکو بیٹھے هوئے اور گھوڑون کو ٹہلتے هوئے پایا گھڑي بھر دن رہے قافله آیا مین نے چھٹانک بھر گھي داغ کیا در شامي کباب اوسمین ڈالدئے رات هوگئي تهي شراب پي لي کباب کھائے لڑکون نے ارهر کي کھچڑي پکوائي خوب گھي ڈال کر آپ بھي کھائي اور سب آدمیون کو بھي کھلائي دن کے واسطے ساده سالن پکوایا ترکاري نه ڈلوائي دارے آجتک دونون بھائیون مین موافقت هی آپسکي صلاح و مشورت سے کام کرتے هین اتني بات زاید هی که حسین علي منزل پر اوتر کر پاپڑ اور مٹھائي کے کھلونے خرید لاتا هي دونون بھائي ملکر کھا لیتے هین آج مین نے تمہارے والد کي نصیحت پر عمل کیا چار بجے پانچ کے عمل مین هاپور سے چلدیا سورج نکلے بابو گڈه کي سرائے مین آ پہنچا چار پائي بچھائي اوسپر بچھونا بچھا کر حقه پي رها هون اور یهه

خط لکھہ رہا ہون دونون گھوڑے کوتل آگے دونون لڑکے رتھہ مین سوار آتے ہین اب وہ آئے اور کھانا کھا لیا اور چلے تم اپني اوستاني کے پاس جاکر یہہ رقعہ سراسر پڑھکر سنا دینا - شمشاد کو کتاب کے مقابلہ اور تصحیح کي تاکید کر دینا * (۳۱۶)

ایضا

میان - وہ قاضي تو مسخرہ هی اونکا خط دیکھہ لیا خیر ہان علاو الدین خان کا خط گھنٹا بھر بھانڈ کے طایفہ کا تماشا هی اب تم کہو اوستاد میر جان کو کیونکر بھیجوگے اونکو کہان پاوگے اور علاو الدین خان نے حسب الحکم تمہارے چچا کے لکھا هی لوہارو کي سواریان آئي ہوئي شاید کل یا پرسون جائین اوسکي فکر آج کرو - امین الدین خان بیچارہ اکیلا گھبراتا ہوگا (چکیدن دھیم رمیدن دھیم) یہہ غزل علاو الدین کو بھیج چکا ہون تم علاو الدین خان کو لکھو کہ بڑي شرم کي بات هی (ع)

هر دم آزردگي غیر سبب را چہ علاج * اس غزل کو حافظ کي غزل سمجھتے هو واہ واہ غیر سبب یہہ کہان کي بولي هی (ع)

از خواندن قران تو قاري چہ فایدہ * عیاذا باللہ امیر خسرو قرآن کو کہ بسکون راے قرشت و الف ممدودہ هی قران بروزن پران لکھینگے یہہ دونون غزلین دو گدھونکي ہین شاید ایک نے مقطع مین حافظ اور ایک نے مقطع مین خسرو لکھدیا ہو - غالب * (۳۱۷)

ایضا

نورچشم شہاب الدین خان کو دعا کے بعد معلوم ہو یہہ جو رقعہ لیکر پہنچتے ہین انکا نام حسین علي هی آور سید ہین درا سازي

میں یگانہ رکابداری میں یکتا جان محمد انکا باپ ملازم سرکار
شاہی تھا اب انکا چچا میر فتح علی پندرہ روپیہ مہینے کا الور میں
نوکر ہی بہر حال انسے کہا گیا کہ پانچ روپیہ مہینا ملیگا اور لوہارو
جانا ہوگا انکار کیا کہ پانچ روپیہ میں میں کیا کھاونگا یہاں زن و فرزند
کو کیا بھیجوانگا جواب دیا گیا کہ سرکار بڑی ہی اگر کام تمہارا پسند
آئیگا تو اضافہ ہو جائیگا اب وہ کہتا ہی کہ خیر توقع پر یہہ قلیل
مشاہرہ قبول کرتا ہوں مگر دونوں وقت روٹی سرکار سے پاوں بغیر
اسکے کسی طرح نہیں جاسکتا - سنو میاں حق بجانب اس غریب
کے ہی روٹی مقرر ہوئے بغیر بات نہیں بنتی یقین ہی تم
رپورٹ کروگے تو اس امر کی منظوری کا حکم آجائیگا یہہ قصہ
فیصل ہوا اب یہہ کہتا ہی کہ دو ماہہ مجھے پیشگی دو تا کہ کچھہ
کپڑا لتا بناوں اور کچھہ گھر میں دے جاوں راہ میں روٹی اور
سواری سرکار سے پاوں - میں تو یہاں بھی حق بجانب سایل کے
جانتا ہوں مگر کچھہ کہہ نہیں سکتا اپنی راے اس باب میں لکھہ
نہیں سکتا خیر تم بھی میرا رقعہ اپنے نام کا علائی مولائی کو بھیج
دو - غالب سہ شنبہ ۲۴ ستمبر سنہ ۱۸۶۱ عیسوی * (۳۱۸)

ایضا

تمہارے بھائی کا خط تمہارے پاس بھیجتا ہوں کلیات اردو جو تمنے
خریدے ہیں ایک اوسمیں سے چاہو اپنے چچا کی نذر کرو
چاہو بھائی کو تحفہ بھیجو میں نے اسوقت اونکے نام کا خط
لوہارو کو روانہ کیا ہی بعد ارسال خط مولوی سدید الدین خان
صاحب میرے ہاں آئے اثناے حرف و حکایت میں میں نے

شاهین کی حقیقت پوچھی جواب دیا که هان عربی مین ایک باجے کا نام شاهین هی صورت اوسکی پوچھی گئی کہا مجھے معلوم نہین صراح مین مین نے دیکھا هی فقط تم جو مولانا علائی کو خط لکھو یہه رقعه ملفوف کردو - غالب

* رباعی *

رقعه کا جواب کیون نه بھیجا تمنے * ثاقب حرکت یہه کی هی بیجا تمنے
حاجی کلوکو دیکے بیوجه جواب * غالب کا پکادیا کلیجا تمنے

* رباعی *

ای روشنی دیده شہاب الدین خان * کتنا هی بتاوکس طرح سے رمضان
هوتی هی تراویح سے فرصت کبتک * سنتے هو تراویح مین کتنا قران (۳۱۹)

ایضا

بنام نواب انور الدوله سعد الدین خانصاحب شفق

هرگز نمیرد انکه دلش زنده شد بعشق * ثبت است برجریدهٔ عالم دوام ما

خداوند نعمت آج دو شنبه ۶ - رمضان کی اور ۱۵ فروری کی هی اسوقت که باره پر تین بجے هین عطوفت نامه پهنچا اودهر پڑها ادهر جواب لکها ڈاک کا وقت نرها خط کو معنون کر رکهتا هون کل شنبه ۱۶ فروری کو ڈاک مین بهجوا دونگا سال گزشته مجهپر بہت سخت گزرا ۱۲ - ۱۳ مهینے صاحب فراش رها اوٹهنا دشوار تها چلنا پهرنا کیسا نه تپ نه کهانسی نه اسهال نه فالج نه لقوه ان سب سے بدتر ایک صورت پر کدورت یعنے احتراق کا مرض مختصر یہه که سر سے پانون تک باره پهوڑے هر پهوڑه ایک زخم هر زخم ایک غار هر روز بے مبالغه باره تیره پهائے اور پاو بهر مرهم درکار نو دس مهینے بیخور و خواب رها هون اور شب و روز بیتاب

راتین یون گزرین هین که اگر کبهي آنکهه لگ گئي دو گهڑي غافل رها هونگا که ایک آده پهوڑے مین ٹیس اوٹهي جاگ اوٹها تڑپا کیا پهر سوگیا پهر هوشیار هوگیا سال بهر مین سے تین حصے دن یون گزرے پهر تخفیف هونے لگي دو تین مهینے مین لوٹ پوٹ کر اچها هوگیا نئے سر سے روح قالب مین آئي اجل نے میري سخت جانیکي قسم کهائي اب اگرچه تندرست هون لیکن ناتوان و سست هون حواس کهو بیٹها حافظه کو رو بیٹها اگر اوٹهتا هون تو اتني دیر مین اوٹهتا هون که جتني دیر مین ایک قد آدم دیوار اوٹهے آپکی پرسش کے کیون نه قربان جاون که جب تک میرا مرنا نه سنا میري خبر نلي میرے مرگ کے مخبر کی تقریر اور مثله میري یهه تحریر آدهی سچ اور آدهی جهوٹ درصورت مرگ نیم مرده اور درحالت حیات نیم زنده هون * بیت *

در کشاکش ضعفم نگسلد روان ازتن * اینکه من نمي میرم هم زناتوانیهاست

اگر ان سطور کي نقل میرے مخدوم مولوي غلام غوث خان بهادر میر منشي لفٹنٹ گورنري غرب و شمال کے پاس بهیجدیجیگا تو اونکو خوش اور مجهکو ممنون کیجئیگا * (۳۲۰)

ایضا

پیر و مرشد - حضور کا توقیع خاص اور آپکا نوازشنامه یهه دونون حرز بازو ایک دن اور ایک وقت پهنچے توقیع کا جواب دو چار دن مین لکهونگا ناسازي مزاج مبارک موجب تشویش و ملال هوئي اگرچه حضرت کي تحریر سے معلوم هوا که مرض باقي نهین مگر ضعف باقي هی لیکن تسکین خاطر منحصر اس مین هی که

آپ بعد اس تحریر کے ملاحظہ فرمائیے اپنے مزاج کا حال پھر لکھین معـــہ کي هنڈوي پہنچي اسکا بہي حال سابق کي هی هنڈوي کا ساهي یعنے ساهو کار کہتا هی که ابهي همکو کالپي کے ساهو کار کي اجازت نہین آئي جو هم روپیه دین اگر سرکار کے کارپرداز وهان کے ساهوکار سے کہکر اجازت لکھوا بھیجین تو مناسب هي صهبائي کے تذکرہ کي ایک جلد میرے ملک مین سے میرے پاس تهي - وہ مین اپني طرف سے بسبیل ارمغان آپکو بهیجتا هون نذر قبول هو - اب مین حضرت سے باتین کرچکا خط کو سرنامہ کرکے کہار کو دیتا هون که ڈاک مین دے آوے - بارہ پر دو بجے کتاب کا پارسل بطریق بیرنگ روانه کرونگا - پیشگاہ وزارت مین میري بندگي پہنچے عرضداشت بعد اسکے پہنچیگي - جناب میرصاحب قبله میر امجد علي صاحب کو سلام نیاز اور جناب منشي نادر حسین خانصاحبکو سلام* (۱۲۳)

ایضا

پیر و مرشد - اگر مین نے امیدگاہ بکاف عربي از راہ شکوہ لکھا تو کیا گناہ نه خط کا جواب نه قصیدہ کي رسید * شعر *

درین خستگي پوزش از من مجوي * بود بندۂ خسته گستاخ گوی

اور یہہ جو آپ فرماتے هین - که ان موانع کے سبب سے مین قصیدہ کي تحسین نہین لکهه سکا بندہ بے ادب نہین تحسین طلب نہین ایسے مجمع مین مشہور هون که سواے احترام الدوله کے کوئي سخندان نہین مین جو اپنا کلام آپکے پاس بهیجتا هون گویا آپ اپنے پر احسان کرتا هون (ع)

وایي بر جان سخن گر بسخندان نرسد * افسوس که میرا حال اور یهه لیل و نهار آپکي نظر مین نهین ورنه آپ جانین که اس بجهے هوئے دل اور اس ٹوٹے هوئے دل اور اس مرے هوئے دل پر کیا کررها هون - نواب صاحب اب نه دل مین وه طاقت نه قلم مین وه زور سخن گستري کا ایک ملکه باقي هی بے تامل اور بے فکر جو خیال مین آجاے وه لکهه لون ورنه فکر کي صعوبت کا متحمل نهین هوسکتا بقول میرزا عبد القادر بیدل * شعر *

جهدها در خور توانائیست * ضعف یکسر فراغ میخواهد

مُهر کا حال معلوم هوا پهلے آپ لکهه بهیجئے که کیا کهودا جائیگا مهدي حسن خان مهدي حسین خان بهادر لکهه رها هون صرف یاد پر لکهه رها هون ورنه خط لڑکون نے کهودیا یاد پڑتا هی که نگینه وهان سے بهیجنے کو آپنے لکها هی سو مین اب مکرر خواهان هون که یهه معلوم هوجاے که نگینه بهیجئیگا یا یهان خریدا جائیگا - اور نقش نگین کیا هوگا تا که شمار حروف کا مجهکو معلوم رهے اب جب آپ مجهکو لکهینگے تب مین اسکا جواب لکهونگا - حافظ صاحب کا پنهچنا تقریبا معلوم هوا یعنے اونکي طرف سے آپ نے مجهکو سلام لکها هی سو مین بهي اونکي خدمت مین بندگي اور جناب منشي نادر حسین خان صاحب کي جناب مین سلام عرض کرتا هون زیاده حد ادب * (٣٢٢)

ایضا

قبلهٔ حاجات - قصیده دوباره پهنچا چونکه پیشاني پر دستخط کي جگهه نتهي ناچار اوسکو ایک اور دو ورقه پر لکهوایا اور حضور مین

گزرانا اور تمناے دیرینہ حاصل کی یعنی دستخط خاص مشتمل اظہار خوشنودی طبع اقدس ہوگئی احترام الدولہ بہادر میرے همزبان اور آپکے ثنا خوان رہے گویا اس امر خاص میں وہ شریک غالب ہیں هم بطریق کسرۂ اضافی و هم بطریق کسرۂ توصیفی پروردگار اس بزرگوار کو سلامت رکھے کہ قدردان کمال بلکہ حق تو یوں هی کہ خیر محض هی - غیاث اللغات ایک نام موقر و معزز جیسے (الفربہ خواہ مخواہ مرد آدمی) آپ جانتے ہیں کہ یہہ کون هی ایک معلم فرومایہ رامپور کا رہنے والا فارسی سے نا آشنای محض اور صرف و نحو میں ناتمام انشاء خلیفہ و منشیات مادھو رام کا پڑھانے والا چنانچہ دیباچہ میں اپنا ماخذ بھی اوسنے خلیفہ شاہ محمد و مادھو رام و غنیمت و قتیل کے کلام کو لکھا هی یہہ لوگ راہ سخن کے غول ہیں آدمی کے گمراہ کرنے والے یہہ فارسی کو کیا جانیں هان طبع موزون رکھتے تھے شعر کہتے تھے *

هرزہ مشتاب و پئی جادہ شناسان بردار

ای کہ در راہ سخن چون تو هزار آمد و رفت

میرا دل جانتا هی کہ آپکے دیکھنے کا میں کسقدر آرزومند ہوں میرا ایک بھائی ماموں کا بیٹا کہ وہ نواب ذوالفقار بہادر کی حقیقی خالہ کا بیٹا ہوتا تھا اور مسند نشین حال کا چچا تھا اور وہ میرا همشیر بھی تھا یعنی میں نے اپنی ممانی اور اوسنے اپنی پھوپھی کا دودہ پیا تھا وہ باعث ہوا تھا میرے باندا بوندیل کہند آنیکا میں نے سب سامان سفر کرلیا ڈاک میں روپیہ ڈاک کا دیدیا قصد یہہ تھا کہ فتح پور تک ڈاک میں جاونگا وہاں سے نواب علی

بہادر کے هان کي سواري مین باندے جاکر هفته بهر رهکر کالپي هوتا هوا آپکے قدم دیکهتا هوا بسبیل ڈاک دلي چلا آونگا ناگاه حضور والا بیمار هوگئے اور مرض نے طول کهینچا وه اراده قوة سے فعل مین نه آیا اور پهر مرزا اوزبک جان میرا بهائي مرگیا (ع)
ای بسا آرزو که خاک شده * واللہ وه سفر اگرچه بهائي کي استدعا سے تها مگر مین نتیجه اوس شکل کا آپکے دیدار کو سمجها هوا تها هرزه سرائي کا جرم معاف کیجئیگا میرا جي آپکے ساتهه باتین کرنیکو چاها اسواسطے جو دل مین تها وه اوس عبارت سے زبان پر لایا * (۳۲۳)

ایضا

پیر و مرشد کورنش- مزاج اقدس - الحمد لله تو اچها هی حضرت دعا کرتا هون پرسون آپکا خط مع سارٹیفکٹ کے پہنچا آپکو مبدأ فیاض سے اشرف الوکلا خطاب ملا محبتنامۂ محبتانه ایک لطیفه نشاط انگیز سنیئے ڈاک کا هرکاره جو بلي مارون کے خطوط پہنچاتا هی اندنون مین ایک بنیا پڑها لکها حرف شناس کوئي فلان ناتهه ڈهمک داس هی مین بالا خانه پر رهتا هون حویلي مین آکر اوسنے داروغه کو خط دیا اور اُسنے خط دیکر مجهسے کہا که ڈاک کا هرکاره بندگي عرض کرتا هی اورکهتا هی که مبارک هو آپکو جیسا که دلي کے بادشاه نے نوابي کا خطاب دیا تها اب کالپي سے خطاب کپتاني کا ملا حیران که یهه کیا کهتا هی سرنامه کو غور سے دیکها کهین قبل از اسم مخدوم نیاز کیشان لکها تها اوس قرم ساق نے اور الفاظ سے قطع نظر کرکے کیشان کو کپتان پڑها بهائي ضیاالدین خان

صاحب شملہ گئے ہوے ہیں شاید آخر ماہ حال یعنے جولائي یا
اول ماہ آیندہ یعنے اگست میں یہاں آجائیں آپکو نوید تخفیف
تصدیع دیتا ہوں آپ نواب صاحب سے کتاب کیوں مانگیں اور
زحمت کیوں اوٹھائیں جسقدر کہ علم اونکو اس خاندان مجدت
نشان کے حال پر حاصل ہوگیا ہی کافي ہی مولانا قلق کے نام
کي عرضي اونکو پہنچا دیجئیگا اور جناب نادر حسین خانصاحب
کو میرا سلام فرما دیجیگا * (۳۲۴)

ایضا

پیر و مرشد ۔ شب رفتہ کو مینہہ خوب برسا ہوا میں فرط برودت
سے گزند پیدا ہوگیا اب صبح کا وقت ہی ہوا ٹھنڈي بیگزند چل
رہي ہی ابر تنک محیط ہی آفتاب نکلا ہی پر نظر نہیں آتا
ہی میں عالم تصور میں آپکو مسند عز و جاہ پر جانشین اور
منشي نادر حسین خانصاحب کوآپکا جلیس مشاہدہ کرکے آپکي
جناب میں کورنش بجالاتا ہوں اور منشي صاحب کو سلام کرتا
ہوں کافر نعمت ہوجاؤں اگر یہہ مدارج بجانہ لاؤں حضرت نے
اور منشي صاحب نے میري خاطر سے کیا زحمت اوٹھائي ہی
بھائي صاحب بہت خوشنود ہوے منت پزیري میں میرے
شریک غالب ہیں في الحال بتوسط میرے سلام نیاز عرض کرتے
ہیں اغلب ہی کہ نامہ جداگانہ بھي ارسال کریں حضرت آپ
غالب کي شرارتیں دیکھتے ہیں سب کچھہ کہے جاتا ہی اور اوس
اصل کا کہ جسپر یہہ مراتب متفرع ہوں ذکر نہیں کرتا فقیر کو
یہہ طرز پسند نہ آئي مطلب اصلي کو مقدر چھوڑ جانا کیا شیوہ

هی یون لکھذا تھا کہ آپکا عذایت نامہ اور اوسکے ساتھہ نسب نامہ خاندان مجد و علا کا پارسل پہنچا مین ممذون ہوا نواب ضیاء الدین خان بہادر بہت ممذون و شاکر ہوے جذاب عالي مین نو غالب ہرزہ سرا کا معتقد نرہا آپنے اوسکو مصاحب بذا رکھا ہی اس سے اسکا دماغ چل گیا ہی قبلہ و کعبہ جذاب مولانا قلق مین حضرت شفق نے جو غالب کي شکایت کي تھي وہ مقبول نہوئي اب جذاب ہاشمي کو اپذا ہمزبان اور مددگار بذا کر پھر کہتے ہین آپکي بات اسباب مین کبھي نمانونگا جبتک سید صاحب کا خوشنودي نامہ نہ بھیجوائیگا اس سارٹیفکٹ کے حصول مین رشوت دینے کو بھي موجود ہون و السلام * (۳۲۵)

ایضا

پیر و مرشد - مین آپکا بذدۂ فرمان بردار اور آپکا حکم بطیب خاطر بجا لاتا ہون مگر سمجھہ تو لون کہ کیا لکھون وہ مکتوب کہان بھیجون آپکے پاس بھیجدون یا اونہین منشي صاحب کے پاس بھیجدون اور وسیم الدین و ظہیر الدین کو منشي میر شیخ خواجہ کیا کرکے لکھون دو حاکم کی راے کے شمول کا قیدي اور اوس زمانہ مین سیکڑون جزیرہ نشین رہائی پاکر اپنے اپنے گھر آگئے بااینہمہ منشي کو کیا اختیار ہی کہ وہ چھوڑدے یہہ آپکي تحریر سے نہین معلوم ہوتا کہ اب سعي منحصر اسمین ہی کہ قیدي دریاے شور کو نجاوے اور یہین محبوس رہے یا یہہ منظور ہی کہ جزیرہ کو بھي نجاوے اور یہانکي قید سے بھي رہائي پاے خواہش کیا ہی اور کار پرداز سے کسطرح کي اعانت چاہون پہلے تو یہہ سونچتا

هون که کیا لکھون پھر جو کچھہ لکھون اوسکو کہان بھیجون طریق یہہ هی که میان امیرالدین وہ نگارش لیکر منشي صاحب کے پاس جائین اور بذریعہ اوس خط کے روشناس هون مین کیا جانون که امیرالدین کا مسکن کہان هی منشی صاحب کو خط بھیجدون اونکے نزدیک احمق بنون که کس امر موهوم مجہول مین مجھکو لکھا هی کیونکر هو سکتا هی که وہ اس خط کو پڑھکر تفحص کرین که امیر الدین کون هی اور کہان هی اور کیا جانتا هی بہر حال اس خط کے ساتھہ ایک اور لفافہ آپکے نام کا روانہ کرتاهون اوسمین صرف ایک خط موسومہ منشي صاحب هی کھلا هوا اوسکو پڑھکر میان امیر الدین کے پاس بھیجدیجئیگا مگر گوند لگاکر اور اگر یہہ منظور نہو تو میر یطرف سے منشي صاحب کے نام کے خط کا مسودہ لکھکر میرے پاس بھیجئے اور لکھہ بھیجئے که اوس مسودہ کو صاف کرکے کہان بھیجون * (۳۲۶)

ایضا

خداوند نعمت - شرف افزا نامہ پہنچا شاہ اسرارالحق کے نام کا مکتوب اونکي خدمت مین بھیجدیا گیا جناب شاہ صاحب سالک مجذوب یا مجذوب سالک هین اگر جواب بھجوادینگے تو جناب مین ارسال کیا جائیگا قصیدہ کو بارها دیکھا اور غور کي جسطور پرهی اوس مین گنجایش اصلاح کي نپائي یعنے لفظ کي جگہہ لفظ مرادف بالمعنی لانا صرف اپني دستگاہ کا اظہار هی ورنہ کوئي لفظ بے محل اور بے موقع نہین کوئي ترکیب فارسي ٹکسال باهر نہین مگرهان طرز گفتار کا بدلنا

اوسکے واسطے چاهئے دوسرا قصیدہ اس زمین مین ایک اور لکھنا اور وہ تکلف بارد هی بلکه شاید حضرت کو یهه منظور بهی نهو پس شرم کمخدمتی سے دلریش اور فرط خجلت سے سر درپیش هوکر قصیدہ کو اس لفافه مین بهیجتا هون خدا کرے مورد عتاب نهون غله کی گراني آفت آسماني امراض دموي بلای جاني انواع و اقسام کي اورام و بثور شایع - چارہ نا سودمند و سعي ضایع - مین نهین جانتا که ۱۱ مئي سنه ۱۸۵۷ع کو پهردن چڑهے وہ فوج باغي میرٹهه سے دلي آئي تهي یا خود قهر الهي کا پے به پے نزول هوا تها بقدر خصوصیت سابق دلي ممتاز هی ورنه سر تا سر قلمرو هند مین فتنه و بلا کا دروازہ باز هی انا لله و انا الیه راجعون جناب میر امجد علی صاحب کو بندگي جناب منشي نادر حسین خانصاحب کو سلام * (۳۲۷)

ایضا

پیر و مرشد - ۱۲ بجے تهے مین ننگا اپنے پلنگ پر لیٹا هوا حقه پي رها تها که آدمي نے آکر خط دیا مین نے کهولا پڑها بهلے کو انگرکهه یا کرتا گلے مین نتها اگر هوتا تو مین گریبان پهاڑ ڈالتا حضرت کا کیا جاتا میرا نقصان هوتا سرے سے سنئے آپکا قصیدہ بعد اصلاح بیهجا اوسکي رسید آئي کٹے کٹے هوئے شعر اولٹے آئے اونکي قباحت پوچهي گئي قباحت بتائي گئی الفاظ قبیح کي جگهه بے عیب الفاظ لکهه دیئے گئے لو صاحب یهه اشعار بهي قصیدہ مین لکهه لو اس نگارش کا جواب آجتک نهین آیا شاہ اسرار الحق کے نام کا کاغذ اونکو دیا جواب مین جو کچهه اونهون نے زباني فرمایا

آپکو لکھا گیا حضرت کی طرف سے اس تحریر کا بھی جواب نہ ملا * شعر *

پُرھون مین شکوہ سے یون راگ سے جیسے باجا
اک ذرا چھیڑئیے پھر دیکھئے کیا ھوتا ھی

سونچتا ھون کہ دونون خط بیرنگ گئے تھے تلف ھونا کسیطرح متصور نہین خیر اب بہت دن کے بعد شکوہ کیا لکھا جاے باسی کڑھی مین اوبال کیون آئے بندگی بیچارگی پانچ لشکر کا حملہ پے بہ پے اس شہر پر ھوا - پہلا باغیون کا لشکر اوسمین اھل شہر کا اعتبار لٹا - دوسرا لشکر خاکیون کا اوسمین جان و مال و ناموس و مکان و مکین و اسمان و زمین و اثار ھستی سراسر لٹ گئے - تیسرا لشکر کال کا اوسمین ھزارھا آدمی بھوکے مرے - چوتھا لشکر ھیضہ کا اوسمین بہت سے پیٹ بھرے مرے - پانچوان لشکر تپ کا اوسمین تاب و طاقت عموما لٹ گئی مرے آدمی کم لیکن جسکو تپ آئی اوسنے پھر اعضا مین طاقت نپائی ابتک اس لشکر نے شہر سے کوچ نہین کیا میرے گھر مین دو آدمی تپ مین مبتلا ھین ایک بڑا لڑکا اور ایک میرا داروغہ خدا ان دونون کو جلد صحت دے برسات یہان بھی اچھی ھوئی ھی لیکن نہ ایسی کہ جیسی کالپی اور بنارس مین زمیندار خوش کھتیان تیار ھین خریف کا بیڑا پار ھی ربیع کے واسطے پوہ ماہ مین مینھہ درکار ھی کتاب کا پارسل پرسون ارسال کیا جائیگا - اھاھا جناب حافظ محمد بخش صاحب میری بندگی - مغل علی خان غدر سے کچھہ دن پہلے مستعفی ھوکر مرگئے - ھی ھی کیونکر لکھون حکیم رضی الدین خان کو قتل عام مین ایک خاکی نے گولی ماردی اور احمد حسین

خان اونکے چھوٹے بھائي اوسیدن مارے گئے طالع یارخان کے دونون بیٹے ٹونک سے رخصت لیکر آئے تھے غدر کے سبب جا نسکے یہین رہے بعد فتح دهلي دونون بیگناهونکو پهانسي ملي طالع یار خان ٹونک مین هین زنده هین پر یقین هی که مرده سے بد ترهونگے میر چھوتم نے بھي پهانسي پائي حال صاحبزاده میان نظام الدین کا یهه هی که جهان سب اکابر شهر کے بھاگے تھے وهان وه بھي بھاگ گئے تھے برودہ مین رہے اورنگ آباد مین رہے حیدر آباد مین رہے سالگزشته یعنے جاڑون مین یهان آئے سرکار سے اونکي صفائي هوگئي لیکن صرف جان بخشي روشن الدوله کا مدرسه جو عقب کوتوالي چبوتره هی وه اور خواجه قاسم کي حویلي جسمین مغل علیخان مرحوم رهتے تھے وه اور خواجه صاحبکي حویلي یهه املاک خاص حضرت کالیصاحب کي اور کالیصاحب کے بعد میان نظام الدین کي قرار پاکر ضبط هوئي اور نیلام هوکر روپیه سرکار مین داخل هوگیا هان قاسم جان کي حویلي جسکے کاغذ میان نظام الدین کي والده کے نام کے هین وه اونکو یعنے میان نظام الدین کي والده کو مل گئي هی فی الحال میان نظام الدین پاک پٹن گئے هین شاید بهاولپور بھي جائینگے * (۳۲۸)

ایضا

پیر و مرشد - آداب - غلطنامۂ قاطع برهان کو بھیجے هوئے تین دن اور آپکي خیر و عافیت مولوي حافظ عزیزالدین کي زباني سنے هوئے دو دن هوے تھے که کل آپکا نوازشنامه پهنچا قاطع برهان کے پهنچنے سے اطلاع پائي معتقدان برهان قاطع برچھیان اور تلوارین

پکڑ پکڑ کے اونٹھہ کھڑے ہوے ہیں ہنوز دو اعتراض مجھہ تک پہنچے ہیں ایک تو یہہ کہ قاطع برہان غلط ہی یعنے ترکیب خلاف قاعدہ ہی کلام قطع کیا جاتا ہی برہان قطع نہیں ہوسکتی ہی لو صاحب برہان قاطع صحیح اور قاطع برہان غلط مگر برہان قطع کي فاعل ہوسکتي ہی اور قطع کا فعل اپ نہیں قبول کرتے قاطع برہان میں جو برہان کا لفظ ہی یہہ مخفف برہان قاطع ہی برہان قاطع کي روکو قطع سمجھکر قاطع برہان نام رکھا توکیا گناہ ہوا دوسرا ایراد یہہ ہی * ع * با انگلسیان ستیز بیجا * انگلس کا نون تلفظ میں نہیں آتا میں پوچھتا ہوں خدا کے واسطے انگلس اور انگریز کا نون ساعلان کہاں ہی اور اگر ہی بھي تو ضرورت شعر کے واسطے لغات عربي میں سکون و حرکت کو بدل ڈالتے ہیں اگر انگلس کے نون کو غنہ کردیا تو کیا گناہ ہوا - وہ ورق جو چھاپے کا آپکے پاس بھیجا ہی اوسکو غلط نامہ شاملہ کے بعد لگا کر جلد بندھوا لیجیگا - حضرت کیوں آپنے مراسلہ اور میرے مکتوب کا حال پوچھا * ع * اینہم کہ جوابے ننویسند جوابست * سمجھہ لو اور چپ رہو میں نے مانا جسکو تمنے لکھا ہی وہ لکھیگا کہ میں نے مختار سے پوچھا اوسنے یوں کہا پھر میں نے یوں کہا اب یہہ بات قرار پائي ہی تو اس تقریر کو حضرت ہي باور کرینگے فقیر کبھي نہ مانیگا ایک حکایت سنو امجد علي شاہ کي سلطنت کے اغاز میں ایک صاحب میرے نیم اشنا یعنے خدا جانے کہاں کے رہنے والے کسي زمانہ میں وارد اکبر آباد ہوے تھے کبھي کہیں کے تحصیلدار بھي ہوگئے تھے زبان آور اور چالاک اکبرآباد

مین نوکری جستجو کي کهین کچهه نهوا میرے هان دو ایک بار آئے تهے پهر وہ خدا جانے کهان گئے مین دلي آرها کم و بیش بیس برس هوے هونگے امجد علی شاہ کے عهد مین اونکا خط ناگاہ مجهکو بسبیل ڈاک آیا چونکه اون دنون مین دماغ درست اور حافظه بر قرار تها مین نے جانا که یهه وهي بزرگوار هین خط مین مجهکو پہلے یهه مصرع لکها * ع * از بخت شکر دارم و از روزگار هم * آپسے جدا هوکر بیس برس آوارہ پهرا جیپور مین نوکر هوگیا وهان سے دو برسکے بعد کهان گیا اور کیا کیا اب لکهنو مین آیا هون وزیر سے ملاهون بهت عنایت کرتے هین بادشاہ کي ملازمت اونهین کے ذریعه سے حاصل هوئي هی بادشاہ نے خان اور بهادر کا خطاب دیا هی مصاحبون مین نام لکها هی مشاهرہ ابهي قرار نهین پایا وزیر کو مین نے آپ کا بهت مشتاق کیا هی اگر آپ کوئي قصیدہ حضور کي مدح مین اور عرضي یا خط جو مناسب جانین وزیر کے نام لکهکر میرے پاس بهیجدیجئیگا تو بیشک بادشاہ آپکو بلائینگے اور وزیر کا خط فرمان طلب آپکو پهنچیگا مین نے اوسي عرصه مین ایک قصیدہ لکها تها جسکي بیت اسم یهه هی * بیت * امجد علي شه آنکه بذوق دعاي او* صدرہ نماز صبح قضا کرد روزگار * الخ - متردد تها که کسکي معرفت بهیجون توکلت علی الله بهیجدیا رسید آگئي صرف پهر دو هفته کے بعد ایک خط آیا که قصیدہ وزیر تک پهنچا وزیر پڑهکر بهت خوش هوا بآئین شایسته پیش کرنیکا وعدہ کیا مین متوقع هون که میان بدرالدین مهرکن سے میري مهرخطابي کهدوا

کر بھیجدیجئے چاندي کا نگینه مربع اور قلم جلي فقیرنے سرانجام کرکے بھیجدیا رسید آئي اور قصیده کے بادشاہ تک گذرنیکي نوید پس پھر دو مہینے تک اودھر سے کوئي خط نه آیا میں نے جو خط بھیجا اولٹا پھر آیا ڈاک کا یہه توقیع که مکتوب الیه یہاں نہیں ایک مدت کے بعد حال معلوم ہوا که اوس بزرگ کا وزیر تک پہنچنا اور حاضر رہنا سچ بادشاہ کی ملازمت اور خطاب ملنا غلط بہادري کي مہر تمسے بفریب حاصل کرکے مرشد اباد کو چلا گیا چلتے وقت وزیرنے دو سو روپیه دئے تھے - ایک قاعده کلیه دلي کا سمجھلو خالق کي قدرت مقتضي اسکے ہی که جو اس شہر پناہ کے اندر پیدا ہوا مرد یا عورت خفقان و مراق اوسکي خلقت و فطرت میں ہو - آٹھه دس برس کے بعد ساونکے اخیر مینهه خوب برسا لیکن نه دریا جاري ہوئے نه طوفان آیا ہاں شہر کے باہر ایک دن بجلي گري دو ایک آدمی کچھه جانور تلف ہوئے مکان گرے دس بیس آدمی دب کر مرے دو تین شخص کوٹھے پر سے گرکر مرے مراقیوں نے غل مچانا شروع کیا اپنے عزیزان بسفر رفته کو لکھا جابجا اخبار نویسوں نے اونسے سنکر درج اخبار کیا لو اب دس باره دن سے مینهه کا نام نہیں دھوپ آگ سے زیاده تر تیز ہی وہي خفقاني صاحب روتے پھرتے ہیں که کھتیاں جلي جاتي ہیں اگر مینهه نه برسیگا تو پھر کال پڑیگا مکانات کے گرنیکا حال یہه ہی که چار پانچ برس ضبط رہے یغمائي لوگ کڑي تخته کیواڑ چوکھٹ بعض مکانات کي چھت کا مصالح سب لیگئے - اب اون غربا کو وه مکان ملے تو اونمیں مرمت کا مقدور کہاں

فرمائے مکانات کیونکر نگرین * (۳۲۹)

ایضا

پیر و مرشد - ایک نوازشنامه آیا اور دستنبو کے پہنچنے کا مژده پایا اوسکا جواب یہی که کارپردازان ڈاک کا احسان مانا اور اپني محنت کو رایگان نجانا چند روز کے بعد ایک عنایت نامه اور پہنچا گویا ساغر التفات کا دوسرا دور پہنچا اب ضرور آپڑا که کچهه حال اس ستاره دم دار کا لکهون چنانچه جسوقت سے وه خط پڑها هی سوچ رهاهون که کیا لکهون چونکه بسبب فقدان اسباب یعني عدم رصد و کتاب کچهه نهین کہا جاتا هي ناچار مرزا صایب کا مصرع زبان پر آجاتا هی (ع) ازین ستارهٔ دنباله دار می ترسم * یهه مطلع هی اور یهه پہلا مصرع هی (ع) ز خال گوشهٔ ابروی یار مي ترسم * کیا آپ مجهکو بے هنري اور هیچمرزي مین صاحب کمال نهین جانتے اور اس عبارت فارسي کو میرا مصداق حال نهین جانتے پیش ملا طبیب و پیش طبیب ملا پیش هیچ هردو و پیش هردو هیچ (†) آرایش مضامین شعر کے واسطے کچهه تصوف کچهه نجوم لگا رکهاهی ورنه سواے موزوني طبع کے یہان اور کیا رکها هی بهر حال علم نجوم کے قاعده کے موافق جب زمانیکے مزاج مین فساد کي صورتین پیدا هوتي هین تب سطح فلک پر یهه شکلین دکهائي دیتي هین جس برج مین یهه نظر آئے اوسکا درجه و دقیقه دیکهتے هین پهر ذو ذنابه کا ممر اور طریقه دیکهتے هین هزار طرحکي چال ڈالتے هین تب ایک حکم نکالتے هین شاهجهان آباد مین بعد غروب

(†) صحیح یهه هی (پیش منجم طبیب و پیش طبیب منجم الخ) *

آفتاب افق غربي شہر پر نظر آتا تھا اور چونکہ اون دنون مین
آفتاب اول میزان مین تھا تو یہہ سمجھا جاتا تھا کہ یہہ صورت عقرب
مین ہی درجہ و دقیقہ کي حقیقت نا معلوم رہي بہت دن
شہر مین اس ستارہ کی دھوم رہي اب دس بارہ دنسے نظر نہین
آتا وہان شاید اب نظر آتا ہی جو آپنے اسکا حال پوچھا ہی بس
مین اتنا جانتا ہون کہ یہہ صورتین قہر الہي کي ہین اور دلیلین
ملک کي تباہي کي قران النحسین پھر کسوف پھر خسوف پھر یہہ
صورت پر کدورت عیاذ باللہ و پناہ بخدا یہان پہلي نومبر کو بدہ کے دن
حسب الحکم حکام کوچہ و بازار مین روشني ہوئي اور سبکو کمپني
کا ٹھیکہ ٹوٹ جانا اور قلمرو ہند کا بادشاہي عمل مین آنا سنایا
گیا نواب گورنر جنرل لارڈکینینگ بہادر کو ملکۂ معظمۂ انگلستان نے
فرزند ارجمند خطاب دیا اور اپني طرف سے نایب اور ہندوستان
کا حاکم کیا مین تو قصیدہ پہلي ہي اس تہنیت مین لکھہ چکا
ہون چنانچہ بشمول دستنبو نظر انور سے گزرا ہوگا * شعر *
تا نہال دوستي کی بر دھد * حالیا رفتیم و تخمے کاشتیم (۳۳۰)

ایضا

حضرت پیر و مرشد - اگر آج میرے سب دوست و عزیز یہان فراہم
ہوتے اور ہم اور وہ باہم ہوتے تو مین کہتا کہ آؤ اور رسم تہنیت
بجا لاؤ خدا نے پھر وہ دن دکھایا کہ ڈاک کا ہرکارہ انور الدولہ کا
خط لایا * ع * اینکہ مي بینم بہ بیدار یست یارب یا بخواب *
مونہہ پیٹتا ہون اور سر پٹکتا ہون کہ جو کچھہ لکھا چاہتا ہون نہین
لکھہ سکتا ہون الہي حیات جاوداني نہین مانگتا پہلے انور الدولہ

سے ملکر سرگزشت بیان کرون پھر اوسکے بعد صرون روپیہ کا نقصان اگرچہ جانکاہ و جانگزا هی پر بموجب تلف المال خلف العمر عمر فزا هی جو روپیہ هاتھہ سے گیا هی اوسکو عمر کي قیمت جانئے اور ثبات ذات و بقاے عرض و ناموس کو غنیمت جانئے الله تعالی وزیر اعظم کو سلامت رکھے اور اس خاندان کے نام و نشان و عز و شان کو برقرار تا قیامت رکھے مین نے ۱۱ مئي سنہ ۱۸۵۷ سے ۳۱ جولائي سنہ ۱۸۵۸ تک روداد نثر مین بعبارت فارسي نا آمیختہ بعربي لکھي هی اور وہ پندرہ سطر کے مسطر سے چار جزو کي کتاب اگرہ کو مطبع مفید الخلایق مین چھپنے کو گئي هی دستنبو اوسکا نام رکھا هی اور اوسمین صرف اپني سرگزشت اور اپنے مشاهدہ کے بیان سے کام رکھا هی بعد چھپ جانے کے وہ نسخہ حضرت کي نظر سے گزرانونگا اور اوسکو همسخني اور همزباني جانونگا - جناب میر امجد علي صاحب کا جو آپکے خط مین ذکر نهین آیا هی تو اس خیر خواہ احبابکا دل گھبرایا هی ابکے جو خط لکھئے تو اونکي خیر و عافیت بهر نمط لکھئے اونکو بندگي اور جناب منشي نادر حسین خان صاحب کو سلام پهنچے * (۳۳۱)

ایضا

پیر و مرشد - معاف کیجئیگا مین نے جمنا کا کچھہ حال نہ لکھا یهان کبھي کسي نے اس دریا کي کوئي حکایت ایسي نهین کي کہ جس سے استبعاد اور استعجاب پایا جاے پرسش کے بعد بھي کوئي نئي بات نهین سني سنئے تو سهي موسم کیا هی گرمي جاڑا برسات تین فصلین اکھٹي هو گئي هین تگرگ باري علاوہ

ایک بحر رواں کي حقیقت متغیر هوجاے تو محل استعجاب کیون هو اور یهه بات که دلي مین تغیر نهو اور پورب مین هو اوسکي وجه یهه هی که یهان جمنا بانفراد به رهي هی اور وهان کهین کین کهین اور ندي کهین گنگا باهم ملگئي هین مجمع البحار هی - حضرت نے خوب وکالت کي مولانا قلق سے تقصیر میري معاف نکروائي کهدوگے که گناه معاف هوگیا مین بغیر سارٹیفکت کے کب مانونگا یهه دن مجهپر برے گزرتے هین گرمي مین میرا حال بعینه وه هوتا هی جیسا زبان سے پاني پینے والے جانورونکا خصوصا اس تموز مین که غم و هم کا هجوم هی * بیت *

آتش دوزخ مین یهه گرمی کهان * سوز غمهاے نهانی اور هی (۳۳۲)

ایضا

قبله و کعبه - وه عنایت نامه جسمین حضرت نے مزاج کی شکایت لکهی تهی پڑهکر بے چین هوگیا هون اور عرض کرچکا هون که مزاج کا حال مفصل لکهئے چونکه آپ نے کچهه نهین لکها تو اور زیاده مشوش هون نسخه رفع تشویش یعنے شفقت نامه جلد بهیجئے جناب منشی نادر حسین خان صاحب کا کچهه حال معلوم نهین حضرت میر امجد علی صاحب کا کچهه حال معلوم نهین متوقع هون که ان دونون صاحبونکي خدمت مین میرا سلام پهنچے اور آپ اونکي خیروعافیت لکهین کبوترونکا نسخه جیسا که میرے پاس آیا بجنسه ارسال کرتا هون آپکو معلوم هوگا که میرن صاحب نے انتقال کیا یهه چهوٹے بهائي تهے مجتهد العصر لکهنو کے نام اونکا سید حسین اور خطاب سید العلما نقس نگین میر حسین ابن

علي مین نے اونکي رحلت کي ایک تاریخ پائي اوسمین پانچ بڑھتے هین یعنی ۱۲۷۸ هوتے تهے تخرجه نئي روش کا میرے خیال مین آیا مین تو جانتا هون اچها هی دیکهون آپ پسند فرماتے هین یا نهین

* قطعه *

حسین ابن علي آبروي علم و عمل * که سید العلما نقش خاتمش بودے
نماند و ماندے اگر پنج سال سال دگر * غم حسین علي سال ماتمش بودے
زیادهٔ جد ادب * (۳۳۳)

ایضا

پیر و مرشد - یهه خط لکهنا نهین هی باتین کرني هین اور یهي سبب هی که مین القاب و آداب نهین لکهتا - خلاصه عرض کا یهه هی که آج شهر مین بدر الدین علي خان کا نظیر نهین پس مهر اور کون کهود سکیگا ناچار مین نے آپکا نوازشنامه جو میرے نام تها وه اونکے پاس بهجوا دیا اونهون نے رقعه میرے نام آج بهیجا سو وه رقعه حضرت کي خدمت مین بهیجتا هون آپ پڑه لین اور سمجهه لین اور نگین باحتیاط ارسال فرماوین روپیه کے بهیجنے کی ابهي ضرورت نهین هی جب مین عرض کرون تب بهیجئیگا تعجب هی که جناب میر امجد علي صاحب قلق کا اس خط مین سلام نتها متوقع هون که چهاپے کے قصیدے اونکو سنائے جاوین اور میری بندگي کهي جاے جناب منشي نادر حسین خانصاحب کو میرا سلام بهزار اشتیاق پهنچے * (۳۳۴)

ایضا

لله الشکر که پیرو مرشد کا مزاج اقدس بخیر و عافیت هی پهلے

نوازشنامہ کا جواب با آنکہ وہ مشتمل ایک سوال پر تھا ھنوز لکھنے نہین پایا کہ کل ایک اور مکرمت نامہ آیا بندہ عرض کرچکا ھی کہ مسہل مین ھون چنانچہ کل میرا مسہل ھوگا اس سبب سے اوس توقیع کا پاسخ نگار نہوسکا تھا اور لکھتا بھی تو یہي لکھتا جو آپ نے لکھا ھی- ارني کي رے کي حرکت و سکون کے باب مین قول فیصل یہی ھی جو حضرت نے لکھا ھی اگر تقطیع شعر مساعدت کرجاے اور ارني بروزن چمني گنجایش پاے تو نعم الاتفاق ھی ورنہ قاعدہ تصرف مقتضي جواز ھی مرزا عبد القادر بیدل * شعر *

چورسي بطور همت ارني مگوومگریز * کہ نیرزد این تمنا بجواب لن ترانی

اسد اللہ بیگ غالب * شعر *

رفت آنکہ ما زحسن مدارا طلب کنیم * سررشتہ درکف ارني گوي طور بود

زواید سے فارغ ھوکر عرض کرتا ھون کہ ھاے کیا غزل لکھي ھی قبلہ آپ فارسي کیون نہین کہا کرتے کیا پاکیزہ زبان ھی اور کیا طرز بیان کیا مین سخن ناشناس اور ناانصاف ھون کہ ایسے کلام کے حک و اصلاح پر جرأت کرون (ع) چہ حاجتست بمشاطہ روي زیبارا * ھان ایک جگھہ آپ تحریر مین سھو کر گئے ھین (ع) اي مطرب جادو فن بازم رہ ھوشم زن * دو میم آپڑے ھین ایک میم محض بیکار ھي دیگر کی جگھہ آپ بازم لکھہ گئي ھین (ع) اي مطرب جادو فن دیگر رہ ھوشم زن * اب دیکھئے اور صاحبونکي غزلین کب آتي ھین انکي عنایت فرمائیگا کہ ھر صاحب کے تخلص کے ساتھہ اونکا اسم مبارک اور کچھہ حال رقم کیجئیگا زیادہ حد ادب * (۳۳۵)

ایضا

کیونکر کہون کہ مین دیوانہ نہین ہون ہان اتنے ہوش باقي ہین کہ اپنے کو دیوانہ سمجھتا ہون واہ کیا ہوشمندي ہی کہ قبلۂ ارباب ہوش کو خط لکھتا ہون نہ القاب نہ آداب نہ بندگي نہ تسلیم سن غالب ہم تجھسے کہتے ہین بہت مصاحب نہ بن - اپي ایار حد خود بشناس - مانا کہ تونے کئي برس کے بعد نوبیت کي غزل لکھي ہی اور آپ اپنے کلام پر وجد کر رہا ہی مگر یہہ تحریر کي کیا روش ہی پہلے القاب لکھہ پھر بندگي عرض کر پھر ہاتھہ جوڑ کر مزاج کي خبر پوچھہ پھر عنایت نامہ کے آنیکا شکر ادا کر اور یہہ کہہ کہ جو مین تصور کر رہا تہا وہ ہوا یعنے جسدن صبحکو مین نے خط بھیجا اوسیدن آخر روز حضور کا فرمان پہنچا معلوم ہوا کہ حرارت ہنوز باقي ہی انشاء اللہ تعالی رفع ہو جائگي موسم اچھا آگیا ہی * شعر *

گرمی از آب برون رفت وحرارت زهوا * محمل مہر جہانتاب بمیزان آمد

اگر صرف تبرید و تعدیل سے کام نکلجاے تو کیا کہنا ہی ورنہ بحسب راے طبیب تنقیہ کرڈالئے مجھکو بھي آج دسوان منضج ہی پانچ سات دنکے بعد مسہل ہوگا * (۳۳۵)

ایضا

پیر و مرشد - آداب مزاج مقدس میرا جو حال آپنے پوچھا اس پرسش کا شکر بجا لاتا ہون اور عرض کرتا ہون کہ آپکا بندہ بے درم خریدہ اچھی طرح ہی ایک فصد بائیس منضج چار مسہل کہانتک آدمی کو ضعیف نکرے بارے آفتاب عقرب مین آگیا پاني برف آب

ہوگیا ہی کابل و کشمیر کا میوہ بکنے لگا ہی یہہ ضعف قسمت تو نہیں کہ ایسے ایسے امور اوسکو زایل کرسکیں غزلون کو پرسون سے پڑہ رہا ہون اور وجد کررہا ہون خوشامد میرا شیوہ نہین ہی جو اون غزلونکي حقیقت میري نظر مین ہی وہ مجھسے سن لیجئے اور میري داد دینے کي داد دیجئے - مولانا قلق نے متقدمین یعني امیر خسرو و سعدي و جامی کی روش کو سرحد کمال کو پہنچایا ہی اور میرے قبلہ و کعبہ مولانا شفق اور مولانا ہاشمي اور مولانا عسکري متاخرین یعنے صایب و کلیم و قدسي کي انداز کو آسمان پر لیگئے ہین اور تکلف اور تملق سے کہتا ہون تو مجھکو ایمان نصیب نہو یہہ جو آپ اپنے کلام کے حک و اصلاح کے واسطے مجھسے فرماتے ہین یہہ آپ میري آبرو بڑھاتے ہین کوئي بات بیجا ہو کوئي لفظ ناروا ہو تو مین حکم بجالاؤن زیادہ حد ادب * (۳۳۶)

ایضا

قبلہ و کعبہ - کیا لکھون امور نفساني مین اضداد کا جمع ہونا محالات عادیہ مین سے ہی کیونکر ہو سکے کہ ایک وقت خاص مین ایک امر خاص موجب انشراح کا بہی ہو اور باعث انقباض کا بہی ہو یہہ بات مین نے آپکے اس خط مین پائي کہ اوسکو پڑھکر خوش بہی ہوا اور غمگین بہی ہوا سبحان اللہ اکثر امور مین تمکو اپنا ہم طالع پاتا ہون عزیزونکی ستم کشي اور رشتہ دارونسے ناخوشي - میرا ہم قوم تو سراسر قلمرو ہند مین نہین - سمرقند مین دو چار یا داشت خفچاق مین سو دو سو ہونگے مگر ہان اقرباے سببي ہین سو پانچ برسکي عمرسے اونکے دام مین اسیر

هون اِکسٹھه برس ستم اوٹھاے هین * شعر *

گردهم شرح ستمهاے عزیزان غالب * رسم امید همانا زجهان برخیزد

نه تم میري خبر لیسکتے هو نه مین تمکو مدد دیسکتا هون الله الله دریا سارا تیر چکا هون ساحل نزدیک هی دو هاتهه لگائے اور بیڑا پار هی

عمر بهر دیکها کیا مرنے کي راه * مرگئے پر دیکهئے دکهلائین کیا

شاه اسرار الحق کو (آپکا) اور حافظ نظام الدین صاحب کا خط بهجوا دیا هفته بهر کے بعد جواب مانگا جواب دیا که اب بهیجتا هون دس باره دن هوے که حضرت خود تشریف لائے جواب آپکے اور حافظ جي کے خط کا مانگا کها که کل بهیجدونگا اس واقعه کو آج قریب دو هفته کے عرصه هوا ناچار اونکے جواب سے قطع نظر کرکے آپکو یهه چند سطرین لکهین * شعر *

از خون دل نوشتم نزدیک دوست نامه

اني رایت دهرا في هجرک القیامة

حافظ جی صاحب کو میري بندگي کهئیگا اور یهه خط اونکو پڑهوا دیجیئگا جناب منشي نادر حسین خانصاحب کو میرا سلام پهنچے اگرچه آپ مبتلاے رنج و الم هو مگر یهه شرف کیا کم هی که انور الدوله کے همدرد هو مورد ستمهاے روزگار هونا شرافت ذاتي کي دلیل هی ساطع - اور برهان هی قاطع - هان حضرت بهت دنسے جناب میر امجد علي صاحب کا کچهه حال معلوم نهین اونکے تخلص نے مجهکو حیران کر رکها هی یعنے قلق مین مبتلا هون آپ اونکا حال لکهئے خواجه اسمعیل خانصاحب کهان هین اور کسطرح هین - سنئے قبله مین تو آپسے شاه انوار الحق

کے خط کے جواب کا طالب نہین ہون کہ آپ اونکے خط کے حاصل ہونیکے انتظار مین مجھکو خط نہ لکھسکین مترصد ہون کہ اس اپنے خط کا جواب جلد پاون * (۳۳۷)

بنام میر افضل علی عرف میرن صاحب

سعادت و اقبال نشان میر افضل علي صاحب المعروف بہ میرن صاحب - خدا تمکو سلامت رکھے اور پھر تمہاري صورت مجھکو دکھاوے تمہارا خط پہنچا آنکھون سے لگایا آنکھون مین نور آیا دلپر رکھا مزا پایا کل تک اوس کو سنکر شرماتے تھے اور آپ هي آپ کھلے جاتے تھے اب بن بن کر باتین بناتے هو اور همکو کریان سناتے هو کاشکے تم یہان آجاو تب اس تحریر کا مزا پاؤ میر مہدي صاحب وہ تحریر تمہاري بہ نسبت میري دیکھکر بہت خفا هوئے چنانچہ اب جو تمہاري اونکي ملاقات هوگي تو تمکو معلوم هوگا بھائي تمہارے سالے صاحب غرور کے پتلے هین دو ایکبار مین نے اونکو بلایا اونہون نے کرم نفرمایا تم سچ کہتے هو یہہ لوگ اور هي آب و گل کے هین تمہاري انکي کبھي نہ بنیگي اور گھري نہ چھنیگي - وهین بیٹھے رهو دیکھو خدا کیا کرتا هی انشاءالله تعالی یہہ رنج و عذاب کا زمانہ جلد گزرتا هی - میر سرفراز حسین صاحب کو میري دعا کہنا اور کہنا بھائي وہ زمانہ آیا هی کہ سیکڑون عزیز راهي ملک عدم هوئے سیکڑون ایسے مفقود الخبر هوے کہ اونکي مرگ و زیست کي خبر نہین دو چار جو باقي رهے هین خدا جانے کہان بستے هین کہ هم اونکے دیکھنے کو ترستے هین - میر نصیر الدین کو پہلے بندگي پھر دعا - دوشنبہ ۹ نومبر

سنه ۱۸۵۸ بین الظهر و العصر - حواله میر مهدي طال عمرہ *(۳۳۸)

ایضا

برخوردار کامگار میر فضل علي عرف میرن صاحب طال عمرہ - بعد دعا کے واضح رای سعادت انتماے هو آپکا خط پهنچا اگرچه مین نے صرف پڑها میر مهدي کے جلانیکو لکهتا هون که مین نے آنکهون سے لگایا - هان صاحب تمنے جو لکها هی که قبله و کعبه کهنے سے وہ صاحب بهت خوش هوتے هین کیون نه خوش هون خوشي کي بات هی تمهارے سر کي قسم مین گویا دیکهه رها هون اور میري نظر مین پهر رها هی وہ میر سرفراز حسین کا شرماکر آنکهین نیچي کرني اور مسکرانا خدا کبهي مجهکو بهي وہ صورت دکهاے میر نصیر الدین یهان آگئے هین تم مجتهد العصر اور حکیم میر اشرف علي کو میري دعا کهنا اور میر مهدي پوچهین تو کهنا که تمکو کچهه نهین لکها - کل مین نے خبر منگوائي تهي سو لڑکي کو ابهي تپ آئي جاتي هی - یقین هی که تمنے وهان پهنچکر مولوي مظهر علي کو خط لکها هوگا هان تمکو ضرور هی اونسے نامه و پیام کي رسم رکهني و الدعا - چارشنبه ششم جولائي سنه ۱۸۵۹ع غالب *(۳۳۹)

ایضا

میري جان - تمهارا رقعه پهنچا نکهلا که میر سرفراز حسین جیپور کیون جاتے هین بهرحال میر مهدي کو دعا کهنا اور میر سرفراز حسین سے یهه پوچهنا که تم جیپور چلے مین نے تمکو خدا کو سونپا تم مجهے کسکو سونپ چلے جواب کا طالب غالب - ۲۱ جولائي ۱۸۶۴ع *(۳۴۰)

بنام مرزا قربان علی بیگ خان صاحب سالک

و للرحمن الطاف خفیه - خیر و عافیت تمہاري معلوم هوئي دم غنیمت هی جان هی تو جہان کہتے هین که خدا سے ناامیدي کفر هي مین تو اپنے باب مین خدا سے نا اُمید هوکر کافر مطلق هوگیا موافق عقیدۂ اهل اسلام جب کافر هوگیا تو مغفرت کي بهي توقع نرهي چل بهئی نه دنیا نه دین مگر تم حتی الوسع مسلمان بنے رهو اور خدا سے ناامید نهو ان مع العسر یسرا کو اپنے نصب العین رکھو (ع)

در طریقت هرچه پیش سالک آید خیر اوست

گھر مین تمہارے سب طرح خیر و عافیت هی محمد میرزا پنجشنبه اور جمعه کو داستان کے وقت آ جاتا هی رضوان هر روز شبکو آتا هی یوسف علیخان عزیز سلام اور باقر اور حسین علي بندگي کہتے هین کلو داروغه کورنش عرض کرتا هی اورون کو یهه پایه حاصل نهین که وہ کورنش بهي بجالائین - خط بهیجتے رها کرو والدعا - اپني مرگ کا طالب غالب - صبح دوشنبه ۶ صفر ۱۱ جولائي سال حال * (۳۶۱)

ایضا

میري جان - کن اوهام مین گرفتار هی جہان باپکو پیٹ چکا اب چچا کو بهي رو تجهکو خدا جیتا رکهے اور تیرے خیالات و احتمالات کو صورت وقوعي دے یہان خدا سے بهي توقع باقی نهین مخلوق کا کیا ذکر کچهه بن نهین آتي اپنا آپ تماشائي بن گیا هون رنج و ذلت سے خوش هوتا هون یعنے مین نے اپنے کو اپنا غیر تصور کیا هی جو دکهه مجهے پہنچتا هی کہتا هون که لو غالب کے ایک اور جوتي لگي بہت اتراتا تها که مین بڑا شاعر اور فارسي دان

هون آج دور دور تک میرا جواب نہین - لی اب تو قرضدارونکو جواب دے سچ تو یون هی که غالب کیا مرا بڑا ملحد مرا بڑا کافر مرا همنے ازراه تعظیم جیسا بادشاهون کو بعد اونکے جنت آرامگاه و عرش نشیمن خطاب دیتے هین چونکه یهه اپنے کو شاه قلمرو سخن جانتا تها سقر مقر اور هاویه زاویه خطاب تجویز کر رکها هی- آئیے نجم الدوله بهادر ایک قرضدار کا گریبان مین هاتهه ایک قرضدار بهوگ ستارها هی مین اونسے پوچهه رها هون اجي حضرت نوابصاحب نوابصاحب کیسے اوغلانصاحب آپ سلجوقي اور افراسیابي هین یهه کیا بیحرمتي هو رهي هی کچهه تو اُوکسو کچهه تو بولو بولے کیا بیحیا بیعزت کوتهي سے شراب گندهي سے گلاب بزاز سے کپڑا میوه فروش سے آم صراف سے وام قرض لئے جاتا هی یهه بهي تو سونچا هوتا کهانسے دونگا * (۳۴۲)

بنام مرزا شمشاد علي بیگ خانصاحب رضوان

فرزند دلبند شمشاد علی بیگ خان کو اگر خفا نهون تو دعا اور اگر ازرده هون تو بندگي غازي آباد سے جاکر طبع اقدس ناساز هوگئي (ع) از آمدن کعبه پشیمان شده باشي * قربان علي بیگ خان کو دعا کہنا مرزا تفضل حسین خان کو دعا کہنا اور اونکا حال لکهنا آج شنبه ۴ نومبر کي هی پرسون نوابصاحب دوره کو گئے هین فرماگئے هین که دو هفته مین آونگا آکر چار روز یهان رهینگے پهر نمایشگاه بریلی کي سیر کو جائینگے وهان سے پهر کر جب آئینگے تو صاحب کمشنر بریلي کا انتظار فرمائینگے وه پنجم دسمبر تک آجائینگے تین دن جشن رهیگا اوسکے دو چار روز بعد غالب رخصت هوگا

خدا کرے تم تک زندہ پنہچ جاے - پیرجي بہت یاد آتے ہین
اونکو دعا کہنا اور یہہ کاغذ پہلے تم پڑھنا پھر سالک کو پڑھانا پھر
میان خواجہ امان اور حکیم رضا خان کو دکھانا پھر مرزا تفضل
حسین خان کے پاس لیجانا اس قصیدہ کے ساتھہ کي نثر نواب
ضیاء الدینخان یا مرزا ثاقب سے مانگ لینا اور اوسکي نقل کرلینا
اور قاطع برہان کا حال لکھنا۔ مین نے تیس روپیہ کي ہنڈوي سو
روپیہ کي باقي حکیم جي کو بھیجدي ہی حضرت نے رسید
بھي نہین لکھي اونسے رسید لکھوا بھیجو اور سب جلدونکے شیرازے
بندھجائین اور موٹا کاغذ دونو طرف لگجاے خبردار کوئي نسخہ
بے جلد نرہے تین سو مجلد کے تیار ہونیکي خبر اور بقیہ حساب
میرے پاس بھیجدینا یا روپیہ فورا بھیجدونگا یا آکر دونگا گورنر کا
حال لکھو کون کون حاضر ہوا کس کسکي ملاقات ہوئي فرخ سیر
کے دادا صاحب آئے ہین یا نہین اگر آئے ہین تو روداد مفصل
لکھو۔ ہان بھائي ٹونک والے سیدسراج احمدکا بھی حال ضرور لکھنا
علي نقي خان وزیر شاہ اودہ کي حقیقت بھي ضرور لکھنا اور مجھکو
ان مقاصد کے جواب کا منتظر سمجھنا آج دوشنبہ چوتھي نومبر کي
ہی آٹھہ دن مین خط کي آمد و شد یقیني ہی نو دن راہ
دیکھونگا دسوین دن اگر تمہارا خط نہ آیا تو مین تمہارا رافضي
بن جاونگا مطالب مندرجہ کی جواب کا طالب غالب * (۳۶۳)

ایضا

مرزا - رسم تحریر خطوط بسبب ضعف ترک ہوتي جاتي ہی تحریر
کا تارک نہین ہون بلکہ متروک ہون اب مجھے ویسا نہ سمجھو

جیسا چھوڑ گئے ہو رامپور کے سفر میں تاب و طاقت حسن فکر لطف طبیعت یہہ سب اسباب لٹ گیا اگر تمہارے خط کا جواب نہ لکھون تو محل ترحم ہی نہ مقام شکایت سنو میرے خط کے نہ پہنچنے سے تمکو تشویش کیون ہو جب تک زندہ ہون غمزدہ و افسردہ ناتوان و نیم جان ہون جب مرجاونگا تو میرے مرنیکی خبرسن لوگے پس جب تک میرے مرنیکی خبر نہ سنو جانو کہ غالب جیتا ہی خستہ و نژند رنجور و دردمند یہہ سطرین لکھکر اسوقت تمہارے بھائي پاس بھیجتا ہون مگر اونکو ہمیشہ سفر در وطن ہی بفرض محال اگر گھر مین ہین تو عنایت‌الله اونکو ورنہ محمد مرزا کو دے آئیگا * ربیع الثاني جمعہ کا دن صبح کا وقت ہی * (۳۴۴)

بنام مرزا باقر علي خان صاحب کامل

اقبال نشان مرزا باقر علي خان کو غالب نیم جان کي دعا پہنچے تمہارا خط آیا تمہارے روزگار کي درستي آگے سن چکا تھا اب تمہارے لکھنے سے دیکھہ بھي لي دل میرا خوش ہوا اور تم خاطر جمع رکھو جیسا کہ مہاراج نے تمسے کہا ہی تمہاري ترقي انشاءالله تعالی جلد ہوگي مجھہ سے جو تم گلہ کرتے ہو خط کے نہ بھیجنے کا بھائي اب میري انگلیان نکمي ہوگئي ہین اور بصارت مین بھي ضعف آگیا ہی دو سطرین نہین لکھہ سکتا اطراف و جوانب کے خطوط آئے ہوئے دھرے رہتے ہین جب کوئي دوست آجاتا ہی مین اوس سے جواب لکھوا دیتا ہون پرسون کا تمہارا خط آیا ہوا دھرا تھا اب اسوقت مرزا یوسف علي خان آگئے مین نے اونسے

یہہ خط لکھوا دیا تمہاري دادي اچھي طرح هی تمہارا بھائي اچھي طرح هی تمہارے گھر مین سب طرح خیر و عافیت هی تمہاري لڑکي اچھي طرح هی کبھي روز کبھي دوسري تیسرے میرے پاس آجاتي هی * (۳۴۵)

ایضا

نور چشم و راحت جان مرزا باقر علي خان کو فقیر غالب کي دعا پہنچے تمہارا خط جو میرے خط کے جواب مین تھا وہ مجھکو پہنچا اوسمین کوئي بات جواب طلب نہ تھي اس خط مین ایک نئے امر کي تمہین اطلاع دیتا هون وہ امر یہہ هی کہ مین نے اگلے مہینے مین سبدچین کي ایک جلد مع عرضي اقبال نشان مرزا تفضل حسین خان کي معرفت الور کو بھجوائي تھي سو ابکے هفتے مین حضور پرنور مہاراو راجہ بہادر کا خط اونہین کي معرفت مجھکو آیا حضور نے از راہ بندہ پروری و قدر افزائي القاب بہت بڑا مجھے لکھا اور خط مین فقرے بہت عنایت اور التفات کے بھرے هوئے درج کئے تم تو وهین هو تمکو اوسکي اطلاع هوگئي تھي یا نہین اور اگر هو گئي تھي تو تمنے مجھکو کیون نہین لکھا اب مین تمسے یہہ پوچھتا هون کہ کبھي دربار مین کچھہ میرا بھي ذکر آتا هی یا نہین اور اگر آتا هی تو کسطرح آتا هی حضور سنکر کیا فرماتے هین * غالب ۷ - دسمبر سنہ ۱۸۶۷ع * (۳۴۶)

ایضا

اقبال نشان باقر علي خانکو غالب نیم جانکي دعا پہنچے بہت دن هوئے کہ تمہارا خط آیا مگر تمنے اپنے مکان کا پتا نو لکھا هي نتھا فقط

الور کا نام لکھکر مین کیونکر خط بھیجتا - بارے اب شہاب الدین خان کي زباني پتا معلوم ہوا سو اب مین تمکو خط لکھتا ہون جنیا بیگم اچھي طرح ہی میرے پاس آتي رہتي ہی اور تمہارے گھر مین سب طرح خیر و عافیت ہی اکتوبر مہینے کي تمہاري تنخواہ تمہارے گھر بھیجدي مرزا حسین علیخان بندگي عرضکرتا ہی - اسد الله - تحریر تاریخ ۱۶ نومبر سنہ ۱۸۶۷ع (۳۴۷)

بنام ذوالفقار الدین حیدر خان عرف حسین مرزا صاحب

بھائي تمہارے خطونکا اور یوسف مرزا کے خطونکا جواب بھیج چکا ہون محمد قلیخان صاحب ہمہ تن مصروف ہین دوالي کي تعطیل ہوچکي ہی نوند راے کي بي بي مرگئي ہی وہ غمزدہ ہو رہا ہی مگر خیر کام کریگا کاشي ناتھہ بے پروا آدمي ہی تم ایک خط تاکیدي اوسکو بھي لکھہ بھیجو اکثر وہ کہا کرتا ہی کہ حسین مرزا صاحب جب لکھتے ہین مرزا نوشہ صاحب ہی کو لکھتے ہین یہہ امر اوس پر ظاہر نہو کہ مین نے تمہین یون لکھا ہی مطلب اپنا اوسکو لکھو - مین کیا کرون اگر کہون کہ میري جان بھي تمہارے کام آئے تو مین حاضر ہون یہہ کہنا تکلف محض ہی کون جان دیتا ہی اور کون کسي سے جان مانگتا ہی مگر جو فکر مجکو تمہاري ہی اورجو میري دسترس ہی اسکو میرا خدا اور میرا خداوند جانتا ہی دسترس کو تو تم بھي جانتے ہو انشاء الله تعالی اوایل ماہ آیندہ یعنے نومبر مین نیر والا مقدمہ درست ہوجاے ان سطور کي تحریر سے مراد یہہ ہی کہ ابھي چنني لال تمہارا قرضخواہ آیا تھا تمہارا حال پوچھا تھا کچھہ سچ

کچھہ جھوٹ کہکر اوسکو اس راہ پر لایا ہون کہ سو دو سو روپیہ نکو بھیجدے بنیونکي طرح کي تقریر اوسکو سمجھائي ہی کہ لالا جس درخت کا پھل کھانا منظور ہوتا ہی تو اوسکو پانی دیتے ہین حسین مرزا تمہارے کھیت ہین پانی دو تو اناج پیدا ہو بھائی کچھہ تو نرم ہوا ہی تمہارے مکان کا پتا لکھوا کر لے گیا ہی اور یہہ کہہ گیا ہی کہ مین اپنے بیٹے رام جي داس سے صلاح کرکے جو بات ٹھہریگي آپ سے آکر کہونگا اگر وہ روپیہ ہي بھیجدے تو کیا کہنا ہی اور اگر وہ خط لکھے اور تم اوسکا جواب لکھو تو یہہ ضرور لکھنا کہ اسد الله نے جو تم سے کہا ہی وہ سچ ہی اور وہ امر ظہور مین آنیوالا ہی بس زیادہ کیا لکھون یہانتک لکھہ چکا تھا کہ سردار مرزا صاحب تشریف لائے مین نے خط اونکو نہین دکھایا مگر عند الاستفسار کہا گیا کہ خط حسین مرزا صاحب کو لکھتا ہون اونہون نے کہا میرا سلام لکھنا اور لکھنا کہ یہان سب خیر و عافیت سے ہین اور سبکو دعا سلام کہتے ہین یوسف مرزا کو بعد دعا کے معلوم ہو کہ اسوقت سردار مرزا سے دریافت ہوگیا کہ عباس مرزا کے نام کا تمہارا رقعہ اونکو پہنچ گیا شنبہ ۲۹ اکتوبر* (۳۴۸)

ایضا

نوابصاحب آج تیسرا دن ہي کہ تمکو حال لکھہ چکا ہون محمد قلیخان آئے ہم مین اونمین باہم گفتگو ہوئي نواب گورنر کي آمد آمد مین کچہریان بند حکام میرٹھہ کو چلے جاتے ہین ۱۹ یا ۲۰ دسمبر کو میرٹھہ مخیم خیام ہوگا دربار وہین ہوگا رہا دلی کا آنا شبہہ فیہ ہی کوئي کہتا ہی نہ آئینگے کوئي کہتا ہی

جریدہ بسبیل ڈاک آئینگے کوئی کہتا ہی مع لشکر آئینگے ۱۳ دن یہان رہینگے آج ۱۵ ڈسمبر کي ھي جو کچھہ واقع ھوگا وہ تمکو لکھونگا نقل حکم کي درخواست اوراس مقدمہ کی فکر بعد اس ھنگامہ کے عمل مین آئیگي خاطر عاطر جمع رہے تمھارا دوست بھي حسب الحکم کمشنر ھانسي حصار کل یا پرسون میرٹھہ کو جائیگا۔ اور اودھر سے امین الدین خان بھي وھان آئیگا میرا دربار اور خلعت دریا برد ھوگیا نہ پنشن کي توقع نہ دربار و خلعت کي صورت نہ سزا نہ انعام نہ رسم معمولي قدیم یوسف مرزا صاحب کو دعا پہنچے پرسون کلو جوتا لے آیا کل دونون طرف سے کھلا ھوا لیکر گیا ڈاک کے کارپردازون نے اولٹا پھیر دیا اور کہا کہ پولنڈہ بنالاو پولنڈہ بناکر لے گیا کہا بارہ پر دو بجے لاو بارہ پر دو بجے لے گیا بیٹھا رھا راتکو نو بجے اوسکے سامنے روانا ھوا رسید لیکر اپنے گھر آیا خدا کرے تمکو پہنچ جاے اور پسند آے قصیدہ کے باب مین مین مایوس مطلق ھون مگر خیر جو کچھہ واقع ھو بطریق خبر لکھہ بھیجنا مثنوي باد مخالف کي رسید تمھاری تحریر سے معلوم ھوگئي خیر مفتي صاحب کے حکم کي تعمیل ھوگئي فیلخانہ ملک پیرا لال ڈگي کے محاذي کے مکانات سب گراے گئے بولاقي بیگم کا کوچہ التوا مین ھی اھل فوج ڈھانا چاھتے ھین اھل قلم بچاتے ھین پایان کار دیکھئے کیا ھو جمعہ ۱۶ ڈسمبر سنہ ۱۸۵۹ ع* (۳۴۹)

ایضا

جناب عالي کل آپکا خط لکھا ھوا سہ شنبہ یکم نومبر کا پہنچا لطف یہہ کہ کل وھي سہ شنبہ کا دن ۸ نومبر کي تھي آج بدھ کا

دن ۹ نومبر کي صبح کے وقت مین تمکو خط لکھنے بیٹھا تھا که
برخوردار یوسف مرزا خان کا خط لکھا هوا ۳ نومبر کا پهنچا اب مین
دونون خطونکا جواب باهم لکھتا هون دونون صاحب باهم پڑہ لین -
مرزا آغا جانیصاحب اچھي طرح هین اونکو تپ آگئي تھي اب
تپ مفارقت کرگئي هی مگر ضعف باقي هی آج چوتھا دن هی
که میرے پاس آئے تھے - کاشي ناتھہ سراسر پهلو تھي کرتاهی نوندرا ے
یکسر هزار سودا محمد قلیخان اکثر علي جي رهتے هین کبھي یهان
آجاتے هین تب نوند راے کو تاکید کرتے هین آج کل یهان پنجاب
احاطه کے بهت حاکم فراهم هین پون ٹوٹے کے باب مین کونسل هوئي
پرسون ۷ نومبر سے جاري هوگئي سالگرام خزانچي چھنامل مهیش
داس ان تین شخصون کو یهه کام بطریق اماني سپرد هوا هی غله
اور اوپلے کے سوا کوئي جنس ایسي نهین که جسپر محصول نهو
آبادي کا حکم عام هی خلق کا ازدحام هی آگے حکم تها که مالکان
مکان رهین کرایه دار نرهین پرسونسے حکم هوگیا که کرایه دار بھی
رهین کهین یهه نسمجھنا که تم یا مین یا کوئي اپنے مکان مین
کرایه دار کو آباد کرے وہ لوگ جو گھر کا نشان نهین رکھتے اور همیشه
سے کرایه کے مکان مین رهتے تھے وہ بھي آرهین مگر کرایه سرکار کو دین
تم انصاف کرو همشیره کي درخواست کیونکر گزرے جب وہ خود
آئین اور درخواست دین اور منظور هو اور مکان ملے تو اس تمام
شهرستان ویران مین سے ایک حویلي ملیگي اور اونکو یهان رهنا هوگا
کیونکر اوس ویرانه مین تنها رهینگي سهم کر دم نکل جائیگا مانا که
جبر اختیار کرکر رهین کهائینگي کهان سے بهر حال یهه سچ

خیالات خام اور جملے ناتمام هین هان نقل لینے اور مرافعه کرنا اور نقل حکم لینے اور پھر مرافعه کرنا پھر اوس حکم کی نقل لینے یهه امور ایسے نهین که جلد فیصل هو جائین حکام بے پروا مختاکار عدیم الفرصت مین پاشکسته محمد قلیخان کبھی یهان کبھی وهان وقت پر موقوف هی گھبراو نهین حکیم احسن الله خان کے مکانات شهر اونکو مل گئے اور یهه حکم هی که شهر سے باهر نجاو دروازه سے باهر نه نکلو اپنے گھر مین بیٹھے رهو نواب حامد علیخان کے مکانات سب ضبط هوگئے وه قاضی کے حوض پر کرایه کے مکانات مین مع ممنوعه کے رهتے هین باهر جانیکا حکم آنکو بھی نهین مرزا الهی بخش کو حکم کرانچی بندر جانیکا هی انهون نے زمین پکڑی هی سلطان جی مین رهتے هین عذر کر رهے هین دیکھئے یهه جبر اوٹھه جاے یا یهه خود اوٹھه جائین * (۳۵۰)

ایضا

نواب صاحب پرسون صبح کو تمهارا خط پهنچا پهر دن چڑهے لارڈ صاحب کا لشکر آیا کابلی دروازه کی فصیل کے قریب بھولو شاه کی قبر کے سامنے خیمه خاصه برپا هوا اور باقی لشکر تیس هزاری باغ تک اوترا هی پنجشنبه ۲۹ دسمبر سنه ۱۸۵۹- اب غالب کی مصیبت کی داستان سنئے پرسون تمهارا خط پڑهکر لشکر کو گیا میر منشی سے ملا اونکے خیمه مین بیٹھکر صاحب سکرٹر بهادر کو اطلاع کروائی چپراسی کے ساتهه کلو بھی گیا تها جواب آیا که همارا سلام دو اور کهو که فرصت نهین هی خیر مین اپنے گهر آیا کل پهرگیا خبر کروائی حکم هوا که غدر کے زمانے مین تم باغیون کی خوشامد کرتے رهتے

تھے اب ہم سے ملنا کیون مانگتے ہو عالم نظر مین تیرہ و تار ہوگیا
یہہ جواب پیام نومیدي جاوید هی نہ دربار نہ خلعت نہ پنشن
انا للہ و انا الیہ راجعون بقیۂ خبر لشکر یہہ هی کہ راجۂ بھرت پور
برات لیکر پٹیالے گیا تھا اور اس سبب سے اگرہ مین لارڈ صاحب
سے نہین ملا تھا ایک ہفتہ سے معاودت کرکے یہان آیا ہوا تھا آج
اوسکي ملازمت هی شنبہ ۳۱ دسمبر سنہ ۱۸۵۹ گیارہ بجے ہونگے مین
خط لکھہ رہا ہون توپین چل رہي هین شاید راجہ صاحب کي
ملاقات اسي وقت ہوئي کل یکشنبہ هی پرسون دوشنبہ کو یا
سہ شنبہ کو لارڈ صاحب کا کوچ هی کہتے هین کہ پیشاور تک
جائینگے کل صبحکو محمد قلیخان آئے ایک عرضي انگریزي اونکے هاتھہ
مین کہنے لگے یہہ عرضي طالبعلي فیلبان نے مجھکو پھیر دي هی
اور کہا هی کہ اسکے گزراننے کا موقع نہین مین اسوقت سوار ہوا چاهتا
تھا تمھاري پاس سنکر گیا اپنا داغ حسرت جیسا اوپر لکھہ آیا ہون
لیکر آیا - ابراهیم علي خان الور مین مستسقي ہوکر مرگئے خدا اونکو
بخشے اور مجھکو بھي یہہ دن نصیب کرے لمشتر صاحب کا نایب
یہان کوئي نہین آیا اور نہ کسي انگریزي خوان سے اسکي تصدیق
ہوسکتي هی اتنا مسموع ہوا هی کہ ایک محکمہ لاہور مین
معارضۂ نقصان رعایا کیواسطے تجویز ہوا هی اور حکم یہہ هی کہ
جو رعیت کا مال کالون نے لوٹا هی البتہ اوسکا معاوضہ بحساب
دہ یک سرکار سے ہوگا یعنے هزار روپیہ کے مانگنے والے کو سو روپیہ
ملینگے اور جو گورونکے وقت کي غارتگري هی وہ هدر اور بحل
هی اوسکا معارضہ نہوگا شاید یہہ وهي لمشتر ہون مکانات کو حامد

علیخان کا کرکرکیون لہکتے ہو وہ تو مدت سے ضبط ہوکر سرکار کا مال
ہوگیا باغ کي صورت بدلگئي تھي محلسرا اور کوٹھي مین گورے
رہتے تھے اب پہاٹک اور سرتا سر دکانین گوادبي گئین سنگ و خشت
کا نیلام کرکے روپیہ داخل خزانہ ہوا مگر یہہ نہ سمجھو کہ حامد
علي خان کے مکان کا عملہ بکا ہی سرکار نے اپنا مملوکہ و مقبوضہ
ایک مکان ڈھا دیا جب بادشاہ اودہ کي املاک کا وہ حال ہو تو
رعیت کي املاک کو کون پوچھتا ہی تم اب تک سمجھے نہین ہو
کہ حکام کیا سمجھتے ہین اور نہ کبھي سمجھوگے کیسا نونده راسے
کیسي نقل حکم کیسا مرافعہ جو احکام کہ دلي مین صادر ہوسے
ہین وہ احکام قضا و قدر ہین اونکا مرافعہ کہین نہین اب یون سمجھہ
لو کہ نہ ہم کبھي کہین کے رئیس تھے نہ جاہ و حشم رکھتے تھے نہ
املاک رکھتے تھے نہ پنشن رکھتے تھے رامپور زندگي مین میرا مسکن اور
بعد مرگ میرا مدفن ہولیا جب تم لکھتے ہوکہ لله تم وہان جاؤ
تو مجھکو ہنسي آتي ہی مین یقین کرتا ہون کہ ہلال ماہ رجب
المرجب رامپور مین دیکھون - جو تدبیر وثیقہ کے باب مین تمنے
کي ہی وہ بہت مناسب ہی بشرط پیش ہونیکے اور ولایت
پہنچنے کے سجاد مرزا اور اکبر مرزا اپني پیرانہ سري مین اوسپر
قابض ہورہینگے انشا الله العلی العظیم یوسف مرزا خان کو دعا
پہنچے حال قصیدہ و مخمس کا معلوم ہوا قبلہ و کعبہ وہ کر رہے
ہین جو آبا اولاد سے اور آقا غلام سے سلوک کرتا ہی اونکو منظور
ہی کہ دعا کا عطیہ جدا پاؤن اور ثنا کا صلہ جدا پاؤن (ع)
کارساز ما بفکر کار ما * لیکن میري جان انصاف توکر ان صلون

مین زندگي تو بسر نہین هوتي یهه فکر بهي بیهوده هی زندگي میري کب تک سات مهینے یهه اور باره مهینے سال آینده کے اسي مهینے مین اپنے آقا کے پاس جا پهنچتا هون وهان نه روتي کي فکر نه پاني کي پیاس نه جاڑے کي شدت نه گرمي کي حدت نه حاکم کا خوف نه مخبر کا خطر نه مکان کا کرایه دینا پڑے اور نه کپڑا خریدنا پڑے نه گوشت گهي منگاون نه روتي پکواون عالم نور اور سراسر سرور * شعر *

یارب این آرزوي من چه خوشست * تو بدین آرزو مرا برسان

بندهٔ علي ابن ابي طالب - آرزومند مرگ غالب - روز سه‌شنبه ۳۱ دسمبر سنه ۱۸۵۹ * (۳۵۱)

بنام یوسف مرزا صاحب

کوئي هی زرا یوسف مرزا کو بلائیو - لو صاحب وه آئے میان مین نے کل خط تمکو بهیجا هی مگر تمهارے ایک سوال کا جواب ره گیا هی اب سن لو تفضل حسین خان اپنے مانمون موید الدین خان پاس میرتهه هی شاید دلي آیا هو مگر میرے پاس نہین آیا والد اونکے غلام علیخان اکبر اباد مین هین مکتب داري کرتے هین لڑکے پڑهاتے هین روتي کهاتے هین تم لکهتے هو که پچاس محل واجد علي شاه کے کلکتے گئے تمهارے مانمون محمد قلیخان کے خط مین لکهتے هین که شاه اوده بنارس آگئے اس خبر کو اوس خبر کے ساتهه منافات نہین هی اودهر سے آپ بنارس کو چلے هون ادهر سے بیگمات کو وهان بلایا هو مگر میري جان همکو کیا * ع *

عالم پس مرگ ما چه دریا چه سراب * (۳۵۲)

ایضا

آو صاحب میرے پاس بیٹھہ جاؤ آج یکشنبہ کا دن ھی ساتوین تاریخ رمضان کي اور انیسوین اپریل کي صبحکو بھائي فضلو جنکو میر کاظم علي بھي کہتے ھین اور ھمنے ـــــ الدولہ خطاب دیا ھی وہ تین پاو کھجورین اور ایک تین کا لوٹا اور دو سوت کي رسیان لیکر بھٹیارے کے ٹٹوپر سوار ھوکر الور کو روانہ ھوے پہردن چڑھے ڈاک کا ھرکارہ تمہارا خط میرے نام کا اور ایک حکمنامۂ محکمہ لاھور موسومہ میر کاظم علي لایا - یہانتک لکھہ چکا تھا کہ تمہارے ماموںصاحب مع سجاد میرزا تشریف لائے تمہارا خط اونکو دیدیا وہ اوسکو پڑہ رھے ھین اور مین یہہ خط تمکو لکھہ رھا ھون پہلے تو یہہ لکھتا ھون کہ حکمنامہ میر کاظم علي کو دے دینا اور میري طرف سے تعزیت کرنا کہ خیر بھائي صبر کرو اور چپ ھورھو - تاریخ کے دو قطعونمین ایک قطعہ رھا ماھرو خوشخرام کي جگہہ مہرخ خوشخرام بنادیا ھی قطعہ اچھا ھی بشرط آنکہ متوفیہ کا شوھر یہہ الفاظ اپني زوجہ کے واسطے گوارا کرے خواجہ جان جھوٹ بولتا ھی والي رامپور کو اس پنشن کے اجرا مین کچھہ دخل نہین یہہ کام خدا ساز ھی بہ علي ابن ابي طالب علیہ السلام - ناظر جي نے تمہارے قول کي تصدیق کي اور کہا کہ ھان مسودہ عرضي کا میرے پاس آگیا ھی مین تمکو دکھاونگا خیر تمنے جو لکھا ھوگا وہ مناسب ھوگا خدا راست لاے اور کام بن جاے الگزنڈر ھدرلي صاحب میرے دوست کے فرزند ھین اور نیکبخت اور سعادتمند ھین - میر کاظم علی و غیرہ کي تنخواہ مین میری سپارش کو دخل

نہیں ہی تم میر کاظم علی سے دریافت کر لو ہان دو مقدمون مین
مین نے اونکو دو خط لکہے مگر اونہون نے ایک کا بھی جواب نہین
لکہا اور اون مقدمون مین کوشش بہي نہین کي اب اسکو سمجہکر
جو کچھہ تم لکھو اوسکے موافق عمل مین لاؤن ناظر جی صاحب اور
سجاد مرزا اپنے گھر گئے وہ تمکو دعا اور سجاد بندگي کہہ گیا ہی
اپنے آنے مین جلدي نکرو مان کي رضا جوئیکو سب امور پر مقدم
جانو مین ابھي رامپور نہین جاتا برسات بعد بشرط حیات جاونگا
یعنے آواخر اکتوبر یا اوایل نومبر مین قصد ہی - یقین ہی کہ یہہ
خط دو دن میر کاظم علي کے پہنچنے سے پہلے تمہارے پاس پہنچے
اونکے نام کا حکمنامہ بہت احتیاط سے اپنے پاس رہنے دینا خبردار
جاتا نرہے جب وہ پہنچین تب اونکو حوالہ کرنا - صاحب نہ خمس
نہ نذر یہہ باتین غیریت کي ہین جسطرح اپنے اور بچونکو دونگا
مظفر میرزا کو اور تمکو بھي اوسیطرح بھجوا دونگا ہمیشرۂ عزیزہ کو
یعنے اپني والدہ کو میري دعا کہنا * مرقومہ یکشنبہ وقت نیمروز
ہفتم رمضان و ۲۹ اپریل غالب * (۳۵۳)

ایضا

یوسف مرزا کو بعد دعا کے معلوم ہو کہ تمہارا خط کل منگل کو
پہنچا آج بدھ ۱۷ شوال اور ۹ مئي کي اوسکا جواب بھیجتا ہون
خدا کي قسم نامس ہدرلي صاحب سے میري ملاقات نہین ہی
ہان الکھہ صاحب سے ہی سو اونکے نام کا خط کھلا ہوا تمکو بھیجتا
ہون پڑھکر بند کرکر انکو دو اور اونسے ملو اور جو کچھہ وہ کہین
مجھکو لکھو ـــــ الدولہ بھائي فضلو میر کاظم علي بہادر کیا جانے

کذاب کسکو کہتے ہیں اور آگرہ کس ہتیار کا نام اور سکندر شاہ کونسے درخت کا پہل ہی میرا اردو کا دیوان میرنٹہہ کو گیا سکندر شاہ لے گئے مصطفی خانکو دے آئے ڈاک میں اوسکی رسید آگئی نہ برہان قاطع نہ قاطع برہان کل جسوقت تمہارا خط آیا اوسوقت منشی میر احمد حسین میرے پاس بیٹھے تہے اور اسوقت سالک مجذوب بیٹھا ہوا ہی یہہ دونو صاحب تمکو اور بہائی فضلو کو سلام کہتے ہیں اور بہائی فضلو سے یہہ کہدینا کہ بہ اتفاق راے منشی میر احمد حسین اب باغ کی درخواست کی عرضی بیفائدہ بلکہ مضر ہی تمہارا کاغذ قیمتی ایکروپیہ کا منشی جی کے پاس موجود ہی وہ اوسکو بیچکر روپیہ تمکو بہجوادینگے غالب * (۳۵۴)

ایضا

یوسف مرزا کیونکر تجہکو لکہوں کہ تیرا باپ مرگیا اور اگر لکہوں تو پہر آگے کیا لکہوں کہ اب کیا کرو مگر صبر یہہ ایک شیوۂ فرسودہ ابنائے روزگار کا ہی تعزیت یوں ہی کیا کرتے ہیں اور یہی کہا کرتے ہیں کہ صبر کرو ہاے ایک کا کلیجا کٹ گیا ہی اور لوگ اوسے کہتے ہیں کہ تو نہ تڑپ بہلا کیونکر نہ تڑپیگا صلاح اس امر میں نہیں بتائی جاتی دعا کو دخل نہیں دوا کا لگاو نہیں پہلے بیٹا مرا پہر باپ مرا مجہسے اگر کوئی پوچہے کہ بیسر و پا کسکو کہتے ہیں کہونگا یوسف مرزا کو تمہاری دادی لکہتی ہیں کہ رہائی کا حکم ہوچکا تہا یہہ بات سچ ہی اگر سچ ہی تو جوانمرد ایکبار دونوں قیدونسے چہوٹ گیا نہ قید حیات رہی نہ قید فرنگ ہانصاحب وہ لکہتی ہیں کہ پنشن کا روپیہ ملگیا تہا وہ تجہیز و تکفین کے

کام آیا یہہ کیا بات ہی جو مجرم ہوکر ۱۴ برسکو مقید ہوا ہو اوسکا پنشن کیونکر ملیگا اور کسکي درخواست سے ملیگا رسید کس سے لیجائیگي - مصطفی خان کي رہائیکا حکم ہوا مگر پنشن ضبط ہرچند اس پرسش سے کچھہ حاصل نہین لیکن بہت عجیب بات ہی تمہارے خیال مین جو کچھہ آئے وہ مجھکو لکھو دوسرا امر یعنی تبدل مذہب عیاذا باللہ علی کا غلام کبھي مرتد نہوگا ہان یہہ ٹھیک کہ حضرت چالاک اور سخن ساز اور ظریف تھے سونچے ہونگے کہ ان دمون مین اپنا کام نکالو اور رہا ہو جاؤ عقیدہ کب بدلتا ہی اگر یہہ بھي تھا تو اونکا گمان غلط تھا اسطرح رہائي ممکن نہین قصہ مختصر تمہاري دادي کا خط جو تمہارے بھائي نے مجھکو بھیجا تھا وہ مین نے تمہارے ماموں کے پاس بھیجدیا اونکي جاداد کی وا گزاشت کا حکم ہو تو گیا ہی اگر اونکے بڑے بھائي کے یار اونکو چھوڑین دیکھئے انجام کار کیا ہوتا ہی مظفر میرزا کو دعا پہنچے تمہارا خط جواب طلب نہ تھا تمہا رے چچا کا آغاز اچھا ہی خدا کرے انجام اسي اغاز کے مطابق ہو انکا مقدمہ دیکھکر تمہاري پھوپھیکا اور تمہارا سرانجام دیکھا جایگا کہ کیا ہوتا ہی ہوگا کیا اگر جاداد‌ین مل بھي گئین تو قرضدار دام دام لے لینگے رزاق حقیقي پنشن دلوادے کہ روٹیکا کام چلے جناب میر قربان علی صاحب کو میرا سلام نیاز اور میر کاظم علي کو دعا - غالب- مرقومہ شنبہ ۲۷ شوال و ۱۹ مئي سال حال * (۳۵۵)

ایضاً

اے میري جان اے میري آنکھین * شعر *

ز هجران طفلیکه در خاک رفت * چه نالي که پاک آمد و پاک رفت
وه خدا کا مقبول بنده تها وه اچهي روح اور اچهي قسمت لیکر آیا
تها یهان رهکر کیا کرتا هرگز غم نکرو اور ایسي هي اولاد کي خوشي
هی تو ابهي تم خود بچے هو خدا تمکو جیتا رکهے اولاد بہت نانا
نانیکے مرنیکا ذکر کیون کرتے هو وه اپني اجل سے مرے هین
بزرگونکا مرنا بني آدم کا میراث هی کیا تم یهه چاهتے تهے که وه اس
عهد مین هوتے اور اپني ابرو کهوتے هان مظفر الدوله کا غم منجمله
واقعات کربلاے معلی هی یهه داغ ماتم جیتے جي نه مٹیگا والد
کي خدمت بجا نه لانیکا هرگز افسوس نچاهئے کچهه هوسکتا هو
اور نه کیا هو تو مستحق ملامت هوتے کچهه هو هي نسکے تو کیا
کرو اب تو فکر یهه پڑي هوئي هی که رهئے کہان اور کهائے کیا مولانا
کا حال کچهه تمسے مجهکو معلوم هوا کچهه تم مجهسے معلوم کرو مرافعه
مین حکم دوام حبس بحال رها بلکه تاکید هوئي که جلد دریاے شور
کیطرف روانا کرو چنانچه تمکو معلوم هوجائگا اونکا بیٹا ولایت مین
کیا چاهتا هی کیا هوتا هی جو هونا تها سو هولیا انا لله و انا
الیه راجعون - ناظر جي کو سلام کهنا اور کهنا که حال اپنا مفصل
تمکو لکهه چکا هون وه دهلي اردو اخبار کا پرچه اگر مل جاے تو
بهت مفید مطلب هی ورنه خیر کچهه محل خوف و خطر نهین
هی حکام صدر ایسي باتون پر نظر نه کرینگے مین نے سکه کها
نهین اور اگر کها تو اپني جان اور حرمت بچانیکو کها یهه گناه
نهین اور اگر گناه بهي هی تو کیا ایسا سنگین هی که ملکه
معظمه کا اشتهار بهي اوسکو نه مٹاسکے سبحان الله گوله انداز کا

بارود بنانا اور توپین لگاني اور بنک گھر اور میگزین کا لوٹنا معاف هوجاے اور شاعر کے دو مصرع معاف نهون هان صاحب گوله انداز کا بهنوئي مددگار هی اور شاعر کا سالا بهي جانب دار نهین لو حضرت میر عنایت حسین صاحب کل آئے میر ارتضی حسین کا خط دیدیا عینک لگاکر خوب پڑها کهه گئے هین که اسکا جواب کل لاونگا مین تو صبح کو یهه خط روانا کرتا هون وه آج یا کل جب خط لاوینگے اوسکو جداگانه لفافے مین روانا کردونگا مظفر مرزا دیکهئے کب تک آوے اور مجهسے کیونکر ملے ایک لطیفه پرسونکا سنو حافظ ممو بیگناه ثابت هوچکے رهائي پاچکے حاکم کے سامنے حاضر هوا کرتےهین املاک اپني مانگتےهین قبض و تصرف انکا ثابت هوچکا هی صرف حکم کي دیر پرسون وه حاضر تهے مثل پیش هوئي حاکم نے پوچها حافظ محمد بخش کون عرض کیا که مین پهر پوچها که حافظ ممو کون عرض کیا که مین اصل نام میرا محمد بخش هی ممو ممو مشهور هون فرمایا یهه کچهه بات نهین حافظ محمد بخش بهي تم حافظ ممو بهي تم سارا جهان بهي تم جو کچهه دینا مین هي وه بهي تم هم مکان کسکو دین مثل داخل دفتر هوئي میان ممو اپنے گهر چلے آئے هانصاحب خواجه بخش درزي کل سه پهر کو میرے پاس آیا مین نے جانا ایک هاتهي کوٹهے پر چڑه آیا کهتا تها که آغا صاحب کو میري بندگي لکهه بهیجنا میرنصاحب آج پاني پت کو جایا چاهتے هین میر کاظم علي ابن میر قلندر علي الور سے آئے هوئے سلطانجي مین اوترے هوئے هین دن پندره ایک هوئے محمد قلیخان میري ملاقات

کو آئے تھے علي جي مین رھتے ھین - رضا شاہ پانودي گئے ھوئے ھین - میر اشرف علي ابن میر اسد علي مرحوم نے رھائي پائي ابھي املاک کي درخواست نہین دي - ھماري بھابھیصاحبہ یعنی زوجۂ میر احمد علیخان مغفور اپني حویلي مین چین کر رھي ھین ایک آدہ دن جاؤنگا - خدا جانے جمعہ کے دن ناظر جي کي درخواست پر کیا گزري اسوقت تک اونکا کوئي خط نہین آیا دھیان لگا ھوا ھی - زیادہ کیا لکھون * (۳۵۹)

ایضا

میري جان خدا تیرا نگہبان - مین نے گرپھنگ کو دام مین پھنسایا پھر قفس مین بند کر کے یہہ رقعہ لکھوایا میر ارتضی حسین کو فقط اونکے نام کي جو عبارت ھي وہ پڑھا دینا تاکہ اونکي خاطر جمع ھوجاے - مثنوي کبھي اصلاح نپائنگي جب تک سب نہ آیگي لاکھہ باتین بناؤ مجھکو غیرت دلاؤ غزل جب تک پوري نہو قصیدہ جب تک تمام نہو مثنوي جب تک سب نہ لکھي ھو کیونکر اصلاح دي جاے - اپنے چھوٹے ماموںصاحب کو میرا سلام بہ اعتبار محبت کے اور بندگي بہ اعتبار سیادت کے اور دعا بہ اعتباریگانگي اور اوستادیکے کہنا اور کہنا کہ بھائي اور کیا لکھون جس حکم کي نقل کے واسطے تم لکھتے ھو وہ اصل کہان ھی کہ جسکي نقل لون ھان زبان زد خلق ھی کہ قدیم نوکرون سے باز پرس نہین مشاھدہ اسکے خلاف ھی - اے لو کئے دن ھوئے کہ حمیدخان گرفتار آیا ھی پانو مین بیڑیان ھاتھون مین ھتکڑیان حوالات مین ھین دیکھئے حکم اخیر کیا ھو صرف نوندہ راے کي مختار کاري پر قناعت

گئي گئي جو کچهه هونا هی وه هو رهيگا هر شخص کي سرنوشت
کے موافق حکم هو رهے هين نه کوئي قانون هی نه قاعدہ هی
نه نظير کام آئے نه تقرير پيش جاسے - ارتضی خان ابن مرتضی خان
کی پوري دو سو روپيه کي پنشن کي منظوري کي رپورت گئي
اور اونکی دو بہنين سو سو روپيه مہينا پانے واليونکو حکم هوا که
چونکه تمہارے بهائي مجرم نے تمہاري پنشن ضبط بطريق ترحم
دس دس روپيه مہينا تمکو مليگا - ترحم يهه هی تو تغافل کيا قہر هوگا
مين خود موجود هون اور حکام صدر کا روشناس اسکے ساتهه کچهه هو نہين
سکتا ۵۳ برسکا پنشن تقرر اوسکا تجويز لارڈ ايک و منظوري گورمنٹ اور
پهر نملا هی نه مليگا خير ايک احتمال هی ملنےکا - جانتے هو که
علي کا بندہ هون اوسکي قسم کبهي جهوٹ نہين کهاتا اسوقت کلو
کے پاس ايکروپيه ساتٓ آنے باقي هين بعد اسکے نه کہين سے
قرض کي اميد هی نه کوئي جنس رهن و بيع کے قابل اگر رامپور
سے کچهه آيا تو خير ورنه انا لله و انا اليه راجعون - بعض لوگ
يهه بهي گمان کرتے هين که اس مہينے مين پنشن کي تقسيم کا
حکم آجائيگا ديکهئے آتا هی يا نہين اگر آتا هی تو مين مقبولون
مين هون يا مردودون مين - مظفر مرزا کا خط الور سے آگيا بخير و
عافيت پہنچے مير قاسم علي کا قافله بهي وهين هی مير قاسم علي
کي بي بي الور کي تنخواہ مين سے بموجب سهام شرعيه دو
ثلث مظفر مرزا کو اور ايک ثلث اپنے کو تجويز کرتي هی ظاهرا
بموجب تعليم مير قاسم علي کے هی - غالب * محررۂ جمعه
۱۳ ذي الحجه و ۱۵ جولائي سال حال * (۳۵۷)

ایضا

میان پرسون قریب شام مرزا آغاجانیصاحب آئے وہ اور اونکے متعلق سب اچھي طرح هین- حسو بیگ هانسي گئے- کل تمهارا خط آیا بهائي تمهین خارش کیون هوئي حسین مرزا صاحب کیون بیمار هوئے خدایا ان آوارگان دشت غربت کو جمعیت جب تو چاهے عنایت کر مگر تصدق مرتضی علي کا تندرست رکهه الله الله حسین مرزا کي داڑهي سفید هوگئي یهه شدت غم و رنج کي خوبیان هین اس خط کے پهنچتے هي اپني اور اونکي خیر و عافیت لکهنا - جهان تمنے اپنے نام کا خط پڑها وهان کا حال یهه هی *شعر* بگفت احوال ما برق جهانست * دمی پیدا و دیگر دم نهانست گهی بر طارم اعلی نشینم * گهی بر پشت پاے خود نبینم همارے خداوند هین قبله و کعبه هین خدا اونکو سلامت رکهے - آغا باقر کا امام باڑہ اس سے علاوہ که خداوند کا عزا خانه هے ایک بناي قدیم رفیع مشهور اوسکے انهدام کا غم کسکو نهوگا - یهان دو سڑکین دوڑتي پهرتي هین ایک ٹهنڈي سڑک اور ایک آهنی سڑک محل انکا الگ الگ اوس سے بڑهکر یهه بات هی که گورون کا بارکهه بهي شهر مین بنیگا اور قلعه کے آگے جهان لال ڈگي هی ایک میدان نکالا جایگا محبوب کي دکانین بهیلیون کے گهر فیلخانه بولاقي بیگم کے کوچه سے خاص بازار تک یهه سب میدان هوجایگا یون سمجهو که اموجان کے دروازہ سے قلعه کي خندق تک سواے لال ڈگي اور دو چار کنوونکے آثار عمارت باقي نه رهیگي آج جان نثار خان کے چهتے کے مکان ڈهنے شروع هوگئے هین کیون مین

دلي کے ويرانے سے خوش نہون جب اهل شہر هي نرهے شہر کو لیکے کیا چولہے مين ڈالون - حسين مرزا صاحب کو ميرا سلام کہنا يہہ رقعه پڑها دنيا اونکا خط موسومه محمد قلي خان آيا کلو کے هاتهه اونکے گهر بهجوايا اونکا گهر کہان وه تو مير احمد علي خان مرحوم کي بي بي کے هان رهتے هين وه نتهے جب بهابهي صاحب کو معلوم هوا که ميرے ديور کا آدمي هی اونهون نے مدعا دريافت کرکے خط رکهه ليا اور کلو سے کہا که بهائي کو سلام کہنا اور کہنا که محمد قلي خان علي جي گئے هوئے هين خط اونکے پاس بهجوا دونگي - کل رضا شاه آئے تهے مين نے اونکو کہا تها که تم مير احمد علي خان کي بيبي کو تاکيد کرديا که خط ضرور کا هی اسکو به احتياط پہنچا دينا - صاحب تمہاري انا کو مين کيا جانون کس پتے سے ڈهونڈهون ددا سے مين نے پوچها امير النسا کو وه نه سمجهي واجد علي کي مان کرکے پہنچانا سو وه کہتي تهي که واجد علي مع اپني مان کے پہاڑ گنج هی - همشيره کي عرضي کے روانه هونيکا حال معلوم هوا تم سمجهو اگر وه عرضي فی الحقيقت کمشنر نے بهيجدي هی تو بيشک مدعاے سايله قبول کرکے بهيجي هی اگر خود نه منظور کرتا تو کبهي نه بهيجتا باقر علي اور حسين علي اپني دادی کے ساتهه ضياء الدين خان کے والده کے پاس قطب گئے هوئے هين اياز اور نياز علي اونکے ساتهه هين دو بندگيان اور ايك دعا اور دو آداب ملتوي ددا اور کلو اور کليان کي بندگيان پہنچين - قمرالدين خان پرسون آيا تها اب آئيگا تو دعا تمہاري اوسکو کہدونگا - غالب * (۳۵۸)

ایضا

حق تعالی تمہین عمر و دولت و اقبال و عزت دے - خط محررۂ دوم محرم مین کوئي مطلب جواب طلب نتھا مرزا حیدر صاحب کي رحلت کي خبر تھي اور بس - کل بدھ کا دن دونون مہینون کي ۱۷ تاریخ تھی صبح کے وقت مرزا آغا جاني صاحب آئے اور اونہون نے فرمایا کہ حسین مرزا کي حرم لکھنؤ سے آئي تھي بي فَتّن کے ھان اوتري تھی اب وہ پاٹودي کو اپنے بیٹے کے پاس گئي کہتي تھي کہ نصیب اعدا ناظرجي بہت بیمار ھین خدا خیر کرے یوسف مرزا میري جان نکل گئي کیا کرون کیونکر خبر منگاؤن یا علي یا علي یا علي دس بارہ بار دل مین کہا ھوگا کہ مداري کا بیٹا دوڑا ھوا آیا اور تین خط لایا یعني وہ نیچے حویلي مین تھا ڈاک کے ھرکارہ نے خط لاکر دئے نیاز علي اوپر لے آیا ایک خط یارعزیز کا اور ایک خط ھرگوپال تفتہ کا اور ایک خط ذوالفقار الدین حیدر مولوي کا میان قریب تھا کہ خوشي کے مارے مجھکو رونا آجائے بارے اوس خط کو مین نے آنکھون سے لگایا مچھیان لین اب تم تماشا دیکھو ۱۳ محرم کا خط ۱۷ کو مجھے پہنچا اوسمین مندرج کہ جمعہ کے دن ۱۹ کو بسبیل ڈاک کلکتے جاونگا اور پھر حضرت مجھسے مطالب کا جواب مانگتے ھین ھان جب کلکتے پہنچ لینگے اور رھان سے مجھکو خط بھیجینگے اور اپنے مسکن کا پتا لکھینگے تب جو کچھہ مجھکو لکھنا ھوگا لکھونگا آغا صاحب کو سب خط سنادیا اور اونکو اوسیوقت کاشي ناتھہ کے پاس بھیجا ھی تاکہ وہ اوسکو گرمائین اور شرمائین اور کچھہ سجھاؤ

میرزا کے واسطے بھیجوائین- ضیاء الدین خان دو ہفتہ سے یہان هین
اپنے باغ مین اوترے ہوئے ہین دو بار میرے پاس بھي دو دو گھڑي
کے واسطے آئے تھے کچھہ اونکو منظور هی رعایت اخلاص و صحبت
قدیم خدا چاهے تو کچھہ سجاد میرزا کو اور کلکتے سے اونکے خط کے
آنے کے بعد کچھہ ناظر جي کو اون سے بھجواؤن - میرا وهي حال
هی بھوکا نہین هون مگر کسیکي خدمت گذاری کی توفیق نہین هی
برے بھلے حالسے گزري جاتي هی افسوس هزار افسوس جو تمسے
اور ناظر جي سے میرے دل کا حال هی اگر کہون تو کون باور کرے
اور وہ بات خود کہنے کي نہین کرنے کي هی سو کرنیکا مقدور
نہین - تفضل حسین خان ابن غلام علیخان میرٹھہ مین اپنے مامون
کے پاس هی شہر مین آیا تھا میرے پاس بھي آیا تھا تمہارا
سلام کہدیا پرسون پھر وہ میرٹھہ گیا بھائي فضلو عرب سرا مین رہتے
هین پرسون سے آئے ہوئے هین یہین اوترے ہوئے هین دوڑتے
هین عرضیان دیتے پھرتے هین کوئي سنتا نہین تمکو سلام کہتے هین
آمد و رفت کا ٹکٹ موقوف ہوگیا فقیر اور هتیار جس پاس هو
وہ نہ آئے اور باقي هندو مسلمان عورت مرد سوار پیادہ جو چاهے
چلا آئے چلا جائے مگر بغیر آبادي کے ٹکٹ کے راتکو شہر مین رهنے
نپائے وہ شور و غل تھا کہ سڑکین نکلینگي اور گورونکي چھاوني شہر
مین بنیگي کچھہ بھي نہوا مرہٹ کر ایک جان نثار خان کے
چھتے کي سڑک نکلي هی دلي والون نے لکھنو کا خاکا اوڑا رکھا
هی کہتے هین کہ لاکھون مکان ڈھادیئے اور صاف میدان کردیا مین
جانتا هون ایسا نہوگا بات اوتني هي هی جو تمنے لکھي هی

بہر حال اب جو کچہہ ہو لکھو اور ناظر جي کے روانہ ہو جانیکي خبر اور سجاد اور اکبر اور اونکي مان کي خیریت اور اپنے باپ کا حال لکھو * پنجشنبہ ۱۸ محرم الحرام * (۳۵۹)

ایضا

میري جان - شکوہ کرنا سیکھو یہہ باب مین نے تمکو ابھي پڑھایا نہین کوئي خط تمہارا نہین آیا کہ مین نے اوسي دن یا دوسرے دن جواب نہ لکھا ہو بلکہ مین ایسا جانتا ہون کہ یہہ جو تم نے مجھکو شکایت نامہ بھیجا ہی اسکے بعد ایک خط میرا بھي تمکو پہنچا ہوگا یہہ خط کل آیا آج مین اوسکا جواب لکھتا ہون - سنو صاحب تم جانتے ہو کہ مین ۱۴ پارچہ کا خلعت ایکبار اور ملبوس خاص شال رومال دو شالہ ایکبار پیشگاہ حضرت سلطان عالم سے پاچکا ہون مگر یہہ بھي جانتے ہو کہ وہ خلعت مجھکو دو بار کسکے ذریعہ سے ملا ہی یعنے جناب قبلہ و کعبہ حضرت مجتہد العصر مد ظلہ العالي اب آدمیت اسکي مقتضي نہین ہی کہ مین بے اون کے توسط کے مدح گستري کا قصد کرون چنانچہ قصیدہ لکھکر اور جیسا کہ میرا دستور ہی کاغذ کو بنواکر حضرت پیر و مرشد کي خدمت مین بھیجدیا ہی یقین ہی کہ حضرت نے وہان بھیج دیا ہوگا اور مین تمکو بھي لکھہ چکا ہون کہ مین نے قصیدہ لکھنو کو بھیجدیا ہی اوسي خط مین یہہ بھي تمکو لکھا ہی کہ حضرت زبدۃ العلما سید نقي صاحب اگر کلکتے پہنچ گئے ہون تو مجھکو اطلاع دو - داروغگي املاک کے باب مین جو مناسب اور معقول اور واقعي ہی وہ مین بے پردہ عالیشان مظفر حسین

خانصاحب کے خط مین لکھتا ہون یہہ ورق پڑھکر اونکي خدمت مین گزران دو اور جو وہ ارشاد کرین مجکھو لکھو تمہارے اس خط کے مطالب مندرجہ کا جواب ہوچکا اس سے زیادہ میرے پاس کوئي بات اسوقت لکھنے کو نہین هی مگر یہہ کہ ایک خط تمہارے ماموںصاحب کے نام کا بھیج چکا ہون اگر وہ پہنچیگا اور خداکرے پہنچے تو اوس سے تمکو ایک حال معلوم ہوگا۔ غالب * شنبہ ۵ نومبر سنہ ۱۸۵۹ * (۳۶۰)

ایضا

یوسف مرزا ۔ میرا حال سواے میرے خدا اور خداوند کے کوئي نہین جانتا آدمي کثرت غم سے سودائي ہوجاتے ہین عقل جاتي رہتي هی اگر اس ہجوم غم مین میري قوت متفکرہ مین فرق آگیا ہو تو کیا عجب هی بلکہ اسکا باور نکرنا غضب هی پوچھو کہ غم کیا هی غم مرگ غم فراق غم رزق غم عزت غم مرگ مین قلعہ فا مبارک سے قطع نظر کرکے اهل شہر کو گنتا ہون مظفر الدولہ میر ناصرالدین مرزا عاشور بیگ میرا بھانجا اوسکا بیٹا احمد مرزا انیس برسکا بچہ مصطفی خان ابن اعظم الدولہ اوسکے دو بیٹے ارتضی خان اور مرتضی خان قاضي فیض اللہ کیا مین انکو اپنے عزیزونکے برابر نہین جانتا تھا ۔ اے لو بھول گیا حکیم رضي الدینخان میر احمد حسین میکش اللہ اللہ انکو کہان سے لاؤن غم فراق حسین مرزا یوسف میرزا میرمہدي میر سرفراز حسین میرنصاحب خدا انکو جیتا رکھے کاش یہہ ہوتا کہ جہان ہوتے وہان خوش ہوتے گھر اونکے بیچراغ وہ خود آوارہ ۔ سجاد اور اکبر کے حال کا جب تصور کرتا ہون کلیجا

ٹکرے ٹکڑے ہوتا ہی کہنے کو ہر کوئی ایسا کہہ سکتا ہی مگر میں علی کو گواہ کرکے کہتا ہوں کہ اون اموات کے غم میں اور زندونکے فراق میں عالم میری نظر میں تیرہ و تار ہی۔ حقیقی میرا ایک بھائی دیوانہ مرگیا اوسکی بیٹی اوسکے چار بچے اوسکی ماں یعنی میری بھاوج جے پور میں پڑے ہوئے ہیں اس تین برس میں ایک روپیہ اونکو نہیں بھیجا بھتیجی کیا کہتی ہوگی کہ میرا بھی کوئی چچا ہی یہاں اغنیا اور اُمرا کے ازواج و اولاد بھیک مانگتے پھریں اور میں دیکھوں اس مصیبت کی تاب لانیکو جگر چاہئے - اب خاص اپنا دکھہ روتا ہوں ایک بی بی دو بچے تین چار آدمی گھر کے کلو کلیان ایاز یہہ باہر مداری کے جورو بچے بدستور گویا مداری موجود ہی میاں گھمن گئے گئے مہینا بھر سے آگئے کہ بھوکا مرتا ہوں اچھا بھائی تم بھی رہو ایک پیسے کی آمد نہیں بیس آدمی روٹی کھانے والے موجود مقام معلوم سے کچھہ آئے جاتا ہی وہ بقدر سد رمق ہی محنت وہ ہی کہ دن راتمیں فرصت کام سے کم ہوتی ہی ہمیشہ ایک فکر برابر چلی جاتی ہی آدمی ہوں دیو نہیں بھوت نہیں ان رنجوں کا تحمل کیونکر کروں بڑھاپا ضعف قوی اب مجھے دیکھو تو جانو کہ میرا کیا رنگ ہی شاید کوئی دو چار گھڑی بیٹھتا ہوں ورنہ پڑا رہتا ہوں گویا صاحبفراش ہوں نہ کہیں جانیکا ٹھکانا نہ کوئی میرے پاس آنیوالا وہ عرق جو بقدر طاقت بنائے رکھتا تھا اب میسر نہیں سب سے بڑھکر آمد آمد گورمنٹ کا ہنگامہ ہی دربار میں جاتا تھا خلعت فاخرہ پاتا تھا وہ صورت اب نظر نہیں آتی نہ مقبول ہوں نہ مردود

هون نه بیگناه هون نه گناهگار هون نه مخبر نه مفسد بهلا اب تم هي کهو که اگر یهان دربار هوا اور مین بلایا جاؤن تو نذر کهان سے لاؤن دو مهینے دن رات خون جگر کهایا اور ایک قصیده چونسٹهه بیت کا لکها محمد افضل مصور کو دے دیا وه پهلي دسمبر کو مجهکو دیگا یهه اوسکا مطلع هی * شعر *

زسال نو دگر آبے بروے کار آمد * هزاروهشتصدوشصت درشمار آمد

اسمین التزام اپني تمام سرگزشت کے لکهنے کا کیا هی اسکي نقل تمکو بهیجونگا میرے آقا زادهٔ روشنگهرجناب مفتي میرعباس صاحب کو دکهانا اس بجهے هوئے بلکه مرے هوئے دل پر کلام کا یهه اسلوب هی جهان پناه کي مدح کي فکر نکرسکا یهه قصیده ممدوح کي نظر سے گزرا نتها مین نے اسیمین امجد علي شاه کي جگهه واجد علیشاه کو بٹها دیا خدا نے بهي تو یهي کیا تها انوري نے بارها ایسا کیا هی که ایک کا قصیده دوسرے کے نام پر کردیا مین نے اگر باپ کا قصیده بیٹے کے نام کردیا تو کیا غضب هوا اور پهر کیسي حالت اور کیسي مصیبت مین که جسکا ذکر بطریق اختصار اوپر لکهه آیا هون اس قصیدے سے مجهکو عرض دستگاه سخن منظور نهین گدائي منظور هي بهرحال یهه تو کهو قصیده پهنچا یا نهین پهنچا پرسون تمهارے ماموں کا خط آیا وه قصیده کا پهنچنا لکهتے هین کل تمهارا خط آیا اوسمین قصیده کے پهنچنے کا ذکر نهین اس تفرقه کو مٹاؤ اور صاف لکهو که قصیده پهنچا یا نهین اگر پهنچا تو حضور مین گزرا یا نهین اگر گزرا تو کسکي معرفت گزرا اور کیا حکم هوا یهه امور جلد لکهو اور هان یهه بهي لکهو که املاک واقع شهر دهلي کے باب

مین کیا حکم ہوا مین تمکو اطلاع دیتا ہون کہ کل مین نے فرد
فہرست دیہات و باغات و املاک مع حاصل ہریک باغ و دہ وملک
ناظرجي کو بہیج دي ہی اس خط سے ایک دن پہلے وہ فرد
پہنچیگي یہہ فرد کلکٹري کے دفتر سے لي ہی مگر اتنا ہي معلوم
ہی کہ شہرکي عمارت جو سڑک مین نہین آئي اور برسات مین
ڈہ نہین گئي وہ سب خالي پڑي ہی کرایہ دار کا نام نہین
مجھکو یہانکي املاک کا علاقہ جسمین مرزا صاحب کے واسطے
مطلوب ہي مین تو پنشن کے باب مین حکم اخیر سن لون پھر
رامپور چلا جاؤنگا جمادی الاول سے ذی الحجہ تک ۸ مہینے اور پھر
محرم سے سنہ ۱۲۷۷ سال شروع ہوگا اس سال کي دوچار جد
دس گیارہ مہینے غرض کہ انیس بیس مہینے ہرطرح بسر کرنے
ہین اسمین رنج و راحت و ذلت و عزت جو مقسوم مین ہی وہ
پہنچ جاے اور پھر علي علي کہتا ہوا ملک عدم کو چلا جاؤن
جسم رامپور مین اور روح عالم نور مین یا علي یا علي یا علي -
میان ہم تمہین ایک اور خبر لکھتے ہین برہما کا پتر دو دن بیمار
پڑا تیسرے دن مرگیا ہی ہی کیا نیکبخت غریب لڑکا تھا باپ
اوسکا شیوجي رام اوسکے غم مین مردہ سے بدتر ہی یہہ دو
مصاحب میرے یون گئے ایک مردہ ایک دل افسردہ کون ہی
جسکو تمہارا سلام کہون یہہ خط اپنے ماموں صاحب کو پڑھا دینا
اور فرد ان سے لیکر پڑہ لینا اور جسطرح اونکي راے مین آئے اوسپر
حصول مطلب کي بنا اوٹھانا اور ان سب مدارج کا جواب شتاب
لکھنا ضیاءالدین خان رھتک چلے گئے اور وہ کام نہ کرگئے دیکھئے

آکر کیا کہتے ہیں یا رات کو آ گئے ہون یا شام تک آجائین کیا کرون کسکے دل مین اپنا دل ڈالون - بمرتضی علي پہلے سے نیت مین یہہ هی کہ جو شاہ اودہ سے هات آئے حصہ برادرانہ کرون نصف حسین میرزا اور تم اورسجاد نصف مین - مفلسونکا مدار حیات خیالات پر هی مگر اوسي خیالات سے اونکا حسن طبیعت معلوم هوجاتا هی - والسلام خیر ختام * دوشنبہ دوم جمادي الاول سنہ ۱۲۷۶ مطابق ۲۸ نومبرسنہ ۱۸۵۹ع وقت صبح * (۳۶۱)

ایضا

میان - کل صبح کو تمہارے نام کا خط روانہ کیا شام کو تمہارا ایک خط اور آیا حضرت زبدۃ العلما کا ابتک وهان نہ پہنچنا تعجب کي بات هی حق تعالی اونکو جہان رهین اپنے حفظ و امان مین رکہے جب چاهین وهان پہنچین میرا مقصود تو اتنا هي هی کہ قصیدہ گزرے اور کچھہ همارے تمہارے هات آے لیکن کل کے خط کے پشت پر جو سطرین ناظرجي کے هات کي لکھي هوئي تھین اوسکے دیکھنے سے آس ٹوت گئي کچھہ هات آتا نظر نہین آتا - املاک واقع شہر دهلي کے سوال کا جواب ابکي بار قلم انداز هوا مکرر اگر کہا جائیگا تو بیشک یہہ جواب آئیگا کہ همنے تمکو عوض اون مکانات کے یہہ مکانات دئے معاوضہ هوگیا بھائي مین پہلے هی جانتا تھا کہ یہہ املاک قتل هوئي اور وہ سوا لاکھہ روپیہ جو علاوہ زر مقررہ ملا هی وہ دلي کي املاک کا خونبہا هی پرسون ناظرجي کے نام کے سر نامے مین فرد فہرست مجموع املاک بھیج چکا هون خیر یہہ وار بھي خالي گیا - مولانا غالب علیہ الرحمۃ خوب فرماتے هین * شعر *

منحصر ہونے پہہوجسکی اُمید * نا اُمیدی اوسکی دیکھا چاہئے تمہارے مانمونصاحب کی دستخطی تحریر نے جو میرا حال کیا هی وہ کس زبان سے ادا کرون هی هی حسین مرزا اور یہہ کہے کہ مین کہان جاؤن اور کیا کرون اور مجھہ کمبخت سے اوسکا جواب سرانجام نہو سکے بہت بڑا آسرا تھا اوس سرکار کا خدمت نسہی عہدہ نسہی علاقہ نسہی سو ڈیڑہ سو روپیہ درماہہ مقرر ہو جانا کیا مشکل تھا دلی کے آدمی خصوصا امراے شاہی ہر شہر مین بدنام اتنے هین کہ لوگ انکے ساتھہ سے بھاگتے هین مرشد آباد بھی ایک سرکار تھی حیدرآباد بہت بڑا گھر هی مگر بے ذریعہ و واسطہ کیونکر جاے اور جاے تو کس سے ملے کیا کہے ناچار وهین رهو کسیطرح شاہ اودہ کا سامنا ہو جاے اور مین کہانکی صلاح بتاؤن - وہ صاحب روهتک گئے هین کل یقین هی کہ آگئے ہونگے مجھکو ابھی خبر نہین آئی اگر مشیت الٰہی مین هی تو دسمبر مہینے مین کچھہ ظہور مین آجائیگا - نواب گورنو جنرل بہادر یقین هی کہ آج آگرہ مین رونق افروز ہون الور جیپور دھولپور گوالیار ٹونک جاورہ چھہ رئیسونکی وہان ملازمت کی خبر هی خیر همکو کیا لیث الدولہ حسین علیخان بہادر کی خدمت مین میرا سلام نیاز اور شکر یاد آوری * مرقومہ صبح سہ شنبہ ۲۹ نومبر ۳ جمادی الاول بحساب جنتری * (۳۶۲)

ایضاً

میان- تمہارا خط رامپور پہنچا اور رامپور سے دلی آیا مین ۲۳ شعبان کو رامپور سے چلا اور ۳۰ شعبان کو دلی پہونچا اوسی دن چاند ہوا

یکشنبه رمضان کي پہلي آج دوشنبه ۹ رمضان کي هی سو نوان دن مجھے یہان آئے هوئے هی مین نے حسین مرزا صاحب کو رامپور سے لکھا تھا کہ یوسف مرزا کو میرے آنے تک الور نجانے دینا اب اونکي زباني معلوم هوا کہ وہ میرا خط اونکو تمهاري روانگي کے بعد پہنچا تم جو مجھکو اپنے ماموں کے مقدمہ مین لکھتے هو کیا مجھکو اونکے حال سے غافل اور اونکي فکر سے فارغ جانتے هو کچھہ بنا ڈال آیا هون اگر خدا چاهے تو کوئي صورت نکل آئے اب تم کهو کہ کب تک آؤ گے صرف تمهارے دیکھنے کو نہین کہتا شاید تمهارے آنے پر کچھہ کام بهي کیا جائے - مظفر مرزا کا اور همشیرہ صاحبہ کا آنا تو کچھہ ضرور نہین شاید آگے بڑھکر کچھہ حاجت پڑے بهرحال جو هوگا وہ سمجھہ لیاجائیگا تم چلے آؤ همشیرۂ عزیزہ کو میري دعا کہدینا مظفر مرزا کو دعا پہنچے بھائي تمهارا خط رامپور پہنچا ادهر کے چلنےکي فکر مین جواب نہ لکھہ سکا بخشي صاحبونکا حال یہہ هی کہ آغا سلطان پنجاب کو گئے جگراون مین منشي رجب علي کے مهمان هین صفدر سلطان اور یوسف سلطان وهان هین نواب مهدي علیخان بقدر قلیل بلکہ اقل کچھہ اونکي خبر لیتے هین میر جلال الدین خوشنویس اور وہ دونو بھائي باهم رهتے هین مین وهین تها کہ صفدر سلطان دلي کو آئے تھے اب جو مین یہان آیا تو سنا کہ وہ میرٹھہ گئے خدا جانے رامپور جائین یا کسي اور طرف کا قصد کرین تباهي هی قهر الهي هی - مجھکو لڑکون نے بهت تنگ کیا ورنہ چند روز اور رامپور مین رهتا - زیادہ کیا لکھون راقم غالب * مرقومۂ دوشنبه ۹ رمضان و ۲ اپریل * (۳۶۳)

بنام منشي شيو نراين صاحب

صاحب - خط پهنچا اخبار کا لفافه پهنچا لفافونکي خبر پهنچي آپ نے کيون تکليف کي لفافے بنانا دل کا بهلانا هی بيکار آدمي کيا کرے بهرحال جب لفافے پهنچ جائينگے هم آپ کا شکر بجالائينگے (ع) هرچه از دوست ميرسد نيکوست * يهان آدمي کهان هی که اخبار کا خريدار هو مهاجن لوگ جو يهان بستے هين وه يهه ڈهونڈهتے پهرتے هين که گيهون کهان سستے هين بهت سخي هونگے تو جنس پوري تول دينگے کاغذ روپيه مهينے کا کيون مول لينگے کل آپکا خط آيا رات بهر مين نے فکر شعر مين خون جگر کهايا ۲۱ شعر کا قصيده کهکر تمهارا حکم بجالايا ميرے دوست خصوصا ميرزا تفته جانتے هين که مين فن تاريخ کو نهين جانتا اس قصيده مين ايک روش خاص سے اظهار سنه ۱۸۵۸ کا کرديا هی خدا کرے تمهارے پسند آوے تم خود قدردان سخن هو اور تين استاد اس فن کے تمهارے يار هين ميري محنت کي داد ملجايگي * قصيده *

* ملاذ کشور و لشکر پناه شهر و سپاه *
* جناب عالي ايلن برون والا جاه *
* بلند رتبه وه حاکم وه سرفراز امير *
* که باج تاج سے ليتا هی جسکا طرف کلاه *
* وه محض رحمت و رافت که بهر اهل جهان *
* نيابت دم عيسی کري هی جسکي نگاه *
* وه عين عدل که دهشت سے جسکي پرسش کے *
* بنے هی شعلهٔ آتش انيس پرهٔ کاه *

* زمین سے سرمۂ گوهر اوٹھے بجاے غبار *
* جہان ہو توسن حشمت کا اوسکے جولانگاہ *
* وہ مہربان ہو تو انجم کہین الہي شکر *
* وہ خشمگین ہو توگردون کہے خدا کي پناہ *
* یہہ اوسکے عدل سے اضداد کو ہی آمیزش *
* کہ دشت و کوہ کے اطراف مین بہر سر راہ *
* ہزبر پنجہ سے لیتا ہی کام شانے کا *
* کبھي جو ہوتي ہی اولجھي ہوئي دم روباہ *
* نہ آفتاب ولے آفتاب کا ہمچشم *
* نہ بادشاہ ولے مرتبہ مین ہمسر شاہ *
* خدانے اوسکو دیا ایک خوبرو فرزند *
* ستارہ جیسے چمکتا ہوا بہ پہلوے ماہ *
* زہے ستارۂ روشن کہ جو اوسے دیکھے *
* شعاع مہر درخشان ہو اوسکا تار نگاہ *
* خدا سے ہی یہہ توقع کہ عہد طفلي مین *
* بنیگا شرق سے تا غرب اسکا بازیگاہ *
* جوان ہوکے کریگا یہہ وہ جہانباني *
* کہ تابع اسکے ہون روز و شب سپید و سیاہ *
* کہیگي خلق اسے داور سپہر شکوہ *
* لکھینگے لوگ اسے خسرو ستارہ سپاہ *
* عطا کریگا خداوند کارساز اسے *
* روان روشن و خوي خوش و دل آگاہ *

* ملیگي اسکو وہ عقل نہفتہ دان کہ اسے *
* پڑے نہ قطع خصوصت مین احتیاج گواہ *
* یہہ ترکتاز سے برہم کریگا کشور روس *
* یہہ لیگا بادشہ چین سے چھین تخت و کلاہ *
* سنین عیسوي اٹھارہ سو اور اٹھاون *
* یہہ چاھتے ہین جہان آفرین سے شام و پگاہ *
* کہ جتنے سیکڑین ہین سب ہزار ہو جاوین *
* دراز اسکي ہو عمر اسقدر سخن کوتاہ *
* امیدوار عنایات شیونارایں *
* کہ آپکا ہی نمک خوار اور دولت خواہ *
* یہہ چاھتا ھی کہ دنیا میں عزوجاہ کے ساتھہ *
* تمہین اور آسکو سلامت رکھے سدا اللہ (۳۶۴) *

ایضا

شفیق میرے مکرم میرے منشي شیو نراین صاحب تم ہزارون برس سلامت رہو تمہارا مہربانی نامہ اسوقت پہنچا اور مین نے اسي وقت جواب لکھا بات یہہ ھی کہ مین نہین چاھتا کہ دو جزو یا چار جزو کي کتاب ہو چھہ جزو سے کم نہو مسطر دس گیارہ سطر کا ہو مگر حاشیہ تین طرف بڑا رہے شیرازہ کي طرف کا کم ہو یہہ باتین سب مرزا تفتہ کو لکھہ چکا ہون اوس یار بے پروا نے تمسے شاید کچھہ نہین کہا اس کے سوا یہہ ھي کہ کاپي کي تصحیح ہو غلط نامے کي حاجت نہ پڑے آپ خود متوجہ رہئیگا اور منشي نبي بخش صاحب کو اگر کہئیگا تو وہ بھی آپ کے

شریک رهینگے اور مرزا تفته تو مالک هي هین کاغذ شیو رامپوري هو خیر مگر سفید و مهره کیا هوا اور لعاب دار هو پهر یهه هو که حاشیه پر جو لغات کے معنے لکھے جائین تو اوسکي طرز تحریر اور تقسیم دلپسند اور نظر فریب هو حاشیه کي قلم به نسبت متن کي قلم کے خفي هو خلاصه یهه هی که ان جلدون مین سے دو جلدین ولایت کو جائینگي ایک جناب فیضماب ملکۂ انگلستان کي نذر اور ایک میرے آقاي قدیم لارڈ الن برا بهادر کي نذر اور چار جلدین یهان کے چار حاکمون کي نذر کرونگا مرزا تفته کو پانچ جلدون کو لکها تها لیکن اب چهه جلدین تیار کردیجئیگا یعنے شیرازه اور جلد اور جدول اور ان چهه جلدون کي جو لاگت پڑے روپیه جلد سے لیکر دو روپیه جلد تک وه مجهسے منگوا بهیجئیگا مین به مجرد طلب کے فورا هنڈوي بهیجدونگا - ایک خریدار پچاس جلد کے وهان پهنچے هین واسطے خدا کے مرزا تفته سے کهئے که اونسے ملین یعنے راجه امید سنگهه بهادر اندور والے وه چهلي ایجنٹ مین پولس کے پچهواڑے رهتے هین- تعجب هی که آپ کا خط آ گیا اور مرزا تفته نے مجهے پارسل کي رسید نهین لکهي اب میرا خط فارسي اپنے نام کا اور یهه خط دونون خط اونکو دکها دیجئیگا اور راجه امید سنگهه سے ملنے کو کهئیگا - اور هان صاحب یهه اونکو تاکید کیجئیگا که وه رباعي جو مین نے لکهه بهیجي هی اوسکو سب سے پہلے جهان اوسکا نشان دیا هی اوسي فقرے کے آگے ضرور ضرور لکهه دیجئیگا اور وه رباعي بیسوین صفحه مین اس فقره کے آگے هي (نی نی اختر بخت خسرو دربلندي

بجائي رسيد که رخ ازخاکیان نہفت) تم اونکو یاد دلا کر اونسے لکھوا لینا ضرور ضرور - یہہ جو تمنے لکھا کہ صاحب نے سنکر اسکو پسند کیا مین حیران ہون کہ کونسا مقام تمنے پڑھا ہوگا کیونکر کہون کہ صاحب اس عبارت کو سمجھے ہونگے اسکي جو حقیقت ہو مفصل لکھو- زیادہ زیادہ راقم اسدالله * سہ شنبہ ۳۱ ماہ آگست سنہ ۱۸۵۸ع ضروري جواب طلب * (٣٦٥)

ایضا

مہا راج - سخت حیرت مین ہون کہ منشي ہرگوپال صاحب نے مجھکو خط لکھنا کیون چھوڑا اگر مجھسے خفا ہین تو کیون خفا ہین اور اگر شہر مین نہین تو کہان گئے اور کیون گئے ہین اور کب تک آئینگے آپ مہرباني فرماکر یہہ امور مجھکو لکھہ بھیجئے اس سے علاوہ ایک رباعي مرزا تفتہ کو بھیجي ہی اور اونکو لکھا ہی کہ اوسکو دستنبو مین فلان جگہہ درج کردینا اور ایک دو فقرے بھائي منشي نبي بخش صاحب کو لکھے ہین اور اونکو بھي دستنبو مین لکھہ دینے کا محل بتا دیا ہی مین نہین جانتا ان دونون صاحبون نے میرے کہنے پر عمل کیا اور اونہون نے نظم کو اور اونہون نے نثر کو کتاب کے حاشیہ پر چڑھا دیا یا نہین تم سے بہزار آرزو خواہش کرتا ہون کہ اگر وہ رباعي اور وہ فقرے حاشیہ پر چڑہ گئے ہین تو مجھکو اونکے لکھے جانیکي اطلاع دیجئے کہ تشویش رفع ہو اور اگر اون دونون صاحبون نے بے پروائي کي ہی تو واسطے خدا کے آپ مرزا تفتہ سے رباعي اور منشي نبي بخش صاحب سے دونو فقرے لے لیجئے اور محل تحریر میرے خط سے معلوم

کرکے اونکو جابجا حاشیہ پر رقم کیجئے اور مجھکو اطلاع دیجئے ضرور ضرور ضرور - اور ایک اور کام آپکو کرنا چاہئے کہ شاید تیسرے صفحہ کے آخر مین یا چوتھے صفحہ کے اول مین یہہ فقرہ ہی (اگر دردم دیگر بہ نہیب مباش بہم بر زند) نہیب کا لفظ عربي هی یہہ سہو سے لکھا گیا ہی اسکو چھیل ڈالئیگا اور اسکي جگہہ نوامي مباش بنا دیجئیگا - حقیقت لکھکر اب سوالات الگ الگ لکھتا ہون پہلا سوال مرزا تفتہ کا حال اور اونکے خط کے نہ آنیکي وجہ لکھئے - دوسرا سوال مرزا تفتہ نے اگر رباعي دستنبو کے حاشیہ پر لکھدي هی تو اوسکي اطلاع ورنہ اونکے نام کے خط سے رباعي اور تحریر کا حال معلوم کرکے آپ حاشیہ پر لکھدین اور مجھکو اطلاع دین - تیسرا سوال منشي نبي بخش صاحب نے اگر میري بھیجي ہوئي نثر درج کردي هی تو اوسکي اطلاع ورنہ وہ نثر اونسے لیکر اور محل معلوم کرکے حاشیۂ کتاب پر لکھہ دیجئے اور مجھکو لکھہ بھیجئے - چوتھا سوال آپ جسطرح اوپر لکھہ آیا ہون نہیب کي جگہہ نوا کا لفظ بناکر مجھکو عنایت کیجئے - پانچوان سوال خریدار پچاس جلدون کے پہنچے مرزا تفتہ سے ملے روپیہ پچاس جلد کي قیمت کا دیا یا ہنوز یہہ امور وقوع مین نہین آئے اوسکي اطلاع ضرور دیجئے - چھٹا سوال چھاپا شروع ہوگیا یا نہین اگر شروع نہین ہوا تو کیا سبب متوقع ہون کہ میرے یہہ سب کام از راہ عنایت بناکر ان چھہ سوال کا جواب اسیطرح جدا جدا لکھئے اور ضرور لکھئے اورجلد لکھئے - راقم اسد اللہ خان* روز جمعہ سوم ستمبر سنہ ۱۸۵۸ع* (۳۹۶)

ایضا

نور بصر لخت جگر منشي شیو نراین کو دعا پہنچے- خط اور رپورٹ کا لفافه پہنچا اور سب حال تمہارے خاندان کا دریافت هوا سب میرے جگر کے ٹکرے هیں اور تم اپنے دودمان کے چشم و چراغ هو العلمة طاقته شوق سے لکھو- آخر کے صفحه کي دو سطرین ازروي مضمون سراسر کتاب کے مضمون کے خلاف هین مین نے سرکار کي فتح کا حال نہین لکھا صرف اپنے پندره مهینے کي سرگزشت لکھي هی تقریبا شهر و سپاه کا بھي ذکر آگیا هی اور وه اپني سرگزشت جو مین نے لکھي هی سو ابتداے ۱۱ مئي سنه ۱۸۵۷ سے ۳۱ جولائي سنه ۱۸۵۸ع تک لکھي هی شهر ستمبر مین فتح هوا اوسکا بھي بیان ضمنا آگیا خوب هوا جو تمنے مجهه سے پوچھا ورنه بڑي قباحت هوتي اب مین جسطرح سے کہون سو کرو پہلے سونچو که تقسیم یون هی که تین سطرین اوپر اور تین سطرین نیچے اور بیچ مین ایک سطر اسمین کتاب کا نام- کیون میان تقسیم یون هي هی اب مین دوسرے صفحه پرساتون سطرین لکھه دیتا هون اوسکو ملاحظه کرو اور میرا کہنا مانو ورنه کتاب کي حقیقت غلط هوجائیگي اور مطبع پر بات آئیگي اس صفحه میں دو ایک باتین اور سمجهادون که وه ضروري هین سنو میري جان نوابي کا مجهکو خطاب هی نجم الدوله اور اطراف و جوانب کے امرا سب مجهکو نواب لکھتے هین بلکه بعض انگریز بھي چنانچه صاحب کمشنر بهادر دهلي نے جو اب اندنون مین ایک روبکاري بھیجي هی تو لفافه پر نواب اسد الله خان لکھا لیکن یهه یاد رکھے

نواب کے لفظ کے ساتھہ مرزا یا میر نہین لکھتے یہہ خلاف دستور هی یا نواب اسد اللہ خان لکھو یا مرزا اسد اللہ خان لکھو اور بہادر کا لفظ تو دونون حال مین واجب اور لازم هی * (۳۶۷)

ایضا

برخوردار نورچشم منشي شیو نراین کو معلوم هو کہ مین کیا جانتا تھا کہ تم کون هو جب یہہ جانا کہ تم ناظر بنسي دھر کے پوتے هو تو معلوم هوا کہ میرے فرزند دلبند هو اب تمکو مشفق و مکرم لکھون تو گنہگار تمکو همارے خاندان اور اپنے خاندان کي آمیزش کا حال کیا معلوم هی مجھسے سنو - تمہارے دادا کے والد عہد نجف خان و همداني مین میرے نانا صاحب مرحوم خواجہ غلام حسین خان کے رفیق تھے جب میرے نانا نے نوکري ترک کي اور گھر بیٹھے تو تمہارے پردادا نے بھي کمر کھولي اور پھر کہین نوکري نکي یہہ باتین میرے هوش سے پہلے کي هین مگر جب مین جوان هوا تو مین نے یہہ دیکھا کہ منشي بنسي دھر خانصاحب کے ساتھہ هین اور اونھون نے جو کٹھیم گانو اپني جاگیر کا سرکار مین دعوي کیا هی تو بنسي دھر اوس امر کے منصرم هین اور وکالت اور مختاري کرتے هین مین اور وہ هم عمر تھے شاید منشي بنسي دھر مجھہ سے ایک دو برس بڑے هون یا چھوٹے هون اونیس بیس برس کي میري عمر اور ایسي هي عمر اونکي باهم شطرنج اور اختلاط اور صحبت آدھي آدھي رات گزر جاتي تھي چونکہ گھر اونکا بہت دور نتھا اسواسطے جب چاهتے تھے چلے جاتے تھے پس همارے اور اونکے مکان مین مچھیا رنڈي کا گھر اور هماري دو کٹرے

درمیان تھے ہماری بڑی حویلی وہ ہی کہ جواب لکھمی چند سیٹھہ نے مول لی ہی اسی کے دروازہ کی سنگین بارہ دری پر میری نشست تھی اور پاس اوسکے ایک کھٹیا والی حویلی اور سلیم شاہ کے تکیہ کے پاس دوسری حویلی اور کالے محل سے لگی ہوئی ایک اور حویلی اور اوس سے آگے بڑھکر ایک کٹرہ کہ وہ گدڑیوں والا مشہور تھا اور ایک کٹرہ کہ وہ کشمیرن والا کہلاتا تھا اوس کٹرے کے ایک کوٹھے پر مین پتنگ اوڑاتا تھا اور راجہ بلوان سنگھہ سے پتنگ لڑا کرتے تھے واصل خان نامی ایک سپاھی تمہارے دادا کا پیشدست رہتا تھا اور وہ کٹروں کا کرایہ اوگاہ کر اونکے پاس جمع کرواتا تھا بھائی تم سنو تو سہی تمہارا دادا بہت کچھہ پیدا کرگیا تھا علاقے مول لئے تھے اور زمینداراا اپنا کرلیا تھا دس بارہ ھزار روپیہ کی سرکار کی مالگذاری کرتا تھا آیا وہ سب کارخانے تمہارے ہات آئے یا نہین اسکا حال از روے تفصیل جلد مجھکو لکھو -

اسد اللہ * روز سہ شنبہ ۱۹ اکتوبر وقت ورود خط * (۳۶۸)

ایضا

برخوردار اقبالنشان منشی شیو نراین کو بعد دعا کے معلوم ہو - تمہارے دو خط متواتر پہنچے میرے بھی دو خط پس و پیش پہنچے ہونگے موافق اوس تحریر کے عمل کیا ہوگا - دو جلدین پر تکلف اور پانچ جلدین بہ نسبت اوسکے کم تکلف مرزا حاتم علی صاحب کے عہدۂ اہتمام مین ہین اوس سے ہمکو اور تمکو کچھہ کام نہین وہ جیسی چاھین بنواکر بھیجدین ؛ تم ایک جلد بس زیادہ صرف کیون کرو اپنے طور پر اپنی طرف سے جیسی چاھو

بنوا کر بھیجدو میں تمکو اپنے پیارے یار ناظر بنسی دھر کي نشاني جانتا ہوں اوسکو تمہاري نشاني جانکر اپني جان کي برابر رکھونگا باقي حال اپنے خاندان اور تمہارے خاندان اور باہم پل کر اپنا اور بنسي دھر کا بڑے ہونا سب تمکو لکھہ چکا ہوں مکرر کیوں لکھوں - پادشاہ کي تصویر کي یہہ صورت ہی کہ اوجڑا ہوا شہر نہ آدمي نہ آدم زاد مگرہاں دو ایک مصوروں کي آبادي کا حکم ہوگیا ہی وہ رہتے ہیں سو وہ بھی بعد اپنے گھروں کے لٹنے کے آباد ہوئے ہیں تصویریں بھي اونکے گھروں میں سے لٹ گئیں کچھہ جو رہیں وہ صاحبان انگریز نے بڑي خواہش سے خرید کرلیں - ایک مصور کے پاس ایک تصویر ہی وہ تیس روپیہ سے کم کو نہیں دیتا کہتا ہی کہ تین تین اشرفیوں کو میں نے صاحب لوگوں کے ہاتھہ بیچي ہیں تمکو دو اشرفي کو دونگا ہاتھي دانت کي تختي پروہ تصریر ہی میں نے چاہا کہ اوسکي نقل کاغذ پر اوتاردے اوسکے بھي بیس روپیہ مانگتا ہی اور پھر خدا جانے اچھي ہو یا نہو اتنا صرف بیجا کیا ضرور ہی میں نے دو ایک آدمیوں سے کہہ رکھا ہی اگر کہیں سے ہات آجائیگي تو لیکر تمکو بھیجدونگا مصوروں سے خرید کرنیکا نہ خود مجھہ میں مقدور نہ تمہارا نقصان منظور - اب چھاپا تمام ہوگیا ہوگا وہ پانچ اور دو سات کتابیں جو مرزا صاحب کي تحویل ہیں وہ اور وہ ایک جلد جو تمنے مجھکو دینی کہي ہے وہ یہہ سب لوح اور جلد کي درستي کے بعد پہنچ جائینگي مگر وہ چالیس کتابیں سراسري جو مجھے چاہئے ہیں وہ تو آج کل میں روانہ کردو - اور ہاں میري جان یہہ

چالیس کتابون کا پشتارہ کیونکر پہنچیگا اور محصول اسکا کیا ہوگا اور یہہ بھي تو بتاؤ کہ وہ دس جلدین راے امید سنگھہ کے پاس کہان بھیجي جائینگي - مرزا تفتہ ہاترس کو جاتے ہوئے اونکا اندور نہونا اور شاید پھر آگرہ اور دلي کا آنا مجھکو لکھہ چکے ہین ان باتون کا جواب مجھکو لکھو - تصویر کے باب مین جو کچھہ لکھو وہ کرون اوران مقدمات سے اطلاع پاؤن جواب جلدلکھو اور مفصل لکھو از غالب* نگاشتہ و روان داشتۂ شنبہ ۲۳ اکتوبرسنہ ۱۸۵۸ * (۳۶۹)

ایضا

میان - تمہارے کمال کا حال معلوم کرکے مین بہت خوش ہوا اگر مجھکو کبھي انگریزي لکھوانا ہوگا تو یہان سے آردو مین لکھکر بھیجدونگا تم وہان سے انگریزي لکھکر بھیجدیا کرنا - قصۂ قاصدان شاہي مین نے دیکھا اصلاح کے باب مین سونچا کہ اگر سب فقرون کو مقفی اور عبارت کو رنگین بنانے کا قصد کرون تو کتاب کي صورت بدل جائیگي اورشاید تمکو بھي یہہ منظور نہو ناچار اس پر قناعت کي کہ جو الفاظ ٹکسال باہر تھے وہ بدل ڈالے مثلا وے کہ یہہ گنوارو بولي ہی وہ یہہ نہیت آردو ہی کرانا یہہ بیرونجات کي بولي ہی کروانا یہہ فصیح ہی راجے یہہ غلط ہی راجہ صحیح ہی کہین کہین روابط و ضمایر نامربوط تھے اونکو مربوط کردیا ہی اور ایک جگہہ گھنےبسے یہہ لفظ میري سمجھہ مین نہ آیا اسکو تم سمجھہ لینا باقي اور سب مربوط اور خوب اور صاف ہی حاجت اصلاح کي نہین - صاحب کتابین کب روانا ہونگي ڈوالي بھي ہو لي اگر گنگا جانیکا قصد ہو تو بہائي مہري کتابین

بھیجکر جانا - اور ہان یہہ مین نہین سمجھا کہ مرزا مہرکي بنائي
ہوئي سات کتابین بھي انہین کتابون کے ساتھہ بھیجوگے یا وہ
اپنے طور پر جدا روانا کرینگے وہ تمنے اپني بنوائي ہوئي کتاب کا
آتھہ دن کا وعدہ کیا تھا اور اوس وعدہ سے یہہ بات تراوش کرتي
تھي کہ سادہ کتابین پہلے روانا ہونگي اور وہ ایک کتاب ہفتہ کے
بعد سو وہ ہفتہ بھی گزر گیا یقین ہی کہ اب وہ سب یکجا
پہنچین اور شاید کل پرسون آجائین - وہ لمبر اخبار کا جو تمنے
مجھکو بھیجا تھا اوسمین اتمنشٹن صاحب کي لفٹنٹ ہونیکي
اور بہت جلد آگرہ آنیکي خبر لکھي تھي یہان مجھکو کئي
باتین پوچھني ہین - ایک تو یہہ چیف سکرٹر نواب گورنر
جنرل کے تھے جب یہہ لفٹنٹ گورنر ہوئے تو اب وہان چیف
سکرٹر کون ہوگا یقین ہی کہ ولیم میور صاحب اس عہدہ پر مامور
ہون پس اگر یون ہي ہی تو انکے محکمہ مین سکرٹر کون ہوگا -
دوسري بات یہہ کہ میر منشي انکے تو وہي منشي غلام غوث
خانصاحب رہینگے یقین ہی کہ انکے ساتھہ آوین - تیسري یہہ بات
کہ گورنر جنرل کے فارسي دفتر کے میر منشي ایک بزرگ تھے
بلگرام کے رہنے والے منشي سید جان خان ایا اب بھي وہي ہین
یا اونکي جگہہ کوئي اور صاحب ہین ان سب باتون مین سے جو
آپکو معلوم ہون وہ اور جو نہ معلوم ہو اوسکو معلوم کرکے مجھکو
لکھئے اور جلد لکھئے اور ضرور لکھئے یقین تو ہی کہ تم سمجھہ گئے ہو
کہ مین کیون پوچھتا ہون کتابین جابجا بھیجني ہین جب تک
نام اور مقام معلوم نہو تو کیونکر بھیجون جواب لکھو اور شتاب لکھو

کتابین بھیجو اور جلد بھیجو* سہ شنبہ ۹ نومبر سنہ ۱۸۵۸ع * (۳۷۰)

ایضا

برخوردار کامگار منشي شیونراین طال عمرہ و زاد قدرہ - کل جمعہ کے دن ۱۲ نومبر کو ۳۲ کتابین آگئین مین بہت خوش ہوا اور تمکو دعائین دین خط تمہارے نام کا ابھي میرا کہار ڈاک مین لیگیا ھی اس رقعہ کي تحریر سے مقصود یہہ ھی کہ میان عبد الحکیم بہت نیک بخت اور اشراف اور ھنرمند آدمي ھین دلي گزٹ مین حرفون کے چھاپے کا کام کیا کرتے تھے چونکہ وہ چھاپہ خانا اب آگرہ مین ھی یہہ بھي وھین آتے ھین تمہارے پاس حاضر ھونگے ان پر مہر باني رکھنا بھلا وہ شہر بیگانہ ھی انکو تمہاي خدمت مین شناسائي رھیگي تو اچھي بات ھی صحافي کا کام بھي بقدر ضرورت کرسکتے ھین شاید اگر دھلي گزٹ مین انکا طور درست نہو تو اوس صورت مین بشرط گنجایش اپنے مطبع مین انکو رکھہ لینا- راقم اسداللہ* نگاشتہ شنبہ ۱۳ نومبر سنہ ۱۸۵۸* (۳۷۱)

ایضا

صاحب - تمہارا خط آیا دل خوش ھوا دیکھئے مرزا مہر کب روانا کرتے ھین اگر بھیج چکے ھین تو یقین ھی کہ آج یہان آپہنچین آج نہ آئین کل آئین کل سے مین شام تک راہ دیکھتا ھون مہر نیم ماہ نہین اوسکا نام مہر نیمروز ھی اور وہ سلاطین تیموریہ کي تواریخ ھی اب وہ بات ھي گئي گزري بلکہ وہ کتاب اب چھپانیکے لایق ھی نہ چھپوانیکے قابل - اُردو کے خطوط جو آپ چھاپا چاھتے ھین یہہ بھي زاید بات ھی کوئي رقعہ ایسا ھوگا کہ جو مین نے

قلم سنبھالکر اور دل لگاکر لکھا ھوگا ورنہ صرف تحریر سرسری ھی اوسکي شهرت میري سخنوري کي شکوہ کے منافی ھی اس سے قطع نظر کیا ضرور ھی کہ ھمارے آپسکے معاملات اورونپر ظاھر ھون خلاصہ یہہ کہ ان رقعات کا چھاپا میرے خلاف طبع ھی * محررہ پنجشنبہ ۱۸ نومبر سنہ ۱۸۵۸ع * (۳۷۲)

ایضا

برخوردار اقبالنشان کو دعا پہنچے - کل جمعہ کے دن ۱۹ نومبر سنہ ۱۸۵۸ع کو سات کتابونکے دو پارسل پہنچے واقعي کتابین جیسا کہ میرا جي چاھتا تھا اوسي روپ کي ھین حق تعالی مرزا مہر کو سلامت رکھے - رقعونکے چھاپے کے باب مین ممانعت لکھہ چکاھون البتہ اس باب مین میري راے پر تمکو اور میرزا تفتہ کو عمل کرنا ضرور ھی مطلب عمدہ جو اس خط کي تحریر سے منظور ھی وہ یہہ ھی کہ جو کتاب تمنے بنوائي ھی اور مین نے تمکو لکھا تھا کہ پہلے ورق کے دوسرے صفحہ پر انگریزي عبارت لکھکر بھیجنا خدا کرے وہ عبارت تمنے نہ لکھي ھو اگر لکھدي ھو تو ناچار اور اگر نہ لکھي ھو تو اب نہ لکھنا اور صفحہ سادہ رھنے دینا اور اسي طرح میرے پاس بھیجدینا یہہ بھي معلوم رھے کہ اب ان کتب کي تقسیم اوس کتاب کے آنے تک ملتوي رھیگي اور وہ کتاب میرے پاس جلد پہنچ جاے تو بہتر ھی * ۲ نومبر سنہ ۱۸۵۸ جوابطلب بلکہ کتاب طلب * (۳۷۳)

ایضا

صاحب - تم کندھولي سے کب آئے اور جب آئے تو وہ میرا خط

بیرنگ کہ جسمین سات روپیہ کي ھنڈوي ملفوف تھي پایا یا نہین پایا اگر پایا موافق اوس تحریر کے عمل کیون نفرمایا اور اوس خط مین ایک مطلب جوابطلب تھا اوسکا جواب کیون نہ بھجوایا اچھا اگر تم ایک آدہ دن کے واسطے کندھولي گئے تھے تو کارپردازان مطبع نے خط لیکر رکھہ چھوڑا ھوگا اور جب تم آئے ھوگے تو وہ خط تمھین دیا ھوگا پھر کیا سبب جو تمنے جواب نہ لکھایا ابھي کندھولي سے تم نہین آئے یا وہ خط میرا تلف ھوگیا تاریخ تحریر خط مجھے یاد نہین اب یہہ لکھتا ھون کہ اگر خط پہنچا تو مجھکو خط کي اور ھنڈوي کي رسید اور میرے سوال کا جواب لکھو اور اگر خط نہین پہنچا تو اوسکي تدبیر بتاؤ کہ اب مین ساھوکار سے کیا کہون اور ھنڈوي کا مثنی کسطرح سے مانگون - از اسد مضطرب * روز سہ شنبہ ۳۰ نومبر سنہ ۱۸۵۸ع جوابطلب شتابطلب * (۳۷۴)

ایضا

صاحب - تم خط کے جواب نہ بھیجنے سے گھبرا رہے ھوگے حال یہہ ھي کہ قلم بنانےمین میرا ھات انگوتھے کے پاس سے زخمي ھوگیا اور ورم کر آیا چار دن روٹي بھي مشکل سے کھائي گئي ھی بہر حال اب اچھا ھون - پنج آھنگ تمنے مول لے لي اچھا کیا دو چھاپے ھین ایک بادشاھي چھاپا خانیکا اور ایک منشي نورالدین کے چھاپا خانیکا - پہلا ناقص ھي دوسرا سراسر غلط ھی کیا کہون تمسے ضیاءالدین خان جاگیردار لوھارو میرے سببي بھائي اور میرے شاگرد رشید ھین جو نظم و نثر مین مین نے کچھہ لکھا وہ اونھون نے لیا اور جمع کیا چنانچہ کلیات نظم فارسي چون

پچپن جزو اور پنج آهنگ اور مهر نیمروز اور دیوان ریختہ سب
ملکر سو سوا سو جزو مطلب اور مذهب اور انگریزي ابرے کي جلدین
الگ الگ کوئي ڈیر سو دو سو روپیہ کے صرف مین بنوائي میري
خاطر جمع کہ کلام میرا سب یکجا فراهم هی پھر ایک شاهزادہ نے
اوس مجموع نظم و نثر کي نقل لي اب دو جگهہ میرا کلام اکھٹا هوا
کہانسے یہہ فتنہ برپا هو اور شهر لٹے وہ دونون جگهہ کا کتابخانہ خوان
یغما هوگیا هرچند مین نے آدمي دوڑائے کهین سے اون مین سے کوئي
کتاب هات نہ آئي وہ سب قلمي هین غرض اس تحریر سے یہہ هی
کہ قلمي فارسي کا کلیات قلمي هندي کا کلیات قلمي پنج آهنگ
قلمي مهر نیم روز اگر کهین انمین سے کوئي نسخہ بکتا هوا آوے تو
اوسکو میرے واسطے خرید کرلینا اور مجهکو اطلاع کرنا مین قیمت
بهیجکر منگوا لونگا - جناب هنري اسٹورٹ ریڈ صاحب کو ابهي مین
خط نهین لکهہ سکتا اونکي فرمایش هی اردو نثر کي وہ انجام
پائے تو اوسکے ساتهہ اونکو خط لکهون مگر بهائي تم غور کرو اردو
مین مین اپنے قلم کا زور کیا صرف کرونگا اور اوس عبارت مین
معاني نازک کیونکر بهرونگا ابهي تو یهي سونچ رها هون کہ کیا لکهون
کونسي بات کونسي کهاني کونسا مضمون تحریر کرون اور کیا
تدبیر کرون تمهاري راے مین کچهہ آئے تو مجهکو بتاؤ ایک قرینہ سے
مجهکو معلوم هوا هی کہ شاید گورمنٹ سو دو سو دستنبو کي
خریداري کریگي اور ان نسخون کو ولایت بهیجیگي کیا بعید هی
کہ هفتہ دو هفتہ مین تمهارے پاس الہ آباد سے حکم پهنچے *

صبح روز دوشنبہ ۱۱ ڈسمبر سنہ ۱۸۵۸ع * (۳۷۵)

ایضا

بھائي- یہہ بات تو کچھہ نہین کہ تم خط کا جواب نہین لکھتے خیر دیر سے لکھو اگر شتاب نہین لکھتے تمہارا خط آیا اوسکے دوسرے دن مین نے جواب بھجوایا آج تک تمنے اوسکا جواب نہ بھیجا حال آنکہ اوس مین جواب طلب باتین تھین یعنے مین نے اپني نظم و نثرکي کتب کا حال تمکو لکھہ کر تمسے یہہ استدعا کي تھي کہ قلمي جو نسخہ تمہارے ھات آجاے وہ تم خرید کرکے مجھے بھیج دینا - ریڈ صاحب کے باب مین مین نے یہہ لکھا تھا کہ جب کچھہ اردو کي نثر اونکے واسطے لکھہ لونگا تو دستنبو کي خریداري کي خواھش کرونگا معہذا تمسے صلاح پوچھي تھي کہ کہ کس حکایت اور کس روایت کو فارسي سے اردو کرون تمنے اس بات کا بھي جواب نہ لکھا - سید حفیظ الدین احمد کي مہر کے کھدوانیکو تمنے لکھا تھا کہ ملتوي رھے پھر اوسکا بھي کچھہ بیورا نہ لکھا مین اوسکو ابھي کچھہ نہین سمجھا اسکو یکسو کرو ھان نا لکھہ بھیجو - تمہاری مہر بدر الدین علي خان کو دي گئي ھی یقین تو یہہ ھی کہ اسي دسمبر مہینے مین تمہارے پاس پہنچ جاے اور ۱۸۵۸ سن کھدین شاید کچھہ دیر ھو توجنوري سنہ ۱۸۵۹ مین کھدے اس سے زیادہ درنگ نہوگي تمکو روپیہ حرف آٹھہ آنہ حرف سے کیا علاقہ تمکو اپني مہر سے کام - سچ تو کہو کیا پھر کندھولي گئے ھو کیا کر رہے ھو کس شغل مین ھو یا مجھسے خفا ھو اگر خفا ھو تو اور کچھہ نہ لکھو خفگي کي وجہ لکھو بہر حال اس خط کا جواب شتاب بھیجو اور اسي خط مین

بعد اُن سب باتون کے جواب کے مولوي قمرالدين خان کا حال لکھو کہ وہ کہان هين اور کسطرح هين بر سر کار هين يا بيکار هين - اچھا ميرا بھائي اس خط کے جواب مين درنگ نہو زيادہ کيا لکھون - غالب * مرسلۂ چارشنبہ ۱۵ دسمبر سنہ ۱۸۵۸ع * (۳۷۶)

ايضا

برخوردار - آج اسوقت تمھارا خط مع لفافونکے لفافے کے آيا دل خوش هوا بھائي مين اپنے مزاج سے ناچار هون يہہ لفافے از مقام و درمقام و تاريخ و ماہ مجھکو پسند نہين آگے جو تمنے مجھے بھيجے تھے وہ بھي مين نے دوستونکو بانٹ دئے اب يہہ لفافونکا لفافہ اس مراد سے بھيجتا هون کہ انکي عوض يہہ لفافے جو در مقام و از مقام سے خالي هين جنمين تم اپنے خط بھيجا کرتے هو مجھکو بھيجدو اور يہہ لفافے اوسکے عوض مجھسے لے لو اور اگر اوسطرح کے لفافے نہون تو انکي کچھہ ضرورت نہين - مہر کے واسطے صاحب زمرد کا نگينہ اور پھر چنے کي دال کے برابر اور هشت پہلو اس اوجڑے شہر مين کہان مليگا عقيق بہت خوش رنگ سياہ يا سرخ جيسا تمنے آگے لکھا هی هشت پہلو هوگا يہہ مہر ميري طرف سے تمکو پہنچيگي تمکو ۱۴/ حرف ۶/ حرف سے کچھہ مدعا نہين آپ اپني مہر چاهو زمرد پر چاهو الماس پر کھدواؤ مين توعقيق کي مہر تمکو دونگا رهي وہ دوسري مہر جب تمھاري مہر کھد چکيگي جسطرح تم کہوگے کھد جائيگي - ميان کيا قرينہ بتاون گورمنٹ کي خريداريکا - ايک بات ايسي هی کہ ابھي مين کچھہ نہين کہہ سکتا خدا کرے اوسکا ظہور هوجاے ابھي مجھسے کچھہ نہ پوچھو جناب ريڈ

صاحب صاحبي کرتے هين مين اردو مين اپنا کمال کیا ظاهر کر سکتا هون اوسمين گنجایش عبارت آرائي کي کهان هی بهت هوگا تو یهه هوگا که میرا اردو به نسبت اورونکے اردو کے فصیح هوگا خیر بهر حال کچهه کرونگا اور اردو مین اپنا زور قلم دکهاؤنگا - قی کا هونا اور دستونکا آنا یهه چاهتا هی که تمنے راتکو بري قسم کي شراب مقدار مين زیاده پی هوگيي کچهه تبرید کرو اور شراب زیاده نه پیا کرو - میرا رقعه تمهارے نام کا اور تفته کا رقعه تمهارے نام کا حسب الحکم تمهارے واپس بهیجا جاتا هي مين نے تفته کا خفا هونا اسي طرح لکها تها جیسا تمکو تمهارا خفا هونا لکها تها بهلا وه میرے فرزند کي جگهه هين مجهسے خفا کیا هونگے اوس دن سے آج تک دو تين خط اونکے آچکے هين چنانچه ایک خط ابهي تمهارے خط کے ساتهه ڈاک کا هرکاره دے گیا هی * محررهٔ شنبه ۱۸ دسمبر سنه ۱۸۵۸ * (۳۷۷)

ایضا

اب ایک امر خاص کو سمجهو دو جلدین دستنبو کي مجهکو لکهنؤ بهیجني هين اور میرے پاس کوئي جلد نهين هی اب جو تمسے منگواؤن اور یهان سے لکهنو بهیجواؤن تو ایک قصه هی یهه صاحب لوگ اطراف و جوانب سے مجهه پر فرمایشين بهيجتے هين تمسے بقیمت کوئي نهين منگواتا چالیس جلدین پهلي اور باره یهه حال کي سب تقسیم هوگئین ان دونون صاحبونکي خاطر مجهکو بهت عزیز هی ایک روپیه کے ۳۲ ٹکٹ اور دو آنے کے ۲ ٹکٹ اس خط مين ملفوف کرکے تمکو بهیجتا هون دو پارسل الگ الگ

لکھنؤ کو ارسال کرو آنے آنے کا ٹکٹ اوسپر لگا دو ایک پارسل پر یہہ لکھو - این پارسل بصیغۂ پم فلت پاکٹ استامپ پیڈ در لکھنؤ به محلۂ نخاس در امام بارۂ اکرام الله خان بمکان مرزا عنایت علی بخدمت میر حسین علي صاحب برسد مرسلۂ شیو نراین مہتمم مطبع مفید خلایق از آگرہ - دوسرے پارسل پر یہي عبارت مگر مکان کا پتا نام اور در لکھنؤ به احاطۂ خانساماں متصل تکیۂ شیرعلی شاه بمکانات مولوي عبدالکریم مرحوم بخدمت مولوي سراج الدین احمد صاحب برسد - سمجھہ لئے یعنی دو پارسل استامپ پیڈ دونوں لکھنو کو ایک بنام میر حسین علي اور ایک بنام مولوي سراج الدین احمد بسبیل ڈاک روانه کردو اور هانصاحب ان دونوں پارسلوں کي روانگي کي تاریخ مجھکو لکھہ بھیجو تاکه مین اپنے خط مین اونکو اطلاع دون - ایک امر اور هی اگر تم بھي اس راے کو پسند کرو یعنے جسطرح سے تمنے ایک جلد هنري استورت ریڈ صاحب کو اپني طرف سے بھیجي هی اسیطرح دو جلدین ان دونوں صاحبوں کو جنکا نام کاغذ مین لکھا هوا هی بھیج دو مگر اپني هي طرف سے میرا اوسمین اشاره نپایا جاے اور یہہ دونوں صاحب بالفعل دلي مین وارد هین یہہ بات ایسي نہین هی که خواهي نخواهي اسکو کیا هی چاهئے ایک صلاح هی اور نیک صلاح هی مناسب جانو کرو ورنه جانے دو - میان اردو کیا لکھون میرا یہہ منصب هی که مجھپر اردو کي فرمایش هو خیر هوئي اب مین کہانیان قصے کہان ڈھونڈھتا پھرون کتاب نام کو میرے پاس نہین پنشن مل جاے حواس ٹھکانے هوجائین تو کچھہ فکر

گرون پیٹ پڑین (روٹیان تو سبھي گلاں موٹیان) زیا دہ زیادہ -
غالب * روز سہ شنبہ ۴ جنوري سنہ ۱۸۵۹ع جوابطلب * (۳۷۸)

ایضا

پرسون اور کل دو ملاقاتین جناب ارنلڈ صاحب بہادر سے ہوئین کیا کہون کہ مجھہ پر بے سابقۂ معرفت کیا عنایت فرمائي مین یہہ جانتا ہون کہ گویا مجھکو مول لے لیا آج وہ یہان اور ہین کل جائینگے دستنبو تمہاري بھیجي ہوئي اونکي پاس نہین پہنچي ناچار ایک دستنبو اور ایک پنج آہنگ اپنے پاس سے اونکي نذر کر آیا ہون - لکھنؤ کے دونون پارسلونکي رسید مجھکو آجتک نہین آئي آخر رسید تو تمکو پارسلونکي ملي ہوگي ڈاک مین سے معلوم کرکے مجھکو لکھہ بھیجو دیر نکرو ورنہ مین مشوش رہونگا - از غالب * نگاشتۂ صبح شنبہ ۱۵ جنوری سنہ ۱۸۵۹ * (۳۷۹)

ایضا

صاحب - مین ہندي غزلین بھیجون کہانسے اردو کے دیوان چھاپے کے ناقص ہین بہت غزلین اوسمین نہین ہین قلمي دیوان جو اتم اور اکمل تہے وہ لٹ گئے یہان سب کو کہہ رکھا ہی کہ جہان بکتا ہوا نظر آجاے لیلو تمکو بھي لکھہ بھیجا اور ایکبات اور تمہارے خیال مین رہے کہ میري غزل پندرہ سولہ بیت کي بہت شاذ و نادر ہی بارہ بیت سے زیادہ اور نو شعر سے کم نہین ہوتي جس غزل کي تم نے پانچ شعر لکھي ہین یہہ نو شعر کي ہی ایک دوست کے پاس اردو کا دیوان چھاپے سے کچھہ زیادہ هي اوسنے کہین کہین سے مسودات متفرق بہم پہنچا لئے ہین چنانچہ پنہان

هوگئین ویران هوگئین یهه غزل مجهکو اوسي سے هات آگئي هی
اب مین نے اوسکو لکها هی اور تمکو یهه خط لکهه رها هون خط
لکهکر رهنے دونگا جب اوسکے پاس سے ایک غزل یا دوغزل آجائیگي
تواسي خط مین ملفوف کرکے بهیجدونگا یهه خط یا آج روانا هوجاے
یا کل - مین نے ایک قصیده اپنے محسن و مربي قدیم جناب
فریدرک اڈمنسٹن صاحب لفتنٹ گورنر بهادر غرب و شمال کي
مدح مین اور ایک قصیده جناب منٹ گمري لفتنٹ گورنر بهادر
ملک پنجاب کي تعریف مین لکها هی اگر کهو تو یهه بهیجدون
مگر فارسي هین اور چالیس چالیس پینتالیس پینتالیس شعر
هین - کتب دستنبو کے بک جانیسے مین خوش هوا خدا کرے
جسکو دي هو دو تین غلطیان جو معلوم هین وه بنادي هون یهه
نه معلوم هوا که صاحب لوگون نے خریدین یا هندستانیون نے لین
تم یهه بات مجهکو ضرور ضرور لکهو - دیکهو صاحب تم گهبراتے تهے
آخر یهه جنس پڑي نرهي اور بک گئي - بهائي هندوستان کا
قلمرو بیچراغ هو گیا لاکهون مرگئے جو زنده هین اونمین سیکڑون
گرفتار بند بلا هین جو زنده هی اوسمین مقدور نهین مین ایسا
جانتا هون که یا تو صاحبان انگریز کي خریداري آئي هوگي
یا پنجاب کے ملک کو یهه کتابین گئي هونگي پورب مین کم بکي
هونگي - میان مین تمکو اپنا فرزند جانتا هون خط لکهنے نه لکهنے
پر موقوف نهین هی تمهاري جگهه میرے دل مین هی اب
مین طبع آزمائي کرتا هون اور جو غزل تمنے بهیجي هی اوسکو
لکهتا هون خدا کرے تو کے تو شعر یاد آجائین * غزل *

* ہر ایک بات پہ کہتے ہو تم کہ تو کیا ہی *
* تمھین کہو کہ یہہ انداز گفتگو کیا ہی *
* چپک رہا ہی بدن پر لہو سے پیراہن *
* ہمارے جیب کو اب حاجت رفو کیا ہی *
* جلا ہی جسم جہان دل بھی جل گیا ہوگا *
* کریدتے ہو جو اب راکھہ جستجو کیا ہی *
* رگون مین دوڑتے پھرنیکے ہم نہین قایل *
* جب آنکھہ ہی سے نہ ٹپکا تو پھر لہو کیا ہی *
* وہ چیز جسکے لئے ہو ہمین بہشت عزیز *
* سواے بادۂ گلفام مشکبو کیا ہی *
* پیون شراب اگر خم بھی دیکھہ لون دو چار *
* یہہ شیشہ و قدح و کوزہ و سبو کیا ہی *
* یہہ رشک ہی کہ وہ ہوتا ہی ہمسخن تجھسے *
* وگرنہ خوف بد آموزئ عدو کیا ہی *
* رہی نہ طاقت گفتار اور اگر ہو بھی *
* تو کس امید پہ کہئے کہ آرزو کیا ہی *
* ہوا ہی شہ کا مصاحب پھرے ہی اتراتا *
* وگرنہ شہر مین غالب کی آبرو کیا ہی *

یہہ تمہارا اقبال ہی کہ نو شعر یاد آ گئے ایک غزل یہہ اور دو غزلین وہ جو آیا چاہتی ہین تین ہفتہ کا گودام تمہارے پاس فراہم ہوگیا اگر منگواؤگے تو قصیدے بھی دونون بھیج دونگا * مرقومۂ سہ شنبہ ۱۹ ماہ اپریل سنہ ۱۸۶۹ع * (۳۸۰)

ایضا

بھائي حاشا ثم حاشا اگر یہہ غزل میري ھو (ع)

اسد اور لینے کے دینے پڑے * اس غریب کو مین کچھہ کیون کہون لیکن اگر یہہ غزل میري ھو تو مجھہ پر ھزار لعنت اس سے آگے ایک شخص نے یہہ مطلع میرے سامنے پڑھا اور کہا کہ قبلہ آپ نے کیا خوب مطلع کہا ھی * شعر *

اسد اس جفا پر بتون سے وفا کي * میرے شیر شاباش رحمت خدا کي

مین نے یہي اونسے کہا کہ اگر یہہ مطلع میرا ھو تو مجھہ پر لعنت بات یہہ ھی کہ ایک شخص میر اماني اسد ھو گزرے ھین یہہ مطلع اور یہہ غزل اونکے کلام معجز نظام مین سے ھی اور تذکرون مین مرقوم ھی مین نے تو کوئي دو چار برس ابتدا مین اسد تخلص رکھا ھی ور نہ غالب ھي لکھتا رھا ھون تم طرز تحریر اور روش فکر پر بھي نظر نہین کرتے میرا کلام اور ایسا مزخرف یہہ قصہ تمام ھوا - وہ غزل جو تمہارے پاس پہنچ گئي ھی چھاپنے سے پہلے ایک نقل اوسکي مرزا حاتم علی مہر کو دیدینا جسدن یہہ میرا خط پہنچے اوسي دن وہ غزل نقل کرکے اونکو بھیجدیدنا - دستنبو کي خریداري کا حال معلوم ھوگیا میرا بھي یہي گمان تھا کہ لاھور کے ضلع مین گئي ھونگي جناب مکلوڈ صاحب فنانشل کمشنر پنجاب نے بذریعہ صاحب کمشنر دھلي مجھسے منگوائي تھي ایک جلد اونکو بھي بھیج چکا ھون - قصیدے مین نے دو لکھے ھین ایک اپنے مربي قدیم جناب فریڈرک آڈمنشٹن صاحب بہادر کي تعریف مین اور ایک جناب منٹ گمري صاحب

بہادر کي مدح مين ايک پچپن شعر کا ايک چاليس بيت کا اور پھر فارسي اونکو ريختہ کي غزلون مين کيا چھاپوگے جانے بھي دو - رہين غزلين سابق کي وہ جو ميرے هات آتي جائينگي بھجواتا جاؤنگا مياں تمھاري جانکي قسم نہ ميرا اب ريختہ لکھنے کوجي چاھے نہ مجھسے کہا جاے اس دو برس مين صرف وہ پچيس بيس شعر بطريق قصيدہ تمھاري خاطر سے لکھکر بھيجے تھے سواے اوسکے اگر مين نے کوئي ريختہ کہا ھوگا تو گنہگار بلکہ فارسي غزل بھي و اللہ نہين لکھي صرف يہہ دو قصيدے لکھے هين کيا کہون کہ دل و دماغ کا کيا حال ھی پرسون ايک خط تمھين اور لکھہ چکا ھون اب اوسکا جواب نہ لکھنا و الدعا * چار شنبہ ۲۶ اپريل سنہ ۱۸۵۹ع * (۳۸۱)

ايضا

برخوردار منشي شيونراين کو دعا پھنچے - خط تمھارا مع اشتہار کے پھنچا يہانکا حال يہہ ھی کہ مسلمان اميرون مين تين آدمي نواب حسن عليخان نواب حامد علي خان حکيم احسن اللہ خان سو انکا حال يہہ ھی کہ روٹي ھی تو کپڑا نہين معہذا يہانکي اقامت مين تذبذب خدا جانے کہان جائين کہان رہين حکيم احسن اللہ خان نے افتاب عالمتاب کي خريداري کرلي ھی اب وہ مکرر حالات دربار شاھي کيون لينگے سواے ساھوکارونکے يہان کوئي امير نہين ھی وہ لوگ اسطرف کيون توجہ کرينگے تم ادھر کا خيال دلسے دھو ڈالو رھا نام اس رسالے کا تاريخي جانے دو رستخيز ہند - غوغاے سپاہ - فتنۂ محشر - ايسا کوئي نام رکھو اب تم يہہ بتاؤ کہ

ریئس رامپور کے هان بهي تمهارا اخبار یا معیار الشعرا جاتا هی یا نهین ابکے تمهارے معیارالشعرا مین مین نے یهه عبارت دیکهي تهي که امیر شاعر اپني غزلین بهیجتے هین همکو جب تک اونکا نام و نشان معلوم نهوگا هم اونکے اشعار نه چهاپینگے سو مین تمکو لکهتا هون که یهه میرے دوست هین اور امیر احمد انکا نام هی اور امیر تخلص کرتے هین لکهنو کے ذي عزت باشندون مین هین اور وهانکے بادشاهون کے روشناس اور مصاحب رهے هین اور اب وه رامپور مین نوابصاحب کے پاس هین مین اونکي غزلین تمهارے پاس بهیجتا هون میرا نام لکهکر ان غزلون کو چهاپ دو یعنے غزلین غالب نے همارے پاس بهیجین اور اوسکے لکهنے سے انکا نام اور انکا حال معلوم هوا نام اور حال وه جو مین اوپر لکهه آیا اسکو ابکے معیار الشعرا مین چهاپ کر ایک دو ورقه یا چهار ورقه رامپور اونکے پاس بهیج دو اور سرنامه پر یهه لکهو که در رامپور بر در دولت حضور رسیده بخدمت مولوي امیر احمد صاحب امیر تخلص برسد اور مجهکو اسکي اطلاع دو اور اوس امر کي بهي اطلاع دو که رامپور کو تمهارا اخبار جاتا هی یا نهین * مرسله یکشنبه ۱۲ جون سنه ۱۸۵۹ ع * (۳۸۲)

ایضا

برخوردار نورچشم منشي شیو نراین کو دعا پهنچے - صاحب مین تو منتظر تمهارے آنیکا تها کسواسطے که منشي بهاري لال بهائیون مین هین ماستر رامچندر کے اونهون نے پرسون مجهه سے کها تها که منشي شیو نراین دو تین دن مین آیا چاهتے هین آج صبح کو

ناگاہ تمہارا خط آیا اب مجھکو اسکا پوچھنا تمسے ضرور ہوا کہ آنیکي تمہارے خبر جھوٹ تھي يا ارادہ تھا اور کسي سبب سے موقوف رہا - بابو ہرگوبند سہاے کا میں بڑا احسانمند ہوں حق تعالی اس کوشش کے اجر میں اونکو عمر و دولت دے سعادت مند اور نیک بخت آدمي ہیں - تمہاري خواہش کو میں اچھي طرح سمجھا نہیں مصرع تمنے لکھا اور وہ چھاپا گیا ہزار پانسو دو ورقے چھپ گئے اب جو مصرع اور کہیں سے بہم پہنچیگا وہ کس کام آئیگا خود لکھتے ہو کہ پہلا جزو تمکو بھیجا ہی صبر کرو وہ جزو آنے دو میں اوسکو دیکھہ لوں یقین ہی کہ قلمي ہوگا اوسکو دیکھکر اور مضامین کو سمجھکر مصرع بھي تجویز کردونگا مگر اتنا تم اور بھي لکھو کہ ایا یوں منظور ہی کہ اس مصرع کي جگہہ اور مصرع لکھو یا یہي چاہتے ہو کہ یہہ بھي رہے اور وہ بھي رہے - خط تمہارا آج آگیا ہی پر فاتت پاکٹ یا آج شام کو یا کل شام تک آ جائیگا * سہ شنبہ ۲۰ جولائي سنہ ۱۸۵۹ع * (۴۸۳)

ایضا

برخوردار کو بعد دعا کے معلوم ہو تمہارا خط پہنچا اور خط سے کئی دن پہلے رسالۂ بغاوت ہند پہنچا تمہارے تصمیم عزیمت سے میں خوش ہوا اللہ اللہ اپنے یار بنسي دھر کے پوتے کو دیکھونگا - رسالۂ بغاوت ہند ماہ بماہ اور میعار الشعرا ہر مہینے میں دو بار پہنچتا رہے باقي گفتگو عندالملاقات ہو رہیگي - اپنے شفیق دلي ماسٹر رام چندر صاحب کو تمہارے آنیکي اطلاع دي وہ بہت خوش ہوئے جو رقعہ اونہوں نے میرے رقعہ کے جواب میں لکھا

هی وہ تمکو بھیجتا ہون پڑھ لینا - اگر دستنبوئین باقي ہون تو وہ اپنے ساتھہ لیتے آنا - غالب* شنبہ ۲۳ جولائي سنہ ۱۸۵۹ع *(۴۸۴)

ایضا

میان - یہہ کیا معاملہ ہی ایک خط اپني رسید کا بھیجکر پھر تم چپکے ہو رہے نہ معیارالاشعار نہ بغاوت ہند نہ میرے خط کا جواب نہ ہنڈوي کي رسید - برخوردار نواب شہاب الدین خان نے اگست سے دسمبر تک پنجماہہ معیار الاشعار و بغاوت ہند کا بھیجا ہی یعنے سے ۱۲ر مجھکو دئے اور مین نے ہنڈوي لکھواکر وہ ہنڈوي اپنے خط مین لپیٹ کر تمکو بھیجي یہہ بھي نہین معلوم کہ وہ خط پہنچا یا نہین پہنچا جب ان مطالب جزئي کا یہہ حال ہی تو کتاب اور انگریزي عرضي کا تو ابھي کیا ذکر ہی خدا کے واسطے ان سب مقاصد کا جواب جدا جدا جلد لکھو آج اگست کي ۱۷ بدھ کا دن ہی پہلا نمبر معیار الاشعار کا بھي نہین آیا یہہ ہی کیا - مہر تمہاري کھدني شروع ہوگئي ہی اسي اگست کے مہینے مین تمہارے پاس پہنچ جائیگي- اچھا میرا بھائي اس خط کا جواب جلد پاون اور کتاب اور عرضي کا بھي اگر تقاضا کرون تو بعید نہین مگر آج شام تک اس خط کو رہنے دونگا اگر تمہارا خط یا معیارالاشعار یا بغاوت ہند کوئي لفافہ شام تک آیا تو اسخط کو پھاڑ ڈالونگا ورنہ کل صبحکو ڈاک مین بھجوادونگا اپنے والد کو دعا اور اشتیاق دیدار کہدینا * مرقومۂ چہار شنبہ ۱۷ ماہ اگست سنہ ۱۸۵۹ وقت دو پہر * (۴۸۵)

ایضا

کیون میري جان تمنے خط لکھنے کي قسم کھائي هی یا لکھنا هی بھول گئے هو شهر مین هو یا نهین هو تمهارے مطبع کا کیا حال هی تمهارا کیا طور هی تمهارے چچا کا مقدمه کیونکر فیصل هوا میرا کام تمنے کسطرح درست کیا کروگے یا نهین میعار الاشعار کا پارسل پهنچ گیا بغاوت هند کا پارسل ابهي نهین آیا ان سب مطالب کا جواب لکهو اور شتاب لکهو - محررهٔ پنجشنبه ۲۲ ستمبر سنه ۱۸۵۹ع * (۴۸۶)

ایضا

بر خوردار منشي شیو نراین کو بعد دعا کے معلوم هو. کیا میرے خط نهین پهنچتے که جواب اودهر سے نهین آتا دو مجلد بغاوت هند کے زیاده پهنچے هین اوسکے واسطے تمسے پوچها گیا تها اوسکا بهي جواب نه آیا مین نے یوسف علي خان عزیز کے خط مین کچهه عبارت تمهارے نام لکهي تهي کیا اونهون نے تمکو نه پڑهائي هوگي اوسکا بهي تمنے کچهه جواب نه لکها ولایت کي عرضي اور کتاب کے باب مین تو مین کچهه کهتا هي نهین جو اوسکا جواب مانگون کچهه مجهسے خفا هوگئے هو تو ویسي کهو - یهه خط تمکو بیرنگ بهیجتا هون تاکه تمکو تقاضا معلوم هو. اے لو ایک اور بات سنو تمهارا تو یهه حال که مجهکو خط لکهنے کي گویا تمنے قسم کهائي هی اور میري یهه خواهش که نواب گورنر جنرل بهادر کی خبر جو وهان تمکو معلوم هوا کرے مجهکو لکها کرو خصوصا اکبرآباد مین آکر جو کچهه واقع هو وه مفصل لکهو ایا جناب لفٹنٹ گورنر بهادر بهي

ساتهہ آئینگے یا جدا جدا آکر یہان فراهم هوجائینگے دربار کي صورت خیرخواهون کي تقسیم انعام کي حقیقت کوئي نیا بندوبست جاري هو اوسکي کیفیت یہہ سب مراتب مجھکو لکھا کرو دیکھو خبردار اس امر مین تساهل نکرنا اب کیا سنتے هو لکھنؤ سے کہان آئے هین کانپور فرخ‌آباد هوتے هوئے آگرہ آئینگے کہان کہان کون کون رئیس آملیگا لکھنؤ کے دربار کا حال جو کچھہ سنا هو وہ لکھو اگرچہ یہان لوگون کے هان اخبار آتے رهتے هین اور میري بهي نظر سے گزر جاتے هین مگر مین جانتا هون کہ تمہارے خط سے آگہي پاتا رهون تم جو لکھوگے منقح اور مفصل لکھوگے - یقین هی کہ برادر زادہ عزیز یعنے تمہارے والد ماجد نے میرزا یوسف علي خان کے کام کي درستي لالہ جوتي پرشاد کي سرکار مین کردي هوگي اسکي بهي اطلاع ضرور هی * صبح چارشنبہ ۲ نومبر سنہ ۱۸۵۹ع جواب کا طالب غالب * (۳۸۷)

ایضا

برخوردار - دو خط آئے اور آج یکشنبہ ۱۳ نومبر کو لفافۂ اخبار آیا یہہ اودہ اخبار بهائي ضیاء الدین خان صاحب کے هان آتا هی اور وہ میرے پاس بهیجدیا کرتے هین اسکي حاجت نہین اپنے اور میرے ٹکٹ کیون برباد کرو میرا مقصود اسي قدر هی کہ فرخ‌آباد کے اخبار بسبب قرب کے وهان معلوم هوتے هونگے جو سنو وہ مجھکو لکھو اور جب نواب معلے القاب آگرے مین آجائین تو اپنا مشاهدہ مجھکو لکھتے رهو پس غرض اتني هي هی آج کا اخبار لفافہ بدل کر آج هي بهیجدیتا هون اور دونون کتابین بغاوت هند

پرسون بھیج چکا ھون تمھارے والد کي طرف سے مجھکو بڑي تشویش ھی دعا کر رھا ھون خدا میري دعا قبول کرے اور اونکو شفاے کامل دے میري دعا اونکو پہنچا دینا - مرزا یوسف علیخان عزیز کا حال معلوم ھوا یہہ عالیخاندان اور ناز پروردہ آدمي ھین انکو جو راحت پہنچاؤگے اور جو انکي خدمت بجالاؤگے اوسکا خدا سے اجر پاؤگے زیادہ سواے دعا کے کیا لکھون - از غالب* روز یکشنبہ ۱۳ نومبر سنہ ۱۸۵۹ع * (۳۸۸)

ایضا

میري جان- دو جلدین بغاوت ھندکي پرسون میرے پاس پہنچین اوسوقت برخوردار مرزا شہاب الدین خان میرے پاس بیٹھے ھوئے تھے ایک جلد اونکو دي ایک مین نے رھنے دي کل ایک پارسل اور میرے نام کا آیا مین خوش ھوا کہ ولایت کي عرضي اور دستنبو کا پارسل ھوگا دیکھا تو وھي دو جلدین بغاوت ھند کي ھین حیران رھگیا کہ یہہ کیا ظاھرا مہتممان ارسال نے ازراہ سہو دو بارہ بھیجدي ھین چاھتا تھا کہ لفافہ بدلکر دبل ٹکٹ لگا کر بھیجدون پھر سونچا کہ پہلے تمکو اطلاع کرون شاید یہین کسي اور کو دلوا دو بس اب تمھارے کہنے کا انتظار ھی جو کہو سو کرون کہو تمکو بھیجدون کہو کہین اور تمھاري طرف سے بھیجدون میرے کسي کام کي نہین والدعا۔ راقم اسداللہ* مرقومۂ ۲۰ اکتوبر سنہ ۱۸۵۹ *(۳۸۹)

ایضا

برخوردار کامگار کو بعد دعا کے معلوم ھو کہ دستنبو کے آغاز کي عبارت از روے احتیاط دو بار ارسال کي ھی یقین ھی کہ پہنچ

گئي هوگيي اور چهاپي گئي هوگيي اور آپ نے اوسي عبارت سے اشتهار بهي اخبار مين چهاپا هوگا يا اب چهاپئيگا بهر حال اس شهر کے اخبار سنئے حکم هوا هی که دوشنبه کے دن پهلي تاريخ نومبر کو رات کے وقت سب خير خواهان انگريز اپنے اپنے گهرون مين روشني کرين - اور بازارون مين اور صاحب کمشنر بهادر کي کوٹهي پر بهي روشني هوگيي فقير بهي اس تهيدستي مين که اٹهاره مهينے سے پنشن مقرري نهين پايا اپنے مکان پر روشني کريگا اور ايک قطعه پندره بيت کا لکهکر صاحب کمشنر شهر کو بهيجا هی آپکے پاس اوسکي نقل بهيجتا هون اگر تمهارا جي چاهے تو اوسکو چهاپدو اور جس لمبر مين يهه چهاپا جاے وه لمبر ميرے ديکهنے کو بهيجدينا اور اب فرمائيي که مين کتابونکے آنيکا کب تک انتظار کرون * قطعه *

درين روزگار همايون و فرخ * که گوئي بود روزگار چراغان
شده گوش پرنور چون چشم بينا * ز آوازهٔ اشتهـــار چراغان
مگر شهر درياے نور است کاينجا * نگهه گشته هرسو دو چار چراغان
بسر بردهٔ بر چرخ مهر منور * همـه روز در انتظـار چراغان
گواه من اينک خطوط شعاعي * که دارد دلش خار خار چراغان
درين شب روا باشد از چرخ گردان * کنـد گنج انجم نثار چراغان
نبوداست و دردهر زين بيش هرگز * بدين روشني روي کار چراغان
شد از فيض شاهنشـه انگلستان * فـزون رونق کار و بار چراغان
جهاندار وکٹوريا کز فروغش * ز آتش دمـد لاله زار چراغان
ز عدلش چنان گشت پروانه ايمن * که شد ديدبان حصار چراغان
بفرمان سرجان لارنس صاحب * شد اين شهر آئينه دار چراغان

بدهلي فلك رتبه ساندرس صاحب * بر آراست نقش و نگار چراغان
شد از سعي هنري اجرٹن بهادر * روان هر طرف جوئبار چراغان
سخن سنج غالب ز روے عقيدت * دعا ميکند در بهار چراغان
که بادا فزون سال عمر شهنشه * بروے زمين از شمار چراغان (۳۹۰)

ايضا

برخوردار منشي شيو نراين کو دعاے دوام دولت پهنچے - کل تمهارا خط پهنچا دل خوش هوا باقرعلي خان اور حسين علي خان يهه دو ميرے پوتے هين اور تم بهي ميرے پوتے هو ليکن چونکه تم عمر مين بڑے هو تو پهلے تم اور بعد تمهارے يهه - مين حسب الطلب نوابصاحب کے دوستانه يهان آيا هون اور اپني صفائي گورمنٹ سے بذريعه انکے چاهتا هون ديکهون کيا هوتا هي کتاب اور عرضي اواسط ماه جنوري مين ولايت کو روانه کرکے يهان آيا هون چهه هفتے مين جهاز پهنچتا هي يقين هي که پارسل ولايت پهنچ گيا هوگا *شعر*

به بينم که تا کردگار جهان * درين آشکارا چه دارد نهان

اپنے والد کو ميري دعا کهديذا مرزا يوسف علي خان کو ميري دعا کهنا اور کهنا که مين تمهاري فکر سے فارغ نهين هون اگر خدا چاهے تو کوئي راه نکل آئے * سه شنبه ۳ مارچ سنه ۱۸۶۰ غالب * (۳۹۱)

ايضا

برخوردار اقبال آثار منشي شيو نراين کو بعد دعا کے معلوم هو که ايک نسخه بغاوت هند کا اور ايک دو ورقه ميعار الشعرا کا معرفت برخوردار مرزا شهاب الدين خان کے پهنچا اور آج چهار شنبه ۱۴ مارچ کي هي که ايک نسخه بغاوت هند بهيجا هوا تمهارا رام پور

پہنچا خدا تمکو جیتا رکھے - اب مین شنبہ کے دن ١٧ مارچ کو دلي روانا هونگا تمکو بطریق اطلاع لکھا هی اب بدستور ارسال خطوط دلي کو رہے یہان نہ بھیجنا - هان بھائي اندنونمین برخوردار مرزا یوسف علیخان وهان آئے هوئے هین آج هي اونکا خط مجھکو پہنچا هی تم ضرور اونسے ملنا منشي امیر علیصاحب کے هان وہ اوترے هوئے هین اونکو بلاکر میري دعا کہنا اور کہنا کہ اچھا هی دلي چلے آؤ وهان جو مجھسے ملوگے تو زباني سب کلام هو رهیگا اور اگر وہ هاترس گئے هون تو یہہ رقعہ جو تمہارے نام کا هی ایک کاغذ مین لپیٹ کر ٹکٹ لگاکر هاترس کو شیخ کریم بخش چوکیدارون کے دفعہ دار کے گھر کے پتے سے بھیج دینا ضرور ضرور - از غالب * روان داشتۂ چہارشنبہ ١۴ مارچ سنہ ١٨٦٠ وقت دوپہر * (٣٩٢)

ایضا

میان - دیوان کے میرٹھہ مین چھاپے جانیکي حقیقت سن لو تب کچھہ کلام کرو مین رامپور مین تھا کہ ایک خط پہنچا سرنامہ پر لکھا تھا عرضداشت عظیم الدین احمد من مقام میرٹھہ واللہ باللہ اگر مین جانتا هون کہ عظیم الدین کون هی اور کیا پیشہ رکھتا هی بهرحال پڑھا معلوم هوا کہ هندي دیوان اپني سوداگري اور فایدہ اونھانیکے واسطے چھاپا چاهتے هین خیر چپ هو رها جب مین رامپور سے میرٹھہ آیا بھائي مصطفی خانصاحب کے هان اوترا وهان منشي ممتاز علي صاحب میرے دوست قدیم مجھکو ملے اونهون نے کہا کہ اپنا اردو کا دیوان مجھکو بھیج دیجئیگا عظیم الدین ایک کتاب فروش اوسکو چھاپا چاهتا هی اب تم سنو دیوان ریختہ

اتم و اکمل کہان تہا مگر ہان مین نے غدر سے پہلے لکھواکر نواب
یوسف علي خان بہادر کو رام پور بہیج دیا تہا اب جو مین دلي
سے رام پور جانے لگا تو بہائي ضیاء الدین خان صاحب نے مجہکو
تاکید کردي تہي که تم نواب صاحب کي سرکار سے دیوان اردو لیکر
اوسکو کسي کاتب سے لکھواکر مجہکو بہیج دینا مین نے رامپور مین
کاتب سے لکھواکر بسبیل ڈاک ضیاء الدین خان کو دلي بہیج
دیاتہا آمدم برسر مدعاي سابق اب جو منشي ممتاز علي
صاحب نے مجہسے کہا تو مجہ یہي کہتے بن آئي که اچھا
دیوان تو مین ضیاء الدین خان سے لیکر بہیج دونگا مگر کاپي کي
تصحیح کا ذمه کون کرتا هي نواب مصطفی خان نے کہا که مین
اب کہو مین کیا کرتا دلي آکر ضیاء الدین خان سے دیوان ایک
آدمي کے هات نواب مصطفی خان کے پاس بہیج دیا اگر مین
اپني خواهش سے چھپواتا تو اپنے گہر کا مطبع چھوڑ کر پرائے
چھاپے خانے مین کتاب کیون بھجواتا آج اسي وقت مین نے
تمکو یهه خط لکھا اور اسي وقت بہائي مصطفی خان صاحب کو
ایک خط بھیجا هي اور اونکو لکھا هي اگر چھاپا شروع نہوا هو تو
نه چھاپا جاے اور دیوان جلد میرے پاس بھیجا جاے اگر دیوان
آگیا تو فورا تمہارے پاس بہیج دونگا اور اگر وهان کاپي شروع هوگئي
هي تو مین ناچار هون میرا کچھه قصور نہین هي اور اگر سرگزشت
کو بهي سنکر مجهکو گنہگار ٹہراؤ تو اچھا میرا بہائي میري تقصیر
معاف کیجیو رمضان اور عید کا قصه لگا هوا هي یقین هي که
کاپي شروع نہوئي هو اور دیوان میرا میرے پاس آئے اور تمکو پہنچ

جاے ۱۹ یا ۲۰ جنوری سنہ ۱۸۶۰ کتاب اور دونون عرضیان ولایت کو روانہ کرکے رامپور گیا هون تین مهینے کي جهاز کي آمد و رفت هی سو گزر چکي هي خواهي اسي مهینے مین خواهي آغاز ماہ آیندہ یعنے مئي مین جوابکے آنیکا مترصد هون دیکهئے آئے یا نہ آئے آئےتو خاطر خواہ آئےیا ایسا هي سرسري آئے * (۳۹۳)

ایضا

برخوردار منشي شیو نراین کو دعا کے بعد معلوم هو- تصویر پهنچي تحریر پهنچي سنو میري عمر ستر برس کي هی اور تمهارا دادا میرا همعصر اور همباز تها اور مین نے اپنے نانا صاحب خواجه غلام حسین مرحوم سے سنا کہ تمهارے پردادا صاحب کو اپنا دوست بتاتے تهے اور فرماتے تهے کہ مین بنسي دهر کو اپنا فرزند سمجهتا هون غرض اس بیان سے یهہ هی کہ سو سوا سي برسکي هماري تمهاري ملاقات هی پهر آپس مین نامہ و پیام کي راہ و رسم نهین اور اس راہ و رسم کے مسدود هونیکا حاصل یهہ هی کہ ایکدوسرے کے حال کي خبر نهین اگر تمکو میرے حال سے آگاهي هوتي تو مجهکو بسبیل ڈاک کبهي اکبرآباد نہ بلاتے- لو اب میري حقیقت سنو چهٹامهینا هی کہ سیدهے هات مین ایک پهنسي هوئي پهنسي نے صورت پهوڑیکي پیدا کی پهوڑا پک کر پهوٹ کر ایک زخم کیا ایک غار بنگیا هندوستاني جراحون کا علاج رہا بگڑتا گیا دو مهینے سے کالے ڈاکٹر کا علاج هی سلائیان دوڑ رهي هین استرہ سے گوشت کٹ رہا هی بیس بائیس دن سے صورت افاقت کي نظر آنے لگي هی - اب ایک اور داستان سنو غدر کے رفع

هونے اور دلي کے فتح هونیکے بعد میرا پنشن کہلا چڑھا هوا روپیه دام دام ملا آینده کو بدستور بے کم و کاست جاري هوا مگر لارڈ صاحب کا دربار اور خلعت جو معمولي و مقرري تها مسدود هوگیا یہانتک که صاحب سکرٹر بهي مجهسے نملے اور کہلا بهیجا که اب گورمنٹ کو تمسے ملاقات کبهی منظور نهین مین فقیر متکبر مایوس دایمي هوکر اپنے گهر بیٹهه رها اور حکام شهر سے بهي ملنا مین نے موقوف کر دیا بوے لارڈ صاحب کے ورود کے زمانے مین نواب لفٹنٹ گورنر بهادر پنجاب بهي دلي مین آئے دربار کیا خیر کرو مجهکو کیا - ناگاه دربار کے تیسرے دن باره بجے چپراسي آیا اور کہا که نواب لفٹنٹ گورنر نے یاد کیا هی بهائي یهه آخر فروري هی اور میرا حال یهه هی که علاوه اوس دائین هات کے زخم کے سیدهي ران مین اور بائین هات مین ایک ایک پهوڑا جدا هی * * اوٹهنا دشوار هی بهر حال سوار هوا گیا پہلے صاحب سکرٹر سے ملا پهر نواب صاحب کي خدمت مین حاضر هوا تصور مین کیا بلکه تمنا مین بهي جو بات نتهي وه حاصل هوئي یعنی عنایت سے اخلاق سے اخلاق وقت رخصت خلعت دیا اور فرمایا که یهه هم تجهکو اپني طرف سے از راه محبت دیتے هین اور مژده دیتے هین که لارڈ صاحب کي دربار مین بهي تیرا نمبر اور خلعت کهل گیا انباله جا دربار مین شریک هو خلعت پهن حال عرض کیا گیا فرمایا خیر اور کبهي کے دربار مین شریک هونا اس پهوڑے کا برا هو انبالے نجاسکا آگرے کیونکر جاؤن - بابو هرگوبند سهاے صاحب کو سلام - مضمون واحد ۳ مئي * (۳۹۴)

ایضا

میان - تمهاري باتون پر هنسي آتي هی یهه دیوان جو مین نے تمکو بهیجا هی اتم و اکمل هی وه اور کونسي دو چار غزلین هین جو مرزا یوسف علي خان عزیز کے پاس هین اور اس دیوان مین نهین اسطرف سے آپ اپني خاطرجمع رکهین که کوئي مصرع میرا اس دیوان سے باهر نهین معهذا اونسے بهي کهونگا اور وه غزلین اونسے منگاکر دیکهه لونگا - تصویر میري لیکر کیا کروگے بیچاره عزیز کیونکر کهچوا سکیگا اگر ایسي هي ضرورت هي تو مجهکو لکهو مین مصور سے کهچواکر تمکو بهیج دون نه نذر درکار نه نثار - مین تمکو اپنے فرزندونکے برابر چاهتا هون اور شکر کي جگهه هي که تم فرزند سعادتمند هو خدا تمکو جیتا رکهے اور مطالب عالیه کو پهنچائے *

سه شنبه ۳ جولائي سنه ۱۸۶۰ع غالب * (۳۹۶)

ایضا

میان - مین جانتا هون که مولوي میر نیاز علي صاحب نے وکالت اچهي نهین کي میرا مدعا یهه تها که وه تم پر اس امر کو ظاهر کرین که دلي مین هندي دیوان کا چهپنا پهلے اوس سے شروع هوا هی که حکیم احسن الله خان صاحب تمهارا بهیجا هوا نسخه مجهکو دین اور وه جو مین نے یهان کے مطبع مین چهاپنے کي اجازت دي تهي یهه سمجهکر دي تهي که اب تمهارا اراده اوسکے چهاپنے کا نهین غور کرو میرتهه کے چهاپے خانه والے محمد عظیم نے کس عجز و الحاح سے دیوان لیا تها اور مین نے نظر تمهاري نا خوشي پر بجبر اوس سے پهیر لیا یهه کیونکر هوسکتا تها که اور کو

چھاپنے کي اجازت دون تم نے جو خط لکھنا موقوف کیا مین سمجھا کہ تم خفا ہو مین نے مولوي نیاز علي صاحب سے کہا کہ برخوردار شیو نراین سے میري تقصیر معاف کروا دینا - بھائي خدا کي قسم مین تمکو اپنا فرزند دلبند سمجھتا ہون اوس دیوان اور تصویر کا ذکر ضرور هی رامپور سے وہ دیوان صرف تمھارے واسطے لکھواکر لایا دلي مین تصویر بہزار جستجو بہم پہنچاکر مول لي اور دونون چیزین تمکو بھیج دین وہ تمہارا مال هی چاهو اپنے پاس رکھو چاهو کسي کو دے ڈالو چاهو پھاڑکر پھینک دو - تمنے دستبنو کي جدول اورجلد بنوا کے همکو سوغات بھیجي تھي همنے اپني تصویر اور اردو کا دیوان تمکو بھیجا میرے پیارے دوست ناظر بنسي دھر کے تم یادگار هو (ع)

اي گل بتو خرسندم تو بوي کسي داري

خوشنودي کا طالب غالب * ۱۰ جنوري سنہ ۱۸۶۲ * (۳۹۶)

بنام بابو هرگوبند سہاي صاحب

برخوردار - بہت دن هوئے کہ مین نے تمکو خط لکھا هی اب اس خط کا جواب ضرور لکھو اور جلد لکھو دو سوال هین تمسے ایک تو یہہ کہ یہان مشہور هی کہ نواب گورنر جنرل بہادر الہ آباد سے کانپور آگئے کوئي کہتا هی آوینگے اسکا حال جو کچھہ تمکو معلوم هو لکھو - دوسرا سوال یہہ هی کہ دو قسم کي انگریزي شراب ایک تو کاس تیلن اور ایک اولڈتام یہہ مین همیشہ پیا کرتا تھا اور یہہ دونو قسم بیس روپیہ حد چوبیس روپیہ درجن آتي تھي اب یہان پہلے تو نظر هی نہین آتي تھي اب پچاس روپیہ اور ساتھہ

روپیه درجن آتي هی وهان تم دریافت کرو که اسکا نرخ کیا هی اور یهه بهي معلوم کرو که بطریق ڈاک پهنچ سکتي هی یا نهین یهه دونون امر دریافت کرکے مجهکو جلد لکهو اگر بقیمت مناسب هاتهه آئے اور اوسکا بهیجنا ممکن هو تو یهان سے روپیه کي هنڈوی بهیج دون اور تم خرید کر بیل گاڑي کي ڈاک پر روانا کردو - جاڑون مین مجهکو بهت تکلیف هی اور یهه گڑ چهال کي شراب مین نهین پیتا یهه مجهکو مضرت کرتي هی اور مجهے اس سے نفرت هی * چارشنبه ۲۹ دسمبر سنه ۱۸۵۸ع ضروری جواب طلب از جانب غالب جان بلب * (۳۹۷)

ایضا

صاحب - تمکو دعا کهتا هون اور دعا دیتا بهي هون - شراب کي قیمت کے دو خط بهیجے - بهائی کاس ٹیلن اور اولڈتام دونون چوبیس روپیه درجن مین همیشه لیا کرتا تها اب یهان مهنگي ملتي هی مین نے تمسے پوچها جب وهان بهي اس قیمت کو ملتي هی تو میرا مقدور نهین مین سمجها تها که شاید وهان ارزان هو خیر اسکو جانے دو روٹي هي ملي جاے تو غنیمت هی مهینا بهر کي روٹي کا مول ایک درجن کي قیمت هی * (۳۹۸)

بنام نواب امین الدین احمد خانصاحب بهادر رئیس لوهارو

بهائي صاحب - ساٹهه ساٹهه برس سے همارے تمهارے بزرگونمین قرابتین بهم پهنچین نهرکا میرا تمهارا معامله یهه که پچاس برس سے مین تمکو چاهتا هون بے اسکے که چاهت تمهاري طرفسے بهي

هو چالیس برس سے محبت کا ظہور طرفین سے ہوا میں تمہیں چاهتا رها تم مجھے چاهتے رهے وہ امر عام اور یہہ امر خاص کیا مقتضی اسکا نہیں کہ مجھہ میں تم میں حقیقي بهائیون کا سا اخلاص پیدا هو جاے وہ قرابت اور یہہ مودت کیا پیوند خون سے کم هی تمہارا یہہ حال سنون اور بیتاب نہو جاؤن اور وهان نہ آؤن مگر کیا کرون مبالغہ نہ سمجھو میں ایک قالب بے روح هون

(ع) یکي مردہ شخصم بمردي روان *

اضمحلال روح کا روز افزون هی صبح کو تبرید قریب دو پهر کے روٹي شام کو شراب اسمین سے جسدن ایک چیز اپنے وقت پر نملي مین مرلیا و الله نہین آسکتا بالله نہین آسکتا دل کي جگہہ میرے پہلو میں پتّھر بهي تو نہین دوست نسهي دشمن بهي تو نہونگا محبت نسهي عداوت بهي تو نہوگي آج تم دونون بهائي اس خاندان میں شرف الدوله اور فخر الدوله کي جگہہ هو میں (لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ) هون میري زوجہ تمہاري بہن میرے بچے تمہارے بچے هین خود جو میري حقیقي بهتیجي هی اوسکي اولاد بهي تمہاري هي اولاد هی نہ تمہارے واسطے بلکہ ان بیکسون کے واسطے تمہارا دعاگو هون اور تمہاري سلامتي چاهتا هون تمنا یہہ هی اور انشاالله تعالی ایساهی هوگا کہ تم جیتے رهو اور تم دونون کے سامنے مرجاؤن تاکہ اس قافله کو اگر روٹي ندوگے تو چنے تو دوگے اور اگر چنے بهی ندوگے اور بات نہ پوچهوگے تو میري بلا سے مین تو موافق اپنے تصور کے مرتے وقت ان فلک زدون کے غم مین نہ اولجهونگا جناب والدہ ماجدہ تمہارا یہان آنا چاهتي هین

اور ضیاء الدین خان اسیواسطے وهان پهنچتے هین سنو بعد تبدیل آب و هوا دو فائدے اور بهي بہت بڑے هین کثرت اطبا صحبت احبا تنہائي سے نه ملول رهوگے حرف و حکایت مین مشغول رهوگے - آؤ آؤ شتاب آؤ بهائي مرزا علاءالدین خان تمکو کیا لکھون جو وهان تمہارے دلپر گزرتي هو یہان میري نظر مین هی خیر دعاے مزید عمر و دولت * نجات کا طالب غالب * (۳۹۹)

ایضا

برادر صاحب جمیل المناقب عمیم الاحسان سلامت - بعد سلام مسنون و دعاي بقاي دولت روز افزون عرض کیا جاتا هی که عطوفت نامه کے رو سے فارسي دو غزلون کی رسید معلوم هوئي تیسري غزل (گوهر نتوان گفت - اختر نتوان گفت) جو تمہارے حسب الطلب بهیجي گئي هی کیا نهین پهنچي بیشبه پهنچي هوگي تم بهول گئے هوگے وکیل حاضر باش دربار اسداللهي یعنے علائي مولائي نے اپنے موکل کي خوشنودي کے واسطے فقیر کي گردن پر سوار هوکر ایک اُردو کي غزل لکھوائي اگر پسند آئے تو مطرب کو سکهائي جاے جهنجوٹي کے اونچے سرون مین راه رکھوائي جاے اگر جیتا رہا تو جاڑون مین آکر مین بهي سن لونگا - والسلام مع الاکرام نجاتکا طالب غالب * چهار شنبه ۲ ربیع الاول سنه ۱۲۸۲ھ * غزل *

* مین هون مشتاق جفا مجهپه جفا اور سهي *
* تم هو بیداد سے خوش اس سے سوا اور سهي *
* غیر کي مرگ کا غم کسلئے اے غیرت ماه *
* هین هوس پیشه بہت وه نهوا اور سهي *

* تم هو بت پهر تمهین پندار خدائي کیون هی *
* تم خداوند هي کہلاؤ خدا اور سہي *
* حسن مین حور سے بڑھکر نہین هونیکے کبھي *
* آپکا شیوه و انداز و ادا اور سہي *
* تیرے کوچه کا هی مایل دل مضطر میرا *
* کعبه ایک اور سہي قبله نما اور سہي *
* کوئي دنیا مین مگر باغ نہین هی واعظ *
* خلد بھي باغ هی خیر آب و هوا اور سہي *
* کیون نه فردوس مین دوزخ کو ملالین یارب *
* سیر کے واسطے تهوڑي سي فضا اور سہي *
* مجهکو وه دو که جسے کهاکے نه پاني مانگون *
* زهر کچهه اور سہي آب بقا اور سہي *
* مجهسے غالب یهه علائي نے غزل لکهوائي *
* ایک بیداد گر رنج فزا اور سہي *

لا حول و لا قوة * (۴۰۰)

ایضا

برادر صاحب جمیل المناقب عمیم الاحسان سلامت - تمہارے تفریح طبع کے واسطے ایک غزل نئي لکهکر بهیجي هی خدا کرے پسند آئے اور مطرب کو سکهائي جاے - آج شہر کے اخبار لکهتا هون سوانح لیل و نهار لکهتا هون کل پنجشنبه ۲۶ مئي کو اول روز پہلے بڑے زور کي آندهي آئي پهر خوب مینه برسا وه جاڑا پڑا که شہر کرۀ زمہریر هوگیا - بڑے دریبه کا دروازه ڈهایا گیا - قابل عطار کے کوچه

کا بقیہ مٹایا گیا ۔ کشمیري کٹرہ کي مسجد زمین کا پیوند ہوگئي۔ سڑک کي وسعت دو چند ہوگئي - اللہ اللہ گنبد مسجدونکے ڈھائے جاتے ہین اور ہنود کے دیوہرونکے جھنڈیونکے پرچم پھراتے ہین - ایک شیر زور آور اور پیلٹن بندر پیدا ہوا ہی مکانات جابجا ڈھاتا پھرتا ہی - فیض اللہ خان بنگش کي حویلي پرجو گلدستے ہین جسکو عوام گمزي کہتے ہین اونمین سے ہلاہلا کر ایک کي بنا ڈھا دي اینٹ سے اینٹ بجا دي واہ رے بندر یہہ زیادتي اور پھر شہر کے اندر - ریگستانکے ملک سے ایک سردار زادہ کثیر العیال عسیر الحال عربي فارسي انگریزي تین زبانونکا عالم دلي مین وارد ہوا ہي بُلّي مارون کے محلہ مین ٹھہرا ہی بحسب ضرورت حکام شہر سے مل لیا ہی باقي گھر کا دروازہ بند کئے بیٹھا رہتا ہی گاہ گاہ نہ ہر شام و پگاہ غالب علیشاہ درویش کے تکیہ پر آجاتا ہی اہل شہر حیران ہین کہ کھاتا کہان سے ہی اسکے پاس روپیہ آتا کہان سے ہی کوئي کہتا ہی کہ یہہ باپ سے پھر گیا ہی مین جانتا ہون کہ بے سبب باپ کي نظر سے گرگیا ہی دیکھئے انجام کار کیا ہو * غالب علیشاہ کا قول یہہ ہی کہ کل کا بھلا ہو *

جمعہ ۲۶ مئي سنہ ۱۸۶۵ع * (۴۰۱)

ایضا

برادر صاحب جمیل المناقب عمیم الاحسان سلامت - بعد سلام مسنون و دعاي بقاي دولت روز افزون عرض کیا جاتا ہی کہ استاد میرجان آئے اور اونکي زباني تمہاري خیر و عافیت معلوم ہوئي خدا تمکو زندہ و تندرست و شاد و شادان رکھے - یہان کا حال

کیا لکھون بقول شیخ سعدي رحمة الله علیه (ع)

نماند آب جز آب چشم یتیم * شب و روز یا آگ برستي هی

یا خاک نه دنکو سورج نظر آتا هی نه راتکو تارے - زمین سے

اوٹھتے هین شعلے آسمان سے گرتے هین شرارے چاها تها که کچهه

گرمي کا حال لکهون عقل نے کہا که دیکهه نادان قلم انگریزي

دیاسلائي کي طرح جل اوٹهیگي اور کاغذ کو جلا دیگي بهائي هوا

کي گرمي تو بڑي بلا هی گاه گاه جو هوا بند هو جاتي هی

وه اور بهي جانگزا هی خیر اب فصل سے قطع نظر ایک کودک

غریب الوطن کے اختلاط کي گرمي کا ذکر کرتا هون که وه جانسوز

نهین بلکه دل افروز هی پرسون فرخ مرزا آیا اوسکا باپ بهي اوسکے

ساتهه تها مین نے اوس سے پوچها که کیون صاحب مین تمهارا

کون هون اور تم میرے کون هو هات جوڑ کر کهنے لگا که حضرت آپ

میرے دادا هین اور مین آپ کا پوتا هون پهر مین نے پوچها که

تمهاري تنخواه آئي کہا جناب عالي آقا جان کي تنخواه آگئي هی

میري نهین آئي مین نے کہا تو لوهارو جائے تو تنخواه پائے کہا

حضرت مین تو آقا جان سے روز کهتا هون که لوهارو چلو اپني

حکومت چهوڑ کر دلي کي رعیت مین کیون مل گئے سبحان الله

بالشت بهر کا لڑکا اور یهه فهم درست اور طبع سلیم مین اسکي

خوبي خو اور فرخي سیرت پر نظر کرکے اسکو فرخ سیر کهتا هون

مصاحب بے بدل هی تم اسکو بلا کیون نهین بهیجتے مگر بهائي

غلام حسین خان مرحوم کے تتبع هو که زین العابدین و حیدر حسن

اور اونکي اولاد کو کبهي مونهه نه لگایا علاء الدین خان جیسا

هوشمند همه دان بیٹا فرخ سیر جیسا دانشور بذاہ سنج اور شیرین سخن ہونا یہہ دو عطیۂ عظمی وموہبت کبری هین تمہارے واسطے

من جانب الله * شعر *

اگر دریافتي بردانشت بوس * وگر غافل شدي افسوس افسوس

آج ۲۲ جون کي هی آفتاب سرطان مین آگیا نقطۂ انقلاب سیفي مین دن گھٹنے لگا چاهئے کہ تمہارا غیظ و غضب هر روز کم هوجاے* نجات کا طالب غالب * (۴۰۲)

ایضا

بهائي صاحب - آج تک سونچتا رها کہ بیگم صاحبہ قبلہ کي انتقال کے باب مین تمکو کیا لکھون تعزیت کے واسطے تین باتین هین اظهار غم تلقین صبر دعاي مغفرت سو بهائي اظهار غم تکلف محض هی جو غم تمکو هوا هی ممکن نہین کہ دوسرے کو هوا هو تلقین صبر بیدردي هی یہہ سانحۂ عظیم ایسا هی جسنے غم رحلت نواب مغفور کو تازہ کیا پس ایسے موقع پر صبر کي تلقین کیا کیجاے رهي دعاي مغفرت مین کیا اور میري دعا کیا مگر چونکہ وہ میري مربیہ اور محسنہ تهین دلسے دعا نکلتي هي - معهذا تمهارا یہان آنا سنا جاتا تها اسواسطے خط نہ لکها اب جو معلوم هوا کہ دشمنونکي طبیعت ناساز هی اور اس سبب سے آنا نهوا یہہ چند سطرین لکھي گئین حق تعالی تمکو سلامت اور تندرست اور خوش رکهے - تمہاري خوشیکا طالب غالب * ۱۵ نومبر سنہ ۱۸۶۶ع * (۴۰۳)

ایضا

اخ مکرم کے خدام کرام کي خدمت مین بعد اهداي سلام مسنون

ملتمس هون تمهارا شهر مین رهنا موجب تقویت دل تها (ع)
گو نملتے تہے پر ایک شہر مین تو رهتے تہے * بهائي ایک سیر دیکهه
رها هون کئي آدمي طیور آشیان گم کرده کیطرح هر طرف اوڑتے
پهرتے هین اونمین سے دو چار بهولے بهٹکے کبهی یهان بهي آجاتے
هین - لو صاحب اب وعده کب وفا کروگے علائي کو کب بهیجوگے
ابهی تو شب کے چلنے اور دن کے آرام کرنیکے دن هین بارش شروع
هو جائگي تو آپ کي اجازت بهي کام نه آئگي چلنے والا کهیگا مین
رهرو چالاک هون تیراک نهین لوهارو سے دلي تک کشتي بغیر
کیونکر جاؤن دخاني جهاز کهانسے لاؤن

(ع) اے ز فرصت بیخبر درهرچه باشي زود باش *

علائي کے دیدار کا طالب غالب * اوستاد میر جان صاحب کو
سلام - یوم الخمیس ۱۷ محرم سنه ۱۲۸۱ * (۴۰۴)

بنام مرزا علاءالدین احمد خانصاحب بهادر

صاحب - تمهارا خط پهنچا مطالب دلنشین هوئے غوغاي خلق سے
مجهکو غرض نهین کیا اچهي رباعي هی کسیکي

مومن بخیال خویش مستم داند * کافر بگمان خدا پرستم داند
مردم ز غلط فهمي مردم مردم * اے کاش کسے هرآنچه هستم داند

بهائیونسے پهر نهین ملا بازار مین نکلتے هوئے ڈر لگتا هی جواهر
خبردار میرا سلام اخوین کو اور اونکا سلام مجهکو پهنچا دیتا هی
اسیکو غنیمت جانتا هون * شعر *

تاب لاے هي بنیگي غالب * واقعه سخت هی اور جان عزیز
هزارون خواهشین ایسي که هر خواهش په دم نکلے

بہت نکلے میرے ارمان لیکن پھر بھی کم نکلے

یہہ مقطع اور مطلع مندرجۂ دیوان هی مگر اسوقت یہہ دونون شعر حسب حال نظر آئے اسواسطے لکھدئے گئے تمنے اشعار جدید مانگے خاطر تمہاري عزیز ایک مطلع صرف دو مصرع آگے کے کہے هوئے یاد آگئے کہ وہ داخل دیوان بهي نهین اونپر فکر کرکے ایک مطلع اور پانچ شعر لکھکر سات بیت کي ایک غزل تمکو بهیجتا هون بهائي کیا کہون کہ کس مصیبت سے یہہ چهہ بیتین هات آئي هین اوروہ بهي بلند رتبہ نهین * شعر *

* بہت سهي غم گیتي شراب کم کیا هی *
* غلام ساقئ کوثر هون مجھکو غم کیا هی *

مطلع ثاني

* رقیب پر هی اگر لطف تو ستم کیا هی *
* تمهاري طرز و روش جانتے هین هم کیا هی *
* کٹے تو شب کہین کاٹے تو سانپ کہلاوے *
* کوئي بتاو کہ وہ زلف خم بخم کیا هی *
* لکھا کرے کوئي احکام طالع مولود *
* کسے خبر هی کہ وهان جنبش قلم کیا هی *
* نہ حشر و نشر کا قایل نہ کیش و ملت کا *
* خدا کے واسطے ایسے کي پھر قسم کیا هی *
* وہ داد و دید گرانمایہ شرط هی همدم *
* وگرنہ مہر سلیمان و جام جم کیا هی *
* سخن مین خامۂ غالب کي آتش افشاني *

* یقین هی همکوبهي لیکن اب اومین دم گیا هی *

لو صاحب تمهارا فرمان قضا توامان بجا لایا مگر اس غزل کا مسودہ میرے پاس نہین هی اگر باحتیاط رکھوگے اور اردو کے دیوان کے حاشیہ پر چڑھا دوگے تو اچھا کروگے- عمر فراوان و دولت فزون باد فقط * جمعہ ۲۲ دسمبر سنہ ۱۸۶۵ بارہ پر دو بجے تین کا عمل * (۴۰۵)

ایضا

مرزا - روبرو بہ از پہلو آؤ میرے سامنے بیٹھو آج صبحکے سات بجے باقر علیخان اور حسین علی ۱۴ مرغ ۶ بڑے اور ۸ چھوٹے کے دلي کو روانہ هوئے دو آدمي میرے اونکے ساتھہ گئے کلو اور لڑکا نیاز علي یعنی ڈیڑہ آدمي میرے پاس هین نوابصاحب نے وقت رخصت ایک ایک دوشالہ مرحمت کیا - مرزا نعیم بیگ ابن مرزا کریم بیگ دو هفتہ سے یہان وارد اور اپني بہن کي هان ساکن هین کہتے هین کہ تیرے ساتھہ دلي چلونگا اور وهان سے لوهارو جاؤنگا میرے چلنے کا حال یہہ هی کہ انشا اللہ تعالی اسي هفتہ مین چلونگا - آپ چال چوکے اردو لکھتے لکھتے جو خط کہ مشتمل ایک مطلب پر تھا اوسکو تمنے فارسي مین لکھا اور فارسي بھي متصدیانہ نہین کہ امیر کو اور اپنے بزرگ کو کبھي بصیغۂ مفرد نہ لکھین یہہ وهي چھوٹي هے بڑي ہے کا قصہ هی خیر خط ندکھاؤنگا مَا کُتِبَ فِیْہِ کہکر کام نکال لونگا مین نے توچلتے وقت فرخ سیر کے اتالیق کي زباني بھائي کو کہلا بھیجا تھا کہ تم اگر کوئي اپنا مدعا کہو تو مین اوسکي درستي کرتا لاؤن جواب آیا کہ اور کچھہ مدعا نہین صرف مکان کا مقدمہ هی سو اوس مقدمہ مین میرے اور میرے شرکا

کا وکیل وهان موجود هی اگر وہ اوس امر کا ذکر کرتے تو مین اون سے اونکے خالو علي اصغر خان کے نام عرضي یا خط لکھواتا لاتا بهرحال اب بهي قاصر نرهونگا * تاریخ اوپر لکهه آیا نام اپنا بدل کر مغلوب رکهه لیا هی فقط * (۴۰۶)

ایضا

یکشنبه یکم اکتوبر سنه ۱۸۶۵ ع

شکر ایزد که ترا با پدرت صلح فتاد * حوریان رقص کنان ساغر شکرانه زدند
قدسیان بهر دعاي تو و والا پدرت * قرعهٔ فال بنام من دیوانه زدند

میان تم جانتے هو که مین عازم رامپور تها اسباب مساعد هوگئے بشرط حیات جمعه کو روانه هونگا لڑکے بالونکي خیر و عافیت علي حسین خان کي تحریر سے معلوم هوتي رهتي هی میرا لکهنا زاید هی ایکبار مین صاحب کمشنر کي عیادت کو گیا تها فرخ مرزا بهی میرے ساتهه گیا تها مزاج کي خبر پوچهه آیا - بهائي صاحب کو میرا سلام کهنا راقم غالب علیشاه * (۴۰۷)

ایضا

جانا جانا - ایک خط میرا تمهارے دو خطون کے جواب مین تمکو پهنچا هوگا آج مین علي اصغر خان بهادر کے گهر گیا اونسے مین نے تذکره کیا فرمایا که فرخ سیر کي مان کو لکهه بهیجو که سال بهرکي تنخواه کي رسید بهیج دین یهان سے روپیه بهیجدیا جائیگا آج منگل هی ۷ شعبانکي اور ۲۶ دسمبر کي دونون بهتیجے تمهارے جمعه کے دن ۲۲ دسمبر کو روانهٔ دهلي هوئے مین پرسون یوم الخمیس کو مرحله پیما هونگا * شعر *

اول ما آخر هر منتهی * در اکرام و عزت
آخر ما جیب تمنا تهي * از مال و دولت

تو کمان کروهه کہا کر فارسي بهگارا کر مجهسے هندي کي چندي سن ایک غلیل حضورنے دیني کي هی ایک علي اصغر خان سے امیڈهی دونون کل آئینگی - مرزا نعیم بیگ ابن مرزا کریم بیگ دو تین هفتہ سے یہان وارد اور اپني بهن کے هان ساکن هین زاد کي خدا نے چٹهي فقیر پر کي راحله وہ جانین - فقط غالب * (۴۰۸)

ایضا

صبح دو شنبه شانزدهم از مه صیام

میري جان - نئے مہمان کا قدم تمپر مبارک هو الله تعالی تمهاري اور اوسکي اور اوسکے بهایون کي عمر و دولت مین برکت دے تمهاري طرز تحریر سے صاف نہین معلوم هوتا که سعید هی یا سعیده هی ثاقب اوسکو عزیز اور غالب عزیزہ جانتا هی واضح لکهو تا احتمال رفع هو- خط ثاقب کے نام کا توبه توبه خط کاهیکو ایک تخته کاغذ کا مین نے سراسر پڑها لطیفه و بذله و شوخي و شوخ چشمي کا بیان جب کرتا که فحواے عبارت سے جگر خون نهو جاتا بهائیکا غم جدا ایسا سخن گزار ایسا زبان آور ایسا عیار طرار یون عاجز و درمانده و از کار رفته هوجاے تمهارا غم جدا ساغر اول و درد کیا دل لیکر آئے کیا زبان لیکر آئے کیا علم لیکر آئے کیا عقل لیکر آئے اورپهر کسي روش کو برت نسکے کسي شیوه کي داد نپائي

گویا نظیري تمهاري زبان سے کہتا هی * شعر *

جوهر بینش من درته زنگار بماند * انکه آئینهٔ من ساخت نپرداخت دریغ

بھائي اس معرض میں بھي تیرا ھمطالع اور ھمدرد ھون اگرچه یک فنده ھون مگر مجھے اپنے ایمان کي قسم مین نے اپني نظم و نثرکي داد باندازه بایست پائي نہین آپ ھي کہا آپ ھي سمجھا قلندري و آزادگي و ایثار و کرم کے جو دواعي میرے خالق نے مجھه مین بھردئے ھین بقدر هزار ایک ظهور مین نه آئے نه وہ طاقت جسماني که ایک لاٹھي هات مین لون اوراوسمین شطرنجي اور ایک ٹین کا لوٹا مع سوت کي رسي کے لٹکا لون اور پیاده پا چلدون کبھي شیراز جا نکلا کبھي مصر مین جا ٹھہرا کبھي نجف جا پہنچا نه وہ دستگاه که ایک عالم کا میزبان بن جاؤن اگرتمام عالم مین نہوسکے نسهي جس شہر مین رهون اوس شہرمین تو بھوکا ننگا نظر نه آے * نظم *

نه بستان سراي نه میخانۀ * نه دستان سراي نه جانانۀ
نه رقص پري پیکران بر بساط * نه غوغاي رامشگران در رباط

خدا کا مقهور خلق کا مردود بوڑھا ناتوان بیمار فقیر نکبت مین گرفتار تمہارے حال مین غور کي اور چاها که اسکا نظیر بہم پہنچاؤن واقعۀ کربلا سے نسبت نہین دے سکتا لیکن و الله تمهارا حال اوس ریگستان مین بعینه ایسا هی جیسا مسلم ابن عقیل کا حال کوفه مین تها تمهارا خالق تمهاري اور تمہارے بچونکي جان و آبرو کا نگہبان میرے اورمعاملات کلام و کمال سے قطع نظر کرو وہ جو کسیکو بھیک مانگتے ندیکھه سکے اور خود در بدر بھیک مانگے وہ مین ھون * (۴۰۹)

ایضا

چاشتگاه سه شنبه دوازدهم نومبر سنه ۱۸۶۱ ع

آج جسوقت که مین روتي کهانیکو گهر جاتا تها شهاب الدین خان تمهارا خط اور مصري کي تهلیا لیکر آئے مین اوسکو لواکر گهر گیا اپنے سامنے مصري تلوائي آد پا اوپر دو سیر نکلي خانهٔ دولت آباد یہي کاني و وافي هی اور اب حاجت نهین روتي کها کر باقر آیا تمهارے ابن عم کا آدمي جواب خط کا متقاضي هوا که هتر سوار جانے والا هی مین کهانا کها کر لیتنے کا عادي هون لیتے لیتے مصري کي رسید لکهدي مطالب مندرج خط کا جواب بشرط حیات کل بهیجونگا - غالب * (۴۱۰)

ایضا

اقبال نشانا - بخیر و عافیت و فتح و نصرت لوهارو پهنچنا مبارک هو - مقصود ان سطور کي تحریر سے یہه هی که مطبع اکمل المطابع مین چند احباب میرے مسودات اردو کے جمع کرنے پر اور اوسکے چهپوانے پر آمادہ هوئے هین مجهسے مسودات مانگے هین اور اطراف و جوانب سے بهي فراهم کئے هین مین مسودہ نهین رکهتا جو لکها وہ جهان بهیجنا هو وهان بهیجدیا یقین هی که خط میرے تمهارے پاس بهت هونگے اگر اونکا ایک پارسل بناکر بسبیل ڈاک بهیجدوگے یا آج کل مین کوئي ادهر آنیوالا هو اوسکو دیدوگے تو موجب میري خوشي کا هوگا اور مین ایسا جانتا هون که اوسکے چهاپے جانیسے تم بهي خوش هوگے - بچونکو دعا - غالب * (۴۱۱)

ایضا

جان غالب - یاد آتا هی که تمهارے عم نامدار سے سنا هی که لغات دساتیر کي فرهنگ وهان هی اگر هوتي تو کیون نه تم

بهیجدیتے خیر (ع) آنچہ ما درکار داریم اکثرے درکار نیست *
تم ثمر نورس ہو اوس نہال کے کہ جسنے میری آنکھون کے سامنے
نشو و نماپائی ہی اور مین ہوا خواہ و سایہ نشین اوس نہال کا
رہا ہون کیونکر تم مجھکو عزیز نہوگے رہی دید وادید اوسکی
دو صورتین تم دلی مین آؤ یا مین لوہارو آؤن تم مجبور مین معذور
خود کہتا ہون کہ میرا عذر زنہار مسموع نہو جب تک نہ سمجھہ
لو کہ مین کون ہون اور ماجرا کیا ہی سنو عالم دو ہین ایک عالم
ارواح اور ایک عالم آب و گل حاکم ان دونون عالمون کا وہ ایک
ہی جو خود فرماتا ہی (لِمَنِ الْمُلْکُ الْیَوْمُ) اور پھر آپ جواب
دیتا ہی (لِلّٰہِ الْوَاحِدِ الْقَہَّارِ) ہرچند قاعدۂ عام یہہ ہی کہ عالم آب
و گل کے مجرم عالم ارواح مین سزا پاتے ہین لیکن یون بھی ہوا
ہی کہ عالم ارواح کے گنہگار کو دنیا مین بھیجکر سزا دیتے ہین -
چنانچہ مین آٹھوین رجب سنہ ۱۲۱۲ مین روبکاری کے واسطے
یہان بھیجا گیا ۱۳ برس حوالات مین رہا ۷ رجب سنہ ۱۲۲۵ کو
میرے واسطے حکم دوام حبس صادر ہوا - ایک بیڑی میرے
پانو مین ڈالدی اور دلی شہر کو زندان مقرر کیا اور مجھے اوس
زندان مین ڈالدیا فکر نظم و نثر کو مشقت ٹھہرایا - برسون کے
بعد مین جیلخانہ سے بھاگا تین برس بلاد شرقیہ مین پھرتا رہا
پایان کار مجھے کلکتہ سے پکڑ لائے اور پھر اوسی محبس مین
بٹھا دیا جب دیکھا کہ یہہ قیدی گریز پا ہی دو ہتکڑیان اور بڑھا
دین پانو بیڑی سے فگار ہاتھہ ہتکڑیون سے زخمدار مشقت مقرری
اور مشکل ہوگئی طاقت یکقلم زایل ہوگئی بیحیا ہون سال گذشتہ

بیڑي کو زاویۂ زندان مین چھوڑ مع دونون ھتکڑیون کے بھاگا میرٹھہ مرادآباد ھوتا ھوا رامپور پھنچا کچھہ دن کم دو مھینے وھان رھا تھا کہ پھر پکڑا آیا اب عہد کیا کہ پھر نہ بھاگونگا بھاگون کیا بھاگنے کي طاقت بھي تو نرھي حکم رھائي دیکھئے کب صادر ھو ایک ضعیف سا احتمال ھی کہ اس ماہ ذی الحجہ مین چھوٹ جاؤن - بھر تقدیر بعد رھائي کے تو آدمي سواے اپنے گھر کے اور کھین نھین جاتا مین بھي بعد نجات سیدھا عالم ارواح کوچلا جاونگا * شعر *

فرخ آن روز کہ از خانۂ زندان بروم * سوی شھر خود ازین وادی ویران بروم

گانے مین غزلکے سات شعر کافی ھوتے ھین دو فارسي غزلین دو اُردو غزلین اپنے حافظہ کي تحویل مین بھیجتا ھون بھایصاحب کي نذر

* غزل *

از جسم بجان نقاب تا کی * این گنج درین خراب تا کی
این گوھر پر فروغ یارب * آلودۂ خاک و آب تا کی
این راہ رو مسالک قدس * وا ماندۂ خورد و خواب تا کي
بیتابي برق جز دمی نیست * ما وین ھمہ اضطراب تا کی
جان در طلب نجات تا چند * دل در تعب عتاب تا کی
پرسش ز تو بی حساب باید * غمھاي مرا حساب تا کی
غالب بچنین کشاکش اندر * یا حضرت بوتراب تا کی

* دوش کز گردش بختم گلہ بر روی تو بود *
* چشم سوي فلک و روي سخن سوي تو بود *
* انچہ شب شمع گمان کردی و رفتي بعتاب *
* نفسم پردہ کشای اثر خوی تو بود *

* چه عجب صانع اگر نقش دهانت گم کرد *
* کان خود از حیرتیـان رخ نیکـوي تو بود *
* بکف باد مبـاد این همـه رسوائي دل *
* کاخر از پرد گیـان شکـن موی تو بود *
* مردن و جان بتمنـاي شهـادت دادن *
* هم ز اندیشـه آزردن بازوی تو بود *
* دوست دارم گرهے را که بکارم زده اند *
* کاین همانست که پیوسته درابروی تو بود *
* لاله و گل دمد از طرف مزارش پس مرگ *
* تا چها در دل غالب هوس روی تو بود *

غزل اوردو

* هی بسکه هر ایک اونکے اشارے مین نشان اور *
* کرتے هین محبت تو گزرتا هی گمان اور *
* لوگون کو هی خرشید جهان تاب کا دهوکا *
* هر روز دکهاتا هون مین ایک داغ نهان اور *
* هی خون جگر جوش مین دل کهول کے روتا *
* هوتے جو کئے دیدۂ خونابه فشان اور *
* یارب نه وه سمجهے هین نه سمجهینگے میري بات *
* دے اور دل اونکو جو نه دے مجهکو زبان اور *
* تم شهر مین هو تو همین کیا غم جب اوٹهینگے *
* لے آئینگي بازار سے جا کر دل و جان اور *
* مرتا هون اس آواز په هرچند سر اوڑ جاے *

* جلاد کو لیکن وہ کہے جائین کہ ہان اور *
* ہین اور بھی دنیا مین سخنور بہت اچھے *
* کہتے ہین کہ غالب کا ہی انداز بیان اور *

ایضا

* اوس بزم مین مجھے نہین بنتی حیا کئے *
* بیٹھا رہا اگرچہ اشارے ہوا کئے *
* ضد کی ہی اور بات مگر خو بری نہین *
* بھولے سے اوسنے سیکڑون وعدے وفا کئے *
* صحبت مین غیرکی نہ پڑی ہو کہین یہہ خو *
* دینے لگا ہی بوسے بغیر التجا کئے *
* رکھتا پھرون ہون خرقہ و سجادہ رہن مے *
* مدت ہوئی ہی دعوت آب و ہوا کئے *
* کس روز تہمتین نہ تراشا کئے عدو *
* کس دن ہمارے سر پہ نہ آرے چلا کئے *
* غالب تمہین کہو کہ ملیگا جواب کیا *
* مانا کہ تم کہا کئے اور وہ سنا کئے (۴۱۲) *

ایضا

سعادت و اقبال نشان مرزا علاء الدین خان بہادر کو فقیر اسد اللہ کی دعا پہنچے - کل شام کو مخدوم مکرم جناب آغا محمد حسین صاحب شیرازی بسواری ریل مانند دولت دلخواہ کہ ناگاہ آوے فقیر کے تکیہ مین تشریف لائے شب کو جناب ڈپٹی ولایت حسین خان کے مکان مین آرام فرمایا اب وہان آتے ہین قریب طلوع

آفتاب بچشم نیم باز یهه رقعه تمہارے نام لکھا هی جو کچھه جي چاهتا هی وہ مفصل نہین لکھه سکتا مختصر مفید - آغا صاحب کو دیکھکر یون سمجھا که میرا بوڑھا چچا غالب جوان هوکر میلے کي سیر کو حاضر هوا هی پس نور چشمان راحت جان مرزا باقر علي خان بہادر و مرزا حسین علي خان بہادر جناب آغا صاحب کا قدمبوس بجا لائین اور اونکي خدمت گزاري کو اپني سعادت اور میري خشنودي سمجھین بس- هان مرزا علائي اگر کرنیل الکزنڈر اسکنر بہادر سے ملاقات هو تو میرا سلام کہنا * (۴۱۳)

ایضا

صاحب - میري داستان سنئے پنشن بے کم و کاست جاري هوا زر مجتمع سه ساله ایک مشت ملگیا بعد اداى حقوق چارسو روپیه دینے باقي رهے اور ستاسي روپیه گیارہ آنے مجھے بچے مئي کا مہینا بدستور ملا آخر جون مین حکم آگیا که پنشندار علي العموم ششماهي پایا کرین ماہ بماہ پنشن تقسیم نہوا کرے مین دس بارہ برس سے حکیم محمد حسن خان کي حویلی مین رهتا هون اب وہ حویلي غلام الله خان نے مول لے لي آخر جون مین مجھسے کہا کہ حویلي خالي کردو اب مجھے فکر پڑي که کہین دو حویلیان قریب همدگر ایسي ملین که ایک محلسرا اور ایک دیوانخانه هو نملین نا چار یهه چاها که بلیمارون مین ایک مکان ایسا ملے که جسمین جا رهون نملا تمہاري چھوٹي پھوپي نے بیکس نوازي کي کروڑا والي حویلي مجھکو رهنے کو دي هر چند وہ رعایت مرعي نرهي که محل سرا سے قریب هو مگر خیر بہت دور بھی

نہین کل یا پرسون وہان جا رہونگا ایک پانوٴ زمین پر ہی ایک پانوٴ رکاب مین توشہ کا وہ حال گوشہ کي یہہ صورت کل شنبہ ۱۷ ذی الحجہ کي اور ۷ جون کي پہر دن چڑھے تمہارا خط پہنچا دو گھڑي کے بعد سنا گیا کہ امین الدین خان صاحب نے اپنی کوٹھي مین نزول اجلال کیا پہر دن رہے از راہ مہربانی ناگاہ میرے ہان تشریف لائے مین نے اونکو دبلا و افسردہ پایا دل کڑھا علي حسین خان بھي آیا اوس سے بھي مین ملا مین نے تمہین پوچھا کہ وہ کیون نہین آئے بھائصاحب بولے کہ جب مین یہان آیا تو کوئي وہان بھي تو رہے اور اس سے علاوہ وہ اپنے بیٹے کو بہت چاہتے ہین مین نے کہا اتنا ہي جتنا تم اوسکو چاہتے تہے ہنسنے لگے غرض کہ مین نے بظاہر اونکو تمسے اچھا پایا آگے تم لوگونکے دلونکا مالک اللہ ہی - راقم غالب * نگاشتہ و روان داشتۂ یکشنبہ بین الظہر و العصر* (۴۱۴)

ایضا

چار شنبہ ۲۵ ستمبر سنہ ۱۸۶۱ ہنگام نیمروز

علائي مولائي - اسوقت تمہارا خط پہنچا ادہر پڑھا اودھر جواب لکھا واہ کیا کہنا ہی رامپور کے علاقہ کو گاشنگ اور مجھکو بیل یا اوس پیوند کے طعنہ کو تازیانہ اور مجھکو گھوڑا بنایا وہ علاقہ اور وہ پیوند لوھارو کے سفرکا مانع و مزاحم کیون ہو رئیس کي طرف سے بطریق وکیل محکمۂ کمشنري مین معین نہین ہون جسطرح امرا واسطے فقرا کے وجہ معاش مقرر کر دیتے ہین اسیطرح اس سرکار سے میرے واسطے مقرر ہی ہان فقیر سے دعاے خیر اور مجھسے

اصلاح نظم مطلوب هی چاهون دلي رهون چاهون اکبراباد چاهون لاهور چاهون لوهارو ایک گاڑي کپڑونکے واسطے کرایه کرون کپڑونکے صندوقمین آدهي درجن شراب دهرون آٹهه کہار ٹهیکه کے لون چار آدمي رکهتا هون دو یہان چهوڑون دو ساتهه لون چلدون رامپور سے جو لفافه آیا کریگا لڑکونکا حافظ لوهارو بهجوایا کریگا گاڑي هو سکتي هی شراب مل سکتي هی کہار بهم پہنچ سکتے هین طاقت کہان سے لاؤن روٹي کهانیکو باهر کے مکان مین سے محلسرا مین که وه بہت قریب هی جب جاتا هون تو هندوستاني گهڑي بهر مین دم ٹهہرتا هی اور یهي حال دیوانخانه مین آکر هوتا هی والي رامپور نے بهي نو مرشد زاده کي شادي مین بلایا تها یهي لکها گیا که مین اب معدوم محض هون تمہارا اقبال تمہارے کلام کو اصلاح دیتا هی اس سے بڑهکر مجهسے خدمت نچاهو بهائي کے اور تمہارے دیکهنے کو جی بہت چاهتا هی پر کیا کرون عقرب و قوس کے آفتاب یعنے نومبر دسمبر مین قصد تو کرونگا کاش لوهارو کي جگهه گوڑگانوه هوتا یا بادشاه پور هوتا کہوگے که رامپور کیا نزدیک هی وهان گئے کو دو برس هوگئے یہان انحطاط و اضمحلال روز افزون نه تم یہان آسکتے هو نه مجهه مین وهان آنیکا دم بس اگر نومبر دسمبر مین میرا خیر حمله چلگیا بهتر ورنه (ع)

ای وای ز محرومیء دیدار دگر هیچ * غالب * (۴۱۵)

ایضا

اقبال نشان مرزا علاء الدینخان بهادر کو غالب گوشه نشین کي دعا پہنچے - برخوردار علیحسین خان آیا مجهسے ملا بهائیکا حال

اوسکي زباني معلوم هوا حق تعالی اپنا فضل کرے اَلْوَلَدُ سِرٌّ لِاَبِیْهِ
تم اسکے مصداق کیون بنے خفقان و مراق اگرچه تمهارا خانه‌زاد موروثي
هی لیکن آجتک تمهاري خدمتمین حاضر نهوا تها اب کیون آیا
اگر آیا تو هرگز اسکو ٹهہرنے ندو هانکدو خبردار اسکو اپنے پاس رهنے
ندینا - شفیق مکرم و لطف مجسم منشي نولکشور صاحب بسبیل
ڈاک یہان آئے مجهسے اور تمهارے چچا اور تمهارے بهائي شهاب الدین
خان سے ملے خالق نے انکو زهرهٔ کي صورت اور مشتري کي سیرت
عطا کي هی گویا بجاے خود قران السعدین هین تمسے مین نے
کچهه نکها تها اور کلیات کے دس مجلد کي قیمت صه مان لئے
تهے اب اونسے جو ذکر آیا تو اونهون نے پہلي قیمت مشتهرهٔ اخبار
لیني قبول کي یعنے سے۴ر في جلد اس صورتمین دس مجلد
کے عہ۸ر مین دون اور عہ۸ر تم دو همگي صه مطبع اوده
اخبار مین پهنچانے چاهئین مین دسمبر ماه حال کي دسوین
گیارهوین کو طالب هونگا کهو عہ۸ر علی حسین خانکو دیدون کهو
لکهنؤ بهیجدون اس نگارشکا جواب جلد بهیجو بهائیصاحبکي خدمت
مین میرا سلام کہنا اور اوستاد میر جان کي میریطرف سے قدم لینا
نجات کا طالب غالب * پنجشنبه ۲۱ جمادي الثاني سال (غفر)
مطابق ۳ دسمبر سال (کیا غضب هی هی) یهه گویا تاریخ وفات
جناب نواب گورنر جنرل لارڈ الگن صاحب بهادر کي هی * (۴۱۶)

ایضاً

جمعه نهم رجب و دسمبر

میري جان- تمهارا خط بهي آیا اور علی حسین خان نجم الدین بهي

تشریف لایا اگر سرنوشت آسمانی مین بھی اواخر رجب یا اوایل شعبان مین همارا تمہارا مل بیٹھنا مندرج هی تو زبانی کہہ سن لینگے قلم کو ان اسرارکی محرمیت نہین هی جو شخص اپنے ملک و مال وجان و تن و ننگ و نام کے امور مین آشفته و سرگردان بلکه عاجز و حیران هو دوسرے کو اوس سے کیا گله هاے نظیری * شعر *

با ما جفا و نا خوشی با خود غرور و سرکشی

از ما نهٔ از خود نهٔ آخر ازان کیستی

محل عقل و هوش دماغ سو تباه افیون کا مخمر هو جانا علاوه الله جو چاهے سو کرے ایسا پیارا باغ و بہار بہائی یون بگڑ جاے * نجات کا طالب غالب * (۴۱۷)

ایضا

صاحب - کل تمہارا خط پہنچا آج اوسکا جواب لکھکر روانه کرتا هون رجب بیگ شعبان بیگ رمضان بیگ یہه نامور مہینے هین سو خالی گئے شوال بیگ آدمی کا نام نہین سنا هان عیدی بیگ هو سکتا هی پس جب عید هی اور روز سعید هی تو کیا بعید هی که بخلاف شہور ثلثهٔ ماضیه اس مہینے مین تم آسکو هی هی مین توکہتا هون نه آسکو اس ماه مبارک مین امضاے حکم سرکار کا وہ هنگامه گرم هو که پارسیون کی عید کوسه برنشین کا گمان گزرے دور کیون جاؤ هولی کی دهلینڈی کا سمان لوهارو مین بندهجاے ایک خرسوار کی سواری بڑی دهوم سے نکلے حسن اتفاق یہه که یہه وهی موسم هی هولی اور عید کوسه برنشین کا زمانه باهم هی حوت کے آفتاب مین یہه دونون تہوار هوتے هین

گل آفتاب حوت میں آیا هی کوسه برنشین اور هولي کا مژده لایا هی خیر میں چند روز اور ستمکش فراق اور تیرے دیدار کا مشتاق رهون تو کوسه برنشین اور هولي کي رنگ رلیان منالے اور خر سوار کو بضرب تازیانه دوڑالے علاءالدین خان و الله تومیرا فرزند روحاني معنوي هی فرق اسیقدر هی که مین جاهل هون اور تو مولوي هی ارے ظالم اس کوسه برنشین کي داد دے عقل کرامت هی الهام هی لطف طبع هی کیا هی یهه اسم کسقدر مناسب مقام هی - صبیه کا مقدم تمپر مبارک هو ثاقب مجهسے لڑتا تها که بهتیجا هی مین کهتا تها که پوتي هی بارے مین جیتا اور ثاقب هارا عریضه جداگانه اوستاد میرجان صاحب کے نام پهنچتا هی * پنجشنبه ۲۶ رمضان (۱۲۸۴)

ایضا

میري جان علائي همه دان - اس دفع دخل مقدر کا کیا کهنا هی فرهنگ لغات دساتیر تمهارے پاس هی مین چاهتا تها که اوسکي نقل تمسے منگاؤن تمنے دساتیر مجهه سے مانگي اوسي صحیفهٔ مقدس کي قسم که وه میرے پاس نهین هی جي مین کهوگے که اگر دساتیر نهین تو فرهنگ کي خواهش کیون هی حق یون هی که بعض لغات کے اعراب یاد نهین اسواسطے فرهنگ کي خواهش هی اگر اوس فرهنگ کي نقل بهیج دوگے تو مجهپر احسان کروگے دساتیر میرے پاس هوتي تو آج اس خط کے سانهه اوسکا بهي پارسل بهیج دیتا هانصاحب اگر دساتیر هوتي اور مین بهیج دیتا تو البته بهائي صاحب کا مشکور هوتا دین و دنیا مین کیون ماجور

هوتا ارسال اهدا پر حصول اجر کیون مترتب هوگیا بهائي وه مذهب اختیار کیا چاهتے هین اور تم اوس مذهب کو حق جانتے هو که مین جو واسطه اوسکے اعلان و شیوع کا هوتا تو عند الله مجهکو استحقاق اجر پانے کا پیدا هوتا اپنے باپ کو سمجهاؤ اور ایک شعر میرا اور ایک شعر حافظ کا اور ایک شعر مولوي روم کا سناو *غالب*

دولت بغلط نبود از سعي پشیمان شو * کافر نتواني شد ناچار مسلمان شو

* حافظ *

جنگ هفتاد و دو ملت همه را عذر بنه * چون ندیدند حقیقت ره افسانه زدند

* مولانا *

مذهب عاشق ز مذهبها جدا است * عاشقانرا مذهب و ملت خدا است

رات کو خوب مینه برسا هی صبح کو تهم گیا هی هوا سرد چل رهي هی ابر تنک چها رها هی یقین هی که تمهاري جدهٔ ماجده مع اپني بهو اور پوتے کے روانهٔ لوهارو هون کل آج کي روانگي کي خبر تهی یهه لڑکا سعید ازلي هي ابر کا محیط هونا اور هوا کا سرد هوجانا خاص اسکي آسایش کے واسطے هی میرا منظر سر راه هی وهان بیٹها هوا یهه خط لکهرها هون محمد علي بیک ادهر سے نکلا بهئي محمد علي بیگ لوهارو کي سواریان روانه هوگئین حضرت ابهي نهین کیا آج نه جائینگي آج ضرور جائینگي تیاري هو رهي هی * مرقومهٔ شنبه یکم جون وقت صبح چهه بجے ساتکے عمل مین غالب * (۴۱۹)

ایضا

یکشنبه ۳ محرم سنه ۱۲۸۰ مطابق ۲۱ جون سنه ۱۸۶۳ع

میري جان مرزا علي حسین خان آئے اور مجھسے ملئے مین نے خطوط مرسله تمهارے یکمشت اونکو دئے اب تمهارے پاس بهیجنیکا اونکو اختیار هی رسید کا البته مجهے انتظار هی علي حسین خان سے آنے کي حقیقت اور یهان اقامت کي مدت پوچهي گئي جواب پایا که ایک مهینا دس دن کي رخصت لیکر آیا هون بي بي بیمار هی اوسکا استعلاج منظور هی میري جان علي حسین خان کے کام آئے تو دریغ نکرون بهلا یهه مبالغه سهي بلکه بے شک تبلیغ و غلو هی لیکن قریب قریب اسکے یعنے جو حیز امکان سے باهر نهو اوسمین قصور کیونکر کیا جائیگا بلکه شاید تمهاري سپارش کي بهي حاجت نهو مگر سونچو که آئین غمخواري و اندوه گساري کیا هوگي میرزا بد وضع و بد روش نهین که پند و بند کا محتاج هو کوئي اوسکا مقدمه کسي محکمه مین دایر نهین که مصلحت و مشورت کي احتیاج هو رهے امور خانگي یعنے بي بي اور اوسکے آبا اور اخوان کے معاملے اوس مین نه تمکو دخل نه مجهکو مداخلت تم علي حسین خان کو اس پیوند پر کیا کیا چهیڑتے هو اور یهه نهین سمجهتے که اوسکا دادا کتنا بڑا آدمي تها اور اب اوسکے دادا کي اور اوسکي سسرال ایک هي یهه ذریعۀ فخر هی اوسکو اور اوسکي طفیل سے تمکو بلکه تهوڑي سي نازش اگر مجهه ننگ اقربا کے حصه مین بهي آجاے تو کچهه بعید نهین هرچند تمهارا هر کلمه ایک بذله هی لیکن اس خسرو خسراني نے مارڈالا کیا کهون جو مجهکو مزا ملا هی کهان خسرو خسران لغات عربي الاصل اور کهان روزمرۀ مشهور که خسر سسرے کو کهتے هین صنعت

اشتقاق و طباق کو کس سینہ‌زوري سے برتا هي اچها میرا میان یہہ خسر بمعني پدر زن کیا لفظ هی حروف بین الفارسي و العربي مشترک هین لیکن ان معنیون مین نہ فارسي هی نہ عربي هی فارسي مین پدر زن بہ فک اضافت کہتے هین عربي جسطرح بمعني نقصان لغت منصرف هی شاید سسریکا اسم جامد بهي هو یا فی الحقیقت سسریکي تفریس و تعریب هو یہہ پرسش نہ بہ سبیل استہزا هی بلکہ بطریق استفسار و استعلام هی جو تمہین معلوم هو بلکہ اگر تم پر مجہول هو تو معلوم کرکے مجهے لکهہ بهیجو- یوسف علي خان عزیز مانند اوس دهقان کے کہ جو دانہ ڈالکے مینہ کا منتظر هو اور ابر آئے اور نہ برسے مضطر و حیران هی - علي حسین خان آتے هین علی حسین خان آتے هین آئے وہ آئے تو کیا لائے - غالب * (۴۲۰)

ایضا

مرزا نصیبي کو دعا پہنچے- آنکهہ کي گهاجني جب خود پک کر پهوٹ گئي تهي اور پیپ نکل گئي تهي تو نشتر کیون کهایا مگر یہہ کہ بطریق خوشامد طبیب سے رجوع کي جب اوسنے نشتر تجویز کیا تو خواهي نخواهي امتثال امر کرنا پڑا اور شاید یون نہو کچهہ مادہ باقي هو بهر حال حق تعالی اپنے فضل و کرم سے شفا بخشے * قطعہ *

بسکہ فعّالُ مَا یُرِیْدُ هی آج * هر سلحشــور انگلستان کا
گهر سے بازار مین نکلتے هوئے * زهرہ هوتا هی آب انسان کا
چوک جسکو کہین وہ مقتل هی * گهر بنا هی نمونہ زندان کا

شہر دهلي کا ذره ذرهٔ خاک * تشنهٔ خون هی هر مسلمان کا
کوئي وهانسے نه آسکے یهانتک * آدمي وهان نه جاسکے یهان کا
مین نے مانا که ملگئے پهر کیا * وهي رونا تن و دل و جان کا
گاه جلکر کیا کئے شکوه * سوزش داغهاے پنهان کا
گاه روکر کہا کئے باهم * ماجرا دیده هاے گریان کا
اسطرح کے وصال سے یارب * کیامٹے دلسے داغ هجرانکا (۱۴۲۱)

ایضا

یار بهتیجے گویا بهائي مولانا علائي خدا کي دوهائي نه مین ویسا هونگا جیسا نیر سمجها هی اور تم مجهکو لکهه چکے هو یعنے خفقاني اور خیال تراش نه مین ویسا هونگا جیسا مرزا علي حسین خان بهادر سمجهے هونگے (ع) ای کاش کسے هر آنچه هستم داند * دوجانے مین میرا انتظار اور میرے آنے کا تقریب شادي پر مدار یهه بهي شعبه هی اونهین ظنونکا جس سے تمهارے چچا کو گمان هی مجهه پر جنونکا جاگیردار مین نتها که ایک جاگیردار مجهکو بلاتا گویا مین نتها که اپنا ساز و سامان لیکر چلا جاتا دوجانے جاکر شادي کماؤن اور پهر اوس فصل مین که دنیا کرهٔ نار هو- لوهارو بهائي کے دیکهنے کو نجاؤن اور پهر اوس موسم مین که جاڑے کي گرمئ بازار هو- کل اوستاد میرجان صاحب نے تمهارا خط مجهکو دکهایا هی مین نے اونکو جانے نجانے مین متردد پایا هی جائین نجائین مین اپني طرف سے ترغیب کرتا رهتا هون اور کہتا رهونگا- غلام حسنخان اگر کسي وقت آجائینگے تو اونکو تمهاري تحریر کا خلاصه خاطر نشان کرونگا حق سبحانه تعالی ان دونون

صاحبون کو یا ایک کو انمین سے توفیق دے یا مجھکو طاقت یا تمکو انصاف که میرے نه آنے کو دلي کي دلبستگي پر محمول نکرو مجھکو رشک هی جزیره نشینونکے حال پر عموما اور رئیس فرخ آباد پر خصوصا که جهاز سے اوترکر سرزمین عرب مین چهوڑ دیا اها ها ها * شعر *
پڑئے گر بیمار توکوئي نهو بیماردار * اور اگرمرجائے تونوحه خوان کوئي نهو
کلیات کي انطباع کا اختتام اپني زیست مین مجھکو نظر نهین آتا قاطع برهان کا چهاپا تمام هوگیا حق التصنیف کي ایک جلد میرے پاس آگئي وه تمهارے عم نامدارکي نذر هوئي باقي جلدین جنکا مین خریدار هوا هون اور درخواست میري مطبع مین داخل هی جب تک قیمت نه بهیج دون کیونکر آئین روپیه کي تدبیر مین هون اگر بهم پهنچ جاے تو بهیج دون تمهارے پاس جو قاطع برهان پهنچي هی اگر چهاپے کي هی تو صحیح هی جهان تردد هو غلط نامهٔ ملحقه مین دیکهه لو زیاده انکشاف منظور هو مجھسے پوچهه لو اور اگر قلمي هی تو درجهٔ اعتبار سے ساقط هی اوسکو میري تالیف نه سمجهو بلکه مجھکو مول لے لو اور اوسکو پهاڑ ڈالو - آج یوم الخمیس ۱۹ جون المبارک بارهٔ پر تین بجے تمهارا خط آیا اودهر پڑها ادهر جواب لکهنے بیٹها یهانتک لکهه چکا تها که شیخ شهاب الدین سُهر وَرْدي آئے تمهارا خط اونکو دیا وه پڑه رهے هین هم لکهه رهے هین ابر آیا هوا هی هوا سرد چل رهي هی * (۴۲۲)

ایضا

میان - تم میرے ساتهه وه معاملے کرتے هو جو احیا سے مرسوم و معمول هین خیر تمهارا حکم بجا لایا غزل بعد اُصلاح کے پهنچتي

هی - جناب لفتنٹ گورنر بہادر نے دربار کیا میري تعظیم و توقیر اور میرے حال پر لطف و عنایت میري ارزش و استحقاق سے زیادہ بلکہ میري خواهش اور تصور سے سوا مبذول کي اس هجوم امراض جسماني اور آلام روحاني کو ان باتون سے کیا هوتا هی هردم دم نزع هی دل وہ غم سے خو پزیر هوگیا هی کہ کسي بات سے خوش نہین هوسکتا مرگ کو نجات سمجھے هوئے هون اور نجات کا طالب هون کئي دن سے کوئي تحریر دل پزیر تمھاری نظر نہین آئي نہ مجھے تمنے یاد کیا نہ اپنے بھائي کو کچھہ لکھا اب اس خط کا جواب جلد لکھو پہلے اپنے بچونکا حال پھر وهانکي اوضاع جیسا تمھارا قاعدہ هی منقح اور مفصل لکھو فقط - نجات کا طالب غالب * (۱۸۶۳ع)

ایضا

میری جان - تخلص تمھارا بہت پاکیزہ اورمیری پسند هی پشمي کو بہ تکلف اسکا مصحف کیون ٹھہراؤ یہہ میدان تو بہت فراخ هی * * * * * * نبي کو بتقدیم موحدہ علی النون لکھو یہہ وساوس دل سے دور کرو رهرو ایک اچھا تخلص هی رهرو اوسکي تجنیس موجود هی شیون ایک اچھا تخلص هی ستون اوسکي تصحیف هی تمھارے واسطے بمناسبت اسم عالي تخلص خوب تھا مگر اس تخلص کا ایک شاعر بہت بڑا نامي گزر چکا هی هان نامي سامي یہہ دو تخلص بھي اچھے هین مولانا فایق کي پیروی کرو مولانا لایق کہلاؤ اگر کہوگے کہ اس ترکیب سے لفظ نالایق پیدا هوتا هی مولانا شایق بنجاؤ - هنسي کي باتین هوچکین اب حقیقت واجبي سنو نسیمی تخلص

خماسي بروزن ظهوری و نظیری اچها هی اگر بدلنا هي منظور هی تو نامي سامی رهرو شیون یهه چار تخلص رباعي بروزن عرفي و غالب اچهے هین انمین سے ایک تخلص قرار دو میرے نزدیک سب سے بہتر تمہارے واسطے خاص فخری تخلص بہتر هی کهوگے که ازاد پور کے باغ مین ایک آم کا نام فخری هی حاصل کلام دودن کي فکر مین جو تخلص میرے خیال مین آئے وہ آج لکهه بهیجتا هون بهائي موبد تخلص نیا هی اگر یهه پسند آئے تو یهه رکهو والدعا صبح یکشنبه ۱۲ مئي سنه ۱۸۶۱ع نجاتکا طالب غالب * (۴۲۴)

ایضا

صاحب - بہت دن سے تمهارا خط نهین آیا آپکا وکیل بڑا چرب زبان هی مقدمه اوسنے جیت لیا چنانچه اوسکي تحریر سے تمکو معلوم هوا هوگا - سنتا هون که حمزه خان کو اندنون علت مشایخ کا زور هی اور سعدي کي اس بات پر عمل کرتے هین * بیت *

کسانیکه یزدان پرستي کنند * بآواز دولاب مستي کنند

خدا مبارک کرے * (۴۲۵)

ایضا

صاحب - پرسون تمهارا خط آیا کل جمعه کے دن نواب کا مسہل تها ۱۱ بجے وهان سے آیا چونکه حبوب مین مکرب دوائین تهین بہت بیچین رہے آٹهه دس دست آئے آخر روز مزاج بحال هوگیا تنقیه اچها هوا اب بفضل الهي اچهے هین اور یقین هی که مرض عود نکرے - دلي کي اقامت کي مدت اپنے والد کي راے پر رهنے دو بقدر مناسب

وقت عزم خیرخواهانه کچهه کهونگا ضرور لیکن نه بابرام - مین تمسے زیاده انکا مزاج دان هون یهه خود پسند اورمعهذا سپارش کا دشمن هی مغلبچون کے مقدمه کو طبیعت امکان پر چهوڑدو مین دخل نکرونگا هان اگر خود مجهسے پوچهینگے یا میرے سامنے ذکر آ جائیگا تو مین اچهي کهونگا (ع) بریده باد زباني که ناسزا گوید * برا نمانننا اگر یهه دونون بهائي یا انمین سے ایک رفیق هوگیا یون تمام عمر بخوشي گزر جاے لیکن تم کی برس کی مهینے کی هفته کا گریمنت لکهتے هو - غالب * صبح یکشنبه یکم مارچ سنه ۱۸۶۲ع* (۴۲۶)

ایضا

مرزا علائي - پہلے اوستاد میر جان صاحب کے قہر و غضب سے مجهکو بچاؤ تا که میرے حواس جو منتشر هوگئے هین جمع هو جائین مین اپنے کو کسیطرح کے قصور کا مورد نهین جانتا جهگڑا اونکي طرف سے هی تم اوسکو یون چکاؤ یعنے اگر اونکو صرف آشنائي و ملاقات منظور هی توو‌ه میرے دوست هین شفیق هین میرا سلام قبول فرمائین اور اگر قرابت و رشته داري ملحوظ هی تو وه میرے بهائي هین مگر عمرمین چهوٹے میري دعا قبول فرمائین - صاحبین کي راے کا اختلاف مشهور هی مجهسے کچهه نهین هوسکتا مگر یهه که هرایک قول جدا جدا لکهون آج نه لکها نسهي دوچار دن کے بعد لکهونگا تم سمجهه تو گئے هوگے که صاحبین مرزا قربانعلي بیگ اورمرزا شمشاد علي بیگ هین - بهائیصاحب کي رضا جوئي مجهکو منظور اور یهه غزل معروض هی میري طرف سے سلام کهو *شعر* ازمن غزلے گیر وبفرماي که مطرب * درنی دمد از روي نوازش دوسه دمرا

غزل

جز دفع غم زیادہ نبود است کام ما * گوئي چراغ روز سیاهست جام ما
در خلوتش گزر نبود باد را مگر * صرصر بخاک راہ رساند پیام ما
ای باد صبح عطري ازان پیرهن بیار * تسکین ز بوی گل نپزیرد مشام ما
هر بار دانہ بهر هما افگنیم و مور * آید بدام و دانہ رباید ز دام ما
گفتي چو حال دل شنود مهربان شود * مشکل کہ پیشش دوست توان برد نام ما
از ما بما پیام و هم از ما بما سلام * رنج دلي مباد پیام و سلام ما
مقصود ما ز دهر آئینہ نیست تیست * یارب کہ هیچ دوست مباد ا بکام ما
غالب بقول حضرت حافظ ز فیض عشق * ثبتست بر جریدۂ عالم دوام ما (۴۲۷)

ایضا

میان - چلتے وقت تمهارے چچانے غلیل کي فرمایش کي تهي رامپور پهنچکر وہ بیسعي و تلاش هات آگئي بنوا رکهي لڑکون نے ملازمون نے سب نے مجهسے سن لیا کہ یہہ نواب ضیاء الدینخان کے واسطے هی اب چلنے سے ایک هفتہ پہلے تمنے غلیل مانگي بهائي کیا بتاؤن کہ کتني جستجو کي کهین بهم نہ پهنچي دس روپیہ تک مول کو نملي نوابصاحبسے مانگي توشہ خانہ مین بهي نتهي ایک امیر کے هان پتا لگا دوڑا هوا گیا کهچي موجود پائي لیکن کیا کهچي جیسے نجف خان کے عهد کے تورانیونمین هماري تمهاري هدتي - بنوانیکي فرصت کہان آج لي کل چلدیا اس بانس کي قدر کرتا اور اسکو اچهي طرح بنوا لیتا - بادشاہ فرخ سیر اور اوسکے اخوان خوش و خرم هین فرخ سیرکي مان نے باجرے کا حلوا سوهان کهلایا * نجاتکا طالب غالب * شنبہ ۲۵ شعبان ۱۳ جنوري * (۴۲۸)

ایضا

جان غالب - دوخط متواتر تمهارے پہنچے - مغربي عرفا مين سے هى بيشتر اوسکے کلام مين مضامين حقيقت آگين هين ليکن (دامان گله دارد - و گريبان گله دارد) اس زمين مين مين نے اوسکي غزل نهين ديکھي حاجي محمد جان قدسي کي غزل اس زمين مين هى

در بزم وصال تو بهنگام تماشا * نظاره ز جنبيدن مژگان گله دارد

يهه ايک شعر اوسکا مجھے ياد هى - بهائي تمهارا باپ بدگمان هى يعني مجهکو زنده سمجهتا هى ميرا سلام کهو اور يهه شعر ميرا پڑهه سناؤ

گمان زيست بود بر منت ز بيدردي
بد است مرگ ولے بدتر از گمان تو نيست

مجھے کافور و کفن کي فکر پڑ رهي هى وه ستمگر شعر و سخن کا طالب هى زنده هوتا تو وهين کيون نه چلا آتا مجهه پر سے يهه تکليف اوٹهوا لو اور تم اس زمين مين چند شعر کهکر بهيجدو مين اصلاح ديکر بهيجدونگا عصاي پير بجاي پير والله ميرا کلام هندي يا فارسي کچهه ميرے پاس نهين هى آگے جو کچهه حافظه مين موجود تها وه لکهه بهيجا اب جو کچهه ياد آگيا وه لکهتا هون *غزل*

* بامن که عاشقم سخن از ننگ و نام چيست *
* در امر خاص حجت دستور عام چيست *
* مستم ز خون دل که دو چشمم ازان پراست *
* کوئي مخور شراب و نه بيني بجام چيست *
* با دوست هرکه باده بخلوت خورد مدام *
* داند که حور و کوثر و دارالسلام چيست *

* ما خستهٔ غمیم و بود می دوای ما *
* با خستگان حدیث حلال و حرام چیست *
* از کاسهٔ کرام نصیب است خاک را *
* تا از فلک نصیبهٔ کاس کرام چیست *
* غالب اگر نه خرقه و مصحف بهم فروخت *
* پرسد چرا که نرخ مئ لعلفام چیست (۴۲۹) *

ایضا

او صاحب وہ مرزا رجب بیگ مرے اونکي تعزیت آپنے نه کي شعبان بیگ پیدا هوگئے کل اونکي چهٹي هوگئي آپ شریک نهوئے (ع) اي واے ز محرومي دیدار دگر هیچ * میان خداجانے کسطرح یهه چار سطرین تجهکو لکهي هین شهاب الدینخانکي بیماري نے میري زیست کا مزا کهودیا مین کهتا هون که اسکي عوض مین مرجاؤن الله اسکو جیتا رکهے اسکا داغ مجهکو نه دکهاے یارب اسکو صحت یارب اسکي عمر بڑهادے تین بچے ایک اب پیدا هونے والا هی یارب اسکو اسکي اولاد کے سر پر سلامت رکهه نجات کا طالب غالب * (۴۳۰)

ایضا

مولانا نسیمي - کیون خفا هوتے هو همیشه سے اسلاف و اخلاف هوتے چلے آئےهین اگر نیر خلیفهٔ اول هی تم خلیفهٔ ثاني هو اسکو عمر مین تم پر تقدم زماني هی جانشین دونو مگر ایک اول هی اور ایک ثاني هي شیر اپنے بچون کو شکار کا گوشت کهلاتا هي طریق صیدافگني سکهاتا هيجب وہ جوان هوجاتے هین آپ شکار کر

کھاتے ھین تم سخنور ھوگئے حسن طبع خداداد رکھتے ھو ولادت فرزند کي تاریخ کیون نکہو اسم تاریخي کیون نہ نکال لو کہ مجھہ پیر غمزدہ دل مردہ کو تکلیف دو علاوالدین خان تیري جان کي قسم مین نے پہلے لڑکے کا اسم تاریخي نظم کردیا تھا اور وہ لڑکا نہ جیا مجکھو اس وھم نے گھیرا ھی کہ میري نحوست طالع کي تاثیر تھي میرا ممدوح جیتا نہین نصیرالدین حیدر اور امجد علیشاہ ایک ایک قصیدہ مین چلدئے واجد علیشاہ تین قصیدونکے متحمل ھوئے پھر نہ سنبھل سکے جسکي مدح مین دس بیس قصیدے کہے گئے وہ عدم سے بھي پرے پہنچا - نا صاحب دوھائي خدا کی مین نہ تاریخ ولادت کہونگا نہ نام تاریخي ڈھونڈونگا حق تعالی تمکو اور تمہاري اولاد کو سلامت رکھے اور عمر دولت و اقبال عطاکرے - سنو صاحب حسن پرستون کا ایک قاعدہ ھی کہ وہ امرد کو دو چار برس گھٹا کر دیکھتے ھین جانتےھین کہ جوان ھي لیکن بچہ سمجھتے ھین یہہ حال تمہاري قوم کا ھي قسم شرعي کھاکر کہتا ھون کہ ایک شخص ھي کہ اوسکي عزت اورنام آوري جمہورکے نزدیک ثابت اورمتحقق ھي اور تم صاحب بھي جانتے ھو مگر جب تک اوس سے قطع نظر نکرو اور اوس مسخرے کو گمنام و ذلیل نہ سمجھہ لو تمکو چین نہ آئیگا پچاس برس سے دلي مین رھتا ھون ھزارھا خط اطراف و جوانب سے آتے ھین بہت لوگ ایسے ھین کہ محلہ نہین لکھتے بہت لوگ ایسے ھین کہ محلۂ سابق کا نام لکھہ دیتے ھین حکام کے خطوط فارسي اور انگریزي یہانتک کہ ولایت کے آئے ھوئے صرف شہر کا نام اور میرا نام یہہ سب مراتب تم جانتے ھو اور

اون خطوط کو تم دیکھہ چکے ہو اور پھر مجھسے پوچھتے ہو کہ اپنا مسکن بتا اگر مین تمھارے نزدیک امیر نہین نسہي اہل حرفہ مین سے بھی نہین ہون کہ جب تک محلہ اور تھانہ نلکھا جاے ہرکارہ میرا پتا نپاے آپ صرف دھلي لکھکر میرا نام لکھدیا کیجئے خط کے پہنچنے کا مین ضامن * پنجشنبہ ۴ ماہ اپریل * (۴۳۱)

ایضا

میري جان- ناسازي روزگار و بیربطي اطوار و بطریق داغ بالائے داغ آرزوے دیدار وہ دو آتش شرارہ بار اور یہہ ایک دریاے ناپیدا کنار وقِنا رَبّنا عَذابَ النّار خدا نے بھائي ضیاء الدین خان کے بڑھاپے پہ اور میري بیکسي پر رحم فرمایا میرا شہاب الدین خان بچ گیا امراض مختلفہ مین گھر گیا تھا بواسیر خوني زحیر تپ صداع بارے اب مِنْ کلِّ الوجوہ صحت حاصل ہی ضعف جاتے ہی جائیگا آگے کونسے قوي تھے کہ اب اونکو ضعیف کہا جاے ایک بڈھا کسي گلے مین جاتے جاتے ٹھوکر کھاکر گر پڑا کہنے لگا ہاے بڑھاپا ادھر اودھر دیکھا جب جانا کہ کوئی نہین ہی کہتا ہوا بڑھا کہ جواني مین کیا پتھر پڑتے تھے * و السلام غالب مستہام *(۴۳۲)

ایضا

لو صاحب پرسون تمھارا خط آیا اور کل دو پہر کو استاد میر جان آئے جب اونسے کہا گیا تو یہہ جواب پایا کہ مین مدت سے آمادۂ سفر لوھارو بیٹھا ہون حکیم صاحب کي گاڑي کي روانگي کے وقت مین نے اپنی گٹھري بھیجي تھي وہ پھري آئي اس مراد سے کہ گاڑي مین جگہہ نہ گٹھري کي نہ سواری کی ناچار چپ

هو رها اب وہ گٹھری ویسي هي بندهي هوئي رکهي هی جب میاں خان اور وزیر خان روانه هونگے اور منشي امداد حسین مجهکو اطلاع دینگے تو مین فورا چل دونگا پا برکاب هون کل هي آخر روز غلام حسن خان آئے کل اونهون نے چوتهے دن کهانا کهایا تها هیضه هوگیا تها قی متواتر دست پے به پے غرض بچ گئے کهتے تهے که آج جولائي کي ۱۷ تاریخ هی ۱۳ دن یهه اور پانچ دن اگست کے اور نهین جاسکتا تنخواه لیکر بادشته بونت‌کر ایک دن نه ٹهہرونگا لوهارو کي راه لونگا مرزا شمشاد علي بیگ سے تمهارا پیام کها گیا کیا بعید هی جو غلام حسن خان کے همسفر هو جائین بهائي کي طرف سے منشي امداد حسین خان کو لکهوا بهیجو که میان جان و غیرہ کے ساتهه اوستاد کو ضرور بهیجنا اور تم اپني طرف سے اپنے ابن عم غلام حسن خان کو بحواله میري تحریر کے عیادت اور اوایل اگست مین روانگي کی تاکید لکهه بهیجو * بیت *

در بزم وصال تو بهنگام تماشا * نظاره ز جنبیدن مژگان گله دارد

یهه زمین قدسي علیه‌الرحمة کے حصه مین آگئی هی مین اسمین کیونکر تخم ریزی کرون اور اگر بیحیائي سے کچهه هاتهه پانو هلاؤن تو اس شعر کا جواب کهان سے لاون * بیت *

هرگز نتوان گفت‌درین قافیه اشعار * بیجاست برادر اگر ازمن گله‌دارد

التوايي شرب شراب ۲۲ جون - شروع شراب ۱۰ جولائي

المنت لله که در میکده بازست * (۴۳۳)

ایضا

علائي مولائي غالب‌کو اپنا دعاگو اور خیرخواه تصور کرین ماده‌های

تاریخ کو نه آپ قالب نظم مین لائین اور نه اور کو اس امر منکر کي تکلیف دین بهائي سمجهو- یزید پر لعن منجمله عبادت سهی لیکن تقریبا کهدیتے هین که بر یزید لعنت - کسي مومن نے اوسکي هجو مین قصیده نهین لکها ابداع ماده هاي تاریخ تمهارے حسنات مین لکها گیا مثاب تم هوچکے اجر پاؤگے انشاء الله اب اپنے کو بدنام اور کسيکو ملول اور عداوتکو ظاهر اور اگر ظاهر رهی تو محکم نکرو - علی بخش خان مرحوم مجهسے چار برس چهوتا تها مین سنه ۱۲۱۲ مین پیدا هوا هون ابکے رجب کے مهینے سے اونترواں برس شروع هوا هی اوسنے ۶۶ برسکي عمر پائي نئي تقریر و تحریر کا آدمي تها اکبر آباد مین میور صاحب سے ملے اثناے مکالمت مین کهنے لگے که مین چچا جان کے ساتهه جرنیل لارڈ لیک صاحبکے لشکر مین موجود تها اور هولکر سے جو محاربات هوئے هین اوسمین شامل رها هون بے ادبي هوتي هی ورنه اگر قبا و پیرهن اوتار کر دکهلاون تو سارا بدن تکڑے تکڑے هی جا بجا تلوار اور برچهي کے زخم هین وه ایک بیدار مغز و دیده ور آدمي انکو دیکهه دیکهکر کهنے لگا که نواب صاحب هم ایسا جانتے هین که تم جرنیل صاحب کے وقت مین چار یا پانچ برسکے هوگے یهه سنکر آپ نے کها که درست بجا ارشاد هوتا هی (خدایش بیا مرزاد و بدین دروغهاي بے نمک مگیراد) غالب شنبه ۱۰ جولائي ۱۸۶۴ع* (۱۳۴)

ایضا

صاحب - صبح جمعه کو مین نے تمکو خط لکها اوسیوقت بهیجدیا پهر دن چڑهے سنا که شبکو پهر دوره هوا گیا حال پوچها علي محمد

بیگ کي زباني یہہ معلوم ہوا کہ بہ نسبت دورہ ہاي سابق خفیف تھا اور افاقہ جلد ہوگیا - کل مرزا شمشاد علي بیگ ناقل تھے کہ مجھسے علي حسین خان کہتے تھے کہ نواب صاحب فرماتے ہیں کہ لوہارو چلوگے اور ہماري دال روٹي قبول کروگے میں نے کہا کہ میں دال روٹي چاہتا ہون مگر پیٹ بھر کے غالب کہتا ہی کہ اس بیان سے یہہ معلوم ہوا کہ سالک سے سلوک منظور نہیں

تنہاے ہواي شمشاد در سراست * شعر *

رموز مملکت خویش خسروان دانند

گداے گوشہ نشیني تو حافظا مخروش

غالب * ۹ فروري سنہ ۱۸۶۲ع (۴۳۵)

ایضا

صاحب - میں از کار رفتہ و درماندہ ہون آج تمہارے خط کا جواب لکھتا ہون لفظ خسر کے باب میں اتني توضیح کیا ضرور تھي میرا علم لغات عربیہ کا محیط نہیں ہی اور یہہ بطریق حق الیقین جانتا ہون کہ خسر لغت فارسي نہیں سسرے کي تفریس سے خسر پیدا ہوا ہو تو کیا عجب ہی تم سے اسکي تحقیق چاہیے تھی کہ یہہ لغت عربي الاصل نہو وہ معلوم ہوا کہ عربي نہیں لغت ہندي ہی مفرس اور یہي تھا میرا عقیدہ - علي حسین خان آئے دو تین بار مجھسے مل گئے اب نہ وہ آسکتے ہیں نہ میں جاسکتا ہون نصیب دشمنان وہ لنگڑے میں لولا اونکے پانوٴ کا حال مفصل تمکو معلوم ہوگا جونکیں لگیں کیا ہوا کہان تک نوبت پہنچي میري حقیقت سنو مہینا بھر سے زیادہ کا عرصہ ہوا بائیں

پانوٴ مین ورم کف پا سے پشت پا کو گھیرتا ہوا پنڈلي تک آماس کھڑا ہوتا ہون تو پنڈلي کي رگین پھٹنے لگتي ہین خیر نہ اوٹھا روٹي کھانے محلسرا نگیا کھانا یہین منگا لیا آور حوایج کو کیا کرون یہہ سب موقع خیال مین لاکرسونچلو کہ کیا گزرتي ہوگي اغاز فتق مزید علیہ یا مستزاد (ع) پیري و صد عیب چنین گفتہ اند * اپنا یہہ مصرع بار بار چپکے چپکے پڑھتا ہون (ع) اے مرگ ناگہان تجھے کیا انتظار ہی * مرگ اب ناگہاني کہان رہي اسباب و آثار سب فراہم ہین - ہاے الہي بخش خان مغفور کا کیا مصرع ہی (ع) آہ جي جاون نکل جاے اگر جان کہین * زایدہ بے فایدہ مرگ کا طالب غالب * جمعہ ۳ جولائي سنہ ۱۸۶۳ * (۴۳۶)

ایضا

ولیعہدي مین شاہي ہو مبارک * عنایات الہي ہو مبارک اس امر فرح و ہمایون کي شہرت مین کوشش بے حوصلگي ہی اور اسکے اخفا مین مبالغہ خفقانیت تم اپني زبان پر نہ لاو اگر کوئي اور کہے مانع نہ آو نہ اشتہار نہ آستتار * دورہ ہوا مدت معیندہ کے بعد اور پھر جھاگ کا نہ آنا اور تمھارے پکارنے سے متنبہ ہوجانا مادہ کي کمي کي علامتین ہین شدت مین جسقدر خفت ہو غنیمت ہی میرے خطوط اردو کے ارسال کے باب مین جو کچھہ تمنے لکھا تمھارے حسن طبع پر تمسے بعید تھا مین سخت بیمزہ ہوا اگر بیمزگي کي وجوہ لکھون تو شاید ایک تختہ کاغذ سیاہ کرنا پڑے اب ایک بات موجز و مختصر لکھتا ہون سنو بھائی اگر اون خطوط کا تمکو اخفا منظور ہو اور شہرت تمھارے منافي طبع ہی

تو هرگز نہ بھیجو قصہ تمام ہوا اور اگر اونکے تلف ہونیکا اندیشہ ہی تو میری دستخطی خطوط اپنے پاس رہنے دو اور کسی متصدی سے نقل اوترواکر چاہو کسیکے ہات چاہو بسبیل پارسل ارسال کرو لیکن جلد - خدا کے واسطے کہیں غصہ میں آکر عطاے تو بلقای تو کہکر اصل خطوط نہ بھیجدینا کہ یہہ امر میرے مخالف مقصود ہی - بھلا صاحب ڈرتا ہوں میں تمسے - ادہر خط پڑھا ادہر جواب لکھکر ڈاک میں بھیجا تمہارا خط رہنے دیا ہی جب آقا شمشاد علی بیگ آئینگے پڑھ لینگے * (۴۳۷)

ایضا

میری جان کیا کہتے ہو کیا چاہتے ہو ہوا ٹھنڈی ہوگئی پانی ٹھنڈا ہوگیا فصل اچھی ہوگئی اناج بہت پیدا ہوگیا توقیع جانشینی مجھسے تمکو پہنچا خرقہ پایا سبحہ و سجادہ کا یہاں پتا نہیں ورنہ وہ بھی عزیز نہ رکھتا اس سے بڑھکر یہہ کہ بھائی نے شفا پائی استاد میر جان پہنچ گئے آخر اکتوبر میں یا آغاز نومبر میں نیر رخشان کو بھی وہیں لو پھر عقرب و قوس کے آفتاب کا کیا ذکر ابان ماہ و آزرماہ سے کیا غرض * شعر *

بسی تیر و دیماہ و اردی بہشت * برایدکہ ما خاک باشیم و خشت

استاد میرجان کو اس راہ سے کہ میری پہوپی اونکی چچی تہیں اور یہہ مجھسے عمر میں چھوٹے ہیں دعا اور اس روسے کہ دوست ہیں اور دوستی میں کمی و بیشی سن و سال کی رعایت نہیں کرتے سلام اور اس سبب سے کہ استاد کہلاتے ہیں بندگی اور اس نظر سے کہ یہہ سید ہیں درود اور موافق مضمون اس مصرع کے

سوی الله والله مافی الوجود * سجود ـ حضرت وہ شرفنامہ نہین ہی کسي احمق نے شرفنامہ مین سے کچھہ لغات اکثر غلط کمتر صحیح چنکر جمع کئے ہین نہ دیباچہ ہی کہ اوس سے جامع کا حال معلوم ہو نہ خاتمہ ہی کہ عہد و عصر کا حال کھلے بایںہمہ میان ضیاء الدین کے پاس ہی اگر وہ آجائینگے تو اونسے کہدونگا اگر وہ لادینگے تو اونکو قیمت دیکر علائی مولائی کو بھیج دونگا خصي بکرون کے گوشت کے قلئے دوپیازے پلاو کباب جو کچھہ تم کھا رہے ہو مجھکو خدا کي قسم اگر اوسکا کچھہ خیال بھي آتا ہو خدا کرے بیکانیر کي مصري کا کوئي ٹکرا تمکو میسر نہ آیا ہو کبھي یہہ تصور کرتا ہون کہ میر جان صاحب اوس مصری کے ٹکرے چبا رہے ہونگے تو یہان مین رشک سے اپنا کلیجہ چابنے لگتا ہون ـ نجات کا طالب غالب * سہ شنبہ ۱۵ ماہ اکتوبر سنہ ۱۸۶۱ع * (۴۳۸)

ایضا

خاک نمنا کم و تو باد بہار * ناتوانی (کی توانی) مرا زجا بردن

ہان نسیمی زمن چہ میخواہی * زدمت خویشتن چہ میخواہي

خوشي مجھہ مین تم مین مشترک ہی تمنے مجھے تہنیت دی تو مبارک اور مین نے تمہین تہنیت دی تو مناسب للہ الحمد للہ الشکر ـ بھائي سچ تو یون ہی کہ اندنون مین میرے پاس ٹکٹ نہین اگر بیرنگ بھیجون تو کہار ماندہ اوٹھہ نہین سکتا ڈاک گھر تک جاے کون ـ اپنا مقصود تمہارے والد ماجد سے اور تمہارے جدۂ ماجدہ اور تمہارے عم عالیمقدار سے کہہ چکا ہون

خلاصہ یہہ کہ میری بي بي اور بچون کو کہ یہہ تمہارے قوم کے هین مجهہ سے لیلو کہ مین اب اس بوجهہ کا متحمل هو نہین سکتا اونہون نے بهي بشرط ان لوگونکے لوهارو جانیکے اس خواهش کو قبول کیا میرا قصد سیاحت کا هی پنشن اگر کهل جائیگا تو وہ اپنے صرف مین لایا کرونگا جہان جي لگا وهان رہ‌گیا جہان سے دل اوکهڑا چل دیا (ع) تا درمیانہ خواستۂ کردگار چیست * غالب دوشنبہ ۱۳ محرم سنہ ۱۲۷۵ مطابق ۲۳ اگست سنہ ۱۸۵۸ * (۴۳۹)

ایضا

مرزا علائي مولائي ۔ نہ لاهور سے خط لکها نہ لوهارو سے بقدر مادہ حمق محو انتظار بلکہ امیدوار رها اب جو کسیطرحکي توقع نرهي تو شکوہ طرازي کا موقع هات آیا اگرچہ جانتا هون کہ ایک شکوہ کے دفع مین طوطي نامہ برابر ایک رسالہ لکهوگے اور هزار وجہین موجہ بیان کروگے مین اس تصور کا مزہ اوٹها رها هون کہ دیکهون کیا لکهتے هو ۔ دادي صاحبہ سے لکهوانا پهوپهي صاحبہ سے لکهوانا غالب سے لکهوانا بعد حصول اجازت نہ انا اسکے بهي کچهہ معني هین یا نہین اچها میرا میان کچهہ اس باب مین لکهہ ۔ چپڑی اور دو دو ایک مندیل اور ایک سلایا کوئي اور چیز مبارک ۔ بچون کو میری دعا کہنا اور اونکي خیر و عافیت لکهنا اوستاد میر جان صاحب کو سلام مزا تو جب ملیگا کہ تم دلي آو اور اپني زبان سے لاهور کے هنگامۂ انجمن کا حال بیان کرو۔ نجات کا طالب غالب

چارشنبہ ۳ نومبر سنہ ۱۸۶۴ع * (۴۴۰)

ایضا

جانا عالیشانا - پہلے خط اور پھر بتوسط برخوردار علي حسین خان مجلد کلیات فارسي پہنچے حیرت ہی کہ چار روپیہ قیمت کتاب اور ۲؍ محصول ڈاک قالب انطباع مین آکر پانچروپیہ قیمت اور ۵؍ محصول قرار پاوے خیرجہان سو وہان سوا سی - میرا حال تمہین اور تمہارا حال مجھے معلوم ہی (ع) این ہم اندر عاشقي بالاے غمہاے دگر * ابکے چھٹي مین شاید ندے سکون نومبر سنہ حال مین ۶۵ تمہارے پاس پہنچ جائیدگے انشاءالله العلي العظیم مین بیجیا تہا نہ مرا اچھا ہونیلگا عوارض مین تخفیف ہی طاقت آتي چلي ہی مختصر مفید * شعر *

درنامہ جزاین مصرع شاعر چہ نویسم * ایواے زمحرومي دیدار دگر ہیچ

نجاتکا طالب غالب * صبح یکشنبہ ۲۰ ستمبر سنہ ۱۸۶۳ع (۱۴۱)

ایضا

اہی میری جان مثنوي ابر گہربار کونسي فکر تازہ تھي کہ مین تجھکو بھیجتا کلیات مین موجود ہی معہذا شہاب الدین خان نے بھیجدي مین مکرر کیا بھیجتا تب محرق کے دیکھنے سے انکار کیون کرتے ہو اگر منافي طبع تحریر کو بسبب انزجار ندیکھا کرتے تو فریقین کي کتب مبسوطہ کہان سے موجود ہوئین افسوس کو مین نے عربي جانا عربي نہین ہی اب مانا یہہ ایک سہو طبیعت تہا میرا اعتراض تو خلط مبحث پر ہی افسوس و فسوس ایک کیون ہو جاے یہان کے اطوار مجھسے باوجود قرب مخفي اور تمپر با اینہمہ بعد آشکار دوران با خبر در حضور و نزدیکان بے بصر دور

روپیه آگیا دلسے نکلا مخزن سے نکلا هاتهه سے نهین نکلا جب هاتهه سے نکل جائیگا اور جنس مول لیجائیگي اور یهه گند کت جائیگا تب ترسان پیشگاه نادري مین تمهارے یهان آنیکے باب مین کچهه عرض کیا جائیگا مین اندنون مردود بهي هون والسلام *

صبحدم با ابوالبشر گفتم * پارهٔ زر بده که زر داري
حیف باشد که از چومن پسری * خاک رنگین عزیز تر داري
گفت حیف است از توخواهش زر * که تو گنجینهٔ گهر داري
گنجدان سخن حوالهٔ تست * خود ببین تاچه ای پسر داري
پیش من زر کجاست جان پدر * ببري هرچه در نظر داري
گفتم اینک به بند پیماني * زر بمن میدهي اگر داري
سر زنبیل آن عمر عیار * که ز عیاریش خبر داری
بکشا زود و زر بریز و بگوی * که همین مدعا مگر داري
گفت بابا فسانهٔ بوده است * چه فرو ریزم و چه برداري

در شنبه ۲۳ ذی الحجه سنه ۱۲۸۰ع (۴۶۲)

ایضا

یکم جنوري سنه ۱۸۶۴ع * علائي مولائي کو غالب طالب کي دعا بیچاره مرزا کا معامله علي حسین خان کي معرفت طي هوگیا یهان پندره کا سوال وهان دس مین سے تین کم کرنیکا خیال متوسط دوسرا جو علي حسین خان بهادر کے بعد درمیان ائے وه کیا کرے اور کیا کہے مرزا قانع و متوکل هین نه پندره مانگتے هین نه دس الله بس ما سوا هوس جناب ترولین صاحب بهائي کے دوست دلي دلي آئے لارڈ صاحب کہلاتے هین سنتا هون که کل اکبرآباد

جاتے هین بهائي علي بخش خان مدت سے بیمار تھے راتکو بارہ
پر دو بجے مرگئے انا للہ و انا الیہ راجعون تمہارے عم نامدار آج دنکو
بارہ بجے سلطان جي گئے هین مین نجاسکا تجہیز و تکفین اونکي
طرفسے عمل مین آئیگي بارہ پر تین بجے یہہ خط مین نے تمہین
لکھا هی کل شنبہ ۲ جنوري صبح کو ڈاک گھر بھیجدونگا مشفقي
شفیقي میرجانصاحب کوسلام مع الاکرام نجات کا طالب غالب# (۴۴۳)

ایضا

لا موجود الا اللہ اوس خدا کي قسم جسکو مین نے ایسا مانا هی
اور اوسکے سوا کسیکو موجود نہین جانا هی کہ خطوط کے ارسال کو
مکرر نہ لکھنا از راہ ملال نتھا طالب کے ذوق کو سست پاکر مین
متوقف هوگیا متوسط ایک جلیل القدر آدمي اور طالب کتب کا
سوداگر هی اپنا نفع نقصان سونچیگا لاگت بچت کو جانچیگا مین
متوسط کو مهتمم سمجھا تھا اور یہہ خیال کیا تھا کہ یہہ چھپوائیگا
۳۰ رقعے ایک جگہہ سے لیکر اونکو بھیجے اوسکي رسید مین تقریبا
اونہون نے طلب رقعات بہ تکلیف سوداگر لکھي اور اوس سوداگو
کو مفقود الخبر لکھا ظاهرا کتابین لیکر کہین گیا هوگا کتابین لینے
گیا هوگا یہہ ۲۳ لفافے اور ۳۴ خط بدستور میرے بکس مین موجود
و محفوظ رهینگے اگر متوسط بتقاضا طلب کریگا ان خطوط کي
نقلین اوسکو اور اصل تمکو بھیجدونگا ورنہ تمہارے بھیجے هوئے کاغذ
تمکو پہنچ جائینگے میان ان خطونکے ارسال مین تمنے مجھسے وہ کیا
جو مین نے تمسے درجانہ مین کیا تھا بھلا مین تو پیر خرف هون
اور سن خرافت کو نسیان لازم هي تمنے کیا سمجھکے کپڑا لپیٹ کر

اور مختتم کرکے بھیجا خطونپر ایک قلیل العرض کاغذ لپیٹکر ارسال کیا ہوتا اگر منشي بہاري لال میرا اور شہاب الدین کا دوست نہوتا تو پچاس روپیہ کا مجھکو دھپا لگتا (ع) رسیدہ بود بلائي ولی بخیر گزشت * غالب * صبح شنبہ ۳۰ مئي سنہ ۱۸۶۳ (۴۴۴)

ایضا

بدست مرگ ولي بدتر از گمان تو نیست * مکرر لکھہ چکا ہون کہ قصیدہ کا مسودہ میں نے نہین رکھا مکرر لکھہ چکا ہون کہ مجھے یاد نہین کونسي رباعیان مانگتے ہو پھر لکھتے ہوکہ رباعیان بھیج قصیدہ بھیج معنے اسکے یہہ کہ تو جھوٹا ہی ابکے تو مقرر بھیجیگا بھائي قران کي قسم انجیل کي قسم توریت کي قسم زبور کي قسم ہنود کے چار بید کي قسم دساتیر کي قسم ژند کي قسم پاژند کي قسم اُستاد کي قسم گرو کے گرنتھہ کي قسم نہ میرے پاس وہ قصیدہ نہ مجھے وہ رباعیان یاد - کلیات کے باب مین جو عرض کرچکا ہون (ع) برہمانیم کہ ہستیم و ہمان خواہد بود * جب مین دس پندرہ جلدین منگا لونگا ایک بھائیکو اور ایک تمکو ارمغان بھیجونگا اور اگر بھائي کو جلدي ہی تو لکھنو مین اودہ اخبار کا مطبع مالک اوسکا منشي نول کشور مشہور جتني جلدین چاہین لکھنو سے منگا لین مین بہرحال دو جلدین جسوقت موقع ہوگا بھیجدونگا * ۱۱ جون سنہ ۱۸۶۳ نجات کا طالب غالب * (۴۴۵)

ایضا

ہنگام نیمروز صاحب کل تمہارے خط کا جواب بھیج چکاہون پہنچا ہوگا آج صبحکو بھائي صاحب کے پاس گیا بھائي ضیاء الدین

خان اور میان شہاب الدین خان بھي وہین تہہ، مولوي صدرالدین میرے سامنے آئے حکیم محمود خان کے طور پر معالجہ قرار پایا ھی یعنے اونہون نے نسخہ لکھدیا ھی سو اوسکے موافق حبوب بن گئي ھین نقوع کي دوائین آج آکر بھیگینگي کل حبوب کے اوپر وہ نقوع پیا جائیگا مگر انداز و ادا سے ایسا معلوم ھوتا تھا کہ ابھي حضرت مریض کي اور اونکے ھوا خواھون کي رائے مین قصد اس استعلاج کا مذبذب ھی نسخہ کي حقیقت کو میزان نظر مین تول رہے ھین استاد میرجان بھي تہہ، نیم نامعقول مرزا اسد بیگ بھي تھے سبطرح خیریت ھی کل تمھارے خط مین دو بار یہہ کلمہ مرقوم دیکھا کہ دلي بڑا شہر ھی ھرقسم کے آدمي وھان بہت ھونگے اي میري جان یہہ وہ دلي نہین ھی جسمین تم پیدا ھوئے ھو وہ دلي نہین ھی جسمین تمنے علم تحصیل کیا ھی وہ دلي نہین ھی جسمین تم شعبان بیگ کي حویلي مین مجھسے پڑھنے آتے تہہ، وہ دلي نہین ھی جسمین سات برس کي عمرسے آنا جاتا ھون وہ دلي نہین ھی جسمین اکیاون برس سے مقیم ھون ایک کنمپ ھی مسلمان اھل حرفہ یا حکام کے شاگرد پیشہ باقي سراسر ھنود معزول بادشاہ کے ذکور جو بقیہ السیف ھین وہ پانچ پانچ روپیہ مہینا پاتے ھین اناث مین سے جو پیرزن ھین وہ کٹنیان اور جوانین کسبیان امراے اسلام مین سے اموات گنو حسن علیخان بہت بڑے باپکا بیٹا سو روپیہ روز کا پنشندار سو روپیہ مہینے کا روزینہ دار بذکر نامرادانہ مرگیا میر ناصر الدین باپ کي طرف سے پیرزادہ نانا اور ناني کي طرف سے امیرزادہ مظلوم مارا گیا آغا سلطان بخشي محمد

علیخان کا بیٹا جو خود بھي بخشي ھوچکا ھی بیمار پڑا نہ دوا نہ غذا انجام کار مرگیا تمہارے چچا کي سرکار سے تجہیز و تکفین ھوئي احیا کو پوچھو ناظر حسین مرزا جسکا بڑا بھائي مقتولونمین آیا اوسکے پاس ایک پیسا نہین ٹکے کي آمد نہین مکان اگرچہ رہنے کو ملگیا ھی مگر دیکھئے چھٹا رھے یا ضبط ھو جاے بدّھے صاحب ساري املاک بیچکر نوش جان کرکے بیک بیني و دوگوش بھرت پور چلے گئے ضیاءالدولہ کے پانسو روپیہ کرایہ کي املاک واگزاشت ھوکر پھر قرق ھوگئي تباہ خراب لاھورگیا وھان پڑا ھوا ھی دیکھئے کیا ھونا ھی قصہ کوتاہ قلعہ اور جھجر اور بہادرگڈہ اور بلبگڈہ اور فرخ نگر کم و بیش تیس لاکھہ روپیہ کي ریاستین مٹ گئین شہر کي امارتین خاک مین مل گئین ھنرمند آدمي یہان کیون پایاجاے جو حکما کا حال کل لکھا ھی وہ بیان واقع ھی صلحا اور زھاد کے باب مین جو حرف مختصر مین نے لکھا ھی اوسکو بھي سچ جانو اپنے والد ماجد کیطرف سے خاطر جمع رکھو سحر آسیب کا گمان ھرگز نکرو خدا چاھے تو استعمال آیارجات کے بعد بالکل اچھے ھوجائینگے اور اب بھي خدا کے فضل سے اچھے ھین عافیت کا طالب غالب یکشنبہ ۱۶ فروري ۱۸۶۲ * (۴۴۶)

ایضا

اجي مولانا علائي نوابصاحب دو مہینے تک کي اجازت دے چکے اور یہہ مین خبر تراشي نہین کرتا مرزا علي محمد بیگ کي زباني ھی کہ نواب صاحب علاء الدین خان سے کہہ چکے ھین کہ قصہ مٹ گیا ھی اب تم شوق سے دلي جاوٗ دو ھفتہ

سے لیکر دو مہینے تک کي تمکو رخصت هی پھر تم کیون نہ آئے خدا نے دعا خداوند نے استدعا قبول کي تمہاري طرفسے سست قدمي اور دلسردي کي کیا وجہ اگر حاکي کي حکایت جھوٹ هی تو تم سچ لکھو کہ ماجرا کیا هی مرزا یوسف علیخان عزیز تمہارے بلائے هوئے اور مہدي حسین بھائي صاحب کي مطلوب مرزا عبد القادر بیگ کے قبایل کے ساتھہ کل روانہ لوھارو ہوئے هین- شنبہ ۱۷ ستمبر سنہ ۱۸۶۴ نجات کا طالب غالب * (۴۴۷)

ایضا

میان مدعا اصلي ان سطور کي تحریر سے یہہ هی کہ اگر کل کمیٹي مین گئے هو تو میرے سوال کے پڑھے جانیکا حال لکھو ضمنا ذکر ایک مدبر کا لکھا جاتا هی جو تمنے اس مدبر کے صفات لکھي سب سچ هین احمق خبیث‌النفس حاسد طبیعت بري سمجھہ بري قسمت بري ایکبار مین نے دکني کي دشمني مین گالیان کھائي ایکبار بنارسي کي دوستي مین گالیان کھاونگا مین نے جو تمہین اسکے باب‌مین لکھا تھا وجہ اوسکي یہہ تھی کہ مین نے سنا تھا کہ تمنے اپنے سائیسون سے کہدیا هی یا کہا چاھتے هو کہ اسکو بازار مین بیحرمت کرین یہہ بات خلاف شیوہ مومنین هی خلاصہ یہہ قصد نکرنا یہہ موید اوس قول کا هی جو مین نے تمسے پہلے کہا تھا کہ تم یون تصور کرو کہ اس نام کا آدمي اس محلے مین بلکہ اس‌شہر مین‌کوئي نہین - غالب * (۴۴۸)

ایضا

مولانا علائي و الله علي حسین خان‌کا بیان بمقتضاے محبت تھا

هر بار کہتا تھا اور یہہ کہتا تھا کہ حق بجانب اونکي هی نہ کوئي
هم سخن نہ کوئي همنفس نہ سیر نہ شکار نہ مجلس نہ دربار تنہائي
و بیشغلي اور بس جي نہ کیونکر گھبراے خفقان کیون نہو جاے
نہ دن یاد نہ تاریخ آج چوتھا یا بھئي شاید بھول گیا هون پانچوان دن
هی کہ منشي نول کشور بسواری ڈاک رهگراے لکھنو هوئے کل
پہنچ گئے هون یا آج پہنچ جائین آج روز یکشنبہ ۱۳ دسمبر کي
هی ایک دن منشی صاحب میرے پاس بیٹھے تھے اور برخوردار
شہاب الدین خان بھی تھا مین نے ثاقب کو مخاطب کرکے کہا
کہ اگر مین دنیادار هوتا تو اسکو نوکری کہتا مگر چونکہ فقیر تکیہ
دار هون تو یہہ کہہ سکتا هون کہ تین جگہہ کا روزینہ دار هون
ساڑھے باسٹھہ روپیہ یعنے ملعــہ سال سرکار انگریزي سے پاتا هون
اور بارہ سو سال رامپور سے اور چوبیس روپیہ سال ان مہاراج سے توضیح
یہہ کہ دو برس سے هر مہینے مین چار بار اخبار مجھکو بھیجتے هین
قیمت نہین لیتے مگر هان ارتالیس ٹکٹ مین مطبع مین پہنچا
دیا کرتا هون عــہ ۸ / جو مین نے پوچھے تھے کہ علی حسین
خانکے حوالہ کرون مقصود اس سے یہہ تھا کہ ارسال بسبیل هنڈوی
دشوار هی خیر اب جسطرح هوگا حصار پر هنڈوي لکھواکر تمکو
بھیج دونگا تم حصار پہنچکر روپیہ منگوا لیجو خدا چاہے تو دسمبر
مین روپیہ تمہارے پاس پہنچ جاے ۔ استاد میر جان صاحبکو
قدمبوس کہکر مجھکو فرعون بننا پڑا دوهائي خدا کي اب ایسا
نکرونگا میرا بسلام بلکہ دعا اونکو کہدینا ۔ پرسون مولوي صدرالدین
خان صاحب کو فالج هوگیا سیدھا هات رہ گیا هي زبان موٹي

ہو گئی ہی بات مشکل سے کرتے ہیں اور کم سمجھہ میں آتی ہی میں اپاہج ہون جا نہیں سکا - جو اونکو دیکھہ آتا ہی اوس سے اونکا حال پوچھا جاتا ہی - دن تاریخ صدر میں لکھہ آیا ہون کاتب کا نام غالب ہی کہ دستخط سے پہچان جاو * (۱۸۶۹)

ایضا

آج بدہ کے دن ۲۷ - رمضان کو پہر دن چڑھے جسوقت کہ میں کھانا کھاکر باہر آیا تھا ڈاک کا ہرکارہ تمہارا خط اور شہاب الدین خان کا خط معا لایا مضمون دونون کا ایک واہ کیا مضمون اِندنون میں کہ سب طرح کے رنج و عذاب فراہم ہیں ایک داغ جگرسوز یہہ بھي ضرور تھا سبحان اللہ میں نے اوسکي صورت بھي نہیں دیکھي یا ولادت کی تاریخ سني یا اب رحلت کي تاریخ لکھني پڑي پروردگار تمکو جیتا رکھے اور نعم البدل عطا کرے میاں اسکو سب جانتے ہیں کہ میں مادۂ تاریخ نکالنے میں عاجز ہون لوگون کے مادہ دئے ہوئے نظم کردیتاں ہون اور جو مادہ اپني طبیعت سے پیدا کرتا ہون وہ بیشتر لچر ہوا کرتا ہی چنانچہ اپنے بھائي کي رحلت کا مادہ دریغ دیوانہ نکالا پھر اوسمیں سے آٹھ کے عدد گھٹاے تمام دوپہر اسي فکر میں رہا یہہ نسمجھا کہ مادہ ڈھونڈھا تمہارے نکالے ہوئے دو لفظون کو تاکا کیا کہ کسي طرح سات اسپر بڑھاون بارے ایک قطعہ درست ہوا مگر تمہاري زبان سے یعنے گویا تمنے کہا ہی پانچ شعر میں تین شعر زاید دو موضح مدعا لیکن میں نہیں جانتا کہ تعمیہ اچھا ہی یا برا ہي ہان اغلاق تو البتہ ہی تامل سے سمجھہ میں آتا ہی اور شاید لوح مزار پر کھدوانیکي قابل نہو * قطعہ *

درگریه اگر دعوی هم چشمی ما کرد * بینی که شود ابر بهاری خجل از ما
ناچار بگریئیم شب و روز که این سیل * باشد که برد کالبد آب و گل از ما
گفتی که نگهدار دل از کشمکش غم * خود گرد برآورد غم جان گسل از ما
یحیی شد و از شعلهٔ سوز غم هجرش * چون شمع دود دود بسر متصل از ما

غمدیده نسیمی پی تاریخ وفاتش
بنوشت که در داغ پسر سوخت دل از ما

ما کے عدد ۴۱ دل کے عدد ۳۴ ما مین سے دل گیا گویا اکتالیس مین سے ۳۴ گئے باقی رہے سات وہ داغ پسر پر بڑھائے ۱۲۷۸ ہاتھہ آئے * (۴۵۰)

ایضا

سبحان الله هزار برس تک نه پیام بهیجنا نه خط لکهنا اور پهر لکهنا تو سرا سر غلط لکهنا مجهسے کتاب مستعار مانگتے هو یاد کرو که تمکو لکهه چکا هون که دساتیر اور برهان قاطع کے سوا کوئی کتاب میرے پاس نهین از انجمله برهان قاطع تمکو دے چکا هون دساتیر میرا ایمان و حرز جان هی اشعار تازه مانگتے هو کهانسے لاؤن عاشقانه اشعار سے مجهکو وه بعد هی جو ایمان سے کفر کو گورمنت کا بهات تها بهٹی کرتا تها خلعت پاتا تها خلعت موقوف بهٹی متروک نه غزل نه مدح هزل و هجو میرا آئین نهین پهر کهو کیا لکهون بوڑهے پهلوان کے سے پیچ بتانیکو رهگیا هون اکثر اطراف و جوانب سے اشعار آجاتے هین اصلاح پاجاتے هین باور کرنا اور مطابق واقع سمجهنا تمهارے دیکهنے کو دل بهت چاهتا هی اور دیکهنا تمهارا موقوف اسپر هی که تم یهان آو کاش اپنے والد ماجد کے ساتهه چلے آتے اور

مجھکو دیکھہ جاتے اردو کا دیوان رامپور سے لایا ھون اور وہ آگرہ گیا ھی وھان منطبع ھوگا ایک نسخہ تمھارے پاس بھي پہنچ جائیگا

تم جانو تمکو غیر سے جو رسم و راہ ھو
مجکو بھي پوچھتے رھو تو کیا گناہ ھو

مرقومۂ روز دوشنبہ ۲ جولائي سنہ ۱۸۶۰ غالب * (۴۵۱)

ایضا

صاحب میرا برادر عالیقدر اور تمہارا والد ماجد اب اچھا ھی از روی عقل اعادہ مرض کا احتمال باقي نہین ھی رھا وھم اوسکي دوا لقمان کے پاس بھي نہین - مرزا قربان علي بیگ اور مرزا شمشاد علي بیگ کے باب مین جوکچھہ تمنے لکھا ھی اور آیندہ جو کچھہ لکھوگے میري طرف سے جواب وھي ھوگا جو آگے لکھہ چکا ھون یعنے مین تماشائي محض رھونگا اگر بھائي صاحب مجھسے کچھہ ذکر کرینگے تو بھلي کھونگا - آپکے عم عالیمقدار جو فرماتے ھین کہ غالب کو بیٹھے ھوے ھزارھا تسویلات و خیالات دکھائي دیتے ھین یہہ حضرت نے اپني ذات پر میري طبیعت کو طرح کیا ھی اور وہ یہہ سمجھے ھین کہ جسطرح مین مبتلاے وساوس و اوھام ھون اور لوگ بھي اسیطرح بخارات مراقي مین گرفتار ھونگے قیاس مع الفارق ھی نہ تخیل صادق یہان لا موجود الا اللہ کي بادۂ ناب کا رطل گران چڑھائے ھوئے اور کفر و اسلام و نور و نار کو مٹائے ھوئے بیٹھے ھین * شعر *

کجا غیر و کو غیر و کو نقش غیر * سواے اللہ و اللہ ما في الوجود

ضیمران بروزن دُر گران لغت عربي ھی نہ معرب مین یہہ نہین کہہ سکتا کہ یہہ پھول ھندوستان مین ھوتا ھی یا اسکي تحقیقات

از روے الفاظ الادویه ممکن هی * * * * * * * *

صبح جمعه ۵ رمضان و ۷ مارچ سال رستاخیز * رباعي خط مین لکھنے بھول گیا یہه مین نے بھائي کو۔ تہنیت مین بھیجی تھي

ای کرده بمہر زرفشاني تعلیم * پیدا از کلاه تو شکوه دیهیم
بادا بتو فرخنده ز یزدان کریم * پروانگي جدید اقطاع قدیم (۴۵۲)

ایضا

مولانا علائي۔ نہ مجھے خوف مرگ نہ دعوي صبر هی میرا مذهب بخلاف عقیدهٔ قدریه جبر هی تمنے میانجیگري کي بھائي نے برادر پروري کي تم جیتے رهو وه سلامت رهین هم اسي حویلي مین تا قیامت رهین اس ایہام کي توضیح اور اس اجمال کي تفصیل یہه هی که مینه کي شدت سے چھوٹا لڑکا ڈرنے لگا اوسکي دادي بھي گھبرائي مجھکو خلوتخانه کا دروازه غرب رویه اور اوسکے آگے ایک چھوٹا سا سه دره یاد تھا جب تمھارے پانو مین چوٹ لگي هی تو مین اوسي دروازه سے تمکو دیکھنے آیا تھا یہه سمجھکر خلوتخانه کو محلسرا بنایا چاهتا تھا که گاڑي ڈولي لونڈي اصیل کاچھن تیلن تنبولن کہاري پنہاري ان فرقونکا ممر وه دروازه رهیگا میري اورمیرے بچونکي آمدو رفت دیوان خانه مین سے رهیگي عیاذا بالله وه لوگ دیوانخانه مین سے آئین جائین اپنے بیگانے کو هر وقت پچھلپائیان نظر آئین۔ بے وفادار جنکو تم کچھه اور بھائي خوب جانتے هین اب تمھاري پھوپي نے اونهین وفادار بیگ بنا دیا هی باهر نکلتي هین سودا تو کیا لائینگي مگر خلیق اور ملنسار هین رستہ چلتون سے باتین کرتي پھرتي هین

جب وہ محل سے نکلینگي ممکن نہین کہ اطراف نہر کي سیر نکرینگي ممکن نہین کہ دروازہ کے سپاھیون سے باتین نکرینگي ممکن نہین کہ پھول نہ توڑین اور بي بي کو لیجاکر ندکھائین اور نکہین کہ یہہ پھول تائي چچا کے بیٹے کي کائي کي این (شرح) تمھارے چچا کے بیٹے کي کیاري کے ھین - ھی ھی ایسے عالیشان دیوانخانہ کي یہہ قسمت اور مجھسے نازک مزاج دیوانیکي یہہ شامت معہذا اوس سہ دري کو اپنے آدمیونکے اور لڑکونکے مکتب کے لئے ھرگز کافي نجانا مور اور کبوتر اور دنبہ اور بکري باھر گھوڑونکے پاس رھسکتے تھے عَرَفْتُ رَبِّيْ بِفَسْخِ الْعَزَايِمْ پڑھا اور چپ ھو رھا مگر تمھاري خاطر عاطر جمع رہے کہ اسباب وحشت و خوف و خطراب نرھے مینہہ کھل گیا ھی مکان کے مالکونکي طرف سے مدد شروع ھوگئي ھی نہ لڑکا ڈرتا ھی نہ بي بي گھبراتي ھی نہ مین بے آرام ھون کھلا ھوا کوٹھا چاندني رات ھوا سرد تمام رات فلک پر مریخ پیش نظر دو گھڑیکے تڑکے زھرہ جلوہ گر ادھر چاند مغرب مین ڈوبا ادھر مشرق سے زھرہ نکلي صبوحي کا وہ لطف روشني کا وہ عالم * ۶ ماہ اگست سنہ ۱۸۶۲ع * (۴۵۳)

ایضا

صبح سہ شنبہ نہم ستمبر سنہ ۱۸۶۲ * جان غالب مگر جسم سے نکلي ھوئي جان قیامت کو دوبارہ ملنے کي توقع ھی خدا کا احسان مرزا قربان علي بیگ تمھاري کشش کے مجذوب کیون بنتے وہ تو خود سالک ھین مگر ھان یہہ صاحب زادہ سعادتمند رضوان سو اسکے آپ مالک ھین نواب صاحب کا ھم مطبخ اور آپکا

هم مایدہ هونا بهتر هوا کاش تم یهہ لکهتے کہ مشاهرہ کیا مقرر هوا اثنا عشري ایک تم هو سو تمهین کیا اختیار هی البتہ عشرۂ مبشرہ کي اولویت پر مدار هی باپ تمهارا خلاف قاعدہ اهل سنت جماعت عشرہ مین سے ثلثہ کو کم کرتا تها رضوان نے نمانا کیونکر مانتا وہ تو ثلثہ کا دم بهرتا تها - تهورخان صاحب کے باب مین بندہ جویا اس خبر کا هی کہ اب لوهارو سے اونکا ارادہ کدهر کا هی - رضوان کو دعا پهنچے نواب صاحب کي عنایت اور مولانا علائي کي صحبت مبارک هو پیر جي سے جب پوچهتا هون کہ تم خوب شخص هو اور وہ کهتے هین کیا کهنا هی اور مین پوچهتا هون کسکا تو وہ فرماتے هین مرزا شمشاد علي بیگ کا آین اور کسیکا نام تم کیون نهین لیتے دیکهو یوسف علي خان بیٹهے هین هیرا سنگهہ موجود هی واہ صاحب مین کیا خوشامدي هون جو منهہ دیکهي کهون میرا شیوہ حفظ الغیب هی غایب کي تعریف کرني کیا عیب هی هانصاحب آپ ایسي هي وضعدار هین اسمین کیا ریب هی * (۴۵۴)

ایضا

جانا عالیشانا - خط پهنچا خط اوتها تمهاري آشفتہ حالي مین هرگز شک نهین تم کهین قبائل کهین والي شهر ناسازگار انجام کار ناپیدار ایکدل اور سو آزار اللہ تمهارا یاور علي تمهارا مددگار مین پا در رکاب بلکہ نعل در آتش کب جاؤن اور فرخ سیر کو دیکهون ایک خط مین نے علي حسین خان کو لکها وهان سے اوسکا جواب آ گیا روهیلا پهوڑے پهنسي مین مبتلا هی خدا اوسکو صحت دے شمشاد

علي بیگ کہان الور پہنچا اور اسطرح گیا کہ شہاب الدین خان سے
بھي ملکر نہ گیا خیر (ع) رموز مصلحت خویش خسروان دانند *
یہان جشن کے وہ سامان ہو رہے ہین کہ جمشید اگر دیکھتا تو
حیران رہجاتا شہر سے دو کوس پر آغا پور نامي ایک بستي ہی
آٹھہ دس دن سے وہان خیام برپا تہے پرسون صاحب کمشنر بہادر
بریلي مع چند صاحبون اور میمون کے آئے اور خیمون مین اوترے
کچھہ کم سو صاحب اور میم جمع ہوئے سب سرکار رامپور کے مہمان
کل سہ شنبہ ۵ دسمبر حضور پر نور بڑے تجمل سے آغا پور تشریف
لیگئے بارہ پر دو بجے گئے اور شام کو پانچ بجے خلعت پہنکر آئے وزیر
علیخان خانسامان خواصي مین سے روپیہ پہینکتا ہوا آتا تہا دو کوس
کے عرصے مین دو ہزار روپیہ سے کم نہ ایثار ہوا ہوگا آج صاحبان
عالیشان کي دعوت ہی (ڈنر) شام کا کہانا یہین کہایدگے روشني
آتشبازي کي وہ افراط کہ رات دن کا سامنا کریگي طوایف کا وہ ہجوم
حکام کا وہ مجمع کہ اس مجلس کو ظوایف الملوک کہا چاہئے کوئي
کہتا ہی کہ صاحب کمشنر بہادر مع صاحبان عالیشانکے کل جائینگے
کوئي کہتا ہی پرسون۔ رئیسکي تصویر کہینچتا ہون قد رنگ شکل
شمایل بعینہ بہائي ضیاءالدین خان عمر کا فرق اور کچھہ کچھہ چہرہ
اور لحیہ متفاوت حلیم و خلیق باذل کریم متواضع متشرع متورع
شعر فہم سیکڑون شعریاد نظم کي طرف توجہ نہین نثر لکہتے ہین
اور خوب لکہتے ہین جلا لاے طبا طبائي کي طرز برتتے ہین شگفتہ
جبین ایسے کہ اونکے دیکہنے سے غم کوسون بہاگ جاے فصیح بیان
ایسے کہ اونکي تقریر سنکر ایک اور نئي روح قالب مین آئے اللہم دام

اقباله و زاد اجلاله بعد اختتام محافل طالب رخصت هونگا بعد حصول رخصت دلي جاؤنگا بهائي صاحب كي خدمت مين بشرط رسائي و تاب گويائی سلام كهنا اور بچونكي خير و عافيت جو تمكو معلوم هوئي هی وه مجهكو لكهنا * ٦ دسمبر سنه ١٨٦٥ ع كي بده كا دن صبح كے آٹهه بجا چاهتے هين كاتب كا نام غالب هی كه تم جانتے هوگے * (۴۵۵)

ايضا

صبح يكشنبه ٢٧ جولائي سنه ١٨٦۴ ع

ميري جان سن- پنجشنبه پنجشنبه جمعه ۹ هفته دس انوار گياره ايكمژه برهمزدن مينهه نهين تها اس وقت شدت سے برس رها هی انگيٹهي مين كويلے دهكا كر پاس ركهه لئے هين دو سطرين لكهين اور كاغذ كو آگ سے سينك ليا كيا كرون تمهارے خط كا جواب ضرور - لو سنتے جاو مرزا شمشاد علي بيگ كو تمهارا خط پڑهوا ديا اونهون نے كها كه غلام حسن خان كي معيت پر كيا موقوف هی مجهے آج سواري ملجاے كل چل نكلون اب مين كهتا هون كه اونٹ ٹٹو كا موسم نهين گاڑي كي تدبير هوجاے بس - پچاس برسكي بات هي كه الهي بخش خان مرحوم نے ايك زمين نئي نكالي مين نے حسب الحكم غزل لكهي بيت الغزل يهه

* پلا دے اوك سے ساقي جو همسے نفرت هي *
* پياله گر نهين ديتا نه دے شراب تو دے *

مقطع يهه

* اسد خوشي سے ميرے هاتهه پانو پهول گئے *

* کہا جو اوسنے ذرا میرے پانو داب تو دے *

اب مین دیکھتا ہون کہ مطلع اور چار شعر کسي نے لکھکر اس مقطع اور اوس بیت‌الغزل کو شامل اون اشعار کے کرکے غزل بنالي هی اور اوسکو لوگ گاتے پھرتے هین مقطع اور ایک شعر میرا اور پانچ شعر کسي الو کے جب شاعر کي زندگي مین گانے والے شاعر کے کلام کو مسخ کردین تو کیا بعید هی که دو شاعر متوفی کے کلام مین مطربون نے خلط کردیا هو مقطع بیشک مولانا مغربي کا هی اور وہ شعر جو مین نے تمکو لکھا هی اور یہہ شعر جو

اب لکھتا ہون * شعر *

داماں نگه تنگ وگل حسن تو بسیار * گلچین بہار تو ز داماں گله دارد

یہہ دونون شعر قدسي کے هین مغربي قدما مین اور عرفا مین هی جیسا عراقي انکا کلام دقایق و حقایق تصوف سے لبریز قدسي شاهجہاني شعرا مین صایب و کلیم کا همعصر اور همچشم انکا کلام شور انگیز ان بزرگون کي طرز و روش مین زمین و آسمان کا فرق -

بھائیکو سلام کہنا اور کہنا که صاحب وہ زمانه نہین که ادھر متھرا داس سے قرض لیا ادھر درباریمل کو مارا ادھر خوبچند چین سنکھه کي کوتھي جا لوتي هر ایک پاس تمسک مہري موجود شهد لگاؤ چاٹو نه مول نه سود اس سے بڑھکر یہہ بات که روٹي کا خرچ بالکل پھوپي کے سر با اینہمه کبھي خان نے کچھه دیدیا کبھي الور سے کچھه دلوا دیا کبھي ماں نے کچھه آگره سے بھیجدیا اب مین اور باسٹھه روپیه آٹھه آنے کلکٹري کے سو روپیه رامپور کے قرض دینے والا ایک میرا مختار کار وہ سود ماہ بماہ لیا چاهے مول مین قسط

اوسکو دینی پڑے انکم ٹکس جدا چوکیدار جدا سود جدا مول جدا بیبی جدا بچے جدا شاگرد پیشہ جدا آمد وهي ایک سو باسٹھہ تنگ آگیا گزارا مشکل هوگیا روز مرہ کا کام بند رهنے لگا سونچا که کیا کروں کہاں سے گنجایش نکالوں قہر درویش بجان درویش صبح کي تبرید متروک چاشت کا گوشت آدها راتکي شراب و گلاب موقوف بیس بائیس روپیه مہینا بچا روز مرہ کا خرچ چلا یاروں نے پوچها تبرید و شراب کب تک نه پیوگے کہا گیا که جب تک وہ نه پلائینگے پوچها که نه پیوگے تو کسطرح جیوگے جوابدیا که جسطرح وہ جلائینگے بارے مہینا پورا نہیں گزرا تها که رامپور سے علاوہ وجه مقرري اور روپیه آگیا قرض مقسط ادا هوگیا متفرق رها خیر رهو صبحکي تبرید راتکي شراب جاري هوگئي گوشت پورا آنے لگا چونکه بهائي نے وجه موقوفی اور بحالي پوچهي تهي اونکو یهه عبارت پڑها دینا اور حمزہ خان کو بعد سلام کہنا (ع)

ای بیخبر ز لذت شرب مدام ما * دیکها همکو یوں پلاتے

هیں - دریبه کے بنیونکے لونڈونکو پڑها کر مولوي مشهور هونا اور رسائل ابو حنیفه کو دیکهنا اور مسائل حیض و نفاس میں غوطه مارنا اور هی - اور عرفا کے کلام سے حقیقت حقهٔ وحدت وجود کو اپنے دلنشین کرنا اور هی - مشرک وہ هیں جو وجود کو واجب و ممکن میں مشترک جانتے هیں مشرک وہ هیں جو مسلمه کو نبوت میں خاتم المرسلین کا شریک گردانتے هیں مشرک وہ هیں جو نو مسلموں کو ابو الایمه کا همسر مانتے هیں دوزخ ان لوگوں کے واسطے هی میں موحد خالص اور مومن کامل هوں زبان سے لا اله الا الله کہتا هوں اور

دلمین لا موجود الا اللہ لا موثر فی الوجود الا اللہ سمجھے ہوا ہون انبیا سب واجب التعظیم اور اپنے اپنے وقت میں سب مفترض الطاعت تھے محمد علیہ السلام پر نبوت ختم ہوئي یہہ خاتم المرسلین اور رحمۃ للعالمین ہین مقطع نبوت کا مطلع امامت اور امامت نہ اجماعي بلکہ من اللہ ہی اور امام من اللہ علیہ السلام ہی

ثم حسن ثم حسین اسیطرح تا مہدي موعود علیہ السلام

(ع) برین زیستم ہم برین بگزرم * ہان اتني بات اور ہی کہ اباحت اور زندقہ کو مردود اور شراب کو حرام اور اپنے کو عاصي سمجھتا ہون اگر مجھکو دوزخ میں ڈالینگے تو میرا جلانا مقصود نہوگا بلکہ مین دوزخ کا ایندھن ہونگا اور دوزخ کی آنچ کو تیز کرونگا تاکہ مشرکین و منکرین نبوت مصطفوی و امامت مرتضوي اوسمین چلین- سنو مولوي صاحب اگر ہٹ دھرمي نکروگے اور کتمان حق کو گناہ جانوگے تو البتہ تمکو یاد ہوگا اور کہوگے کہ ہان یادھي جن روزون مین تم علاء الدین خان کو گلستان اور بوستان پڑھاتے ہو اور تمنے ایک دن غریب کو دو تین تپانچے مارے ہین نواب امین الدین خان اون دنون مین لوہارو ہین علاء الدین خان کي والدہ نے تمکو ڈیوڑھي پر سے اوٹھا دیا تم باچشم پر آب میرے پاس آئے مین نے تم سے کہا کہ بھائي شریف زادونکو اور سردار زادونکو چشم نمائي سے پڑھاتے ہین مارتے نہین تمنے بیجا کیا آیندہ یہہ حرکت نکرنا تم نادم ہوئے اب وہ مکتب نشین طفل سے گزرکر پیر ہفتاد سالہ کے واعظ بنے تمنے کئي فاقون مین ایک شعر حافظ کا حفظ کیا ہی (چون پیر شدي حافظ الخ) اور پھر پڑھتے ہو اوسکے سامنے

کہ اوسکي نظم کا دفتر حافظ کے دیوان سے دو چند سہ چند هی
مجموعۂ نثر جدا گانہ اور یہہ بھي لحاظ نہین کرتے کہ ایک شعر
حافظ کا یہہ هی اور هزار شعر اوسکے مخالف هین * اشعار *
صوفي بیاکہ آئینہ صافست جامرا * تا بنگري صفای مئ لعلفام را
شراب ناب خور و روی مہ جبینان بین
خلاف مذهب آنان جمال اینان بین
ترسم کہ صرفۂ نبرد روز باز خواست * نان حلال شیخ ز آب حرام ما
ساقي مگر وظیفۂ حافظ ز بادہ داد * کاشفتہ گشت طرۂ دستار مولوي
میان مین بڑي مصیبت مین هون محلسرا کي دیوارین گر گئي
هین پاخانہ ڈہ گیا چھتین ٹپک رهي هین تمهاري پھوپھي کہتي
هین هاے دبي هاے مري دیوان خانہ کا حال محلسرا سے بدتر
هی مین مرنے سے نہین ڈرتا فقدان راحت سے گھبرا گیا هون
چھت چھلني هی ابر دو گھنٹے برسے تو چھت چار گھنٹے برستي
هی مالک اگر چاهے کہ مرمت کرے تو کیونکر کرے مینہہ کھلے
تو سب کچھہ هو اور پھر اثناے مرمت مین مین بیٹھا کسطرح
رهون اگر تمسے هوسکے تو برسات تک بھائي سے مجھکو وہ حویلي
جسمین میر حسن رهتے تھے اپني پھوپھي کے رهنے کو اور کوٹھي مین
سے وہ بالاخانہ مع دالان زیرین جو الهي بخش خان مرحوم کا مسکن
تھا میرے رهنے کو دلوادو برسات گزر جائیگي مرمت هوجائیگي
پھر صاحب اور میم اور بابا لوگ اپنے قدیم مسکن مین آ رهینگے
تمهارے والد کے ایثار و عطا کے جہان مجھپر احسان هین ایک یہہ
مروت کا احسان میرے پایان عمر مین اور بھي سهي غالب * (۴۵۶)

ایضا

چار شنبه ۱۸ مئي سنه ۱۸ - بقول عوام باسي عيد کا دن صبح کا
وقت - ميري جان غالب کثير المطالب کي کهاني سن مين اگلے
زمانه کا آدمي هون جهان ايک امر کي ابتدا ديکهي يهه جان ليا
که اب يهه امر مطابق اس بدايت کي نهايت پذير هوگا يهان
اختلاف طبايع کا وه حال که آغاز مغشوش انجام مخدوش مبتدا خبر
سے بيگانه شرط جزا سے محروم - سنا اور متواتر سنا که قصه طي هوگيا
اب علاء الدين خان مع قبائل آئينگے دل خوش هوا که اپنے محبوب
کي شکل مع اوسکے نتايج کے ديکهونگا پرسون آخر روز بهائي پاس
گيا اثناے اختلاط و انبساط مين مين نے پوچها که کهو بهائي علاء
الدين خان کب آينگے جواب کچهه نهين اب وه قصه تو طي هوگيا
هان وه تو روپيه مين نے دے بهي ديا مين نے کها تو اب چاهئے
که وه آئين فرمايا که شايد ابهي نه آئے (ع)
معلوم هوا که خير ٹهيڈنگا باجا * ناچار اراده کيا که جو کچهه کهنا
تها اب وه لکهکر بهيجون پرسون تو شام هوگئی تهي کل بغلگير هونے
والون نے دم نه لينے ديا اوسپر طره يهه که ثاقب نے کها که بهائي
تمهے شاکي هين اب ضرور آ پڑا که گزارش مدعا سے پهلے تمهارے رفع
ملال مين کلام کرون بهائي تم ميرے فرزند بلکه به از فرزند هو اگر ميرا
صلبي بيٹا اس ديد و دانست و تحرير و تقرير کا هوتا تو مين اوسکو
اپنا يار وفا دار اور ذريعهٔ افتخار جانتا ميرے خطوط کے نه پهنچنے کا
گله غلط تمهارا کون سا خط آيا که اوسکا جواب يهان سے نه لکها گيا
ميرے پاس جو مقاصد ضروري فراهم تهے وه مين نے اس نظر سے

نہ لکھے کہ اب تم آتے ہو زبانی گفت و شنید ہوجائیگی ثاقب نے چلتی گاڑی میں روڑا اٹکا دیا تب مجھے توطیہ و تمہید میں ایک ورق لکھنا پڑا ورنہ آغاز نگارش یہاں سے ہوتا یا اسداللہ الغالب *شعر* باامن ازجہل معارض شدہ نامنفعلے *کہ گرش ہجو کنم این بودش مدح عظیم یہہ رسالہ موسوم بہ محرق قاطع برہان جو ثاقب نے تمکو بھیجا ہی میرے کہنے سے بھیجا ہی اور اس ارسال سے میرا مدعا یہہ ہی کہ اسکے معاینہ کے وقت اوس کتاب کي بیربطي عبارت پر اور میری اپني قرابت اور نسبت ہاے عدیدہ پر نظر نکرو بیگانہ وار دیکھو اور از روے انصاف حکم نکرو بے حیف و میل اونے جو مجھے گالیان دی ہین اسپر غصہ نکرو غلطیان عبارت کي شدت اطناب ممل کي صورت سوال دیگر جواب دیگر ان باتون کو مطمح نظر کرو بلکہ اگر فرصت مساعدت کرے تو اون مراتب کو الگ ایک کاغذ پر لکھو اور بعد اتمام میرے پاس بھیج دو میرا ایک دوست روحاني کہ وہ منجملہ رجال الغیب ہی ان ہفوات کا خاکا اوڑا رہا ہی نیر رخشان نے اوسکو مدد دی ہی تم بھي بھائي مدد دو- اور وہ امر مبہم کہ جو تمہارے والد کي تقریر سے دلنشین نہین ہوا یعنے قصہ چک جانا اور دلي آنا اوسکا ماجرا مفصل و مشرح لکھہ * دن تاریخ اپنا نام آغاز کتابت مین لکھہ آیا ہون اب ارسال جواب کي تاکید کے سوا اور کیا لکھون فقط * (۴۵۷)

ایضاً

میان - مین تمہارے باپ کا تابع تمہارا مطیع فرخ مرزا کا فرمانبردار مگر ابھي اوٹھا ہون اپنے کو بھي نہین سمجھا کہ مین کون ہون

آج فرخ صاحب کے نام کا رقعہ پہنچ جائیگا چھہ جزو تمہارے دئے ہوئے میر مہدی حسین صاحب کو دئے اور باقی دن چڑھے اعیان مطبع جمع ہولیں تو وہ اوراق بھی منگا دون - غالب * (۴۵۸)

ایضا

شنبہ ۱۵ شعبان و فروری وقت نماز ظہر- نیر اصغر سپہر سخن سرائی مولانا علائی کے خاطر نشان و دلنشین ہو- کہ آج صبح کو ۵ یا ۶ گھڑی دن چڑھے دونون بھائی صاحب تشریف لائے مین گیا اور ملا علی حسین خان کو بھی دیکھا تھوڑی دیر کے بعد بھائی صاحب والدہ صاحبہ کے پاس گئے مین گھر آیا کھانا کھایا دو پہر کو تمہارا خط پایا دو گھڑی لوٹ پوٹ کر جواب لکھا اور ڈاک مین بھجوادیا۔ یہہ مرض جو بھائی کو ہی اس راہ سے کہ ضد صحت ہی مکروہ طبع ہی ورنہ ہرگز موجب خوف و خطر نہین مین تو بھول گیا تھا اب بھائی کے بیان سے یاد آگیا کہ ۱۲ - ۱۳ برس پہلے ایکدن ناگاہ یہہ حالت طاری ہوگئی تھی وہ موسم جوانی کا تھا اور حضرت عادی بہ افیون نتھے تنقیہ بہ قی فورا اور بہ اسہال بعد چند روز عمل مین آیا اب سن کہولت استعمال افیون مزید علیہ دورہ جلد جلد متواتر ہوا اضطراب از راہ محبت ہی از روے حکمت اضطراب کی کوئی وجہ نہین - نظری مین یکتا حکیم امام الدین خان وہ ٹونک - عملی مین چالاک حکیم احسن اللہ خان وہ کرولی رہے - حکیم محمود خان وہ ہمسایہ دیوار بدیوار- حکیم غلام نجف خان وہ دوست قدیم صادق الولا - حکیم بقا کے خاندان مین دو صاحب موجود - تیسرے حکیم منجھلے

وہ بھي شريک ہوجاينگے اب آپ فرمائے حکيم کون ہی ہاں ۵ و ايک
ڈاکٹر بہ اعتبار ہمقومي حکام نامور يا کوئي ايک آدہ بيد سو منزوي
اور گمنام بہرحال خاطر جمع رکہو خداکے فضل پر نظر رکہو ۰
سبحان اللہ تم مجھسے سپارس کرو امين الدين خانکي کيا ميرے
پہلو مين دل يا ميرے دلمين ايمان جسکو محبت بھي کہتے
ہين بقدر پرپشہ و سرمور بھي نہين معالجہ حکما کي راہ پر رہيگا
نديمي اور غمخواري مين اگر قصور کرون تو گناہگار ميان ايسے موقع
مين راے اطبا مين خلاف کم واقع ہوتا ہی مرض مشخص
دوا معين سوء مزاج سانج نہين مادي ہی اور مادہ بارد ہی کوئي
طبيب سواے تنقيہ کے کچھہ تدبير نہ سونچيگا تنقيہ مين سواے
مخرجات بلغم اور کچھہ تجويز نکريگا تجويز ہی کہ دو دنکے بعد
تنقيہ خاص ہو اور ايارج کا مسہل دياجاے اسما و آيات شفابخش
مقرر ہين رد سحر و دفع بلا انکے ذريعہ سے متصور ہی ليکن ان
ملاون اور عزايم خانون نے تہہ توڑ دي ہی کچھہ نہين جانتے اور
باتين بکھانتے ہين تمہارے باپ پر کوئي سحر کيون کريگا بيچارہ
الگ ايک ايسے گوشہ مين رہتا ہی کہ جبتک خاص وہانکا قصد
نکرے کبھي کوئي وہان نجائے يہہ خيال عبث ہان خيرات و مساکين
سے طلب دعا اور اہل اللہ سے استمداد شہر مين مساکين شمار سے
باہر اہل اللہ مين ايک حافظ عبد العزيز مابخير شما بسلامت ۔
نجاتکا طالب غالب * دن اور تاريخ اوپر لکھہ آيا ہون * (۴۵۹)

ايضا

اقبالنشان والا شان صدرہ عزيز تر از جان مرزا علاءالدينخان کو دعاے

دورویشانهٔ غالب دیوانه پهنچے- سال نگارش تمکو یاد هوگا مین نے دبستان فارسي کا تمکو جانشین و خلیفه قرار دیکر ایک سجل لکهدیاهی اب جو چار کم اسي برسکي عمر هوئی اور جانا که میري زندگي برسون کیا بلکه مهینونکي نرهي شاید باره مهینے جسکو ایک برس کہتے هین اور جیوُن ورنه دو چار مهینے پانچ سات هفتے دس بیس دنکي بات ره گئي هی اپني ثبات حواس مین اپنے دستخط سے یهه توقیع تمکو لکهدیتا هون که فن اردو مین نظما و نثرا تم میرے جانشین هو چاهئے که میرے جاننے والے جیسا مجهکو جانتے تهے ویسا تمکو جانین اور جسطرح مجهکو مانتے تهے تمکومانین (کُلُّ شَیْءٍ هَالِکٌ وَ یَبْقیٰ وَجْهُ رَبِّکَ ذُوا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَام) یکشنبه سلخ صفر سنه ۱۲۸۵ ھ ۲۱ جون سنه ۱۸۶۸ ع منمقام دهلي* (۴۶۰)

بنام مرزا امیرالدین احمد خان المدعوبه فرخ مرزا

ای مردم چشم جهان بین غالب پهلے القاب کے معنے سمجهه لو یعنے چشم جهان بین غالب کي پتلي چشم جهان بین تمهارا باپ مرزا علاء الدین خان بهادر اور پتلي تم آج مین نے تمهاراخط دیکها مجهکو بهت پسند آیا استاد کامل نهونے کے باوصف تمنے یهه کمال حاصل کیا آفرین صد آفرین مین اپنے اور تمهارے پروردگار سے که وه رب العالمین هی یهه دعا مانگتا هون که تمکو زیادهنهین تو تمهارے باپ کے برابر علم و فضل اور تمهارے پردادا حضرت فخرالدوله نواب احمد بخش خان بهادر جنت آرامگاه کے برابر جاه و جلال عنایت کرے - میان تمهارے دادا نواب امین الدین خان بهادر هین مین تو تمهارا دلداده هون خبردار هرجمعه کو اپني

صورت مجھے دکھا جایا کرو - والدعا * دیدار کا طالب غالب* (۴۶۱)

بنام میر احمد حسین المتخلص بہ میکش

بھائی میکش - آفرین ہزار آفرین تاریخ نے مزا دیا خدا جانے وہ خرمے کس مزے کے ہونگے جنکی تاریخ ایسی ہی دیکھو صاحب (ع) قلندر ہرچہ گوید دیدہ گوید * تاریخ دیکھی اوسکی تعریف کے خرمے کھائینگے اوسکی تعریف کرینگے کہیں یہہ تمہارے خیال میں نہ آوے کہ یہہ حسن طلب ہی کہ ناحق تم دین محمد غریب کو دو بارہ تکلیف دو ابھی رقعہ لیکر آیا ہی ابھی خرمے لیکر آوے لاحول و لا قوۃ الا باللہ العلی العظیم اگر بفرض محال تم یوں ہی عمل میں لاؤگے اور میاں دین محمد صاحب کے ہات خرمے بھجواؤگے تو ہم بھی کہینگے تازہ شی بہتر بارہ سی بہتر * (۴۶۲)

ایضا

میاں - عجیب اتفاق ہی نہ میں تمہارے دیکھنے کو آسکتا ہوں نہ تم میرے دیکھنے کو قدم رنجہ فرما سکتے ہو وہ قدم رنجہ کہاں سے کرو سراپا رنجہ ہو لاحول و لا قوۃ یہہ تعطیل کے دن کیا ناخوش گزرے یوسف مرزا سے میر سرفراز حسین سے تمہارا حال سن لیتا ہوں اور رنج کھاتا ہوں خدا تمہارے حال پر رحم کرے اور تمکو شفا دے خواہش یہہ ہی کہ ناتوانی کا عذر نکرو اور اپنا حال اپنے ہاتھہ سے لکھو والدعا - اسد * (۴۶۳)

بنام جناب حکیم غلام مرتضی خانصاحب

خانصاحب جمیل المناقب حکیم غلام مرتضی خان صاحب کو غالب دردمند کا سلام - خوب یاد کیجئے کہ میں نے کبھی کسی

امر مین آپکو تکلیف نہین دی اب ایک طرحکی عنایت کا سایل ہون حامل ہذا المکتوب پنڈت جی نراین میرا یہہ خط لیکر حاضر ہوتے ہین انکے بزرگ نواب احمد بخش خان کی سرکار مین مناصب عالیہ اور عہدہہاے جلیلہ رکھتے تہے اب موقع یہہ آیا ہی کہ جستجوے نوکری مین پٹیالے آتے ہین آپکو میرے سر کی قسم جہانتک ہوسکے سعی کرکے انکو موافق انکی عزت کے کوئی منصب کوئی عہدہ دلوا دوگے تو مین یہہ جانونگا کہ تمنے مجھے نوکر رکھوا دیا ہی بڑا احسانمند ہونگا - نجات کا طالب غالب *

۱۳ شوال سنہ ۱۲۸۱ ہجری * (۱۸۶۴)

بنام جناب حکیم غلام رضا خانصاحب

نور دیدہ و سرور دل و راحت جان اقبالنشان حکیم غلام رضا خان کو غالب نیمجانکی دعا پہنچے - تمسے رخصت ہوکر اور تمہین خدا کو سونپ کر روانۂ رامپور ہوا موسم اچھا تھا گرمی گزر گئی تھی جاڑا ابھی چمکا نتھا عالم اعتدال آب و ہوا سایہ و سرچشمہ جابجا آرام سے رامپور پہنچا نوابصاحب حال بمقتضاے الولد سر لابیہ حسن اخلاق مین نواب فردوس آرامگاہ کے برابر بلکہ بعض شیوہ و روش مین اونسے بہتر ہین بمجرد مسند نشینی کے غلہ کا محصول یکقلم معاف کیا علی بخش خان خانسامان کو تیس ہزار روپیہ بابت مطالبہ سرکاری بخش دیا مفصل حالات بذل و نوال عندالملاقات زبانی کہونگا - سنو صاحب مین فقیر آزادہ کیش ہون دنیادار نہین مکار نہین خوشامد میرا شعار نہین جسمین جو صفات دیکھتا ہون وہ بیان کرتا ہون نوابصاحب تو گھر بیٹھے مجھے سو

روپئے مہینا دیتے ہین تم مجھے کیا دیتے ہو جوتمہارے باب مئین میرا عقیدہ یہہ ہی کہ اگر بمثل میرا کوئي صلبي بیٹا ایسا ہوتا جیسے تم ہو تو مین اوسکو اپنا فخر و شرف جانتا علم و عقل و خلق و صدق و سداد و حلم کے جامع تورع و زهد و تقوی کے حاوي علم اخلاق مین حکماے روحاني نے سعادت کے جو مدراج لکھے هین وہ سب تم مین پائے جاتے هین پروردگار تمکو عمر طبعي عطا کرے اور دولت و اقبال شمار سے زیادہ دے (ع)

انشا الله کہ همچنین خواهد بود * غالب * (۴۶۵)

بنام جناب ماستر پیارے لال صاحب

شفیق مکرم بابو پیارے لال صاحب کو سلام - کل رقعہ مع مسودہ بابو چندو لال صاحب کے پاس پہنچ گیا یقین هی کہ آپکي نظر سے گزرا ہوگا اور آپ مسودہ کرنے پر متوجه ہوئے ہونگے جلدي نہین آپ بغور اچھي طرح تأمل سے لکھئے جب صاف ہو جائیگا مجھے دیجئیگا مین اپني مہر کرکے ڈاک مین بھجوا دونگا - ابھي ڈپٹي کمشنر بہادر کے پاس سے آیا ہون وہ کہتے تھے کہ کل لارڈ صاحب آئینگے اور پرسون شملے کو تشریف لیجائینگے بطریق اطلاع آپکو لکھا هی یہہ منظور نہین کہ عرضي آج تیار ہوجاے اور کل مین آپ ہون ڈاک مین ارسال کرنا منظور هی * راقم اسد الله خان غالب *

۳ اپریل سنه ۱۸۶۶ع * (۴۶۶)

ایضا

کیون صاحب - ہمسے ایسے خفا ہوگئے کہ ملنا بھي چھوڑا خیر میري تقصیر معاف کرو اور اگر ایساهي گناہ عظیم هی کہ کبھي

نه بخشا جائیگا تو وه گناه میرا مجهپر ظاهر کردو تاکه مین اپنے قصور پر اطلاع پاون - برخوردار هیرا سنگهه تمهارے پاس پهنچتا هی اور یهه تمهارا دست گرفته هی رهتک مین تمنے اسے نوکر رکهوادیا تها خیر وهان کي صورت بگڑ گئي اب یهه غریب بهت تباه هی اور امور معاش مین سخت دل تنگ تمهین دستگیري کرو تو یهه سنبهلے ورنه اسکا نقش هستي صفحهٔ دهر سے مٹ جائیگا و السلام -

عنایت کا طالب غالب * (۱۸۶۷)

ایضا

فرزند ارجمند اقبال بلند بابو ماستر پیارے لال کو غالب ناتوان نیم جانکي دعا پهنچے - لاهور پهنچکر تمنے مجهے خط نه بهیجا اسکي مین جتني شکایت کرون بجا هی تم نهین جانتے که مجهے تمسے کتني محبت هی مین تمهارا عاشق هون اور کیونکر نه عاشق هون صورت کے تم اچهے سیرت کے تم اچهے شیوه و روش کے تم اچهے خالق نے خوبیان تم مین کوٹ کوٹ کر بهر دی هین اگر میرا صلبي فرزند ایسا هوتا جیسے تم هو تو مین اوسکو اپنا فخر خاندان سمجهتا اور اب تم جس قوم اور جس خاندان مین هو اوس قوم اور اوس خاندان کے ذریعه افتخار هو خدا تمکو سلامت رکهے اور عمر و دولت و اقبال و جاه و جلال عطا کرے میان تمکو یاد هی که مین نے تمکو سابق اس سے نور چشم مرزا یوسف علي خان کے باب مین کچهه لکها هی میرے اِختلال حواس کا حال تم جانتے هو خدا جانے اوسوقت کس خیالمین تها اور مین کیا لکهه گیا وه جو کچهه لکها وه سهل انگاري تهي اب جو کچهه لکهتا

هون یهہ راست گفتاري هی مختصر یهہ یعنی مرزا یوسف علي
خان عزیز بڑے عالي خاندان اور بڑے بزرگ قوم کے هین شاعر
بهي بہت اچهے هین شعر خوب کہتے هین صاحب استعداد هین
علم اونکو اچها هی یهہ بهي گویا فرقۂ اهل علم و فضل مین سے
هین اور ترقي کے قابل هین - نور چشم مولوي میر نصیر الدین کو
میري دعا کہنا * محررۂ ۳۰ جنوری سنہ ۱۸۶۸ع * (۱۴۶۸)

بنام منشی جواهر سنگهہ صاحب جوهر

برخوردار منشي جواهر سنگهہ کو بعد دعاے دوام عمر و دولت
معلوم هو - خط تمهارا پہنچا خیر و عافیت تمهاری معلوم هوئي
قطعے جو تمکو مطلوب تهے اوسکے حصول مین جو کوشش هیراسنگهہ
نے کي هی مین تمسے کہہ نہین سکتا نري کوشش نہین روپیہ
صرف کیا پندرہ روپیہ جو تمنے بهیجے تهے وہ اور پچیس تیس روپیہ
اور صرف کئے پانچ پانچ اور چار چار روپیہ اور دو دو روپیہ کو قطعے مول
لئے اور بنواے خرید مین روپیہ جدا دئے اور بنوانے مین روپیہ جدا
لگائے دوڑتا پهرا حکیم صاحب پاس کئي بار جاکر حضور والا کا قطعہ
لایا اب دوڑ رها هی ولي عهد بہادر کے دستخطي قطعہ کے واسطے
یقین هی کہ دو چار دن مین وہ بهي هات آوے اور بعد اوس قطعہ
کے آنے کے وہ سب کو یکجا کرکے تمهارے پاس بهیج دیگا مدد
مین بهي اوسکي کر رها هون لیکن اوسنے بڑی مشقت کي
آفرین صد آفرین پندرہ روپیہ مین سے ایک روپیہ اپنے صرف مین
نہین لایا اور ماں کو عاجز کرکے اوس سے بہت روپیہ لئے جب
سب قطعہ تمهارے پاس پہنچینگے تب اوسکا حسن خدمت تم پر

ظاهر هوگا - کیون صاحب وہ هماري لنگي ابتک کیون نهین آئي بهت دن هوئے جب تمنے لکها تها که اسي هفته مین بهیجونگا والدعا - اسد الله * (۴۶۹)

ایضا

برخوردار کامگار سعادت و اقبال نشان منشي جواهر سنگهه جوهر کو بلب گڈہ کي تحصیلداري مبارک هو - پیپلي سے نوح آئے نوح سے بلب گڈہ گئے اب بلب گڈہ سے دلي آوگے انشاء الله - سنو صاحب حکیم مرزا جان خلف الصدق حکیم آغا جانصاحب کے تمهارے علاقۂ تحصیلداري مین بصیغۂ طبابت ملازم سرکار انگریزي هین انکے والد ماجد میرے پچاس برس کے دوست هین مین اونکو اپنے بهائي کے برابر جانتا هون اس صورت مین حکیم مرزا جان میرے بهتیجے اور تمهارے بهائي هوئے لازم هی که انسے یکدل و یکرنگ رهو اور اونکے مددگار بنے رهو سرکار سے یهه عهدہ بصیغۂ دوام هی تمکو کوئي نئي بات پیش کرني نهوگي صرف اسي امر مین کوشش رهے که صورت اچهي بني رهے سرکار کے خاطر نشان رهے که حکیم مرزا جان هوشیار اور کار گزار آدمي هی - غالب *

۲ فروري سنه ۱۸۶۴ * (۴۷۰)

بنام منشي هیرا سنگهه صاحب

نور چشم غالب غمدیدہ منشي هیرا سنگهه کو دعا پهنچے - تمهارا خط محررۂ ۱۱ جنوري پهنچا دورہ کا سفر بارے تمام هوا اب جاڑون کے دن آرام سے کاٹو گهبراوٗ نهین سال بهر پڑهاے جاوٗ جب لڑکا شد و بد سے آگاہ هوجاے تب ڈپٹي کمشنر سے ترقي

كي درخواست كرنا اگر نائب تحصيلدار هو جاؤگے تو رفته رفته اكسٹرا اسسٹينٹ هونيكي گنجايش هى - مدرسه كے علاقه مين تو نوكر نهين هو جو بابو پيارے لال كو تمهاري بدليكا اختيار هو زنهار مين اسبابمين بابو صاحب سے كچهه نكهونگا اور نه يهه خط تمهارا منشي جواهر سنگهه كو دكهلاؤنگا ناحق اولجهو كيون اس اولجهنے سے فايده كيا خاطر جمع ركهو (ع) كه رحم گر نكند مدعي خدا بكند * مين ويساهي هون جيسا تم ديكهه گئے هو اور جبتك جيونگا ايسا هي رهونگا - غالب * ١٤ جنوري سنه ١٨٦٨ ع * (٤٧١)

بنام منشي بهاري لال المتخلص بمشتاق

سعادتمند با كمال منشي بهاري لال كو بيمن تاثير دعاي غالب خسته حال عمر و دولت و اقبال فراوان هو - منشي من بهاون لال تمهارے والد ماجد كا انتقال موجب رنج و ملال هوا اگرچه اوس رهرو جادۀ فنا سے ميري ملاقات نتهي ليكن تمهارے تنها اور بيمربي ره جانيكا مين نے بهت غم كهايا خدا اونكو بخشے اور تمكو صبر عطا كرے - غالب * ٢٦ فروري سنه ١٨٦٨ ع * (٤٧٢)

ايضا

برخوردار بهاري لال - مجهكو تمسے جو محبت هى اسكے دو سبب هين ايك تو يهه كه تمهارے خال فرخ فال منشي مكند لال ميرے بڑے پرانے يار هين خوشخو شگفته رو بذله گو دوسرے تمهاري سعادتمندي اور خوبي اور حلم اور بقدر حال علم اردو نظم و نثر مين تمهاري طبع كي رواني اور تمهاري قلم كي گلفشاني - مگر چونكه تمكو مشاهدۀ اخبار اطراف اور خود اپنے مطبع كے اخباركي

عبارت کا شغل تحریر همیشه رهتا هی به تقلید اور انشا پردازون کے تمهاري عبارت مین بهي املا کي غلطیان هوتي هین مین تمکو جابجا آگاه کرتا رهتا هون خدا چاهے تو املا کي غلطي کا ملکه زایل هوجاے مگر بهاري لال اس نو نهال باغ دولت یعنے حکیم غلام رضا خان کے دوام صحبت کو اپنے طالع کي یاوري سمجهو یهه دانشمند ستوده خوے امیر نامور هونیوالا اور مراتب اعلی کو پهنچنے والا هی اسکي ترقي کے ضمن مین تمهاري بهي ترقي هونیوالي هی * شعر *

بیا دامان صاحب دولتي گیر * که مرد از صاحب دولت شود پیر

میان سچ تو یون هی که اکمل المطابع اجمل المطابع بهي هی حکیم غلام نبي خان منجمله خوبان روزگار هین نکو خوے اور نیکو کردار هین میر فخر الدین آزاد منش اور سعادتمند نو جوان هین کم گفتار اور مرنج و مرنجان هین تم چارون شخص پیکر صدق و صفا و مهر و ولا کے چار عنصر هو جهان آفرین تم چارون صاحبونکو خشنود و دلشاد اور اکمل المطابع کو با رونق اور آباد رکهے۔ غالب *

۷ جون سنه ۱۸۶۸ اع * (۱۴۷۳)

تمام هوا

الحمد لله

که اول مارچ سنه ۱۸۸۳ع کو کتاب اردوی معلی کا چھاپنا اختتام کو پہنچا *

اس کتاب کے مصنف کا نام نجم الدوله دبیر الملک اسد الله خان بہادر نظام جنگ هی اور تخلص غالب اهل دهلي مین بلقب میرزا نوشه مشهور تهے سنه ۱۲۱۲ هجري کے ماه رجب مین پیدا هوئے اور دوم ذیقعده سنه ۱۲۸۵ هجري مین اس جهان سے گذر گئے اور اسي سال اس کتاب کا طبع اول ختم هوا چنانچه اونکے شاگرد میرزا قربان علي بیگ سالک نے اونکي وفات کي تاریخ مین یهه قطعه لکها هی *

قطعه

کیا کہون کچھه کہا نهین جاتا * لب پر نالونکا اژدهام هوا
صدمۀ مرگ حضرت غالب * سبب رنج خاص و عام هوا
هی یهي سال طبع و سال وفات * آج اون کا سخن تمام هوا

PK2198
G4Z48
1883
orien
urd

Ghalib Mirza Asadullah Khan, 1797-1869
Lc 4 A 37

THE

URDU-I-MUALLA

OF

GHALIB

FOR THE

DECREE OF HONOR EXAMINATION.

IN

URDU

FOR

OFFICERS IN THE MILITARY AND CIVIL SERVICES,

Published by Authority.

UNDER THE SUPERINTENDENCE

OF

The Secy,, Board of Examiners.

PRINTED AT THE URDOO GUIDE PRESS

CALCUTTA

1883.